

نئے اضافوں کے ساتھ

عالمِ اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتب

قادیانیت ثبوتِ حاضریں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و غلامِ مہمئی کی شہادتیں

1

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد



ثبوتِ قادیانیت
مخاضِ ہیں!



”ثبوت حاضر ہیں“

یہ کتاب، اپنے اندر
قادیانی مذہب کے بانی
آنجنابی، مرزا غلام احمد قادیانی
اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی
مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی
قابل اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے۔
قادیانی جرائم کے یہ ثبوت
اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں
ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا
کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے۔
میں اس کتاب میں درج
تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے
کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں
اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت
دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو
چیلنج کرتا ہوں کہ
اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،
یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہو، یا
ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے
تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!
بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے
ہوئے اسلام کی آغوش میں آ جانا چاہیے
ہے کسی قادیانی میں جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد متین خالد

یہ کتاب صرف مسلمانوں کے لیے ہے

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتب

قلدیانیت ثبوت حاکم ضریح!

جلد اول

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عوام پر مبنی عکس شہادتیں



علم و سائنس پبلیشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100



جملہ حقوق محفوظ

ثبوت حاضرین! جلد اول

تحقیق

علم و سائنس پبلشرز

محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور

فضیل کیانی

تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور

(نئے اضافوں کے ساتھ) 2010ء

700/- روپے

نام کتب

مصنف

ناشر

قانونی مشیر

مطبع

سرورق

کمپوزنگ

سن اشاعت

قیمت

علم و سائنس پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336:8405100



انتساب

بہت سے قادیانیوں نے ”قادیانیت، ثبوت حاضر ہیں“ کے عمیق مطالعے کے بعد اس میں درج تمام حوالہ جات کو دیکھا، پرکھا، جانچا اور کھل سیاق و سباق کے ساتھ اصل قادیانی کتب سے ان کا لفظ بہ لفظ موازنہ کیا..... پھر حق کی تلاش میں تذبذب کا شکار ہوئے..... انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور خوب توبہ کی اور صدق دل سے گڑگڑا کر اپنی ہدایت کی دعا مانگی..... کہتے ہیں طلب اگر صادق ہو تو انسان منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے..... قدرت حق نے مہربانی کرتے ہوئے انہیں ایمان کی عظیم دولت سے نوازا..... یوں وہ قادیانیت سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ گئے..... میں اس کتاب کا انتساب ان خوش نصیب سابق قادیانیوں کے نام کرتے ہوئے ایک عجیب روحانی خوشی اور ایمانی جلا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت انہیں دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور مجھے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشنده

ترتیب کنواںات

2	چیلنج	✽
5	انتساب	✽
27	توجہ فرمائیں	✽
29	فہرست ٹائٹل کتب	□
35	جشن پیر محمد کرم شاہ الازہری	□
37	جناب مجید نظامی	□
42	لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل	□
45	پروفیسر محمد سلیم	□
49	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	□
52	حضرت مولانا اللہ وسایا	□
66	ڈاکٹر محمود احمد غازی	□
68	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	□
71	پروفیسر منور احمد ملک	□
80	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ	□
82	حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری	□
84	محمد متین خالد	□
	قادیانی عقائد کی بھیاں تک تصویر	
	قادیانیت کا اصل چہرہ	
	دعوتِ نگر	
	جعلی نبوت کا خاتمہ	
	شاہکار کتاب	
	قادیانیت کا Kaleidoscope	
	قادیانیوں پر اتمامِ حجت	
	نبوتِ حاضر ہیں، ایک مطالعہ	
	”اک حرفِ مخلصانہ“	
	کوزے میں دریا	
	تاریخ ساز آئینہ	
	نفیرِ قلم	

عقیدہ ختم نبوت

91

95

100

103

105

107

111

120

153

نبوت بند ہے

156

156

157

157

157

157

158

158

159

159

160

160

160

ختم نبوت اور قرآن مجید

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

ختم نبوت اور اکابرین امت

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

وحی رسالت بند ہے

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد ناممکن

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے

وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

حدیث لابی بعدی مستند ہے

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

- 161 میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں □
- 161 ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کا ذب اور کافر ہے □
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت □
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر □
- 162 نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج □
- 162 مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی □
- 163 وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو □
- 163 ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے □
- 163 آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے □
- 164 ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں □
- 164 یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا □
- 164 معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں ہوں؟ □
- 165 اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے □
- 165 ہمارا مذہب □
- 166 اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے □
- 166 اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے □
- 166 اعتراف حقیقت □
- 166 اہم نکات □

نبوت جاری ہے

- 171 □
- 173 مخبوط الحواس کون؟ □
- 174 پاگل اور منافق کون؟ □
- 174 سچ، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی □
- 175 نبی نہیں محدث □
- 176 محدث نہیں نبی □

176	ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب	□
177	ایک غلطی کا ازالہ	□
177	میرے پاس جبرائیل آیا	□
178	امور غیبیہ کی نعمت	□
178	خدا تعالیٰ کی وحی	□
178	کثرت وحی	□
179	بارش کی طرح وحی نازل ہوئی	□
179	23 برس کی متواتر وحی	□
179	امتی بھی، نبی بھی	□
179	خدا کا فرستادہ	□
180	ہم نبی اور رسول ہیں	□
180	خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا	□
180	سچا خدا	□
180	تو بھی ایک رسول ہے	□
180	قادیان، رسول کا تخت گاہ	□
181	خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے	□
181	سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول	□
181	ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا	□
181	خدا کا مرسل	□
182	تیری خبر قرآن وحدیث میں	□
182	نبوت کا دروازہ کھلا ہے	□
182	مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی	□
184	امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اختفاء نہ رکھنا چاہیے	□
186	گردن پر تلوار	□
186	نبوت کا قادیانی تصور	□

187	مناقی کون ہے؟	□
187	کتوں، سورؤں اور بندروں سے بدتر	□
187	اہم نکات	□
189	قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ	□
191	اللہ تعالیٰ کی توہین	
195	اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ ہیں	□
195	اللہ کی زبان پر مرض	□
195	اللہ اور چھ	□
195	اللہ خطا کرتا ہے	□
196	قادیان میں خدا	□
196	سچا خدا	□
196	اولاد کی طرح ہے	□
197	میرے بیٹے کی طرح ہے	□
197	اے میرے بیٹے!	□
197	لڑکا اور خدا	□
197	تو ہمارے پانی سے ہے	□
197	میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند	□
198	مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت	□
199	مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر	□
199	اللہ تعالیٰ کے دستخط	□
200	میں خود خدا ہوں	□
200	”خدا تیرے اندر اتر آیا“	□
204	کن فیکون	□

205	فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت	□
205	خدا سے نہانی تعلق	□
206	اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟	□
206	حاملہ	□
207	دروازہ	□
207	خدا پر بہتان کا نتیجہ	□
207	بدکاروں کو چھی خواہیں۔	□
208	جو خود کو خدا کہے، وہ کافر	□
208	دجال کی نشانی	□
208	قرآن کا فتویٰ	□
208	اہم نکات	□

حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

215	مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے	□
216	مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے	□
217	مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ	□
217	قادیان میں محمد رسول اللہ	□
218	محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں	□
218	قادیانی کلمہ	□
219	انجیلیٹ مرزا قادیانی	□
220	مرزا قادیانی پر درود	□
221	مرزا قادیانی پر درود و سلام	□
222	مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب	□
222	نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند	□

- 223 مرزا قادیانی بیعت محمد رسول اللہ □
- 223 پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر □
- 223 نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات □
- 224 مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات □
- 224 نشان اور معجزہ ایک ہی ہے □
- 225 محمد دیکھنے ہوں جس نے □
- 226 رسول قدنی □
- 228 محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر □
- 228 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے □
- 228 روضہ رسول ﷺ کی توہین □
- 229 وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ □
- 229 تکمیل اشاعت ہدایت □
- 230 مرزا قادیانی کی تعلیم، نوح کی کشتی □
- 230 مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس □
- 231 اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو □
- 231 "احمد" سے مراد مرزا قادیانی □
- 232 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش □
- 232 مرزا قادیانی کے کئی نام □
- 233 مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ □
- 233 اپنی وحی پر ایمان □
- 233 قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی □
- 235 اگر تجھے پیدائش کرتا..... □
- 236 روضہ آدم اور مرزا قادیانی □
- 236 آخری اعنف کون؟ □
- 237 حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار □

237

238

238

241

انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین

244

244

244

244

245

246

246

246

248

248

248

249

249

249

249

250

250

251

252

252

کثیف جسم

گستاخ رسول حرامی ہے

اہم نکات

نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

تمام انبیاء کا مجموعہ

مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

پر لے دجہ کی بے غیرتی

ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

نبوت کا قادیانی تصور

اہم نکات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

255

260

اعتراف عظمت

□

260

خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

□

260

نعوذ باللہ

□

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

□

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکرو فریب

□

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

□

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

□

265

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

□

266

شراب کی حجم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

□

266

شراب اور افحون

□

266

شراب اور خدائی کا دعویٰ

□

266

مسک کا چال چلن

□

267

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

□

268

شراب اور قاحشہ عورتیں

□

268

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

□

269

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

□

269

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شمار

□

270

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

□

- 270 اخلاقی تعلیم؟ □
- 271 دماغ میں خلل □
- 271 دیوانہ □
- 271 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان □
- 271 پہلے مسیح سے بڑھ کر □
- 272 پیٹ میں باتیں □
- 272 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت □
- 273 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام □
- 273 توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں □
- 274 میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں □
- 275 یہودیوں کی عیروہی □
- 275 مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا □
- 275 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں □
- 276 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں □
- 276 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں □
- 277 عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی □
- 277 اعتراف □
- 278 اہم نکات □

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

- 281 □
- 289 حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟ □
- 289 حضرت مریم کی اولاد؟ □
- 290 حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح □

- 290 حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق □
- 290 نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) □
- 291 کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں □
- 291 جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے □
- 291 اہم نکات □

293 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیتؑ کی توہین

- 296 نادان صحابی □
- 296 حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین □
- 297 قادریانی خلیفہ حکیم نور الدین ابوبکرؒ ہے □
- 298 زعمہ علی، مردہ علی □
- 298 حضرت امام حسینؓ کی توہین □
- 298 مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق □
- 299 کربلا کی سیر □
- 300 سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر □
- 301 حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر □
- 301 عبداللطیف قادیانی کی فضیلت □
- 302 حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے □
- 302 سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؑ کی شرمناک توہین □
- 303 بیچ تن کی توہین □
- 303 مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟ □
- 303 مرزا قادیانی کے 313 صحابی □

- 304 سید کون؟ ☐
- 304 اہم نکات ☐
- 307 **قرآن و سنت کی توہین**
- 309 قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا ☐
- 310 قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے ☐
- 311 قادیان کا نام قرآن مجید میں ☐
- 312 ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے ☐
- 313 الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر ☐
- 313 قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا ☐
- 313 ”مجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“ ☐
- 314 20 پارے ☐
- 314 میں قرآن کی طرح ہوں ☐
- 314 قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں ☐
- 314 مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح ☐
- 315 خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے ☐
- 316 قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (معاذ اللہ) ☐
- 316 احادیث رسول ﷺ کی توہین ☐
- 317 جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے..... ☐
- 317 اہم نکات ☐

319 **حرمین شریفین کی توہین**

- 322 قرآن شریف میں تین شہروں کے نام ☐

- 323 مسجد اقصیٰ کی توہین □
- 324 قادیان کی فضیلت □
- 324 مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ □
- 325 قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں □
- 325 قادیانی جلسہ، حج کی طرح □
- 325 اہم نکات □

327 حضرت اولیائے عظام و علمائے کرام کی توہین

- 329 پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت □
- 329 مرزا قادیانی، خاتم الاولیا □
- 330 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین □
- 330 حضرت پیر مہر علی شاہ کلڑویؒ کی توہین □
- 332 علمائے کرام کی توہین □
- 333 سلطان القلم کی گل افشائیاں □
- 334 گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے □
- 334 بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے □

335 مسلمانوں کو گندی گالیاں اور کفر کا فتویٰ

- 338 جب دل بگڑتا ہے □
- 338 اخلاقی معلم کا فرض □
- 338 میری فطرت □
- 338 تہذیب اخلاق □
- 338 گالیاں سن کے دعا دو □

- 339 سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے □
- 339 گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں □
- 340 ولد الحرام □
- 340 عیسائی، یہودی، مشرک □
- 340 کجخیروں کی اولاد □
- 341 مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں □
- 341 مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر □
- 342 مرزا قادیانی کا انکار کفر □
- 342 خواہ نام بھی نہیں سنا □
- 343 جہنمی □
- 343 بندروں اور سوروں کی طرح □
- 343 خنزیر سے زیادہ پلید لوگ □
- 343 جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے □
- 344 کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے □
- 344 خراب عورتیں اور دجال کی نسل □
- 344 پیٹ سے چمبا؟ □
- 344 رحم پر نمر □
- 345 عضو تناسل کاٹ دیتا..... □
- 345 جہاں سے نکلے تھے..... □
- 345 افغانوں کی شکلیں اور رسوم □
- 347 ”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں □
- 349 ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے □
- 349 میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا □
- 349 کتابیں □
- 349 بدتر ہر ایک بد سے □

359

مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ

361

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف



362

مسلمانوں سے تعلقات حرام



362

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام



363

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟



363

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت



363

مسلمانوں کی نماز جنازہ



مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ



364

دینے کے متعلق احکامات

365

قائد اعظم کی نماز جنازہ



366

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا



367

مسلمانوں کو لڑکی دینا



مرزا قادیانی کے دعوے

369

373

میں بشر ہوں



373

میں غلام احمد قادیانی ہوں



373

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں



374

میں سور مار ہوں



374

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں



374

میں کرشن ہوں



375

میں آریوں کا بادشاہ ہوں



376

میں کرشن جی زور گوپال ہوں



376	میں سلطان القلم ہوں	□
376	میں غازی ہوں	□
376	میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پتاہ اور تعویذ ہوں	□
377	میں محدث ہوں	□
377	میں عبدالقادر ہوں	□
377	میں ذوالقرنین ہوں	□
377	میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں	□
377	میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں	□
378	میں خاتم الاولیاء ہوں	□
378	میں معجون مرکب ہوں	□
379	میں خلیفۃ اللہ ہوں	□
379	میں امام الزماں ہوں	□
379	میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں	□
379	میں حجر اسود ہوں	□
380	میں بیت اللہ ہوں	□
380	میں قرآن ہوں	□
380	میں میکائیل ہوں	□
380	میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں	□
381	میں زعمہ علی ہوں	□
381	میں مصیۃ العلم ہوں	□
381	میں مریم اور عیسیٰ ہوں	□
381	میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں	□
382	میں ابن مریم سے افضل ہوں	□
382	میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں	□
382	میں آدم اور احمد مختار ہوں	□

- 382 میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں ☐
- 383 میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں ☐
- 383 میں محمد ہوں ☐
- 383 میں احمد ہوں ☐
- 384 میں رحمۃ للعالمین ہوں ☐
- 384 میں خاتم الانبیاء ہوں ☐
- 384 میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں ☐
- 384 میں عرش خدا ہوں ☐
- 385 میں مالک کن فیکون ہوں ☐
- 385 میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں ☐
- 385 میں نطقہ خدا ہوں ☐
- 386 میں خدا کا بیٹا ہوں ☐
- 386 میں خدا کی بیوی ہوں ☐
- 386 میں خدا کا باپ ہوں ☐
- 387 میں خود خدا ہوں ☐

مرزا قادیانی مرد یا عورت؟

- 389 ☐
- 391 اللہ کا بچہ ☐
- 391 اللہ مرد، مرزا عورت؟ ☐
- 393 خدا سے نہانی تعلق ☐
- 393 حاملہ ☐
- 394 مرزا قادیانی کو دوزخ ☐
- 394 مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟ ☐

”سلطان القلم“ کا دعویٰ

397

□

مرزا قادیانی کے فرشتے

399

401

مُچی مچی

□

402

شرعی

□

403

مرزا غلام قادر

□

403

خیراتی

□

403

مٹھن لال

□

404

حفظ

□

404

درشنی

□

مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب

405

407

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

□

409

غیر معقول اور بے ہودہ امر

□

409

تعجب کی بات

□

409

ربنا عاج

□

410

ہو شعنا شعنا

□

410

غلن اور شک کی تاریکی

□

411

بے یقینی کا کلام

□

411

مجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

□

414

عربی الہامات

□

414

انگریزی الہامات

□

- 416 قاری الہامات □
- 417 پنجابی الہامات □
- 419 ایک اور ہندو کا تپ وحی □
- 421 مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب □
- 421 بلی کو پھانسی □
- 421 ہاتھی نامرد □
- 421 مرغ، بکرا، بلی، چوہا □
- 422 مرغی کے الفاظ □
- 422 بلا عنوان! □

مرزا قادیانی..... امیر الجہلا

- 423 □
- 426 نبی کریم ﷺ کے والد محترم □
- 427 نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے □
- 427 نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں □
- 427 امام بخاری □
- 428 چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ □
- 428 قادیان؟ □
- 429 چائے □
- 429 کروڑہا انسانوں کی موت □
- 430 آسانی روح □
- 430 طبعی قوت کی ضرورت □
- 430 میں زمین کی باتیں نہیں کہتا □

متفرقات

431		☐
433	قادیانی کلمہ کی حقیقت	☐
433	احمد سے مراد مرزا قادیانی	☐
436	تصویر بولتی ہے	☐
437	جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے	☐
443	اکھنڈ بھارت	☐
444	ہاؤٹری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف	☐
451	سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ	☐
455	پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ	☐



توجہ فرمائیں!

اس کتاب کے 20 ابواب ہیں۔

ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔

ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخیوں، ہرزہ سرائیوں اور مضحکہ خیزیوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔

پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ”اللہ تعالیٰ کی توہین“ کے باب میں توہین نمبر 70 کا عکس ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 70 کے تحت دے دیا گیا ہے۔

اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 29 تا 31

متنازعہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔

قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازعہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور گستاخانہ قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!



أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ
 بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا. لَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْكَلْبَيْنِ.
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغُثِّ وَالضَّغَائِلِ.

فہرست ٹائٹل کتب

صفحہ نمبر

459	ازالہ اوہام (مرزا قادیانی)	□
460	برائین احمدیہ جلد 1 (مرزا قادیانی)	□
461	غن الرحمن (مرزا قادیانی)	□
462	حملۃ البشری (مرزا قادیانی)	□
463	کشتی نوح (مرزا قادیانی)	□
464	ایام ^{تصلح} اح (مرزا قادیانی)	□
465	کتاب البریہ (مرزا قادیانی)	□
466	سراج منیر (مرزا قادیانی)	□
467	نور القرآن (مرزا قادیانی)	□
468	اسلامی اصول کی فلاسفی (مرزا قادیانی)	□
469	چشمہ معرفت (مرزا قادیانی)	□
470	جنگ مقدس (مرزا قادیانی)	□
471	مجموعہ اشتہارات (جلد اول) (مرزا قادیانی)	□
472	مجموعہ اشتہارات (جلد دوم) (مرزا قادیانی)	□
473	انجام آقہم (مرزا قادیانی)	□
474	آسمانی فیصلہ (مرزا قادیانی)	□
475	راز حقیقت (مرزا قادیانی)	□

476	ہدیۃ الوحی (مرزا قادیانی)	□
477	ست بچن (مرزا قادیانی)	□
478	براہین احمدیہ حصہ پنجم (مرزا قادیانی)	□
479	ایک غلطی کا ازالہ (مرزا قادیانی)	□
480	ملفوظات (جلد پنجم) (مرزا قادیانی)	□
481	اربعین (مرزا قادیانی)	□
482	دافع البلاء (مرزا قادیانی)	□
483	تذکرہ، وحی مقدس و مجموعہ الہامات (مرزا قادیانی)	□
484	اعجاز احمدی (مرزا قادیانی)	□
485	ہدیۃ النبوت (مرزا بشیر الدین محمود)	□
486	الوار خلافت (مرزا بشیر الدین محمود)	□
487	تریاق القلوب (مرزا قادیانی)	□
488	ملفوظات (جلد سوم) (مرزا قادیانی)	□
489	براہین احمدیہ (حصہ پنجم) (مرزا قادیانی)	□
490	توضیح مرام (مرزا قادیانی)	□
491	تجلیات الہیہ (مرزا قادیانی)	□
492	البشری مجموعہ الہامات و مکاشفات، مرزا قادیانی (منعور الہی قادیانی)	□
493	سیرت المہدی (جلد اول) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
494	آئینہ کمالات اسلام (مرزا قادیانی)	□
495	خطبہ الہامیہ (مرزا قادیانی)	□
496	اسلامی قربانی ٹریک نمبر 34 (قاضی یار محمد قادیانی)	□
497	تحدہ گولڈویہ (مرزا قادیانی)	□
498	کلمۃ الفصل (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
499	سیرت المہدی (جلد سوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
500	سیرت المہدی (جلد دوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□

- 501 مکتوبات (جلد دوم) (مرزا قادیانی) □
- 502 نزول اسح (مرزا قادیانی) □
- 503 چشمہ مسیحی (مرزا قادیانی) □
- 504 نسیم دعوت (مرزا قادیانی) □
- 505 سراج الدین عیسائی کے 4 سوالوں کا جواب (مرزا قادیانی) □
- 506 تذکرہ الشہادتین (مرزا قادیانی) □
- 507 تحفہ قیصریہ (مرزا قادیانی) □
- 508 کشف الخطا (مرزا قادیانی) □
- 509 گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (مرزا قادیانی) □
- 510ضمیمہ رسالہ جہاد (مرزا قادیانی) □
- 511 شحذ حق (مرزا قادیانی) □
- 512 مکتوبات (جلد چہارم) (مرزا قادیانی) □
- 513 درشمن (مرزا قادیانی) □
- 514 قول الحق (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 515 حقیقت المہدی (مرزا قادیانی) □
- 516 قادیانی کے آریہ اور ہم (مرزا قادیانی) □
- 517 حقیقۃ الرویا (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 518 بمکات خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 519 انوار اسلام (مرزا قادیانی) □
- 520 نور الحق (مرزا قادیانی) □
- 521 نجم الہدی (مرزا قادیانی) □
- 522 آئینہ صداقت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 523 حیات احمد (جلد دوم نمبر اول) (یعقوب احمد عرفانی قادیانی) □
- 524 سلسلہ احمدیہ (مرزا بشیر ایم اے) □
- 525 ذکر حبیب (مفتی محمد صادق قادیانی) □

- 526 لیکچر سیا لکوٹ (مرزا قادیانی) □
- 527 ضرورت الامام (مرزا قادیانی) □
- 528 مکتوبات احمدیہ (جلد اول) (مرزا قادیانی) □
- 529 ملفوظات (جلد اول) (مرزا قادیانی) □
- 530 پیغام صلح (مرزا قادیانی) □
- 531 AFRICA SPEAKS (قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا دورہ افریقہ) □
- 532 سپریم کورٹ آف پاکستان، ماہنامہ ریویو (SCMR-1993) □



حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لا نبي بعدی. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیوں کہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“
(متی باب 24 فقرہ 5)



قادیانی عقائد کی بھیا نک تصویر

قادیانیت، منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لیے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی، اسلام کی تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ علیہ السلام کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص و عوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔

ان حالات میں عزیزی محمد متین خالد کا وجود ایک نعمت مرقبہ سے کم نہیں۔ وہ دینی حلقوں بالخصوص تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہیں مسئلہ ختم نبوت سے جو لگاؤ اور انس ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ آج کے نوجوانوں میں قادیانیت کا اتنا ماہر اور اس کے متعلق نئی معلومات سے باخبر شاید اور کوئی نہیں۔ تحفظ ختم نبوت پر ان کی متعدد کتابیں شائع ہو کر دوام شہرت پا چکی ہیں جو ان کے عشق رسول ﷺ پر شاہد ہیں، اب ان کی تازہ تصنیف ”ثبوت حاضر ہیں!“ منظر عام پر آ رہی ہے۔ میں نے اس کتاب کے مسودہ کو اپنی مصروفیات اور ناسازی طبع کے باوجود بڑے غور سے پڑھا۔ مزید برآں انہوں نے زبانی طور پر بھی مجھے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

قادیانیت ایسے سنگین فتنہ کو سمجھانے کا یہ انداز، یہ تخیل، یہ فکر اور یہ اسلوب بالکل نیا ہے جس کی مثال شاید پہلے سے موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جس چھان پھٹک اور تحقیق سے

قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور پوشیدہ گوشے بے نقاب کیے ہیں، اسے تمام دینی حلقوں میں یقینی طور پر سراہا جائے گا اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور انہیں اپنی محنت کی داد ملتی رہے گی۔

قادیانی کتب کے مستند حوالوں کی موجودگی میں اب قادیانیت کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قادیانیوں کو آنکھیں بند کر کے نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر اپنے عقائد کی بھیاں تک تصویر کو بظہر غائر دیکھنا چاہیے اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسا چشمہ ہے جس سے قادیانی سیراب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو سکتے ہیں اور یوں یہ کتاب مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

عزیزی متین خالد کا کمال یہ ہے کہ اس نے بڑے سلیقہ اور مہارت سے قادیانیت کے ”جن“ کو یوں قابو کیا ہے کہ اسے گھڑے کی مچھلی بنا دیا۔ اس سے نہ صرف اس کا اپنا قد بلند ہوا ہے بلکہ ملت اسلامیہ کو بھی بلند قامتی عطا ہوئی ہے۔ مجھے اس خوش قسمت نوجوان پر فخر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالد کی اس محنت شاقہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور اس کی عمر اور قلم میں برکت فرمائے تاکہ وہ پہلے سے بڑھ کر مزید اس محاذ پر کام کر سکے۔ آمین بحرمۃ نبی الامی الکرم

دعا گو

(جشن) پیر محمد کرم شاہ الازہری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیریہ

بھیرہ شریف سرگودھا

جج سپریم کورٹ آف پاکستان



قادیانیت کا اصل چہرہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کا سرکاری مذہب اس کے آئین کی رو سے اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدہ توحید اور عقیدہ ختم نبوت بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا یہ عقیدہ تاریخ کے ہر دور میں، ہر مسلک کے مسلمانوں کے درمیان متفقہ طور پر موجود رہا ہے۔ اجماع امت کے حامل مسلمانوں کے اس عقیدے سے انحراف نہ صرف قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ اتحاد امت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کے مترادف بھی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ وطن عزیز کی جغرافیائی حدود کی حفاظت سے بھی زیادہ لازمی ہے۔ یوں تو لاتعداد مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے مگر میں یہاں مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کے ان کلمات کا ذکر کرنا چاہوں گا جو انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے بحث کے دوران ادا کیے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ”حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اور اب جو کوئی، کسی بھی قسم کا دھوٹی نبوت کرتا ہے، وہ جھوٹا، کاذب، کافر اور مرتد ہے۔“ ربوہ والے حضور ﷺ کے بجائے نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم نبوت کے قائل ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے قادیان اور اب ربوہ میں صرف ”خلیفے“ آرہے ہیں کوئی نبی نہیں آیا۔ لاہوری حضرات مرزا صاحب کو نبی نہیں صرف مصلح قرار دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے دھوٹی نبوت کیا تھا اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو مصلح ماننے والے بھی انہی کے بھائی بند ہو سکتے ہیں اور انہی کی صف میں شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ دور غلامی کی یادگار ہے۔ اگر ہم غلام نہ ہوتے تو یہ

مسئلہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی بھی آزاد اسلامی یا مسلمان ملک میں یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی بھی اسلامی یا مسلمان ملک میں کسی دیوانے یا پاگل نے بھی دعویٰ نبوت کی جرأت نہیں کی۔ ایران میں بہائی مذہب کے بانی کا جو حشر ہوا، اس سے کون ناواقف ہے؟ بہاء اللہ نے خود ہی اپنے آپ کو اسلام سے خارج کر لیا۔ مسلمان کہلانے کی اسے بھی جرأت نہ ہوئی لیکن ایران نے اس کے باوجود اسے اور اس کے مقلدین کو برداشت نہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آزادی کے بعد 26، 27 سال تک ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہ کی، حالانکہ ہم نے یہ ملک اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر ختم نبوت پر ہمارا جزو ایمان ہے تو رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد ختم نبوت کی مختلف تاویلیں کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرنے والے اور اس جھوٹے نبی کی امت کے لیے پاکستان میں کیا جگہ رہ جاتی ہے؟ یہ پنجاب کی بد قسمتی تھی کہ یہ پودا اس سرزمین میں ہی لگ سکا اور اس نے یہیں نشوونما پائی۔ یہ پنجابیوں کی مذہب کے معاملے میں سادہ لوحی اور اسلام کی طرف سے عطا کردہ فراخ دلی کا نتیجہ تھا کہ انگریز کا یہ خودکاشتہ پودا تاور درخت بن گیا۔

قادیانیوں کی امنگوں اور آرزوؤں کا مرکز قادیان ہے جو بھارت میں واقع ہے۔ یہ تصور ان کا جزو ایمان ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور واپس قادیان جائیں گے۔ ان کے قادیان جانے کے دو ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قادیانی حضرات مشرقی پنجاب کو بزور بازو فتح کر کے قادیان پہنچیں، یہ بڑی ناقابل عمل سی بات ہے، ویسے بھی قادیانی حضرات جہاد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ لڑکر مشرقی پنجاب فتح کر سکیں۔ دوسرا ذریعہ اکھنڈ بھارت کا ہے یعنی مغربی پاکستان بھی خدا نخواستہ بھارت کا حصہ بن جائے یا پنجاب اور تین پاکستانوں میں تقسیم ہو جائے۔ جنہیں بھارت کی زیر سرپرستی بنگلہ دیش جیسا درجہ حاصل ہو جائے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت کسی بھی باغیرت پاکستانی کو پسند نہیں ہوگی۔

قادیانیت کی تاریخ سے شناسا لوگوں کو علم ہوگا کہ قادیانیت کی تحریک کا واحد مقصد دنیا کے مسلمانوں کو احمدی بنانا تھا۔ وہ ہندوستان کو اس لیے اکھنڈ رکھنا چاہتے تھے کہ ”وسیع ہیں“ سے اس مقصد کے لیے کام کیا جائے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی سمجھتے تھے۔ ان کے عزائم کی تصدیق قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ الفضل قادیان کے 15 اپریل 1947ء کے

اس شمارے سے بخوبی ہو جاتی ہے جس میں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کا سر ظفر اللہ چوہدری کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر خطبہ شائع ہوا تھا۔ اس خطبہ میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ

□ ”ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔۔۔ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق پیدا ہو اور دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر رہیں۔“

سماجی اور سیاسی اعتبار سے یہ فرقہ خود کو سوادِ اعظم سے الگ تصور کرتا ہے۔ واقعات کے لحاظ سے یہ گروہ برطانیہ، اسرائیل اور بھارت کے نفٹھ کالمسٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے۔ انھوں نے تقسیم ہند کے بعد سے جان بوجھ کر اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے کام لیا جائے۔ قادیانی حضرت خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کرتے، ان کی نماز اور جنازے میں شرکت نہیں کرتے۔ ان کی دعا میں ان کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ ایسے طرز عمل کے بعد انہیں بطور مسلمان وہ تمام مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے جو انہیں دفاعی اور سول ملازمتوں میں میسر ہیں یا بینکنگ، صنعت اور زندگی کے دیگر تمام دوسرے شعبوں میں حاصل ہیں۔

قادیانی جماعت میں سے زیادہ پڑھا لکھا اور روشن خیال سر ظفر اللہ چوہدری تھے لیکن انہوں نے بھی بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی بجائے غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پسند کیا تھا اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔“ عقیدہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کسی کی پختہ زنجاری اور کیا

ہو سکتی ہے؟ اس طرح انہوں نے تاریخ میں یہ شہادت ریکارڈ کروائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس گروہ کو یہودیت کا چہرہ قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

□ ”کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لیے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت۔۔۔ بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ نبوت۔۔۔ کا دھوئی کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پھینا جاتا ہے۔“

(”سن رائز کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شیروانی)

علامہ صاحب مزید فرماتے ہیں:

□ ”کانیا ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجائیں کرتے۔“

(”سٹیمسین کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شیروانی)

بھٹو حکومت کے دور میں ستمبر 1974ء میں پارلیمنٹ میں بڑی مفصل بحث کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ بھٹو حکومت نے اس طرح نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی دھوئی کیا تھا۔ یہ دھوئی بے جا

بھی نہیں تھا لیکن اس آئینی ترمیم کے بعد مروجہ تعزیرات میں ترمیم کے لیے جن قانونی اقدامات کی ضرورت تھی، ان کے اہتمام کو بوجہ موخر کر دیا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں ایک فوجی مسودہ قانون بھی پیش کیا گیا لیکن اسے دبا دیا گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے اس ضمن میں یہ مطالبات پورے نہ ہو سکے اور دس سال تک وجہ اضطراب بنے رہے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت کے نام سے نافذ کیے جانے والے آرڈیننس سے قانونی اقدامات پورے ہو گئے۔ اس آرڈیننس کے نفاذ نے مسلمانوں کے مطالبہ، توقع اور خواہش پورا کرنے والے قانونی اور منطقی اقدام کا اہتمام کیا۔

قادیانیوں کے اسلام اور پاکستان دشمنی پر مبنی عزائم کے آگے بند باندھنے کے لیے جہاں قانونی و آئینی اقدامات ضروری ہیں وہاں علمی محاذ پر ان کا تعاقب کرنا بھی بہت اہم ہے۔ اس حوالے سے متعدد اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر نوجوان محقق جناب محمد متین خالد کی تازہ کاوش ”ثبوت حاضر ہیں“ قادیانیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے۔ متین صاحب تدریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کمال محنت سے قادیانی کتابوں کو کھنگال کر، قادیانی عقائد کی عکسی نقول کتابی صورت میں پیش کی ہیں۔ یہ ایک بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے جو قادیانیوں کے متعلق نادر معلومات، حیرت انگیز اکتشافات اور قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے خفیہ گوشوں کو لیے ہوئے ہے۔

یہ نہایت محنت طلب کام تھا جسے خالد نے بڑی خوبی سے نبھایا۔ میرے نزدیک یہ محض کتاب ہی نہیں بلکہ ایک ایسا تیشہ بھی ہے جو مسلمانوں کے اندر کی بے حیثی کو توڑ کر انہیں تحفظ ختم نبوت کی شاہراہ پر گامزن کرے گا اور خود قادیانی بھی اس معرکہ آراء کتاب سے ایمان کی روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے خالد کے اس کارنامہ کی ہر علمی حلقے میں قدر ہوگی۔ میں اس کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

مجید نظامی

چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور



دعوتِ فکر

الحمد للہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کے آئین کے سیکشن 7 الف میں قرآن و سنت کی بالادستی کا اقرار کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی رو سے عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت امت مسلمہ انتشار سے محفوظ ہے۔ یہی عقیدہ پوری امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی، وحدت، استحکام اور سلیمیت کا آئینہ دار ہے۔

قادیانی جماعت اس عقیدہ کی منکر ہے۔ قادیانیوں کا اس عقیدے سے انکار، امت مسلمہ کی یکجہتی اور استحکام کو نقصان پہنچانے اور انتشار و تفریق پیدا کرنے کا باعث ہے، لہذا مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ایسی جماعت کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف اپنا دفاع کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ الگ مذاہب ہیں، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہو گئی ہے جبکہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو نیا نبی اور رسول مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک غیر قادیانی یعنی مسلمان، کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔ دراصل قادیانیت، برطانوی سامراج کی بدترین یادگار ہے جو اس کی حمایت اور سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک ایسی تحریک بھی ہے جس کی اسلام اور پاکستان سے وفاداری مشکوک ہے۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں کا ہمیشہ سے یہ تاثر رہا ہے کہ قادیانی حضرات امت مسلمہ کے ہر معاملے کی بھرپور مخالفت کرتے رہتے ہیں اور یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں یا اسلام کو نقصان پہنچانا ہو۔ ایسے شواہد بھی سامنے آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کرتے ہوئے اسلامی عقائد اور تعلیمات کو مسخ کرنے اور ان میں تحریف کرنے کے لیے ان کے ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ یہ اطلاعات بھی ملتی رہی ہیں کہ قادیانی لابی غیر محسوس طریقے سے پاکستان کو اندر ہی اندر سے کمزور کرنے میں

معروف ہے۔ کراچی اور پنجاب میں جو تخریب کاری دہشت گردی اور قتل و غارت ہو رہی ہے، قادیانی لابی کو بھی اس ضمن میں شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے بعض مذہبی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ یہی وہ خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی معاشی ترقی اور استحکام کا دشمن ہے۔ خود علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس خطرناک گروہ کی نشاندہی پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی مکتوب میں یہ کہہ کر، کر دی تھی کہ ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“

1974ء میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر آئین کے آرٹیکل 106 اور آرٹیکل 260 کی ذیلی شق (3) کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ ترمیم طویل صلاح مشورے، علمی بحث و مباحثے اور مسئلے کی مکمل چھان بین کے بعد جمہوری، پارلیمانی اور عدالتی طریقے پر کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ میں انہیں غیر مسلم قرار دیئے جانے والے اجلاس میں یہ قرارداد بھی پیش کی گئی کہ ”احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، حکومت پاکستان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کے سدباب کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات کرے۔“ درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور مسلمانوں کو ان کی حقیقت اور مذموم عقائد و عزائم سے آگاہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے لیے جہاں عقیدہ ختم نبوت کی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے، وہاں ان کے لیے قادیانیوں کے اصل چہرے سے شناسائی بھی ضروری ہے۔

میرے لیے یہ بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان محقق جناب محمد متین خالد نے ”ثبوت حاضر ہیں“ کے نام سے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد و تعلیمات (جو کہ انتہائی قابل اعتراض ہیں) کو ان کی مستند کتابوں سے عکسی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ دستاویز تیار کر کے جہاں قادیانیوں کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا ہے، وہاں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے کارکنوں، علمائے کرم اور وکلاء حضرات اسمیت تمام مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف نئے علمی دلائل سے مسلح کیا ہے۔ یہ بات پورے ادراک سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی تحقیق سے نہ صرف مسلمانوں کو ایک نئی تڑپ، سوز جگر، اور دعوت فکر ملے گی، بلکہ اس کتاب کے مطالعے سے قادیانیوں کو بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کرنے کا سنہری موقع ملے گا اور ان تمام نام نہاد دانشوروں کی بھی جو ایک خاص منصوبے

کے تحت انہیں مسلمان قرار دیتے ہیں، برین واشنگ ہوگی۔ قادیانیت کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس سے بہتر کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے لیے آکاس بیل اور مصنف کے لیے اخروی نجات کا باعث ہوگی۔ میں اس عبقری نوجوان کو قادیانیت کا اصل چہرہ سامنے لانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی تحقیق و جستجو اور جذبہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی ترویج کی دعا کرتا ہوں۔ آمین

لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل
(سابق) سربراہ آئی ایس آئی
اسلام آباد



جعلی نبوت کا خاتمہ

ہمارے عزیز محمد متین خالد نے اپنی تالیف ”ثبوت حاضر ہیں“ پر جب ہم سے تبصرہ کرنے کی درخواست کی تو ہم شش و پنج میں پڑ گئے کہ ہم اس پر کیا تبصرہ کریں کیونکہ ”آفتاب آمد دلیل آفتاب“ کے مصداق جب انہوں نے قادیانیوں کی اپنی تحریروں کی عکسی شہادتیں پیش کر دیں تو اب اس کے مزید کسی ثبوت یا تبصرے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ:

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم

زینِ وجہت با یک در پیوستہ ایم

امت مسلمہ کو باہم پیوستہ کرنے والا رشتہ ہی حب رسول ﷺ ہے۔ جو شخص اس رشتہ کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اس امت کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہوگا۔ وہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ عالم عربی کی حدود و ثغور بھی حضور ﷺ ہی کی ذات کی وجہ سے ہیں، لہذا محمد ﷺ عربی سے ہے عالم عربی

عرب ممالک پہلے بھی موجود تھے لیکن عالم عرب حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وجود میں آیا۔ لہذا عالم عرب ہو یا عالم اسلام ہو، اس کی اساس حضور ﷺ کی ذات گرامی قدر ہی ہے۔ اگر بہ اوزر سیدی تمام بولہبی است۔ جو شخص اس بنیاد کو کمزور کرے گا وہ بولہبی فرقے کا فرد شمار ہوگا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے خط میں اسی لیے فرمایا تھا کہ احمدی صرف اسلام ہی کے غدار نہیں بلکہ وہ ہندوستان کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی تقویت کے لیے لٹریچر تیار کیا جس نے سات سمندر پار سے آکر ہندوستان پر قابضانہ قبضہ کر رکھا تھا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھائی فرقہ قادیانیوں سے حد درجہ زیادہ قلع و قلم اور بہتر ہے کیونکہ بھائی کھلے طور پر اسلام سے بغاوت کا

اعلان کرتے ہیں لیکن قادیانی فرقہ اسلام کے اندر رہ کر اس کی جڑیں کاٹنا چاہتا ہے۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو کے زبردست ناقد ہیں لیکن اس کی یہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتے کہ اس نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یعنی جو کام قادیانیوں کو خود کرنا چاہیے تھا، وہ حکومت کو کرنا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ قادیانی جب نئی نبوت کا اجراء کر کے مسلمانوں سے علیحدہ ہو چکے ہیں تو وہ ان کے اندر رہنے پر کیوں مصر ہیں؟ اب بھی وہ مردم شماری کے موقع پر اپنے نام مسلمانوں کے طور پر لکھواتے ہیں اور خود کو غیر مسلم ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ساری دنیا میں وہ غیر مسلم تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی غیر مسلم ڈکلیئر نہیں کیا گیا تھا کہ ہمارے کالج میں ایک قادیانی پروفیسر ہوا کرتے تھے جن کا نام رحمت علی تھا لیکن ”مسلم“ تخلص کرنے کے بعد وہ خود کو ”رحمت علی مسلم“ لکھا کرتے تھے۔ وہ پیریڈ پڑھانے کے لیے جس کلاس میں بھی جاتے، طلباء ان کے پہنچنے سے پہلے بلیک بورڈ پر ان کا نام ”رحمت علی غیر مسلم“ لکھ دیا کرتے تھے۔ ہم نے اس وقت اندازہ لگایا تھا کہ ایک نہ ایک روز قادیانی غیر مسلم قرار پا جائیں گے کیونکہ زبان خلق نقارۃ خدا ہوتی ہے۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ختم نبوت کو خدا کا بہت بڑا احسان قرار دیتے ہیں کیونکہ اس ختم نبوت کے نظریے نے امت مسلمہ کو متحد رکھا ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

لا	نمی	بعدی	ز	احسان	خدا	است
پردہ	ناموس	دین	مصطفیٰ	است		
قوم	را	سرمایہ	ملت	ازو		
حفظ	سر	وحدت	ملت	ازو		

گزشتہ چودہ صدیوں میں یہی عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے اتحاد کا ضامن رہا ہے۔ نبوت کے کتنے ہی دعویدار کھڑے ہوئے لیکن امت مسلمہ نے کبھی انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی مدعی نبوت سے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی معجزہ یا دلیل طلب کرتا ہے تو وہ اپنی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ فرما گئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو اب کسی مدعی نبوت سے یہ کہنا کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ، درست نہیں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس کی سچائی کے امکان کے قائل

ہیں۔ جب کوئی نبی آئی نہیں سکتا تو خواہ کوئی مدعی نبوت سورج کو مشرق کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے، ہم کیسے اس پر ایمان لاسکتے ہیں؟ اس لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے رو میں زیادہ بحث مباحثے کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہم جھنگ کالج میں پڑھایا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی پروفیسر نظام خاں بڑے بذلہ سنج آدمی تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایف اے کے امتحان میں سپرنٹنڈنٹ بن کر تعلیم الاسلام کالج ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں پندرہ بیس روز تک قیام کرنا پڑا۔ قادیانی رعب ڈالنے کے لیے اپنے بڑے لوگوں کی مہمانوں سے ملاقات کروایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز سر ظفر اللہ جو ان دنوں عالمی عدالت کے جج تھے، نظام خاں صاحب سے ملنے آئے، انہوں نے خاں صاحب سے ازراہ مروت پوچھا کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں، آپ کو کوئی تکلیف تو پیش نہیں آئی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے یہاں خطرہ ایمان تو محسوس نہیں ہوا لیکن خطرہ جان ضرور محسوس ہو رہا ہے۔ سر ظفر اللہ نے حیران ہو کر پوچھا، کیوں؟ کسی کی طرف سے آپ کو دھمکی ملی ہے یا کسی طالب علم نے نقل کرنے کے لیے آپ پر دباؤ ڈالا ہے؟ خاں صاحب فرمانے لگے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہاں کے پانی سے مجھے ”دست شریف“ لگ گئے ہیں۔ سر ظفر اللہ بات کی تہہ کو نہ پہنچ سکے۔ حیران ہو کر کہنے لگے کہ دست شریف؟ چہ معنی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ جناب! چونکہ یہ ”پیغمبری بیماری“ ہے لہذا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی توہین نہ ہو جائے یا آپ کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، میں نے ”دست شریف“ کہہ کر عزت سے اس کا نام لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد سر ظفر اللہ کو پروفیسر نظام خاں سے دوبارہ ملاقات کی جرأت نہیں ہوئی۔

سر ظفر اللہ کو اسی قسم کی شرمندگی ایک اور موقع پر بھی اٹھانا پڑی۔ جینوا کے کسی ہوٹل میں وہ قدرت اللہ شہاب اور ان کی بیگم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ جب کوفتوں کی ڈش آئی تو قدرت اللہ شہاب کی بیگم کہنے لگی کہ خدا جانے یہ قیمہ کیسا ہے، اس لیے میں تو نہیں کھاؤں گی۔ سر ظفر اللہ کہنے لگے کہ جب ہوٹل والے کہتے ہیں کہ یہ حلال گوشت کا قیمہ ہے تو ہمیں حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا چاہیے کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ شک و شبہ میں نہیں پڑنا

چاہیے۔ بیگم شہاب کہنے لگیں کہ یہ ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے یا آپ کے حضور کا؟ اگر ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے تو سر آنکھوں پر! اس پر سر ظفر اللہ خاں اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ مدعیان نبوت پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن آج تک نبوت کا کوئی ایسا دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا، جس نے کسی قوت کے گماشتے کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ شرف قادیان کے نبی کو حاصل ہے کہ اس نے ایک استعماری قوت کے ایجنٹ کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی ممدوح قوت کی مدح میں کتابیں لکھ لکھ کر الماریاں بھر دیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس استعماری قوت کی رخصتی کے ساتھ ہی اس کی ایجنٹ نبوت بھی پاکستان سے رخصت ہو جاتی لیکن یہ ناخوشگوار فریضہ اہل پاکستان کو سرانجام دینا پڑا۔ ”پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا“ کے مصداق آج اس جعلی نبوت کے خلیفہ برطانیہ میں مقیم ہیں اور عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ امت مسلمہ کو یقین ہے کہ جس طرح نبوت کے سابقہ دعویدار نسیا منسا ہو چکے ہیں، اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خانہ ساز نبوت بھی اپنے فطری انجام کو پہنچ جائے گی کیونکہ ”لانی بعدی“ کا یہی تقاضا ہے۔ ہم اپنے عزیز محمد متین خالد کے شکر گزار ہیں کہ ”ثبوت حاضر ہیں“ کے عنوان سے کتاب لکھ کر انہوں نے جعلی نبوت کے خاتمے کے پر اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ انہوں نے ہم سے دیباچہ لکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لہذا ”دیباچہ حاضر ہے!“

پروفیسر محمد سلیم

مدیر ”سرازمی“

روزنامہ نوائے وقت لاہور



شاہکار کتاب

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد

مسلمہ کذاب اور اسود غسی سے جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، اس کا سلسلہ گذشتہ صدی کے دجال لعین مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچا ہوا ہے اور موجودہ دور میں اس دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جاری ہے۔ یوں تو مسلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے نبیوں نے اپنے اور اپنے مذہب پر طمع سازی کی ایسی دبیز چادر چھانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کے ذہنوں کی رسائی، ان کے اس مکروفریب اور جھوٹ کی طرف بڑی مشکل سے ہوئی ہے لیکن مرزا قادیانی نے دجل و فریب میں تمام ائمہ تلمیذ کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنے عقائد پر لغامی اور طمع کا ایسا لبادہ اوڑھے رکھا کہ ابتداء میں اکثر علماء کرام اس کے کفر کے بارے میں متذبذب رہے اور علماء کا ایک طبقہ تو مناظر اسلام کی حیثیت سے اس کا معتقد رہا۔ لیکن حق اور باطل کا امتیاز ہو کر رہتا ہے۔ جلد ہی مرزا کی اس طمع سازی سے پردہ اٹھا اور علماء امت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یہ اس امت محمدیہ ﷺ پر علماء حق کا بہت بڑا احسان ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارے مسلمانوں اور حکمران طبقے کی اکثریت، قادیانیت کی اس طمع سازی کے دامن میں جکڑی رہی اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر عام طور پر قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتی رہی۔ علماء کرام نے ابتداء ہی سے قادیانیت کے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے ان کے عقائد کی روشنی میں کتابیں تحریر کیں اور عام مسلمانوں تک قادیانیوں کے کفریہ عقائد پہنچاتے رہے تاکہ مسلمان قادیانیت کے فریب سے بچ سکیں۔ میری رائے میں جتنے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے، ان میں دجل و فریب اور تلمیذ کے اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو پہلے نمبر پر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک جھوٹی نبوت اور اس کے اوپر تسلسل سے جھوٹ، مرزا قادیانی کا طرہ امتیاز ہے۔ ایک ہی کتاب میں کئی

جھوٹی اور متضاد باتیں درج ہیں۔ کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹی؟ خود مرزا قادیانی بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ تک بڑے اطمینان سے اپنی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے اس طرح انکار کر دیں گے کہ آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کا محاورہ غالباً مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ تحریری خط و کتابت اور زبانی گفتگو دونوں میں مرزا قادیانی کا طریقہ کاری یہی رہا ہے کہ عین وقت پر جھوٹ بول کر اپنی سابقہ گفتگو کا انکار کر دیتا تھا۔ اسی بناء پر عام طور پر علماء کرام نے مرزا قادیانی سے گفتگو، زبانی کی بجائے تحریری کرنا مناسب سمجھی، اس میں بھی وہ اپنی تحریر سے منکر ہو جاتا۔ 1974ء میں جب مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر پر، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے قادیانی عقائد کے سلسلے میں سوالات کیے تو مرزا ناصر احمد مکمل طور پر مرزا قادیانی کی تحریروں کا انکار کر دیتا۔ اس پر مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کتاب پیش کرتے تو بعض دفعہ ان کتابوں سے بھی انکار کر دیتا۔ یہ طریقہ آج کل موجودہ قادیانی خلیفہ نے نہ صرف خود اختیار کیا ہوا ہے بلکہ اپنی ذریت کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ جب بھی علماء ان سے گفتگو کریں اور کوئی کتاب پیش کریں تو صاف طور پر ان کتابوں اور حوالہ جات سے منکر ہو جاؤ۔ اس بناء پر بعض مرتبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا کی وہ کتابیں جو نایاب ہو رہی ہیں، ان کو محفوظ کیا جائے تاکہ قادیانیوں کے خلاف عدالتی کارروائیوں یا مباحثوں میں ان کتابوں کو پیش کیا جاسکے۔ بہر حال مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے اس طرز عمل کی وجہ سے قادیانی کتب اور حوالہ جات کو محفوظ کرنے کی ضرورت تھی اور بے شمار کتابوں کی طباعت ایک مشکل مرحلہ تھا۔ خدا بھلا کرے عزیز ی متین خالد صاحب کا جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کی تردید کا خصوصی ملکہ اور شغف عطا فرمایا ہے اور اس سلسلے میں ان کی تصانیف کو عام لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے پہلے قادیانیوں کے ایک ایک کفریہ عقیدہ کو ان کی کتابوں سے جن کرایک جگہ جمع کیا۔ پھر ان کفریہ عقائد کے بارے میں قادیانیوں کی کتابوں سے حوالہ جات جمع کیے اور ہر عقیدہ کے ساتھ قادیانیوں کی کتاب سے فوٹو لے کر اصل حوالے کو بھی طباعت میں شامل کر دیا۔ اس طرح قادیانیت کے تمام جھوٹے عقائد بھی ایک جگہ جمع ہو گئے اور اس کے ساتھ

تمام حوالہ جات اپنی اصلی کتابوں کے فوٹو کی صورت میں جمع ہو گئے اور یوں قادیانیت پر اصل حوالہ جات کے حوالہ سے ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے جو عدالتی کاروائیوں، مناظروں اور مباحثوں میں ریکارڈ اور ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکے گا۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مطالعے سے ہر مسلمان قادیانیت کے ایک ایک پہلو سے نہ صرف آگاہ ہو جائے گا بلکہ قادیانیت کے تمام عقائد اور عزائم روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تالیفات میں یہ ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور ہر مسلمان کو قادیانیت کے شر سے محفوظ فرمائے۔ وصلی اللہ علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

(مولانا) محمد یوسف (لدھیانوی) عفا اللہ عنہ

مرکزی نائب امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کراچی)



قادیانیت کا KALEIDOSCOPE

تمام دنیا کے اہل ادیان، جس میں عیسائی، یہودی اور مسلمان سبھی شامل ہیں، ان کا عقیدہ اور عمل یہی ہے کہ کسی شخص یا گروہ کے کسی امت میں شامل قرار دیئے جانے یا اس سے خارج کیے جانے کی بنیاد عقیدہ ”نبوت“ ہے۔

ایک شخص سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے رسول، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتا، اسے یہودی کہا جائے گا۔ کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی ملک حتیٰ کہ دہریہ ممالک بھی، اس شخص کو عیسائی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر یہ شخص باوجود عیسیٰ علیہ السلام کو رسول تسلیم نہ کرنے کے یہ اصرار کرے کہ اسے عیسائی مانا جائے تو اس کے اصرار کو سیاسی اور دینی، دونوں طبقے اصرار بے جا قرار دیں گے اور اس کی دماغی صحت کو مخدوش تصور کریں گے یا اس کے اس اصرار کو اس کی نیت کے فساد اور عیسائیوں کے خلاف اس کی کسی سازش پر مبنی سمجھیں گے۔

اسی طرح، ایک ایسا شخص جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد، سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا برحق نبی مانتا ہے، جو نبی وہ ان کی نبوت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے گا، اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل سمجھا جائے گا اور اگر یہ شخص اس پر احتجاج کرے کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام ایسے عظیم اور صاحب شریعت و ناسخ شریعت سابقہ نبی کو تسلیم کرتا ہے، اور ان کے بعد اس نے جس حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اللہ تسلیم کیا تو یہ نبی نہ تو نئی شریعت لائے تھے اور نہ ہی انہوں نے شریعت موسوی کو منسوخ قرار دیا بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے مجدد تھے، ان کو نبی تسلیم کرنے سے اسے یہودیوں سے خارج کیوں قرار دیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے باوجود اسے یہودیوں ہی میں شامل سمجھا جائے اور یہودی سٹیٹ میں جو حقوق ایک یہودی کو حاصل ہیں، اسے وہ دیئے جائیں تو آج کی دنیا کے مذہبی اور دہریہ دونوں قسم کے ممالک اس کے اس دھوٹی اور مطالبہ کو

رو کر دینے پر مجبور ہوں گے اور اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل تصور کریں گے اور اسی کی بنیاد پر اس کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی حقوق و فرائض کا تعین ہوگا۔

یہ قانون ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، کل بھی اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل تھی اور آج بھی کیونسٹ، عیسائی، یہودی، ہندو، پارسی اور لاندھب (سیکولر) ممالک اور اقوام اس قانون کو تسلیم کرتی ہیں اور دنیا کا پورا نظام سیاست و مذہب اسی کے مطابق چل رہا ہے۔

”نبوت“ کی بنیاد پر قومیت اور مذہب کی تبدیلی کو بے جا تعصب، تنگ دلی اور باہمی نفرت کا نام نہ ماضی میں دیا گیا اور نہ آج کوئی عیسائی، یہودی اور کیونسٹ اس پر نکتہ چینی کا جواز رکھتا ہے۔

ملت اسلامیہ از اول تا ایں دم، سید الرسل، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تسلیم کرتی ہے اور حضور ﷺ کے عہد میں سلسلہ کذاب سے آج تک ہر مدعی نبوت کو، مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی امت سے خارج قرار دیا ہے اور ان سے تمام معاملات اسی خروج از ملت اور دین کو ترک کرنے والوں ہی کی حیثیت سے کیے ہیں۔

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی، حضور سرور کونین ﷺ کی امت سے معاملہ اسی اساس پر کیا ہے جو ”دعویٰ نبوت“ کو تسلیم کرنے اور نہ کرنے کی صورت میں ابتدائے آفرینش سے آج تک معمول رہا ہے۔ (اس اضافے کے ساتھ کہ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی چراگاہ بنایا) مرزا قادیانی نے سن شعور کے بعد اپنے خاندان کی روایات کے مطابق، انگریزی حکومت سے رابطہ قائم کیا اور بات باقاعدہ ملازمت تک پہنچی۔ ملازمت کے دوران اس کا تعلق عیسائی مشنریوں سے ہوا اور وہ تعلق گہرا ہوتا چلا گیا۔ ترک ملازمت کے بعد مرزا قادیانی نے ایک جانب عیسائی پادریوں سے مناظرے شروع کیے اور دوسری طرف عیسائی حکومت کو اللہ ذوالجلال کا سایہ عاطفت قرار دیا اور ہندوستان و بیرون ہند انگریزی حکومت کی اطاعت کو مذہبی فریضہ قرار دیا اور برطانوی حکومت کی مخالفت کو نمک حرامی اور دین اسلام سے انحراف ثابت کرنے کی مسلسل کوشش کی۔

آنجنابی مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ الہام سے وفات تک انگریزوں کے لیے جاسوسی کو دینی کام تصور کرتا رہا اور ایسے مسلمانوں اور غیر مسلمین کے کوائف و اسرارے ہند کو بھجواتا رہا

جو خفیہ یا اعلانیہ، برطانوی حکومت کے مخالف تھے یا ہندوستان آزاد کرانے کی جدوجہد کے معاون تھے۔

اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلم ممالک میں اپنی کتابیں شائع کیں اور بعض ممالک میں مبلغ بھی بھجوائے جو ان لوگوں کی جاسوسی کرتے تھے جو برطانیہ کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور انگریز انہیں اپنے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بنائے ہوئے تھے (بالخصوص عرب ممالک اور افغانستان و ترکی) اور یہ قادیانی کارکن، ان ممالک کے باشندوں کو ”جہاد“ کے بارے میں بدول کرتے تھے۔

ایک عرصے تک، مختلف قسم کے مذہبی دعاوی کے بعد، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں کا ایک اہم طبقہ مرزا قادیانی کو آغاز ہی سے مخبوط الحواس شخص تصور کرتا تھا۔ اس کے الہامات کو وہ ”دعویٰ نبوت“ یا اس دعویٰ کی تمہید قرار دیتا تھا اور مرزا مسلسل وہ پیہم دعویٰ نبوت سے انکار بھی کرتا تھا۔ ختم نبوت کو اساس ایمان بھی تسلیم کرتا تھا اور بدلا کہتا تھا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں تو اسلام سے خارج اور کفار میں شامل تصور کیا جاؤں گا۔ لیکن جب اس نے واضح الفاظ میں اور قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کرنا شروع کر دیا تو مسلمانان ہند نے چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کے اجماع کے مطابق مرزا قادیانی کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلاف کا آغاز تو مرزا قادیانی کے دعاوی سے ہوا، دعویٰ نبوت نے اس اختلاف کو فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا، اسی دوران مرزا نے، دوسرے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل اپنی انفرادیت اور عظمت کا ادعا کیا تو امت مسلمہ کے جذبات میں اور زیادہ شدت پیدا ہوئی۔ مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام اور انہی کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کیں اور اپنے آپ کو ان سب سے برتر اور افضل ثابت کرنے کی کوشش کی تو اس کا رد عمل بھی شدید صورت میں رونما ہوا۔

یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ مرزا قادیانی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے مرنے (مئی 1908ء) کے بعد حکیم نور الدین بھیروی، خلیفہ بنا۔ حکیم نور الدین کو چونکہ علم تھا کہ جس گدھی

پر وہ قاتل ہوئے ہیں، آخر کار یہ مرزا غلام احمد کے گھر ہی واپس لوٹے گی، لہذا 14-1913ء میں جب مرزا محمود، حکیم نور الدین کی اولاد اور متعدد اکابرین، جن میں مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ زیادہ اہم تھے، ان سب کو پچھاڑ کر جماعت پر مستولی ہو گئے تو ان سے شکست کھانے والوں، مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ نے لاہور کو اپنا مرکز بنایا اور کچھ دنوں بعد جب انہوں نے دوبارہ مسلمانوں سے قریبی تعلقات رکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی تو وہ اپنے اس بنیادی عقیدے سے ہی منحرف ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، (در آنحالیکہ وہ اس سے پہلے اپنے حلفیہ بیانات میں، برملا مرزا غلام احمد کو نبی اور اس کے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے رہے تھے)۔

دوسری طرف مرزا محمود نے جماعت پر قابض ہونے کے فوراً بعد انگریزوں سے اپنا رشتہ مستحکم کیا، جنگ عظیم اول (1914ء، 1919ء) میں نہ صرف یہ کہ انگریزوں کی کھلم کھلا حمایت کی بلکہ جب انگریز بغداد پر قابض ہوا تو مرزا محمود نے اس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، قادیان میں شیرینی تقسیم ہوئی اور چراغاں کیا گیا۔ ایسی ہی خوشی کا اظہار، ترکی کی شکست اور دوسرے مسلمان ملکوں پر انگریزی اقتدار کے مستحکم ہونے کے مواقع پر کیا گیا۔

جنگ عظیم اول کے بعد، مرزا محمود نے اپنی جماعت کی سیاسی برتری کے ساتھ ساتھ معاشی استحکام کو زیادہ اہمیت دی اور بالخصوص معاشی میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی سے ناکدہ اٹھا کر اپنی جماعت کی معاشیات کو مستحکم کیا، اور نوبت بایں جا رسید کہ جہاں قادیانی، حکومت کے دفاتر میں گھسے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کے لیے سرکاری محکموں میں مواقع فراہم کیے، وہاں قادیان میں یہاں تک ہو گیا کہ قادیانی، قادیان کے مسلم دکانداروں سے ”تجارتی معاہدہ“ کے عنوان سے ایک فارم پُر کرایا کرتے جس میں دوسری اہم شرائط کے علاوہ یہ عہد ہوتا کہ وہ کسی ایسے گروہ سے تعلق نہیں رکھیں گے جو مذہبی بنیادوں پر قادیانیوں کا مخالف ہو اور وہ اپنے محلوں میں چھوٹے چھوٹے مسلمان دکانداروں سے سالانہ ٹیکس قسم کی رقوم حاصل کیا کرتے تھے۔

ان محامل نے مسلمانوں اور قادیانیوں میں نزاع کو، دہدگی کے تمام شعبوں تک وسیع کر دیا اور جب قادیانیوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے قادیانیوں تک کو، قادیان بدر کرنے لگے انہیں سوشل، اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کا ہدف بنایا اور 1937ء میں عبدالکریم مہبلہ

اور حکیم عبدالعزیز پر قاطعانہ حملہ کیا گیا اور فخر الدین ملتانی ایسے فعال و گرم جوش قادیانی کو قتل کر دیا گیا تو مسلمانوں نے اس گروہ کی جارحانہ ذہنیت کو اپنی حقیقی صورت میں سمجھا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کو قادیانیوں سے صرف اعتقادی ارتداد ہی کا نہیں، معاشی، معاشرتی اور مجلسی استبداد کا بھی خطرہ ہے اور سیاسی پہلو سے قادیانی، مسلمانوں کے جس قدر دشمن ہیں، اتحاد دشمن شاید انگریز بھی نہیں۔

حالات و واقعات کے اس تسلسل کے دوران کانگریس کا عروج ہوا تو مرزا محمود نے پنڈت جواہر لال نہرو سے گریجو شانہ تعاون کا رشتہ استوار کیا اور اگرچہ پنڈت نہرو، انگلستان کے ایک سفر سے واپسی کے بعد، اس کا برملا اظہار اپنے خصوصی رفقاء سے کر چکے تھے کہ انگریز کو ہندوستان بدر کرنے کی مہم کی کامیابی کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ قادیانیوں کی قوت کمزور ہو۔۔۔ مگر جب پنڈت نہرو نے ڈاکٹر فٹنر داس کے اس نقطہ نظر کو اپنا لیا کہ ہندوؤں کے قومی مقاصد کے لیے ایک ”ہندوستانی نئی“ بہت زیادہ مفید ہے اور یہ ”ہندوستانی نئی“ ہی ہو سکتا ہے جو عرب اور مدینہ سے مسلمان کا رشتہ کمزور کر کے، ایک بھارتی قصبہ قادیان سے اس کا تعلق مضبوط کرے تو پنڈت نہرو قادیانیوں کے سرپرست کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے تا آنکہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو میدان میں کودنا پڑا اور انہوں نے عقائد کی اہمیت، قوموں کے اجتماعی شعور اور ملت اسلامیہ کی اساس ختم نبوت ایسے اہم عنوانات پر دلائل و براہین سے بحث کی جو مذہب کے اعتقادی اور امت مسلمہ کے اجتماعی پہلوؤں پر، مدت تک دانشوروں اور سیاستدانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی، علامہ نے ایک جملے میں ایک عظیم حقیقت بیان کر دی۔ فرماتے ہیں:

□ ”جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی

اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے

لیے کیوں مضطرب ہیں؟“

انگریز اور ہندو دونوں کی مصلحتوں کا تقاضا یہی تھا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل رکھیں اور اس جو تک کو ملت اسلامیہ کا خون چوسنے کا موقع زیادہ سے زیادہ فراہم کریں اور اس مدعی نبوت کے طفیل امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں انتشار کی جو ظلیج وسیع ہو، اس سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ انگریز جب بے بسی کے عالم میں، برصغیر سے بھاگنے لگا تو اس

نے اس عالم سراسیمگی میں بھی اپنے ہوش و حواس بحال رکھے اور بانی پاکستان کو مجبور کر دیا کہ وہ قادیانیوں کے سرخیل سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنائیں۔

وزارت خارجہ ایسے اہم ترین منصب کے علاوہ قادیانیوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت، حکومت کے حسب ذیل محکموں پر قابض ہونے کی سکیم بنائی اور وہ اس میں کامیاب ہوئے، نکلے یہ تھے:

- (1) فوج (2) پولیس (3) ایڈمنسٹریشن (4) ریلوے (5) فنانس (6) سائنس (7) کسٹمز (8) انجینئرنگ

قادیانی، حکومت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہوئے اور ان مناصب سے انہوں نے وہ دونوں فائدے حاصل کیے جو آنجہانی مرزا محمود احمد نے ان الفاظ میں واضح کیے تھے:

”پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیفے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے اور ہماری جماعت فائدہ اٹھا سکے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1954ء)

اسی کے ساتھ ساتھ قادیانی اس کوشش میں مصروف رہے کہ پاکستان کے کسی ایک علاقے کو خالص قادیانی علاقہ بنایا جائے۔ 1952ء میں انہوں نے ”بین الاقوامی سیاسی سازش“ کے تحت بلوچستان کو ”قادیانی علاقہ“ بنانا چاہا مگر بات نہ بن سکی تو اس کے بعد انہوں نے جہاں ربوہ کو ایک مضبوط مرکز بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں، وہاں انہوں نے حکومت کے تمام اہم شعبوں کو اس طرح گرفت میں لیا کہ قادیانی پورے نظام حکومت کو اپنے سیاسی ذہن کے ساتھ لے چلنے میں بسا اوقات کامیاب ہوئے۔

1969ء میں قادیانیوں نے پہلی مرتبہ کھل کر ایک سیاسی طالع آزما جماعت کی صورت اختیار کی اور معرکہ انتخابات میں کودے۔ پیپلز پارٹی کے حلیف بنے اور کیونسٹوں سے مل کر انہوں نے ریاست کو سیکور بنانے اور زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص سیاسی محاذ پر مسلمانوں کی نمائندگی کی سند حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

1971ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو مرزا ناصر نے بار بار انتخابی معرکوں میں قادیانی کارکنوں کی خدمات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اندرونی سطح پر مرزا طاہر احمد کے ذریعہ مسٹر بھٹو اور مسٹر کمر سے مضبوط تعلقات قائم رکھے اور اس کوشش میں بڑی حد تک

کامیاب بھی رہے کہ حکومت پاکستان کی پالیسیاں قادیانیوں کے حسب فضا طے ہوں۔
قادیانیوں سے شدید مذہبی اختلافات رکھنے والے کو حکومت کے ہاتھوں ختم یا بے اثر کیا جائے
اور مثبت طور پر قادیانی، حکومت کے ہر شعبہ اور اقتصادی مفادات سے متعلق محکموں میں کارفرما
قوت بن جائیں۔

1973ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے دو طیاروں نے ایئر
مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی قیادت میں مرزا ناصر کو سلامی دی مگر جب مولانا مفتی محمود
صاحب نے قومی اسمبلی میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہا تو مرکزی کمیونسٹ وزیر خورشید حسن میر
آڑے آئے اور مفتی صاحب کو اپنی قرارداد پڑھنے تک کا موقع نہ دیا۔

1973ء میں اولاً ربوہ کے ایک کالج کو قومیا نے، ثانیاً دستور میں دفعات
بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے شامل کرنے اور ثالثاً آزاد کشمیر میں قادیانوں کو میہ
جانے کی قرارداد کی منظوری پر قادیانی مشتعل ہوئے اور انہوں نے ان مواقع پر جارحانہ لب و
لہجے میں بات کی اور ”موت“ کو محبوب بنانے اور اپنے مخالفین کی ذلت و نامرادی کے غڈ پر
مہر مہر ہونے کے اعلانات کیے مگر عملاً قادیانی اتنے جری ہو چکے تھے کہ فضائیہ میں انہوں نے
موجودہ حکومت کے خلاف سازش کی، اس سازش کا انکشاف جن اشخاص نے کیا، فضائیہ کے
قادیانی سربراہ ظفر چوہدری نے انہیں ہدف بنایا اور صریح دھم دلی و قانون شکنی کرتے ہوئے
انہیں طرح طرح کے مظالم کے بعد ریٹائرڈ کیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ وزیراعظم بھٹو نے کیس
کا خود مطالعہ کیا، حقائق ان کے سامنے آئے تو انہوں نے ظفر چوہدری کو اس کلیدی عہدے
سے الگ کیا مگر قادیانی ہنوز انتہائی اہم مناصب پر قائم ہیں، حکومت کی قوت کو قادیانیت کے
فروغ اور اپنے مخالفین کی سرکوبی کے لیے استعمال کر رہے ہیں، بیرون پاکستان یہ تاثر دے
رہے ہیں کہ قادیانی ہی پاکستان کے کرنا دھرتا ہیں۔

مرزا ناصر نے خلافت سنبھالنے کے معا بعد (1965ء میں) آئندہ میں بھگوس
میں متعدد بار قادیانی حکومتوں کے قیام کی پیش گوئی کی اور اسے بار بار دہرایا، اس پیش گوئی کو
پاکستان میں عملاً پورا کرنے کے لیے انواع و اقسام کی فوجی اور غیر فوجی تیاریاں کیں مثلاً
(الف) دس ہزار احمدی گھوڑوں (مرزا ناصر کے الفاظ یہی ہیں) کی تیاری
(ب) ان گھوڑوں کے سواروں کی نیزہ بازی میں مہارت

(ج) ایک لاکھ سائیکل سواروں کی ٹیم کی تیاری، جو ایک سو میل تک روزانہ سفر کر سکیں اور بوقت ضرورت بوجھ لاد کر دوڑ سکیں۔

(د) سائیکل سوار ٹیموں میں قادیانی خواتین کی شمولیت کا اہتمام

(ه) چھوٹے بچوں کے لیے نشانہ بازی کی مشق کا اہتمام

(و) دس کروڑ روپے کا منصوبہ جس کے ذریعہ دنیا کی ایک سوز بانوں میں قادیانی لٹریچر شائع کیا جائے۔

(ز) مختلف ممالک میں تین عظیم پریس نصب کیے جائیں، (ربوہ میں پریس لگ چکا ہے)

(ح) 70 کروڑ روپیہ سالانہ (جس میں کم از کم دس فیصدی کا اضافہ ہر سال ہو) کا بجٹ۔

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اپنے مذموم عقائد کی برآوری کے لیے ملک کے کلیدی عہدوں کے طفیل اپنا ہی کھیل، کھیل رہی تھی، وہ ملک عزیز میں اپنا غلبہ چاہتے تھے۔ ان کی جراتیں اور جسارتیں یہاں تک بڑھ گئی تھیں کہ ملک کے تعلیمی اداروں میں طلبہ یونین کے انتخابات میں علی الاعلان حصہ لیتے اور شکست کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان کی طلبہ یونین کے انتخابات میں ایک قادیانی طالب علم کے ہارنے کا انتقام انہوں نے اس انداز سے لیا کہ پوری امت ان کے خلاف شعلہ جوالہ بن گئی۔ 22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کا ایک گروپ تفریح اور مطالعاتی دورے پر پشاور کے لیے چناب ایکسپریس سے روانہ ہوا۔ گاڑی جونہی ربوہ پہنچی تو وہاں حسب معمول قادیانی لڑکوں اور طلبہ کی بوگی کے لیے خصوصاً لڑکیوں (قادیانی حوروں) نے اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا جس پر طلباء نے اظہارِ ناپسندیدگی کیا اور ختم نبوت زعمہ باد کے نعرے لگائے، اس کے جواب میں قادیانی مشتعل ہو گئے اور احمدیت زعمہ باد، محمدیت مردہ باد (نحوذ باللہ) مرزا غلام احمد کی جے، ایسے کفریہ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے اور طلبہ کو زدوکوب کیا۔ اسی اثناء میں گاڑی چل پڑی اور یوں ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ لیکن جب طلبہ کی واپسی اسی ٹرین سے ہوئی اور گاڑی جیسے ہی 29 مئی 1974ء کو سرگودھا سٹیشن پر پہنچی تو قادیانی نوجوان ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مذکورہ بوگی میں بغیر کسی استحقاق کے سوار ہو گئے، جیسے ہی ربوہ سٹیشن آیا، بوگی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ طلبہ کو مار مار کر لہو لہان کر دیا گیا۔ قادیانی سٹیشن ماسٹر نے گاڑی کو نہ جانے دیا۔ جب یہ لٹا پٹا قافلہ فیصل آباد پہنچا تو ایک قیامت کا سماں تھا۔ ریلوے

سٹیشن پر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں لوگ قادیانی دہشت گردی کے خلاف سراپا احتجاج تھے۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی نفرت اور غم و غصہ کی لہر پورے ملک میں پھیل گئی۔ قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد، حاجی سیف اللہ خاں اور جناب تاج بش الوری نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسی روز قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے سانحہ ربوہ کے بارے میں آواز بلند کی کہ وہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ وزیر تعلیم عبدالحمید عیسیٰ زادہ نے یہ استدلال پیش کیا کہ چونکہ امن و امان کا مسئلہ صوبائی نوعیت کا ہے اور یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہو چکا ہے، اس لیے قومی اسمبلی میں اس کی ضرورت نہیں۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ 31 مئی کو سانحہ ربوہ کی انکوائری کے لیے لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس کے ایم صدیقی پر مشتمل ایک رکنی ٹریبونل کا اعلان کیا گیا۔ صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جبکہ صوبہ سندھ کی اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان اس مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا۔ 28 جون 1974ء کو پنجاب اسمبلی کے ستر ارکان نے قرارداد پیش کی لیکن اس وقت کے سپیکر شیخ رفیق احمد نے قرارداد خلاف ضابطہ قرار دے دی۔ 28 جون کو مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس عمل کا اجلاس اسلام آباد منعقد کیا تاکہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی جائے۔ مجلس عمل نے مسلمانوں سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ 30 جون کو مولانا شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کی۔ یکم جولائی کو وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کر لیا۔ تحریک کا مورال ایسا تھا کہ قوم کا ہر فرد خود کو تحریک کا حصہ سمجھتا تھا، پوری قوم نے اندرون ملک تمام قومی بینکوں سے اپنا سرمایہ نکالوا کر بیرون ملک یا غیر ملکی بینکوں میں منتقل کرانا شروع کر دیا تاکہ ملک میں معاشی ابتری پیدا ہو سکے۔ ادھر لندن میں بیٹھے سابق وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خاں، حکومت پاکستان کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس فرقے کے تمام لوگ بھرپور مزاحمت کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی میں 13 روز تک قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور لاہوری جماعت کے سربراہ صدر الدین لاہوری پر خصوصی جرح ہوئی اور ان

کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے گئے۔

مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں اپنی جماعت کی طرف سے محضر نامہ پیش کیا، جس کا جواب مجلس عمل نے علماء کرام کے مشورہ سے دیا جسے ”ملت اسلامیہ کا موقف“ کے نام سے شائع کرانے کے بعد اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا۔ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ قادیانی و لاہوری جماعت کے سربراہوں کے مفصل بیانات، ان پر علماء کی جرح اور یحییٰ بختیار کے وضاحتی نوٹس کے دوران قادیانی مسئلہ کا ایک ایک گوشہ اراکین اسمبلی کے سامنے واضح ہو گیا ورنہ اسمبلی کے اکثر اراکین اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ اتارنی جہز یحییٰ بختیار کی طرف سے قادیانی جماعت کے سربراہوں پر کی گئی جرح اپنی مثال تھی اور اس کے نتیجے میں ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وزیراعظم بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء فیصلہ کی تاریخ مقرر کر دی۔ پوری قوم کی نگاہیں اس یوم سعید پر مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ 7 ستمبر 1974ء ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ سنہری اور ناقابل فراموش دن ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور دستور میں ترمیم کے ذریعے مسلمان کی تعریف، ختم نبوت پر ایمان اور قادیانیت سے برأت کو شامل کیا گیا اور یوں آئین پاکستان کی دفعہ 106 کی شق (3) اور آئین کی دفعہ 260 کی شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد آئین اور قانون کا تقاضا تھا کہ انہیں شعائر اسلامی، اسلام کی مقدس شخصیات کے القابات وغیرہ استعمال کرنے، خود کو مسلمان کہلانے اور قادیانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں اسمبلی میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی مگر بعد میں اس پر کام کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے اقتراع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی اپنے مذہب کی شخصیات کے لیے اسلامی القابات اور شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتا۔ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کر سکتا ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں وہ قید اور جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو مکمل کیا۔ پھر ملکہ میں اس آرڈیننس کو سراہا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر

احمد نے اس قانون کی نہ صرف خود خلاف ورزی کی بلکہ اپنے خطبات کے ذریعے اپنے مذہب کے تمام پیروکاروں کو بھی خلاف ورزی پر اکسایا اور حکم دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر پورے ملک میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کریں، جس پر مرزا طاہر احمد کے خلاف قانون کے تحت مقدمات درج ہو گئے اور وہ گرفتاری سے بچنے کی خاطر رات کی تاریکی میں ملک سے بھڑانہ طور پر فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا، ”پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔“ مرزا طاہر اب جہنم میں اپنے دادا ابلیس کے پاس پہنچ چکا ہے۔

پاکستان میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے کے بعد قادیانی جماعت ہر سال برطانیہ میں اپنا جلسہ منعقد کرتی ہے جس کا توڑ کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال باقاعدگی کے ساتھ برطانیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کرواتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری محنت کے نتیجہ میں آج برطانیہ ایسے آزاد خیال ملک میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقت سے کام لیتے ہیں اور ان سے سوشل بائیکاٹ کی تحریک بھی چل رہی ہے۔ یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ مرزا طاہر احمد برطانیہ سے جرمنی شفٹ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ بزرگوں کے عزم کے مطابق قادیانی اگر چاند پر بھی چلے گئے تو ان کا وہاں بھی محاسبہ کیا جائے گا۔

اسلام دشمن مغربی طاقتوں نے مرزا طاہر احمد اور اس کے حواریوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اس صدارتی آرڈیننس کو قادیانیوں کے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا اور انڈیا سمیت پورا مغربی میڈیا کھل کر قادیانیوں کی حمایت میں آگیا اور اس اقدام کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لیے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی تھیں، ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ”امتناع قادیانیت آرڈیننس“ ختم کیا جائے کیونکہ اس سے قادیانیوں کی مذہبی آزادی اور سرگرمیوں میں رکاوٹ آرہی ہے۔

ادھر پاکستان میں قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں وہ بڑی تیاری اور بڑے کروفر کے ساتھ آئے۔ اللہ کے فضل سے وہ یہاں بھی ذلیل و رسوا ہوئے اور ان کی رٹ مسترد ہو گئی۔

آنجنابی مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء کو قادیانی قلعہ کی بنیاد رکھی، چنانچہ اس

فتنہ کے سوسال پورے ہونے پر قادیانی 23 مارچ 1989ء کو صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے اپنے پاکستانی مرکز ربوہ میں عالمی سطح پر اہتمام کیا جس میں خدام احمدیہ کی طرف سے عسکری طاقت کا مظاہرہ بھی شامل تھا۔ جھوٹ کے سوسال مکمل ہونے پر صد سالہ جشن اور وہ بھی آئین و قانون کے خلاف، یہ مسلمانوں کے لیے اشتعال کا باعث تھا۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نے اس تشویشناک صورت حال پر غور کرنے کے لیے اپنے اجلاس منعقدہ 12 مارچ 1989ء کو اہم فیصلے کیے۔ مجلس کا ایک وفد ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملا اور ان کی توجہ حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کروائی جس پر پنجاب حکومت نے ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جشن پر فوری پابندی عائد کر دی۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے اس اہم کیس کی سماعت کی۔ انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ جشن کا وقت گزر گیا۔ اب یہ رٹ بعد از وقت ہے۔ مگر قادیانی مسرت تھے کہ نہیں! فیصلہ ہونا چاہیے کہ جشن پر پابندی جائز تھی یا ناجائز۔ بہر حال عدالتی کارروائی شروع ہوئی۔ دونوں طرف سے وکلاء پوری تیاری کے ساتھ پیش ہوئے۔ 22 مئی 1991ء کو کیس کی سماعت مکمل ہو گئی۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے 1 ستمبر 1991ء کو فیصلہ سنایا اور قرار دیا کہ جشن پر پابندی آئین، قانون اور انصاف کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ”جب قادیانی اپنے سینہ پر کلمہ کے بیج لگاتے ہیں تو وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ قادیانی، مرزا قادیانی کو ”محمد رسول اللہ“ سمجھتے ہیں۔“ (PLD 1992 Lahore-1)

اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر ”سلمان رشدی کی طرح ہے۔“ (1993 SCMR 1718) مرزا طاہر نے سپریم کورٹ کے ان ریمارکس پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اس تاریخی فیصلہ پر کڑی تنقید کی بلکہ ججوں کے بارے میں بھی اپنے دادا مرزا قادیانی کی طرح غلیظ زبان استعمال کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر 1988ء میں تعزیرات پاکستان میں C-295 کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کی سزا سزائے موت ہے جبکہ اس سے پہلے اس کی سزا صرف تین سال تھی۔ قادیانیوں کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ وہ اسے کالا اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ کلیدی جہدوں پر قادیانیوں اور اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوشش سے کئی بار اس سلسلہ میں کوشش ہو چکی ہے مگر اسلامیان پاکستان کی حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت و محبت کی بناء پر وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

یہ ہے قادیانیوں کی سرگرمیوں، ان کی تاریخ اور ان کے مقاصد کی ایک ہلکی سی عکاسی اور ”ثبوت حاضر ہیں“ ان عنوانات کے دستاویزی شواہد کی ترجمان ہے۔ یہ کتاب انہی حقائق کو آشکارا کرے گی جس کے مطالعہ سے آپ قادیانیت کے بارے میں علی وجہ البصیرت ایک قطعی رائے قائم کرنے میں سہولت حاصل کر سکیں گے۔

برادر عزیز جناب محمد متین خالد کی چشم بصیرت نے خوردبین کے بغیر قادیانیت شناسی کا حق ادا کر دیا ہے جس طرح خوشبو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہوتی، وہ پھیلتی ہے تو اپنا تعارف خود کرواتی ہے، اسی طرح خالد کی کتاب اپنا تعارف خود کرواتی ہے۔ وہ نوجوان ہیں اور بہت سی گونا گوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے انٹلک محنت، ریاضت، دیدہ وری اور ذہانت کے ساتھ سینکڑوں قادیانی کتابوں کو کھنگال کر اس کتاب کو ایسی تہذیب و تریب سے پیش کیا ہے کہ مذہبی دنیا ان کی تحقیق پر درطہ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تحقیق کی ضیاء پاشیوں سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوں گے۔ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب KALEIDOSCOPE ہے جس کی پھر کا ”متی“ (ورق اللہ) سے تو قادیانیت کے بارے میں ہر نیا انکشاف سامنے ہوتا اس کے ساتھ ساتھ یہ تاریخی کتاب قادیانی اذہان میں بھی ملامت برپا کرے گی۔ جناب محمد متین خالد ماہر مسلمانوں کی طرف سے

حمین و ستائش کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب میرے خیال میں ان کے لیے باعثِ افتخار اور ملتِ اسلامیہ کے لیے موجبِ تائید ثابت ہوگی۔ میں اس کی اشاعت پر بے حد خوشی و انبساط محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بہ احتراماتِ فراواں

(فقیر) اللہ وسایا

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل (کراچی)

حالِ مقیم ملتان



قادیانیوں پر اتمامِ حجت

قادیانی عقائد و نظریات بلکہ مغالطوں اور التباسات پر گزشتہ سوا سو سال کے دوران ہزار ہا کتابیں، کتابچے اور لاکھوں صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے معاصر اور ہم وطن علماء سے لے کر دورِ جدید کے عرب و عجم کے اہل علم تک ہر صاحب بصیرت نے اتمامِ حجت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قلبِ سلیم سے نوازا ہے، ان کے لیے ایک ہی مدلل تحریر کافی ہوتی ہے لیکن جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہو، ان کے لیے دفتر کے دفتر بے معنی ہی رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو اور کوئی تعلیم دی ہو یا نہ دی ہو، ضد اور ڈھٹائی خوب سکھار رکھی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے، یہ اپنی گمراہیوں پر ذرہ برابر غور کرنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہر بات کے جواب میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ یہ مخالفین کا پروپیگنڈا ہے۔ اس لیے گزشتہ سو سال کا تجربہ یہی ہے کہ آپ ان کے سامنے جیسا چاہے ثبوت پیش کر دیں، یہ اپنی ہی کہتے رہتے ہیں۔

جناب محمد متین خالد کی کتاب اتمامِ حجت کی اس سو سالہ اور مخلصانہ کاوش کا ایک اور قابل ذکر نمونہ ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے سارے لٹریچر سے سینکڑوں شواہد ان کی کفریات و خرافات کے جمع کر کے مرزا قادیانی اور ان کے قبیحین کی اصل کتابوں کی عکسی نقول کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ ان شواہد سے وہ مسلمان خاص طور پر استفادہ کر سکتے ہیں جن کو قادیانیوں کے اصل مآخذ کے ذریعہ ان کے کفریات و خرافات سے براہِ راست واقف ہونے کا موقع نہیں ملا۔

مصنف نے مرزا صاحب کی کتابوں سے منتخب اد کو مختلف ابواب کے تحت بڑے سلیقہ سے مرتب کر دیا ہے، ان ابواب میں نبوت، ختمِ نبوت، توہینِ باری تعالیٰ، توہینِ انبیاء، مسلمانوں کی تکفیر اور مرزا قادیانی کی شخصیت اور ذاتی کردار جیسے اہم موضوعات سے بحث کی

گئی ہے۔

کتاب کا علمی معیار اس کے اصل مآخذ کے حوالوں سے ظاہر ہے، معیار طباعت اونچا اور ترتیب منطقی ہے۔ ملک کے ممتاز ترین اور جید ترین اہل علم و دانش کی تقریظات و آراء نے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مصنف کے لیے بلند درجہ کی مسلمان قارئین کے لیے اطمینان قلبی کا اور قادیانی قارئین کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

محمود احمد غازی

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور



”ثبوت حاضر ہیں“: ایک مطالعہ

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے قادیانیت پر جو کچھ لکھا، اور جس بصیرت کے ساتھ اس کا تجزیہ کر کے اس کا تار و پود نکھیر کر رکھ دیا، وہ اُن کی دکھتی رگوں کو چھیڑنے کے مترادف تھا۔ ایک تو علامہ اقبال کی شخصیت، دوسرے ایسی ”مضرب کلیم“ قادیانی اس چوٹ کو آج تک نہیں بھولے۔ اس چوٹ کی دُکھن، وہ اس لیے بھی محسوس کرتے ہیں کہ 1974ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر، علامہ اقبال کی تجویز یا مطالبے پر صاد کیا۔ اقبال نے 64 سال پہلے قادیانیت کا جو تجزیہ کیا تھا، اس کا ملکی جواب تو قادیانیوں سے آج تک نہیں بن پڑا۔ مگر وہ علامہ کو کسی نہ کسی حوالے سے بدنام و رسوا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی تحریک انہدام اقبال کا دائرہ اب پاکستان سے باہر بھارت اور یورپ خصوصاً برطانیہ تک وسیع ہو رہا ہے۔ مگر یہ ایک الگ موضوع ہے۔ سربست قادیانیت کی اصلیت اور ان کے عزائم کے بارے میں ایک تازہ کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

قادیانیوں نے ایک مہم کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابیں معدوم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ خاصی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ جہاں بھی مرزا کی کسی کتاب کا سراغ ملے، وہ اسے حاصل کر کے ضائع کر دیتے ہیں۔ جناب محمد متین خالد کی زیر نظر کتاب قادیانیت کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ وہ مرزا غلام احمد کے عقائد و عزائم کو، ان کی قدیم اور اصل کتابوں کے عکسی نقول کی صورت میں سامنے لائے ہیں۔ قادیانیوں کی اپنی ہی مطبوعہ کتابوں کی یہ شہادتیں، قادیانیت کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں، جس سے عام مسلمان ناواقف ہیں۔ امت مسلمہ اور عالم اسلام کے لیے یہ تصویر بے حد خوفناک ہے اور انسانیت و اخلاق کی سطح پر نہایت پست اور شرم ناک ہے۔

قادیانیت کی ان کتابوں میں اس طرح کی بہت کچھ لغویات و خرافات ملتی ہیں۔

ان تحریروں کا ایک حصہ تو بالکل کوک شاستر قسم کا ہے اور ہر طرح کے احساس شرم و حیا کو بالائے طاق رکھے بغیر اس میں سے کوئی اقتباس نقل کرنا ممکن نہیں۔ مرزا کا اسلوب تضاد بیانی، ذہنی مجہولیت اور انتشار خیالات کا ملحوظہ ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں: ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“ (ست پنجن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) مگر خود مخالفین پر بکثرت لعنت بھیجتے ہیں اور ان کے لیے شیطان، منحوس، ملعون، کذاب، خبیث، سفہوں کا نطفہ، بدکار، ولد الحرام اور رٹھیوں کی اولاد۔۔۔۔۔ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لغویت اور معصکہ خیزی کی حد تو یہ ہے کہ جب کسی پر ہزار بار لعنت بھیجنا چاہتے ہیں تو طرز تحریر یہ ہوتا ہے کہ لعنت 1، لعنت 2۔۔۔۔۔ اور اس طرح کئی صفحے سیاہ کرنے کے بعد 1000 لعنت تک پہنچ کر ہی ان کی تسکین ہوتی ہے۔ (نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)

کیا قادیانی مملکت پاکستان کے وقادار ہیں؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں قادیانیت اور بھارتیہ ہٹا پارٹی اور کانگریس کے خیالات اور مقاصد میں حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصود ”اکھنڈ بھارت“ ہے۔ یہ جملے: ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔“..... کسی پٹیل، نہرو یا گاندھی کے نہیں بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہیں (روزنامہ ”الفضل“ 17 مئی 1947ء)

حقیقت یہ ہے کہ خوئے قلامی، قادیانیت کی سرشت میں شامل ہے۔ محکومی، ہندو کی ہو، یہود کی ہو یا انگریز کی، اسے بہ خوبی راست آتی ہے۔ کسی آزاد فضا اور پاکیزہ ماحول میں اس کی نشوونما ممکن نہیں۔ اس لیے جب پاکستان میں ان پر گرفت ہوئی اور عدالتوں کا سامنا کرنے کا خدشہ پیدا ہوا تو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد، لندن جا کر انگریزوں کے ”سایہ رحمت کے نیچے“ جا بیٹھے۔ انگریزوں کے اس ”خودکاشتہ“ گروہ کو اماں ملی تو کہاں ملی۔ ”حیات احمد“ کے مصنف کا یہ اقتباس: ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رویہ تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں، مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے لٹے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“ (حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی) اس صورت حال پر صادق آتا ہے۔ مختصر یہ کہ

قادیانیت، اس وقت یہود، ہنود اور نصاریٰ (بطور خاص برطانیہ) کے تعاون و اعانت سے پرورش پاری ہے..... بہ مصداق اولیاء بعضہم اولیاء بعض (المائدہ 5-50)

محمد متین خالد نے بڑی دیدہ ریزی اور جانکاری سے یہ تحقیق کی ہے اور اس پر بہ ہر طور تعریف و تحسین کے مستحق ہیں۔ سو سال پرانی کتابوں کی تلاش و دریافت ہی جان جو کھم کا کام ہے۔ پھر خالد صاحب نے پورے مواد کو مختلف عنوانات کے تحت بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے۔ قادیانیت پر یہ ایک مستند دستاویز ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ”ثبوت حاضر ہیں“ سے اعتنا و استفادہ ناگزیر ہوگا۔

رفیع الدین ہاشمی

منصورہ، لاہور



احمدی احباب کے لیے ”اک حرف مخلصانہ“

جناب پروفیسر منور احمد ملک پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے 40 سال جماعت احمدیہ کی بھرپور خدمت اور تبلیغ میں گزارے۔ پروفیسر منور احمد ملک ایک سائنس دان کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ شہسی توانائی کی چند ایجادات کے موجد بھی ہیں اور ایک ریسرچ سکا لری کی حیثیت سے مختلف میدانوں میں اپنے جوہر بھی دکھاتے رہتے ہیں۔ 1999ء میں اللہ کے فضل و کرم سے وہ احمدیت کو اچھی طرح سمجھ پرکھ کر اس پر تین حروف بھیج کر اسلام قبول کر چکے ہیں، اور آج کل وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کر کے قادیانیت کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرنے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں تاکہ ایک عام احمدی کو ”وہ سب کچھ“ معلوم ہو سکے جو دانستہ طور پر اس سے چھپایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین!..... (م۔م۔خ)

احباب جماعت: اس عاجز نے آپ کے ساتھ مل کر 35 سال سے زائد عرصہ تک احمدیت کی ترقی و تبلیغ کے لیے اپنی استعداد سے بڑھ کر خدمت کی ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہر مقام پر جماعت کی عزت کو بڑھانے اور جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس دور میں جبکہ مجھے ساری توجہ اور وقت تعلیم کی طرف دینا چاہیے تھا۔ بہت سارا وقت بلکہ بہت زیادہ وقت جماعتی کاموں میں خرچ کیا۔ ظاہر ہے اس کے نتیجہ میں تعلیمی ترقی نہ ہو سکی۔ مگر اس وقت ایک مذہبی جنون طاری تھا۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی کے دوران قائد (ذمیم) خدام الاحمدیہ نیو کیپس لاہور (حلقہ نیو کیپس ہاسٹلز) اور قیادت ماڈل ٹاؤن میں بطور ناظم تعلیم اور ضلع لاہور کی سطح پر نائب ناظم اصلاح و ارشاد (تبلیغ) کے طور پر کام کرتے ہوئے بہت زیادہ وقت جماعت کو دیا۔ 1984ء تا 1986ء راولپنڈی میں قیام کے دوران ناظم تعلیم قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی کی حیثیت سے کام کیا۔ چکوال کالج میں سروس کے دوران نگران خدام الاحمدیہ ضلع چکوال کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جہلم میں ٹرانسفر ہونے کے بعد مقامی جماعت کے مہمیدار کے علاوہ ناظم تعلیم ضلع جہلم اور نائب امیر جماعت ضلع جہلم کے طور

پر خدمات انجام دیتا رہا۔ درج بالا عہدوں پر کام کرنا کوئی باعث فخر نہ سمجھتا تھا بلکہ ایک مخلص احمدی کی طرح سر جھکائے ہر خدمت میں آگے بڑھنا ایک سعادت سمجھتا تھا مگر پھر کیا ہوا؟

1990ء تا 1995ء جماعت کے ساتھ تمام قسم کے اخلاص کے باوجود بعض ایسے

واقعات ہوئے جنہوں نے مجھ کوڑ کر رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ جماعت کی مذہبی اور اخلاقی حالت منکشف ہوتی چلی گئی۔ نظام جماعت ”برہنہ“ ہوتا چلا گیا۔ اخلاقی اقدار کے محل زمین بوس ہوتے گئے اور اپنے آباؤ اجداد کی طرف سے ورثے میں ملے ہوئے دین پر نظر ثانی کا موقع ملا۔ چنانچہ غور و غوض کے بعد جو کم از کم پانچ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں ایک نتیجہ پر پہنچا جو پندرہ جنوری 1999ء بروز جمعہ الوداع اپنے بھائی اور والد محترم سمیت کل 13 افراد کے ساتھ قبول اسلام کے اعلان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بعد میں مزید چھ افراد اور شامل ہو گئے۔

احباب جماعت: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی سیالکوٹ میں سروس کے دوران چند عیسائی لوگوں سے بحث کے نتیجہ میں مذہبی مناظروں کی طرف رخ کیا۔ اس وقت عیسائیوں کی حکومت کے نتیجہ میں مسلمانوں پر خاصا دباؤ تھا۔ مسلمانوں نے مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی کی۔ مرزا صاحب مزید حیز ہو گئے۔ اپنے محل وقوع میں عیسائیوں کے خلاف تقاریر و تحریر کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمانوں نے ان کی حوصلہ افزائی جاری رکھی۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ وہ اسلام کی حقانیت کو واضح کرنے کے لیے 50 جلدوں پر مشتمل ”براہین احمدیہ“ نامی کتاب لکھیں گے، اس کے لیے مسلمان حضرات کو 50 جلدوں کی کل رقم ایڈوانس دینے پر قائل کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا جوش رکھنے والے مخیر حضرات نے اس پر لبیک کہا اور 50 جلدوں کی رقم اکٹھی کر دی۔

مرزا صاحب نے چار جلدیں لکھیں اور خوب اشتہار بازی بھی کی۔ اس سے مسلمانوں میں عزت سے دیکھے جانے لگے۔ واضح رہے کہ باوجود مسلمانوں کے اصرار کے، صرف پانچ جلدیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کیونکہ 50 اور 5 میں صفر کا فرق ہے۔ یہ مذاق میں بات نہ کی بلکہ اس دھوے کو شائع بھی کر دیا۔

اب جو لوگ ان کی طرف مائل ہو چکے تھے، ان کو کسی ”میٹ“ میں لانے کی ضرورت تھی اور اپنی کوئی حیثیت بھی بنانے کی ضرورت تھی۔ لہذا اس پبلیٹی کو کیش کروائے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد کا دھوئی کر دیا اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ہر صدی کے سر پر

ایک مجدد آئے گا اور پھر خود ہی کچھ صدیوں کے مجدد دریافت کر دیئے۔

اس دھوے سے کچھ لوگ ان کے حریف قریب ہو گئے اور چند لوگ پیچھے ہٹ گئے

جبکہ ایک اعتراض شروع ہو گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہوگا۔ کیونکہ ایک تصور

اسلامی لٹریچر میں موجود تھا کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اسے مرزا صاحب

نے بھی خوب انکسپلایٹ کیا۔ جب اعتراض زیادہ شدت اختیار کر گیا کہ چودھویں صدی کا

مجدد تو امام مہدی ہوگا، اس لیے آپ کیسے مجدد بن گئے؟ تو مرزا صاحب نے ”ڈیماٹھ“ پوری

کرتے ہوئے امام مہدی کا دھوئی بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی باقاعدہ جماعت بنانے کے لیے

لوگوں کو حریف اکٹھا کرنے اور پابند رکھنے کے لیے 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

اب اعتراض یہ ہونے لگا کہ امام مہدی تو اس وقت ظاہر ہوں گے جب حضرت

عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یعنی دونوں کا ایک زمانہ ہوگا۔ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام

کہاں ہیں؟ اس ”ڈیماٹھ“ کو پورا کرنے کے لیے اعلان کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت

ہو چکے ہیں اور ان کی قبر سری نگر (کشمیر) میں محلہ خانپار میں موجود ہے اور ایک حدیث تلاش

کر لی کہ ”حضرت عیسیٰ کے سوا مہدی نہیں ہے“ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام ہی امام مہدی ہیں اور وہ درجنوں حدیثیں نظر انداز کر گئے جو ان دونوں کو الگ الگ

پیش کر رہی ہیں۔ اب دھوئی یوں بنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ

کے آنے کی پیشگوئی ہے، وہ اصل میں مثیل عیسیٰ ہوں گے چنانچہ میں عیسیٰ کا مثیل ہوں۔ میں

ہی امام مہدی ہوں۔ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اس طرح بحث، مناظروں اور تقاریر و تحریر کا

لافتابی سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس عرصہ میں وہ ختم نبوت کے قائل تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”لا نبی

بعدی“ کا بھی مطلب لیتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ درج بالا دھوئیوں کے بعد علماء

اسلام نے اس ابھرنے والے ”فساد“ کو روکنے کے لیے زور لگانا شروع کر دیا، کیونکہ اس سے

امت میں ایک عجیب سا طغلم برپا ہونے والا تھا۔ علماء نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام تو نبی اللہ تھے اور آپ ایک امتی۔ پھر آپ کیسے ان کے مثیل بن سکتے ہیں؟ اس اعتراض

کو کافی عرصہ برداشت کیا اور پھر مجبوراً اس ”ڈیماٹھ“ کو پورا کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور بہت بڑا

قدم اٹھاتے ہوئے 1902ء میں ”امتی نبی“ کا دھوئی کر دیا اور ختم نبوت کی نئی تاویلیں شروع

کر دیں اور قرآن کی آیات کے نئے معنی ایجاد ہو گئے۔ حالانکہ 1835ء تا 1902ء (مرزا صاحب کی 67 سالہ زندگی) تک قرآن مجید کی ان آیات کا ترجمہ معمول کے مطابق رہا مگر 1902ء میں یکسر اس کے معنی بدل گئے۔ مرزا صاحب کا یہ ایک ایسا قدم تھا جس نے مرزا صاحب کو سخت پریشان کیا اور ان کے بعد ان کی جماعت کو اس قدر اس دعوے سے نقصان ہوا ہے کہ جس کی تلافی کس طرح بھی ممکن نہیں۔ اگر وہ پہلے دعوؤں کو ہی کافی سمجھتے تو یہ جماعت احمدیہ یا اسلام پر ان کا ایک احسان ہوتا۔ ہزاروں انسانوں کا خون ان کی گردن پر نہ جاتا۔

مرزا صاحب نے ”امتی نئی“ کے جواز کے لیے حضرت محمد ﷺ کی عزت کو بڑھانے کی طرف توجہ دی۔ اور انہیں استاد اور اپنے آپ کو شاگرد ظاہر کر کے یہ ثابت کرنے لگے کہ جتنا بڑا استاد ہوگا اتنا بڑا شاگرد۔ دیکھو یہ استاد کتنی بڑی شان والا ہے کہ اس کا شاگرد نبوت کے عہدے تک پہنچ گیا ہے۔ مقصد نبی اکرم ﷺ کی شان بڑھانا نہ تھا بلکہ اپنے دعوے کا جواز مہیا کرنا تھا۔ جب کچھ عرصہ اس پر گزر گیا اور اس دعوے پر پکے ہو گئے تو پھر استاد سے آگے بڑھ گئے اور کہا

میں بھی آدم بھی موسیٰ بھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درشن از مرزا قادیانی)

پھر اپنے استاد کے ماننے والوں کو کافر اور غیر مسلم کہنا شروع کر دیا اور ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کرنے کے کا اعلان کر دیا۔ یہاں تک کہ استاد کا پیروکار جہنمی اور شاگرد کا پیروکار بہشتی کے فلسفے تک پہنچ گئے۔

احباب جماعت: مرزا صاحب نے اتنے زیادہ دعوے کیے اور پھر کتابوں کے پڑھنے سے ان کے دعوؤں میں اختلاف نظر آتا ہے کہ آدمی کتنی بڑا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی مرزا صاحب کے اصل دعوے کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کے دعوؤں کا خلاصہ کر کے اپنی شناخت نہیں بتا سکتا۔ کبھی وہ ایک طرف سے مسلمانوں سے الگ ہوں گے تو دوسری طرف سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اگر کوئی احمدی مرزا صاحب کا مکمل دعویٰ اور فاضل حیثیت بیان کر سکتا ہے تو ضرور مجھے بتائے، میں اس کا شکر گزار ہوں گا۔

احباب جماعت: 1974ء کے بعد سے جماعت نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مسلمانوں نے احمدیوں کو کافریا غیر مسلم قرار دیا ہے جو اصولاً غلط ہے کیونکہ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ یہ بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کون ایماندار ہے۔ مسلمانوں میں تکفیر بازی کو اچھا کر یہ ثابت کیا جاتا رہا ہے کہ مسلمانوں کا گویا کام ہی یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیں، اور احمدیوں کو بھی اسی تکفیر بازی کا نشانہ بنایا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے (مجھے بھی 40 سال بعد پتہ چلا ہے) کہ مرزا صاحب نے اپنے دور میں ہی عام مسلمانوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت کے دوسرے خلیفہ بھی، نے واضح طور پر عام مسلمانوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا۔ جبکہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت انہیں ”قمر الانبیاء“ کا خطاب دیتی ہے، نے مرزا صاحب نبی نہ ماننے والے مسلمان کے لیے ”کافر بلکہ پکا کافر“ جیسے الفاظ استعمال کر کے انتہا کر دی۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں۔ کتابیں شائع کرنے کے لیے چندہ کی روایت ڈالی اور پھر منظم طریق سے دینی اغراض کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا مگر ہم دیکھتے ہیں جب پاکستان بننے پر مرزا صاحب کی فیملی پاکستان میں داخل ہوئی تو ہر فرد کے حصے میں کلیم کے کئی کئی مربع زمین آئی اور بہت سی زمین خریدی گئی بلکہ سندھ میں تو بہت سے گاؤں (سٹیٹس احمد آباد، محمود آباد، طاہر آباد، عامر آباد، بشیر آباد وغیرہ) آباد کر دیئے گئے۔ پھر مرزا صاحب کی فیملی کے تمام افراد کی رہائش، آسائش اور بود و باش کو دیکھو تو آپ کی ضرورت انکھیں کھل جانی چاہیے کہ بغیر کسی کاروبار کے، بغیر کسی سروس کے، اتنے شاہانہ اخراجات، اتنی جائیداد اور دولت کہاں سے آرہی ہے؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہر احمدی (خواہ وہ غریب ہو) نے اپنی آمدنی کا تقریباً 10 فیصد ہر ماہ ادا کرنا ہے۔ کیا یہ ٹیکس ہے؟ جی ہاں، یہ ٹیکس ہے کیونکہ اس کا دینا لازمی ہے۔ اگر آپ نہیں دیتے تو آپ احمدی نہیں رہ سکتے۔ آپ ووٹ نہیں دے سکتے۔ آپ عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اگر چندہ دیتے ہیں تو پھر مذہبی اور اخلاقی حالت کیسی ہی کیوں نہ ہو، آپ ”مخلص احمدی“ تصور ہوں گے۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ پاکستان میں آپ کے ارد گرد موجود احمدی

جماعتوں کی کیا حالت ہے۔ پچھلے 30 سالوں میں کتنے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے اور کتنے احمدی جماعت چھوڑ گئے؟ آپ یقیناً دیکھیں گے کہ آنے والوں کی نسبت، جانے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دل کو آپ یہ سوچ کر تسلی دیں گے کہ دوسرے شہروں میں آنے والوں کی تعداد بہت ہو گئی ہے۔ مگر یہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔ پورے پاکستان میں تمام جماعتیں روز بروز تنزلی کا شکار ہیں اور آپ یہ یقین کر لیں کہ آج سے 50 سال پہلے جتنے خاندان احمدی تھے، وہ آہستہ آہستہ جماعت سے علیحدہ ہو رہے ہیں نہ کہ نئے خاندان جماعت میں آرہے ہیں۔ خصوصاً احمدی خاندانوں کے تعلیم یافتہ افراد نئی روشنی سے فائدہ اٹھا کر روشنی کی طرف سفر کرتے ہوئے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ باہر کی دنیا میں خاصے لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور تعداد لاکھوں سے بڑھ کر وڑوں تک پہنچ گئی ہے جیسا کہ نام نہاد ”عالمگیر بیعت“ سے دھوکہ لگ رہا ہے تو:

پہلی بات یہ کہ آج سے 50 سال قبل کے احمدی خاندان، احمدیت کو بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں، اس لیے جماعت کو آہستہ آہستہ چھوڑ رہے ہیں جبکہ باہر کے ”بھولے لوگ“ اصل بات کو جانتے نہیں لہذا دھوکے سے جماعت کے فکے میں کچھ آرہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ آپ ذرا غور فرمائیں کہ 2000ء میں اعلان ہوا کہ 4 کروڑ افراد نے بیعت کی ہے جبکہ پچھلے سال کا ”سکور“ ایک کروڑ تھا۔ اس طرح گویا صرف دو سالوں میں پانچ کروڑ افراد نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب جماعت تو کسی شخص کو (احمدی کو) چھوڑنے کے حوالے سے بخش نہیں سکتی، کیونکہ یہ چھوڑنے تو مرزا صاحب نے لاگو کیے تھے، اسی لیے انہیں ”لازمی چھوڑ“ کہا جاتا ہے۔ اس طرح اگر فی کس ایک ڈالر فی مہینہ تصور کر لیں (یورپ، امریکہ میں ڈالر پاکستانی روپے کے برابر حیثیت رکھتا ہے۔ ایک روپیہ فی کس کسی طرح بھی جماعت برداشت نہیں کر سکتی لازماً زیادہ چھوڑ دھول کرے گی) تو 12 ڈالر فی کس سالانہ بنتا ہے جبکہ پانچ کروڑ افراد (نوا احمدی) کا سالانہ چھوڑ 60 کروڑ ڈالر بنتا ہے جو کہ پاکستانی روپیہ کے مطابق 36 ارب روپے بنتا ہے۔ یہ چھوڑ تو صرف دو سال میں بنے شامل ہونے والے احمدیوں کی طرف سے بنتا ہے جبکہ گزشتہ 10 سالوں میں بنے شامل ہونے والے افراد اور پہلے سے موجود احمدی افراد کا چھوڑ اس کے علاوہ ہے۔

اگر 36 ارب روپیہ کے برابر جماعت کے پاس چھوڑ آ رہا ہے تو پھر پاکستانی

احمدیوں سے چندہ وصول کرنا نہ صرف زیادتی ہے بلکہ انتہا درجہ کا ظلم ہے جو ایک صدی سے غربت کے باوجود بڑے اخلاص سے چندہ دیتے آرہے ہیں، اب جبکہ جماعت کے پاس اربوں روپیہ آ رہا ہے تو جماعت کو ان غریبوں کو ریلیف دینا چاہیے۔

احباب جماعت: جماعت احمدیہ اب ایک مذہبی تحریک سے نکل کر ایک تجارتی یا مالیاتی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اگر پیسے کی کولیکشن باہر نکال دیں تو باقی کچھ نہ بچے گا۔ جماعت احمدیہ کی قیادت احمدی افراد کو اسلام سے بہت دور لے کر جا چکی ہے۔ ایک احمدی فرد کے دل میں مکہ، مدینہ کا احترام نہیں ہوگا جتنا احترام ربوہ، قادیان یا لندن کا ہوگا۔ ایک احمدی بچے سے دوسرے خلیفہ کا نام پوچھیں تو وہ حضرت عمرؓ کی بجائے مرزا بشیر الدین کا نام لائے گا۔ زکوٰۃ سے احمدی کسوں کو دور جا چکے ہیں۔ حج سے جماعت تو پہلے ہی منہ موڑ چکی ہے۔ 1974ء میں احمدیوں پر حج کے حوالے سے پابندی لگی۔ 1974ء میں مرزا طاہر

احمد جماعت کی طرف سے ترتیب دیئے گئے اس گروپ میں شامل تھے جو قومی اسمبلی میں جماعت کی ترجمانی کے لیے پیش ہوتا رہا ہے، گویا مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت خاص حیثیت کے مالک تھے۔ کیا مرزا طاہر احمد اس وقت تک 10/5 حج کر چکے تھے یا 20/10 عمرے کر چکے تھے؟ جواب نئی میں ہوگا۔ پھر کیونکر پوری جماعت نے ان کو مذہبی لحاظ سے سب سے افضل پایا کہ ان کو "خلیفہ جن لیا۔ مرزا طاہر احمد نے بھی حج اس لیے نہیں کیے اور جماعت نے بھی اسی لیے اس بات کو اہمیت نہیں دی کہ ان کے نزدیک حج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس "فضول" "بی" (نعوذ باللہ) پر وہ کیوں پیسہ بہا د کریں؟

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے خود ایک فیصلہ کن معرکہ لڑ کر شکست کھائی ہے اور اس بارے میں خود فیصلہ دیا ہے کہ جو جھوٹا ہوگا، شکست کھائے گا۔ ہوا کہ "اکثر عبد الحکیم آف پٹیالہ احمدی تھے۔ 20 سال احمدی رہنے کے بعد وہ طبعاً ہو گئے اور مرزا صاحب کو چیلنج کر دیا۔ ان کو جھوٹا قرار دیا اور پیشگوئی کی کہ وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائیں گے۔ یعنی مرزا صاحب چونکہ جھوٹے ہیں، اس لیے 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائیں گے۔ مرزا صاحب نے چیلنج قبول کیا اور مقابل میں اس پیشگوئی کو اس پر لٹتے ہوئے کہا کہ: "جھوٹا ہوگا، وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائے گا اور یہ مقدمہ خدا کی عدالت میں۔ اور خدا صادق کا ساتھ دے گا۔ پھر یوں ہوا کہ مرزا صاحب نے چیلنج قبول

کر کے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں یہ اعلان شائع کر دیا۔ (دیکھئے چشمہ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 322)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس اعلان کے شائع ہونے یعنی کتاب کے شائع ہونے کے صرف 11 دن بعد مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو یعنی مقررہ تاریخ سے دو ماہ قبل اس میعاد کے اندر پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گئے۔ ”کیا فرماتے ہیں علماء احمدیت بیچ اس مسئلہ کے؟“

احباب جماعت: ذرا غور فرمائیں کہ 50 سال سے زائد عمر کا ایک بزرگ جو نہ صرف عالم ہے بلکہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ بھی ہے، ایک شریف زادی 11 سالہ لڑکی (محمدی بیگم) کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہر غیر اخلاقی حربہ اختیار کرتا ہے اور مسلسل 19 سال تک اشتہار بازی کے ذریعہ اس کی عزت کو اچھالتا ہے۔ کیا یہ کسی شریف آدمی کو زیب دیتا ہے؟ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں آئینہ کمالات اسلام از مرزا قادیانی)۔

ایک بات مزید عرض کرنا چلوں کہ کسی کی بات، انداز مخاطب، تحریر و تقریر، اس کی ذہنی اپروچ اور ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ذرا اس کتاب کے صفحہ 344 تا 345 اور 391 تا 394 کو ضرور پڑھئے اور دل تھام کر جواب دیجئے کہ ”حضرت مسیح موعود“ کی یہ تحریر کیا آپ اپنی بہن، بیٹی یا ماں کے سامنے اپنے گھر والوں کو سناسکتے ہیں؟ اگر یہ اخلاقی معیار پر پورا نہیں اترتی تو سمجھ لیں کہ اس تحریر سے آپ کی طرف سے بیزاری آپ پر قرض ہو چکی ہے۔

احباب جماعت: زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ مکمل طور پر ایک بار ضرور پڑھیں۔ کتاب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ حقیقت کو پالیں گے اور اسلام کے دامن یقیناً وابستہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس کتاب کو مکمل طور پر پڑھنے کے بعد بھی اپنے پاپے زاریات پر قائم رہیں تو پھر یقیناً سمجھیں کہ ہماری الہامی کتاب قرآن مجید میں آپ لوگوں کی ”ثانی ایک آیت میں یوں بیان ہوئی ہے۔ صم حکم صمی اور آپ اس کے پیچھے مذاق ہیں۔ اس کتاب کے بعد دلائل کی ضرورت نہیں بلکہ ایک بار پھر 1974ء کی تحریک..... اب کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں آج تک جتنی کہ احمدیت کے خلاف لکھی گئی ہیں، ان سب سے بڑھ کر محترم محمد متین خالد صاحب کی یہ کاوش ہے۔ متین صاحب نے ایک ایسا کام کر دیا ہے جو انتہائی مشکل اور ایک بڑے صیغہ ورک کام تھا۔ ان کی انتھک محنت ایک ایسا شاہکار وجود میں لائی کہ اب اس سے آگے مزید کسی کتاب..... محسوس نہیں ہوتی۔

ماسوائے کسی تحریک ختم نبوت کے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر آپ کی عمر 30 سال سے زائد ہو چکی ہے تو آپ ابھی اسلام سے زیادہ دور نہیں گئے۔ آپ پیدائشی طور پر مسلمان ہیں۔ 1974ء کے بعد آپ غیر مسلم قرار پائے، لہذا آپ کے ذائقے میں ابھی تک مسلمانی کا ذائقہ قائم ہوگا۔ ابھی تک آپ کوئی قارم بد کرتے ہوئے مسلمان کے کالم کو چھوڑ کر غیر مسلم کے خانے میں اپنا اندراج کرواتے ہوئے جھجکتے ہوں گے تو آؤ! اس ذائقہ کو بحال کرو۔ اور ہر اس ملاوٹ کو ختم کر دو جو نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں جانے سے روکے، جو مدینہ اور مکہ کی طرف جانے والے راستوں پر ناکے لگائے اور اسلام کی مقدس تعلیم سے دور کرے۔

خدا تعالیٰ آپ کو خالص اسلام اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

پروفیسر منور احمد ملک
سابق نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم



تاریخ ساز آئینہ

تحفظ ختم نبوت ایک ایسا خدا داد جذبہ ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر کسی کا مقدر نہیں کہ وہ قدرت کے ایسے عظیم عطیہ اور انمول نعمت سے سرفراز ہو جائے۔ لگاؤ کرم جن دلوں کو اس انعام کے لیے جن لیتی ہے، صرف وہی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایسے ہی خوش نصیبوں میں برادر عزیز محمد متین خالد کا شمار ہوتا ہے جو اپنے سینے میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی شمع جلائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ وہ قادیانیت کے معتبر نبض شناس ہیں اور بات سمجھانے بلکہ دل میں اتارنے کا ادراک جانتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں حیرت انگیز معلومات اور ہوش ربا انکشافات کا رنگ بھرتے ہیں جس سے اس کے ڈاٹے سنجیدگی اور فکر سے جاملتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ اس کی تازہ مثال ہے۔ قادیانیت نے اپنے برص زدہ چہرے کے خدو خال چھپانے کے لیے ان پر اسلام کے گل صدر رنگ ریشم کی خوبصورت نقاب اوڑھ رکھی ہے جسے عزیزی خالد نے تحقیق کے محذب شمشے سے بے نقاب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ انھوں نے قادیانیت کے اندر گھس کر اس کے عقائد کا محاصرہ کیا ہے تاکہ وہ اسے چھپا نہ سکیں۔ خالد نے قادیانیت کے بعض ایسے روح فرسا عقائد بے نقاب کیے ہیں کہ انھیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک بار پڑھنے اور سو بار سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے ذہنوں سے شکوک و شبہات کے کانٹے نکال دے گا۔ میرے خیال میں یہ کتاب قادیانیت کے موضوع پر عہد حاضر کی منفرد، بہترین

اور جامع کتاب ہے۔ بلاشبہ انھوں نے تحفہ ناموس رسالت ﷺ کے خدا داد جذبہ، کمال محنت و ریاضت اور بے پایاں ذوق و شوق سے یہ دستاویز تیار کی ہے۔ ایسی کتاب وقت کی ضرورت تھی جسے خالد نے اپنی موثر کوشش سے بروقت پورا کر کے تحفہ ختم نبوت سے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں تحفہ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب ایک راہنما مبلغ کا کام دے گی۔ اس طرح ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ کتاب بغیر توفیق الہی ممکن نہیں تھی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب خالد کے لیے دین و دنیا میں فوز و قلاح کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفہ ختم نبوت پاکستان



تفسیر قلم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کی اہمیت و عظمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ عقیدہ اتنا نازک اور حساس ہے کہ اگر اس پر ذرا سا بھی شک و شبہ کا گرد و غبار پڑ جائے یا اس کے تحفظ کے سلسلہ میں ذرا سی بھی بے رحمی، کمزوری یا لاپرواہی برتی جائے تو آدمی ایمان کی لازوال دولت سے محروم ہو سکتا ہے۔ اسے ایک چلتی پھرتی لاش تو کہا جاسکتا ہے۔ مگر وہ مسلمان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہ سکتا۔ یہ عقیدہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایمانیات کی معراج ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے اور یہی اسلامی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے ازلی دشمنوں کی آنکھ میں شروع سے ہی کھٹکتا رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اس محکم عقیدہ کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی۔ اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور میں اگر کسی نے بھولے سے بھی اس عقیدہ پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو اس کی موت کو عبرت کا نشان بنا کر اس عقیدہ کی عظمت کا اعتراف کیا گیا۔

مجدد حاضر میں قادیانی فتنہ، منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا جس کا مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا، امت مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریز کے مفادات کے لیے کام کرنا تھا۔ اس کی تخلیق (بلکہ تولید) مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنہ اسلام کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ یہ لوگ اپنے عقائد کے لحاظ سے شیطان سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے انہماک خباثت کی عمل گاہیں ہیں۔ یہ لوگ گنتار کے ساحر اور جھوٹ کو جگ میں بدل دینے کے ماہر ہیں۔ ان کی شریالوں میں توہین اسلام کا وہ قاسد خون ہے جس کی بنا پر انہیں ملک و ملت کے لیے بجا طور پر سرطان کہا جاسکتا ہے۔ ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کے عقائد کا تحفظ ہو اور اس کے مذہبی جذبات کی

دل آزاری نہ ہو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی ہمہ پر دین اسلام اور اس کی مقدس شخصیات پر ریک حملے کرے، نبی کریم ﷺ کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی نبوت قائم کرے، اور پھر یہ مطالبہ اور اصرار بھی کرے کہ اسے ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کی مکمل اجازت دی جائے۔ ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص منصوبے کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں۔ ان پر عائد پابندیوں کو ”حقوق انسانی“ کے منافی قرار دیتے ہیں اور انہیں مکمل آزادی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں خواہ اس سے پورا معاشرہ جزع و فزع کا شکار ہو جائے۔

الحمد للہ مجھے ایک عرصہ تک تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اپنی تبلیغی جدوجہد کے دوران مجھے بے شمار تجربات و مشاہدات سے گزرنا پڑا۔ ایک مشکل یہ پیش آتی رہی کہ ہر وہ شخص جس سے قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم کے بارے میں بحث ہوتی، اس کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا کہ اسے قادیانی کتابوں کے اصل حوالہ جات دکھائے جائیں، ایسے حوالہ جات اور ثبوت اس کے لیے دلچسپی اور حیرانی کا باعث ہوتے۔ ایسے میں ایک ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی جسے پڑھ کر ہر شخص قادیانیت کے اصل عقائد و عزائم سے آگاہ ہو سکے اور جو عام یار کی انداز کی کتاب نہ ہو بلکہ ایک ایسی تحقیقی کاوش ہو جو اپنے اندر ٹھوس اور مضبوط دلائل لیے ہوئے ہو اور اس کے بعد کسی بھی شخص کے لیے قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔

اس مسئلہ کا حل یہی تھا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں قادیانی کفریہ معتقدات کے تقریباً تمام دستاویزی ثبوت ان کی مستند کتابوں سے عکسی صورت میں پیش کر دیے جائیں تاکہ ہر شخص کم از کم مذکورہ کتاب پڑھ کر قادیانی عقائد کی ”اصلیت“ سے واقفیت حاصل کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ خاردار وادی میں اترنے کے برابر ہے مگر میں نے کمر ہمت باندھی، اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کی اور ایک آہنی عزم کے ساتھ کتاب کی تدوین میں مشغول ہو گیا۔ اس دوران مجھے جن جاکھل مرائل کے بل صراط سے گزرنا پڑا، وہ ایک لمبی داستان ہے۔

قادیانیوں کی مستند ترین کتابوں، رسائل اور اخبارات کو حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعد ازاں ایک طویل عرصہ تک تقریباً پچاس ہزار سے زائد صفحات کو پوری

چھان چک ہے، کنگال کران کی قابل اعتراض کفریہ عبارتوں کو تلاش کرنا ایک صبر آزما کام تھا۔ پھر نہایت ذمہ داری کے ساتھ اصل حوالہ جات کی فوٹو کاپی کروانا، اسے علیحدہ کاغذ پر چسپاں کر کے متعلقہ حصہ کو نمایاں کرنے کے لیے نشانات لگانا، اس کے پازٹو تیار کروانا اور ان عکسی حوالہ جات کی بڑی احتیاط سے ترتیب و تدوین کرنا ایک نہایت کٹھن اور مشکل کام تھا جو محض توفیق الہی سے ممکن ہوا۔ زندگی میں جن خواہشات کے پورا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی، ان میں ایک اس کتاب کی تکمیل تھی۔ آج اس کی اشاعت پر میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں ہی کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر دیا جائے تاکہ قاری کو قادیانیت کے عقائد و عزائم اور خیالات کا براہ راست علم ہو سکے اور وہ خود کسی واضح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ایک ایسا ”ہیرومیٹر“ ہے جس سے قادیانیت کی سنگینی اور اس کے منافقانہ رویوں کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے نہ صرف ہر مسلمان قادیانیت کے اصل چہرہ کو پہچان سکے گا بلکہ تعصب کی ٹینک اتار کر اس کا مطالعہ کرنے والے قادیانی بھی راہ ہدایت پاسکتے ہیں۔

مجھے اکثر قادیانی مبلغوں سے مباحثہ یا مناظرہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مناظرہ کے شروع میں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں وغیرہ کی کتنی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو اس غیر متوقع سوال پر وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ آنجنابی مرزا قادیانی نے تقریباً 83 کتابیں لکھی ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل مجموعہ اشتہارات، پانچ جلدوں پر مشتمل ملفوظات، وحی و الہامات پر مبنی کتاب تذکرہ اور شاعری پر مبنی درخشین اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو مرزا قادیانی کی کتابوں کی تعداد 100 سے کم بنتی ہے۔ میں اپنے تجربہ اور یقین کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی قادیانی نے مرزا قادیانی کی تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ شاید انہیں مرزا قادیانی کی کتب کے نام بھی یاد نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جس قادیانی نے میری تمام کتب 3 دفعہ نہ پڑھی ہوں، مجھے اس کے ایمان پر شک ہے، گویا وہ قادیانی بھی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ”سیرت الہدی“ میں لکھتا ہے:

”مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) فرمایا □

کرتے تھے کہ ہمارے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔“
(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے جلد دوم صفحہ 78)

الحمد للہ

پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں۔ اب پاکستان میں یہ کتاب تازہ اضافوں کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں ہر خاص و عام نے اس کتاب کو بے حد پسند کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اندرون اور بیرون ممالک میں مقیم تقریباً 70 قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا کی۔ اس سے بوکھلا کر قادیانی قیادت نے تمام قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کتاب کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ہرگز مطالعہ نہ کریں۔ مزید برآں اس کتاب کی موجودگی میں بے شمار قادیانی مناظروں کو منہ کی کھانا پڑی اور انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ اس کتاب کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ الحمد للہ! میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ اس نے میری محنت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس محاذ پر کام کرنے کی مزید توفیق اور استقامت نصیب فرمائے! میں تمام مسلمانوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

محمد متین خالد





ثبوت حاضر ہیں!

عقیدہ و فہم نبوت

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احرار
بعد از رسول ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریحی، غیر تشریحی، غلطی، بددلی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندقہ اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس حقیقت پر ایمان ”مقیدۂ ختم نبوت“ کہلاتا ہے۔

ختم نبوت اسلام کا منفقہ، اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس اعتقاد پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں ٹھٹھوک و شبہات کا ذرا سی بھی رخ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان بکھو بیٹھتا ہے بلکہ اپنی بدستی سے وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی یک قلم خارج ہو جاتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:

”دعویٰ النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔“

(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

(ترجمہ) ”ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع امت کفر ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء صلی آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائد اسلام میں سے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر و

ضلالت ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دھوئی کرے، وہ مردود، کافر، دائرہ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل اور دائمی جہنمی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد و ہدایت کے دو مستقل سرچشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی کا مدعی نبوت ہونا صریح کفر الہی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ہر اعتبار سے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس کا انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی بھی تاویل نہیں بچا سکتی۔

ختم نبوت کا تحفظ بھی ہر مسلمان پر فرض اولین ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کی پاداش میں روز قیامت ہم سے لازماً سوال ہوگا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جنھوں نے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ لائینی تاویلات اور بے اصل باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی و تحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت اپنی شہرہ چشتی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائین کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اجالا اور جھٹل کو زور خالص تسلیم کروانے پر مصر رہے، مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سا بھی تغیر، تصرف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل و جان سے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانگ و آن کی بدستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نور ایمان کے حامل مجاہدین ختم نبوت نے کاذب مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جفاکاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیا میٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرین ختم نبوت کا گروہ قتنہ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس قتنہ کا بانی آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دھوئی کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شکاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو

کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں اور اس فتنہ کا استیصال اور قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم اور علامہ اقبالؒ کے مذکورہ قول کی روشنی میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کے بعد ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے 26 اپریل 1984ء کو قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا گیا۔ بعد ازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سزا بھی مقرر کی۔ اس حوالے سے تعزیرات پاکستان کی دفعات C-298، B-298 اور C-295 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن مجید، کہنے کو تو ایک کتاب ہے مگر یہ سراپا اعجاز ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا بے مثل خزانہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر دور کے، ہر خطہ کے، ہر انسان کی مکمل راہنمائی کے لیے ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے۔ دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام کی بیخ و بنیاد کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کے عظمت و وقار میں رتی بھر فرق آیا، نہ قیامت تک آئے گا (ان شاء اللہ)! کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، اسی طرح وہ عقیدہ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی ہیں اور واضح و مفہوم الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ صفحات

کی قلت کی وجہ سے صرف چند آیات مبارکہ اور ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے: (ان کی باقاعدہ تشریح کے لیے قارئین کرام تفاسیر سے رجوع فرمائیں)۔

(1) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (احزاب: 40)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ

لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

عرب سماج میں ایک قدیم رسم یہ بھی تھی کہ وہ اپنے متبنی یعنی لے پالک بیٹے کو حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ یہ لے پالک بیٹا وراثت میں بھی برابر کا شریک ہوتا۔ حرید برآں جس طرح ایک حقیقی بیٹا مر جاتا اور اس کی بیوی باپ کے لیے حرام ہوتی، اسی طرح لے پالک بیٹا جب مر جاتا یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو وہ عورت لے پالک بیٹے کے باپ کے لیے بطور منکوحہ حرام ہوتی۔ حضرت زید بن حارثہ، نبی کریم ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے۔ تمام لوگ انہیں ”زید بن محمد“ کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس قبیح رسم کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی دنیا میں انبیاء کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت زید کی مطلقہ حضرت زینب سے نکاح فرمایا تو جہلا زہان طعن دراز کرنے لگے کہ اپنی بہو کو عقد میں لے آیا گیا ہے، تو اللہ پاک نے اس شہادت کو تاریخ کا حصہ بنا دیا کہ محمد ﷺ تو کسی جوان مرد کے باپ ہی نہیں ہیں، سو جب زید کی اہلیہ آپ ﷺ کی بہو ہیں تو انہیں زوجیت میں لانا قابل اعتراض کیسے ہوا؟ نیز اگر کسی کو پیار سے منہ بولا بیٹا کہہ دیا جائے تو وہ حقیقی فرزند نہیں بن جاتا..... اور آپ ﷺ کا اس ضمن میں اقدام بطور رسول اللہ کے ہے اور رسول کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ ”اپنے“ احکامات نافذ نہیں کرتا بلکہ اپنے رب سے پا کر آگے پہنچاتا ہے۔ گویا اصول یہ طے ہو گیا کہ لے پالک بیٹا یا بیٹی حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے..... اور عربوں کا اس حوالے سے رائج Taboo حضور ﷺ نے ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ بطور رسول اللہ پاش پاش کیا ہے۔ کسی لفظ سماجی رسم کا خاتمہ ناممکن کے قریب قریب مشکل ہوا کرتا ہے اور ایسا انقلابی

قدم، اللہ کا رسول ﷺ ہی اٹھا سکتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے قرونوں سے مروج نامعقول تصور کو اپنے حسن عمل سے بکھیر کر رکھ دیا۔ پھر یاد رہے ایسا آپ ﷺ نے بطور رسول اللہ کے کیا۔ ”لیکن اس بری رسم کو، کوئی بھی آئندہ مبعوث ہونے والا رسول ختم کر سکتا تھا؟“ ہاں منطقی طور پر یقیناً یہ سوال ذہنوں میں جگہ پاسکتا تھا، سو وہ حکیم خدا جو سب جانتا ہے (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) نے عین اسی موقع پر اس استفسار کا جواب ”خاتم الانبیاء“ فرما کر فراہم کر دیا کہ جب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی رسول، کوئی نبی نہیں آنے والا تو اس قضیے کو مستقبل کے لیے تشنہ نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔ آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کے آخری فرد ہیں، ہر کجی کو راستی میں آپ ﷺ ہی کے ذریعے بدلا جائے گا۔ نہ صرف متذکرہ فکری گمراہی کو بلکہ جملہ بگاڑ آپ ﷺ ہی کے ذریعے ہی درستی میں مہذب ہوں گے۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے اصلاحات کا عمل اس طرح مکمل ہوگا کہ پھر کسی وحی، کسی ”مکالمہ و مخاطبہ“ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے تناظر میں کوئی زاویہ جب ادھورا نہیں رہے گا، کوئی پہلو کم نہیں رہے گا تو نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی..... اس پس منظر میں یہ آیت مبارکہ آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا نہایت خوبصورت تاج رکھ رہی ہے اور قادیانی ہیں کہ تاویلات کے گورکھ دھندے کے ذریعے آپ ﷺ کی نبوت کو ناقص ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ کتنے عجیب ہیں یہ لوگ کہ ایک طرف ”خاتم الانبیاء“ کا ترجمہ ”افضل الانبیاء“ کرتے ہیں اور دوسری جانب نئے نبی کی ”اپائنٹ منٹ“ کے بغیر ان ﷺ کی نبوت و رسالت کو غیر مکمل یقین کرتے ہیں۔ بے شک خاتم الانبیاء کا مفہوم افضل الانبیاء ہے لیکن آپ ﷺ اسی صورت میں افضل و اکمل ہیں جب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی احتیاج نہ رہے۔ قرآن کی تکمیل کے معانی ہی حضور ﷺ کی نبوت کی تکمیل ہے۔ اگر قرآن آخری آسمانی کتاب ہے تو حضور ﷺ آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور بے شک قرآن کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں!!!)

(2) الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا. (المائدہ: 3)

ترجمہ: ”آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔“

یہ آیت حضور نبی رحمت ﷺ کے آخری حج میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل

ہوئی۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ آخری آیت تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروقؓ سے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک اس میں ترمیم و اضافہ کی کوئی گنجائش ہے نہ کوئی ضرورت۔ اب یہ امت قیامت تک کسی اور دین کی محتاج ہے، نہ کسی نبی کی، نہ کسی کتاب کی۔ اس آیت سے یہ بھی واضح ہوا کہ دین اسلام قیامت تک رہنے والا ہے۔ یہ کبھی ختم نہ ہوگا (ان شاء اللہ)! بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت آیات احکام میں سے آخری آیت ہے اور آئندہ کے لیے وحی و نبوت کے بند ہونے کی واضح خبر دے رہی ہے۔

(3) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

(آل عمران: 81)

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوسوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (یعنی محمد ﷺ) جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔“

خلاصہ تفسیر آیت کا یہ ہے کہ ازل میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد و اقرار لیا، تمام انبیاء علیہم السلام سے اس عہد عام کے علاوہ ایک عہد خاص بھی لیا گیا، جو ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اگر آپ میں سے کسی کی حیات میں محمد ﷺ مبعوث ہو کر تشریف لے آئیں تو آپ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔

اور اس جگہ ہمارا مطلع نظر فرم جائے کہ رسول اللہ کے الفاظ ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ فرم کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغت عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے، جب کہا جاتا ہے جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ ثُمَّ عَمُواْ تَوَلَّوْاْ

عرب میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آگئی اور پھر کچھ مہلت کے بعد سب سے آخر میں عمر آیا۔

اس لیے النَّبِیِّیْنَ کے بعد ثُمَّ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائیں گے اور جبکہ اخذِ حیات میں سے کوئی نبی و رسول مستثنیٰ نہیں تو آنحضرت ﷺ کا تمام انبیاء علیہم السلام سے آخری نبی ہونا متعین ہو گیا، اور یہ واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، تشریفی و غیر تشریفی، ظلی و بروزی، ذیلی و غنی وغیرہ کی خود ساختہ قسموں میں سے کوئی بھی اب باقی نہیں ہے۔

(4) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا. (اعراف: 158)

ترجمہ: ”(اے محمد ﷺ) آپ فرمائیے: اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر تشریف لائے خواہ وہ آپ کے زمانہ میں موجود ہوں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پیدا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ”میں ان لوگوں کے لیے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ لہذا یہ آیت بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے آخری نبی ہونے کی بین دلیل ہے۔

(5) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (انبیاء: 107)

ترجمہ: ”اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔“

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور نبی رحمت ﷺ تمام اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ آپ کا وجود ہر عالم کے لیے سراپا رحمت ہے۔ پس آپ ﷺ پر ایمان لانا دنیوی و اخروی نجات کے لیے کافی ہے۔

(6) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۖ وَذَاعِبًا

إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (احزاب: 45, 46)

ترجمہ: ”اے نبی (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ

بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور ہدایت ڈرانے والا اور دھم دینے والا

اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ”سراجا منیرا“ کے دروازے

لقب سے نوازا ہے۔ یعنی جس طرح دنیاوی سورج بذات خود روشنیوں کا منبع اور دوسرے

سیاروں کو خود روشنی بخشتا ہے۔ یعنی سب ستارے اپنی روشنی میں سورج کے محتاج ہیں، اسی طرح

حضور نبی کریم ﷺ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ”نبی الانبیاء“ ہیں۔ سب انبیاء آپ ﷺ ہی کے فیض

سے نبی ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ آفتاب نبوت ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں جملہ

انبیاء و رسل کی تعلیمات شامل ہیں، واقعہ تو یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات بحولہ خورشید ہیں اور باقی انبیاء

کی تعلیمات بحولہ کرنیں ہیں۔ سورج کرن کرن کا محتاج نہیں، کرن سورج کی محتاج ہے۔ آپ ﷺ

کی نبوت کی روشنی قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ وصف صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہی کو

حاصل ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی عقیدہ ختم نبوت نہایت وضاحت اور

صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر بین دلالت کرتی

ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کسی بھی

مسئلہ میں جس شخص نے بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کرنا ہے، اسے نبی کریم علیہ التحیۃ والہما کی

اطاعت اختیار کرنا ہوگی۔ ذیل میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر چند اہم احادیث مبارکہ

درج کی جاتی ہیں:

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَعْلَى وَمَعْلَى

الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة
من زاوية فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا وضعت
هذه اللبنة وانا محاتم النبیین (بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی)؟ چنانچہ میں نے اس جگہ کو پُر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیے گئے۔“

(2) عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انا محمد انا احمد وانا الماحي الذي محى الله بهي الكفر و انا حاشر الذي يحشر الناس على عقبي و انا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي.

(بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

(3) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون لي امتي كذايون ثلثون كلهم يزعم انه نبي و انا محاتم النبیین لا نبي بعدى. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ

قریب ہے کہ میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک بھی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

(4) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً و طهوراً و ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیون۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی جانفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لیے قیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ مال قیمت ان کے لیے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال قیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (بخلاف ائم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہو سکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی وقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیے گئے۔“

(5) حضرت امی عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا نحکم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال)
ترجمہ: ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“

(6) حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى. (ترمذی شریف)
 ترجمہ: ”رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔“

(7) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 عن عقبه بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان
 بعدى لكان عمر بن الخطابؓ (ترمذی شریف)
 ترجمہ: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔“

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک میں اسود عسی نامی ایک بد بخت نے دعویٰ
 نبوت کیا تو آپ ﷺ کے حکم اور خواہش پر آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے
 اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے جہنم واصل کیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ
 کے آخری دنوں میں مسیلہ کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہت سارے لوگ
 اس کے پیروکار بن گئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے
 مسیلہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے جید صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ یہ تحفظ ختم نبوت
 اور اس کے منکرین کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر صحابہ کرامؓ و تابعین کا پہلا اجماع تھا۔
 حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ان امتی تجتمع علی ضلالة“ میری امت
 گمراہی پر کبھی متفق نہیں ہو سکتی۔ مسیلہ کذاب اور اس کی جماعت کے خلاف وہی معاملہ کیا گیا
 جو مفسد کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ مسیلہ کذاب (قادیانیوں کی طرح) نماز، روزہ پر
 ایمان رکھتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی
 تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر ”اشهد ان محمد رسول الله“ پکارا جاتا تھا اور وہ
 خود بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے بغیر مطالبہ معجزات متفقہ طور پر

مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا کیونکہ اس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو صحابہ کرامؓ کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت تھا۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے بھی مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد سے انکار نہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا گیا ہے؟ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں قادیانیوں کو سمجھا جاتا ہے) بلکہ صحابہ کرامؓ نے یہ اجماع مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو ادعائے نبوت کی وجہ سے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس ہزار صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں بعض بدری صحابہ کرامؓ بھی شریک ہوئے حالانکہ وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے مگر تحفظِ مہتم نبوت کی خاطر وہ اس عظیم جہاد میں شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں تقریباً 9 سو حفاظ قرآن تھے۔ مسیلمہ کذاب کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے 28 ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے اپنے نیزے سے واصل جہنم کیا۔ مسیلمہ کی فوج کے باقی لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کتنی بڑی جماعت جھوٹے مدعی نبوت سے مقابلہ کے لیے میدان میں آئی۔ صحابہ کرامؓ نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا، نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے نماز، روزہ، حج، تلاوت یا دیگر احکام اسلامی کے ادا کرنے کا۔ انھوں نے محض اس بات پر جہاد کیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کذاب، مرتد اور واجب القتل ہے اور اس کی سرکوبی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا دعویٰ نبوت خواہ کسی بھی تاویل سے ہو، اس کی کتنی ہی بڑی جماعت کیوں نہ ہو، وہ ظاہری شکل و صورت سے کتنے ہی ”اسلامی“ کیوں نہ ہوں، خواہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہوں، تمام اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہوں، وہ سب لوگ بالاتفاق قرآن و سنت و اجماع صحابہ کرامؓ، کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔

ختم نبوت اور اکابرین امت

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرات محدثین، مفسرین اور فقہاء کی چند ایک آراء پیش خدمت ہیں:

قاضی عیاضؒ

”آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے، وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں، اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔“

(کتاب الشفا از قاضی عیاض صفحہ 62)

”اور خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ نے حادث مدعی نبوت کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، اور ایسا ہی معاملہ بہت سے خلفاء اور بادشاہوں نے اس جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ کیا ہے اور اس زمانہ کے علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کا یہ فعل صحیح و درست تھا اور جو ان کے کافر کہنے کا مخالف ہے وہ خود کافر ہے۔“ (ایضاً)

”اور ایسے ہی ہم اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یعنی آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دعویٰ کرے جیسے مسلمان اور اسود ہسی نے کیا، یا آپ ﷺ کے بعد کرے، اس لیے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، بتصریح قرآن و حدیث۔ پس دعویٰ نبوت اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے مثل یسائیوں کے۔“ (ایضاً)

علامہ سید محمود آلوسیؒ

”اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں متفق ہیں، اور احادیث نبویہ ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اتفاق ہے۔“

اجماع ہے، پس اس کے خلاف کا دعویٰ کافر ہے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔“
(تفسیر روح المعانی صفحہ 65 ج 1 از مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی)

علامہ ابن حجر مکیؒ

□ ”اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ بہ اجماع مسلمان کافر ہے۔“
(فتاویٰ ابن حجر مکی)

ملا علی قاریؒ

□ ”اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔“
(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاری)

ابن حبانؒ

□ ”اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندقہ ہے۔ اس کا قتل کرنا واجب ہے۔“ (زرقاتی صفحہ 188 جلد 6)

حضرت امام ابوحنیفہؒ

سراج الامت حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص (الہلونیؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں۔ تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔ اس پر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

□ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عِلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

ترجمہ: ”جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ

آنحضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔“

(مناقب صدر الائمہ المکی جلد اول صفحہ 161 طبع دار المعارف، حیدر آباد دکن)

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح اور بے غبار ہے کہ اس میں کسی قدر تامل

کرنا بھی خالص کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری

□ ”جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا قاری میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں، تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری صفحہ 263 ج 3)

محمد مصطفیٰ کا ہے یہ فرماں ”لانی بعدی“
نہ ہو قاتل جو اس کا وہ مسلمان ہو نہیں سکتا
نہیں یہ جزو ایمان بلکہ ہے بنیاد ایمان کی
نہ ہو جس کا یہ ایمان اہل ایمان ہو نہیں سکتا

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

”حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے، وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے، جو قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح نبی ﷺ نے خود فرمادی ہے، جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے، اور جسے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے، جنہوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے، بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب، حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں قابل غور ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے، جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدوجہ اولیٰ توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کرانا اور حضور ﷺ دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے، جب تک اپنی امت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی ایسا آئیں گے اور تمہیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین و ایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا، جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا، بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسول، دونوں ایسی باتیں فرما دیتے جن سے تیرہ سو برس تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بغرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف و خطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہو سکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسر عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی عینے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لیے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کر سکتا ہے، جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو؟ عدالت میں پیش ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہیے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے، کیا ایک عقل مند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے، جو ہر اُس شخص میں پیدا ہو جایا کرے، جس نے عبادت اور عمل صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ یہ کوئی ایسا انعام ہے، جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب دائمی ہوتی ہے تو ایک ہی اس کے لیے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں ایسا مبعوث ہوئے ہیں:

- اول: یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔
- دوم: یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہو گئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔
- سوم: یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید ایسا کی ضرورت ہو۔

چہارم: یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد الگ الگ قوموں میں ایسا آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپ ﷺ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ جو ہدایت آپ ﷺ نے

اپنے قول و عمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپ ﷺ کے زمانے میں موجود ہیں۔ اس لیے دوسری ضرورت بھی ختم ہوگئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ لہذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نئی درکار نہیں رہا۔ اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت، تو اگر اس کے لیے کوئی نئی درکار ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہوگئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے، جس کے لیے آپ ﷺ کے بعد ایک نئی ضرورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ قوم بگڑ گئی ہے، اس لیے اصلاح کی خاطر ایک نئی ضرورت ہے، تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لیے نیا دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لیے وہ آئے؟ نئی تو اس لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے، یا اس کو تحریفات سے پاک کرنے کے لیے۔ قرآن اور سنت محمدیہ ﷺ کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں، تو اب اصلاح کے لیے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے نہ کہ انبیاء کی۔

تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نئی جب بھی کسی قوم میں آئے گا، فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اُٹھ کھڑا ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے، وہ ایک امت قرار پائیں گے اور جو اس کو نہ مانیں گے، وہ لامحالہ دوسری امت ہوں گے۔ ان دونوں امتوں کا اختلاف محض فروغی اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نئی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا، جو انھیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر ان کے لیے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے، کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔ اس بنا پر ان کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

ان حقائق کو اگر کوئی محض نگاہ میں رکھے تو اس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی

کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے، جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے، جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو، اب جو شخص بھی محمد ﷺ کو اپنا ہادی و رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو، وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ یہ وحدت اس اُمت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی، اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی کہ جب تمام دنیا کے لیے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے، تو نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے اہل ایمان کی ایک ہی اُمت بن سکے اور بلا ضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس اُمت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ ”مظلی“ ہو یا ”بروزی“ امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب، بہر حال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا، اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک اُمت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے، جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں کبھی ایک اُمت نہ بننے دے، لہذا جو کچھ قرآن سے ثابت ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے، عقل بھی اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہیے۔“

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

اس زمانہ میں حکومتیں اور بڑے بڑے ادارے اپنا نظم و نسق چلانے کے لیے کلیدی عہدوں (سفارت و وزارت) پر ایسے افراد کا انتخاب کرتے ہیں جو پوری اہلیت اور قابلیت کے مالک ہوں۔ مثلاً وہ عقل و فہم میں یگانہ روزگار ہوں، حکومت کے وفادار اور اطاعت شعار

ہوں۔ صادق اور امانت دار ہوں۔ جھوٹے اور مکار نہ ہوں۔ زیرک اور دانا ہوں کہ حکومت کے احکامات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگر ان میں یہ اوصاف نہ ہوں تو حکومت انہیں اہم عہدوں پر فائز نہیں کرے گی۔ جب دنیاوی حکومتوں اور اداروں کے سفیروں، وزیروں اور ڈائریکٹروں کے یہ اوصاف ہیں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ ان سے ان گنت درجہ بڑھ کر ہوں گے۔ نبی اور رسول ایسی غیر معمولی خوبیوں اور حیران کن صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر حش کر اٹھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے جن میں ایک قادیان کا مرزا قادیانی بھی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں اوصاف نبوت میں سے کوئی ایک چیز بھی موجود تھی یا نہیں؟

1- سچا نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے تاکہ اس سے وحی الہی سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔ نبی اپنے دور میں عقل و فہم کے لحاظ سے اس قدر بلند درجے پر فائز ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ نبی اپنی تمام امت سے عقل سلیم اور دانائی و حکمت میں سب سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے عاقل، فلاسفر اور دانشور کی ذہانت اور فہم اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہوتی۔ جبکہ مرزا قادیانی دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ (سیرت المہدی 1 صفحہ 67 از مرزا بشیر احمد ایم اے) اپنی قمیض کے کاج بٹن اٹے لگاتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 126 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

جبکہ

مرزا قادیانی نبی کے بجائے غبی تھا۔ وہ ایک ناقص العقل اور بیوقوف شخص تھا۔ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے عجیب و غریب حماقتوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب ”سیرت المہدی“ کے عنوان سے لکھ رکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز، مخبوط الحواس اور احمقانہ کردار پر شاہد ہے۔

2- سچے نبی کا حافظہ کامل بلکہ اکمل ہوتا ہے۔ (یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے پہلے حافظ، حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ میں یہ استفسار کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کیا مرزا قادیانی بھی

اپنے الہامات، کشف اور رویا وغیرہ کا حافظ تھا؟ مگر افسوس اس کا معاملہ تو..... را حافظ نہ باشد والا تھا، اسی لیے تو اس کے ”روحانی خزائن“ تناقضات و تضادات کا بے مثال مرقع ہیں۔) اگر نبی کا حافظ کمزور یا خراب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی صحیح طریقے سے یاد نہ رہے گی اور ایک لفظ کی کمی و بیشی سے اللہ کے حکم میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو جائے گا اور اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ شان رسالت کی پہلی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہو اور جسمانی بیماریوں سے بھی اس کے جسمانی حالات مشتبہ نہ ہوں تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح انجام دے سکے۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا حافظہ بہت خراب تھا۔ بقول مرزا قادیانی ”حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“ (مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 483 طبع جدید از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مانگو لیا، مراق اور خرابی حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف کیا ہے۔ دنیا کے کسی شخص کے کلام اور تحریروں میں اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا قادیانی کے کلام اور تحریروں میں موجود ہے۔ اس کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلوں میں فرق نہ کر سکا۔

بچے نبی کا علم کامل اور اکمل ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی استادوں سے علم حاصل نہیں کرتا بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ اُسے علم لدنی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا و جہاں کے تمام علوم اور معارف پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔

جبکہ

”سلطان القلم“ مرزا قادیانی کو صحیح اردو تک نہ آتی تھی۔ اس کی نثر میں مذکر مونث اور واحد جمع کی بے شمار اغلاط ہیں۔ یہی حال فارسی اور عربی کا ہے۔ انگریزی ایسی تھی کہ اگر کوئی انگریز سن لے تو مارے حیرت کے اُسے ہارٹ ایک ہو جائے۔ مرزا قادیانی ایسا جاہل تھا کہ وہ اسلامی مہینہ صفر کو چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔ (ترباق القلوب صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی کی تحریریں اس قدر بے ربط اور سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں کہ کوئی شریف

آدی ان کتابوں کے دو صفحات نہیں پڑھ سکتا۔ مرزا قادیانی کی شاعری ایسی ہے کہ خود قادیانی خجالت کے مارے اُسے پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ مثلاً اس کا ایک مشہور شعر ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتا ہے؟

سچا نبی اللہ تعالیٰ کا مکمل مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے اور اس کے دشمنوں سے ہزار اور ناخوش رہتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی نے پوری زندگی اسلام کی مخالفت میں گزاری اور حکومتِ برطانیہ کی مسلسل خوشامد کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور اس کے فروغ کے لیے دعائیں کرتا رہا۔ مرزا قادیانی خود تو انگریزوں کا ”خودکاشہ پودا“ تھا ہی مگر ساتھ ہی وہ مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دیتا تھا کہ وہ انگریزوں کی اطاعت کریں اور ہر قسم کا جہاد چھوڑ دیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 21، 584 از مرزا قادیانی)

سچا نبی صادق اور امین ہوتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس کا کردار اس قدر شفاف اور اُجلا ہوتا ہے کہ مخالفین بھی اس کی اس خوبی کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔

جبکہ

مرزا قادیانی پر لے درجہ کا جھوٹا، خائن اور کذاب تھا۔ اس کے جھوٹ پر علمائے کرام نے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ اور غلط ثابت ہوئیں۔ اس نے اپنے جھوٹ کا نام پراپیگنڈا رکھ لیا تھا، اس لیے بعض بد نصیب اس کے جال میں پھنس گئے۔ ورنہ مرزا قادیانی جس اعلیٰ درجے کا جھوٹ بولتا تھا، اس سے شیطان بھی شرماتا تھا۔

سچا نبی کسی کی زمین، جائیداد یا مال و دولت کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے بعد اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ وہ کوئی ترک نہیں چھوڑتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد

گرا می ہے: ”ہم گروہ انبیاء نہ ہم کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں، وہ خدا کے لیے وقف ہوتا ہے۔“

جبکہ

مرزا قادیانی کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ اپنے باپ کی جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہوا اور انگریزی عدالت سے اس کی باضابطہ رجسٹری ہوئی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد اور مال و زر پر اس کی اولاد قابض ہوئی اور اس پر باقاعدہ جھگڑے بھی ہوئے۔

سچا نبی زاہد ہوتا ہے۔ اس کا زہد و تقویٰ سب سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ شہوت پرستی اللہ کے بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی میں زہد نام کی کوئی چیز سرے سے موجود نہ تھی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تصنیف ”سیرت الہدی“ (جلد دوم صفحہ 132) میں موجود مرزا قادیانی کی خوراک پڑھ لی جائے تو پیٹو آدمی بھی کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس بسیار خور کے بارے ہر شخص کہتا کہ یہ پیٹ ہے یا بے ایمان کی قبر؟ اگر مرزا قادیانی اتنی خوراک کھانے کا مظاہرہ کسی سرکس میں کرتا تو اپنی جھوٹی نبوت سے زیادہ پیسہ اور شہرت کما تا۔ انبیاء کی جسمانی طاقت اور دماغی قوتی، مفک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے (سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 50، 51) بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح مرل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔ مرزا قادیانی نے مختلف حیلے بہانوں سے اس قدر روپیہ جمع کیا کہ وہ آج کے دور کے اربوں روپے بنتے ہیں۔

سچا نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے اس کا خاندان بہترین ہوتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی مغل بدلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا، اور اس کا خاندان کئی نسلوں سے

انگریز کا وفادار اور مسلمانوں کا مخبر چلا آ رہا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 376، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

9۔ سچا نبی اپنے قول و فعل میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے اقوال و افعال اور سیرت کے قریب بھی کذب پھٹک نہیں سکتا اور نہ کذب کے شائبہ کا اس کی زندگی میں تصور ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے نبی اپنی تصدیق کے لیے صدق کو معیار اور کسوٹی بناتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی اپنے قول و فعل اور سیرت کے اعتبار سے نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ خود اس کا اپنی زبان سے اپنا تعارف، پیش گوئیاں اور اپنے دعوؤں میں صدق کی دجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے بیش بہا علم کی ضرورت نہیں ہے۔

10۔ سچے نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرد ہو کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ نبی کا دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ عورت کے لیے پردہ ضروری ہے۔ اگر عورت نبی ہو تو لوگ اسے کیسے دیکھیں گے، نبیہ کو دیکھے بغیر صحابی کیسے بنیں گے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گی تو موجب فتنہ ہوگی۔ نبی کی آواز بھی حسین و جمیل اور خوش نوا ہوتی ہے۔ اگر وہ نبیہ ہوگی تو مختلف فتنوں کا دروازہ کھولے گی۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مریم ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں، میں حاملہ ہوا اور دس مہینے کے بعد میرے میں سے، میں نکلا۔ (کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) ظاہر ہے مریم اور حاملہ تو صرف عورت ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مرد۔ لہذا (پارٹ ٹائم) عورت ہونے کے ناتے مرزا قادیانی نبی نہ ہوا۔

11۔ سچا نبی اخلاق کاملہ اور کمالات قاضیہ سے موصوف ہوتا ہے۔ بد اخلاق اور بد زبان نہیں ہوتا۔

جبکہ

مرزا قادیانی بدگو اور بدکلام تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ انھیں جہنمی، کافر، کجخیروں کی اولاد، کتے، سور، شیطان، بدذات، دجال، خبیث اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتا۔ لعنت بازی تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ حالانکہ خود اس کا کہنا ہے کہ گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

(ست پجن صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

12- سچا نبی، صاحب کتاب ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر کوئی مربوط الہامی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

13- سچا نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا۔

14- سچا نبی دین سکھانے کی اجرت نہیں مانگتا جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا بھاری معاوضہ وصول کرتا رہا۔

15- سچے نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی کا نزول ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر سنسکرت، فارسی، اردو، عبرانی، عربی، انگریزی اور پنجابی میں وحی ہوتی تھی جن میں بعض کے منہ ایم کو وہ خود بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

16- سچا نبی کسی کا ملازم یا نوکر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر سیالکوٹ پکھری میں ملازم تھا۔

17- ہر سچے نبی کا نام مفرد یعنی واحد تھا جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ جبکہ مرزا قادیانی کا نام جمع یعنی دو ناموں غلام اور احمد کا مرکب ہے یعنی غلام ہو کر آقا کے تخت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی۔

18- سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی اور وہی ہوتا ہے، اکتسابی نہیں۔ وہ روح القدس کی وساطت سے تعلیم پاتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے کئی استاد تھے۔ جن میں فضل الہی، فضل احمد، گل علی شاہ اور ڈاکٹر امیر شاہ مشہور ہیں۔

19- سچا نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی تقریباً سو کتابوں کا مصنف ہے۔

20- سچے نبی کی تحریروں اور گفتگو میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کی تمام کتب اور

خطبات و ملفوظات تضادات سے بھرے پڑے ہیں۔

21- سچا نبی جہاں فوت ہو، وہیں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان (بھارت) میں دفن ہوا۔

22- سچے نبی کو اللہ تعالیٰ جو وحی کرتا ہے، وہ اس کو سمجھتا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی وحی کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہندو لڑکوں اور اپنے مریدوں کا محتاج تھا۔

23- سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی کی لاتعداد پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

24- سچا نبی مشرکین اور جابر حکومت کے خلاف نبرد آزما رہتا ہے جبکہ مرزا قادیانی تنلیٹ پرست انگریزوں کی حکومت کے استحکام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے تاحیات کوشاں رہا۔

25- سچا نبی ہجرت کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے زندگی بھر ہجرت نہیں کی۔
خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے:

□ ”انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ ذکر ”صحیح بخاری“ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تھی اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 350 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)
26- سچے نبی کی ذات اور اس پر نازل شدہ کتاب اس کے دعوے کی صداقت کے لیے کافی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے دھوئی کی صداقت میں ایک سو کتب تصنیف کیں مگر لوگ پھر بھی اسے کذاب ہی کہتے رہے۔

27- سچے نبی کو مراق سمیت کوئی غیر معزز بیماری لاحق نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اسے مراق، ہسٹیریا، مانیخولیا اور کثرت بول کے امراض لاحق تھے۔

28- سچا نبی جھوٹ نہیں بولتا جبکہ مرزا قادیانی پر لے درجے کا جھوٹا اور مکار تھا۔ بلکہ اس

کے دعویٰ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔

29- سچا نبی موصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ اس لیے برائی کو حکم ہے کہ وہ نبی کے پاس نہ جائے جبکہ مرزا قادیانی خود برائی کے پاس چل کر جاتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب پیتا، زنا کرتا تھا اور سود کھاتا تھا۔ یہ تمام حوالے مستند قادیانی کتب میں موجود ہیں۔

30- سچا نبی اپنی پیدائش سے نبی ہوتا ہے اور اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرنے کے بعد اذن خداوندی سے مخلوق کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے۔ بتدریج، مرحلہ بہ مرحلہ اور آہستہ آہستہ اسے وجہ نبوت نہیں ملتا جبکہ مرزا قادیانی نے بتدریج آہستہ آہستہ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پہلے عالم، پھر مناظر، پھر محدث، پھر مہدی، پھر مسیح موعود اور آخر میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

31- سچا نبی انتہائی خوبصورت اور وجیہ ہوتا ہے۔ اس کو ایسا حسن و جمال عطا ہوتا ہے جو کسی غیر نبی کو نہ ملا ہو جبکہ مرزا قادیانی انتہائی بد صورت، مکروہ شکل اور کریہہ خدوخال کا مالک تھا۔ اکثر مائیں اپنے شریر بچوں کو مرزا قادیانی کی تصویر دکھا کر ڈراتی ہیں!

32- سچا نبی خدا سے خبر اور اجازت پا کر جب اعلان نبوت کر دیتا ہے تو پھر وہ کبھی کسی شبیہ، شک یا تذبذب کا شکار نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی مدت العمر اپنی نبوت کے حوالے سے غمے کا ہی شکار رہا۔ صادق انبیاء میں سے ایک مثال بھی نہیں پیش کی جاسکتی کہ اسے اللہ نبی کہتا ہو اور وہ تاویل کرے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ سوچنے کا مقام ہے، آخر مرزا قادیانی کی کیا پرابلیم تھی جو 1882ء سے 1902ء تک وہ اپنے ادعائے نبوت کے تناظر میں خود واضح ہوانہ اپنے مریدین پر اپنی حقیقی پوزیشن واضح کر سکا؟

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چھوٹے گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات

(1) قادیانی اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں:

يَا أَيُّهَا أَهْلَ الْكِتَابِ إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ الْبَيِّنَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الاعراف: 35)

(ترجمہ): ”اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم سے حق بات کہیں، تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے تو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، لہذا اس میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا تذکرہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد بنو آدم کو خطاب ہے، لہذا جب تک اولادِ آدم دنیا میں موجود ہے، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آیت کا پس منظر دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں کوئی نیا حکم اس امت کو نہیں دیا جا رہا ہے، بلکہ زمانہ ماضی کے واقعہ کی حکایت بیان ہو رہی ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف کے دوسرے رکوع میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر ہے، اس کے بعد ان کے جنت میں رہنے، اور پھر وہاں سے اتارے جانے کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے کے بعد ان کی اولاد سے بجانب خداوندی خطاب کیا گیا تھا اور یہ خطاب عالم ارواح کا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں حسب ذیل چار آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے:

(1) یٰٰنَیْ اٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْوَحْیَ (اعراف: 26)

(2) یٰٰنَیْ اٰدَمُ لَا یَفْتِنُکُمُ الشَّیْطٰنُ (اعراف: 27)

(3) یٰٰنَیْ اٰدَمُ عَلٰی اَنْ یُّسَبِّحَ بِحَمْدِ رَبِّکَ (اعراف: 31)

(4) یٰٰنَیْ اٰدَمُ اِنَّا یَاۡتِیْکُمْ رُسُلًا مِّنْکُمْ (اعراف: 35)

ان چاروں جگہوں میں اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہ براہ راست امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو خطاب نہیں ہوا بلکہ ان کے سامنے یہ ماضی کی حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کے اسلوب پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی امت دعوت کو یا ایہا الناس اور امت اجابت کو یا الذین امنو کے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ اور الفاظ خطاب کو ذکر کرنے کے بعد متعدد انبیاء الواعزم کا ذکر کیا ہے۔ گویا کہ یہ اما یا ایہکم رسل منکم کی تشریح و تفصیل کی جارہی ہے۔ سب کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں حضور سرور کائنات فخر دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک ان الفاظ میں ہوتا ہے: الذین یبعثون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل۔ (اعراف: 157) اور پھر آپ ﷺ ہی کی زبانی اعلان کرایا جاتا ہے۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (اعراف: 158) ”اے نبی ﷺ! آپ فرمادیجیے، میں تم سب (لوگوں) کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس با عظمت اعلان کی قرآن کریم کی متعدد سورتوں میں مختلف پیرایوں میں تاکید و تائید فرمائی گئی ہے تاکہ اس بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے کہ رسول اکرم ﷺ آخری رسول ہیں اور آخری شریعت لے کر آنے والے ہیں۔ چنانچہ کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلک الا کافۃ للناس۔ (سہاء: 28) کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلک الا رحمۃ للعالمین۔ (انبیاء: 107) پھر مکمل وضاحت کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ ما کان محمد ابداً احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (احزاب: 40) (حضرت) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور پھر احادیث مبارکہ میں بھی اس مضمون اور اعلان کی تشریح میں غیر معمولی اہمیت کا مظاہرہ کیا گیا، کیونکہ علم خداوندی میں یہ بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت اس امت میں پیدا ہوں گے اور سادہ لوح مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہوا: ان النبوة والرسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی جلد 2 صفحہ 51) ”پیشک نبوت و رسالت کا سلسلہ قطعاً ختم ہو گیا، لہذا میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔“ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی آدم سے

رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ انبیاء و رسل بھیجے گئے اور وعدہ کا پوری طرح ایفا کیا گیا تا آنکہ ہدایت کا سورج، ذاتِ مصطفویٰ ﷺ کی صورت میں طلوع ہوا جس کے بعد رسول کی ضرورت باقی رہی اور نہ کسی نئی شریعت کی۔ اب قیامت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور رسول ہیں، انہی کی شریعت کا سکھ چلے گا اور انہی پر سلسلہ رسل و انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اگر حضور اکرم ﷺ کی امت اجابت یا امت دعوت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہوتا تو ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے الفاظ سے خطاب کر کے نبیوں اور رسولوں کی آمد بتائی جاتی۔ میں تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے خطاب کے بعد رسولوں کی آمد کا تذکرہ دکھادیں، میں انہیں منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہوں۔

اگر اس سے مراد تمام بنو آدم ہیں تو بنو آدم میں تو ہندو، عیسائی، مجوسی، یہودی، سکھ، بدھ مت وغیرہ سبھی افراد شامل ہیں۔ کیا ان میں سے بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر جواب نفی ہے تو پھر انہیں اس آیت کے عموم سے خارج کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ بنی آدم میں تو عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے انہیں خارج نہیں کیا جائے گا؟ لہذا ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات اور قرآن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی کئی اقسام ہیں۔ ایک نبوت تشریفی اور دوسری نبوت غیر تشریفی۔ پھر غیر تشریفی نبوت کی مزید قسمیں ہیں۔ ایک بلا واسطہ اور دوسری بالواسطہ۔ گویا آپ کے نزدیک نبوت کی کل 3 قسمیں ہوں گی۔ (1) تشریفی نبوت (2) غیر تشریفی بلا واسطہ نبوت (3) غیر تشریفی نبوت بالواسطہ نبوت۔ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں تشریفی، غیر تشریفی نبوت بلا واسطہ، بند ہیں جبکہ صرف ایک جاری ہے، یعنی غیر تشریفی نبوت بالواسطہ۔ لہذا قادیانی قرآن مجید کی وہ آیات پیش کریں جو خاص اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ نبوت کی دو قسمیں بند ہیں البتہ نبوت غیر تشریفی بالواسطہ جاری ہے۔

اگر فرض محال اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی مرزا قادیانی روز قیامت تک نبی قرار نہیں پاتا۔ اس لیے کہ وہ بقول خود آدم علیہ السلام کی اولاد ہی

نہیں، جبکہ آیت تو صرف اولاد آدم سے متعلق ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنا تعارف یوں کراتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

جو شخص خود کو بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) قرار دے اور اپنے اولاد آدم ہونے کی

لفی کرے، وہ کس طرح اس آیت سے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ لہذا اگر مرزا

قادیانی بنی آدم سے تھا، تو پھر اس نے اپنی آدمیت سے انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور

جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا اور اگر وہ واقعی دائرہ آدمیت سے خارج تھا تو پھر مذکورہ آیت سے

اس کی نبوت کا اثبات چہ معنی دارد؟

بعض قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب بہت زیادہ متواضع، منکسر المزاج اور

سادہ تھے۔ انہوں نے اس شعر میں اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے

یہ کہاں کی عاجزی اور اکساری ہے کہ کوئی شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور خود

کو ”بشر کی جائے نفرت“ (شرمگاہ) قرار دے۔ اکساری، عاجزی اور سادگی شخصیت کا مستقل

حصہ ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی عاجزی کا اظہار اور کبھی غرور تکبر کے نشے میں بڑے بڑے کفریہ

دعوے کرتا۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنے متعلق تعالیٰ بکھاری:

□ ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب

ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں

محمد ﷺ ہوں۔“

(تہذیب حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

□ ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں

احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تزیین القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

”انبیاء گرچہ بودہ اند بے
من عرقان نہ کترم ز کے
آدم نیز احمد مختار
در ہم جلمہ ہمہ ابرار
آنچه داد ست هر نیا را جام
داد آن جام را مرا به تمام
زنده شد هر نیا باغم
هر رسولے نهاں به بچرم
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
هر که گوید دروغ هست لعین“

ترجمہ:

1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرقان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔

4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

”کربلا یکتا میر هر آنم

صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسین ہر وقت میری جیب

میں ہیں۔“

(نزل اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلا یست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل ایمان کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت ملبس ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ؟ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو ٹھنڈا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ امام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی؟ نہیں! بلکہ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسینؑ سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کہ امام محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسینؑ فوت ہوئے تھے؟ نہیں! مگر کوئی کہتا ہے کہ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہو گا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے، اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلا کیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

□ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(دافع البلاء صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)
پھر کہا:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)
قادیانی بتائیں، کیا یہ عاجزی اور انکساری ہے یا تکبر و غرور؟ اگر یہ عاجزی اور انکساری ہے تو تمام قادیانی یہ شعر اپنے اپنے گھروں اور دکانوں پر نمایاں طور پر لکھوائیں تاکہ سب کی عاجزی و انکساری ہر شخص پر عیاں ہو جائے۔ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انسان کی جائے نفرت کے دو مقام ہیں۔ لیکن قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی جائے نفرت کی کونسی جگہ تھا؟..... یا.....؟؟؟

(2) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. (النساء: 69)

ترجمہ: ”اور جس نے اطاعت کی اللہ اور رسول (ﷺ) کی تو یہ لوگ

ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا، یعنی انبیاء

صدیقین، شہدا اور صالحین۔“

کا مطلب ہے کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ نبی ہوں

گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے اور صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟ تین درجات کو ماننا اور ایک کا انکار کرنا قرآن میں تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آیت میں صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت ابو بکر و عمر صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے؟ وہ بذات خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ آیت کی یہ تفسیر تحریف قرآن کے زمرے میں آتی ہے۔ اس آیت کو بار بار پڑھنے اور غور کرنے سے اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس آیت میں معیت مراد ہے، عینیت مراد نہیں، کیونکہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لیے معیت فی الآخرة ہی مراد ہے۔ جیسا کہ علامہ مجدد جلال الدین سیوطیؒ جنہیں مرزا قادیانی نے دسویں صدی کا مسلمہ مجدد تسلیم کیا ہے، اپنی تفسیر جلالین میں اس آیت کی شان نزول یوں بیان کرتے ہیں:

”بعض صحابہ کرام علیہم السلام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو جنت کے بلند و بالا مقامات میں ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہوگی؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ”وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ“ یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرام انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء علیہم السلام) کا قیام بلند و بالا مقامات میں ہوگا۔“ (تفسیر جلالین، ص: 80)

اس طرح کی روایت امام غفر الدین رازیؒ نے بھی حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے بیان کی ہے جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اس ”معیّت“ سے مراد جنت کی ”رفاقت“ بھی ہے۔ اگر نہاں معیت کی بجائے، عینیت مراد ہے تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”الْعَاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ“

”سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔“ (مسند احمد)

قادیانی بتائیں کہ اس زمانے میں کتنے امین و صادق تاجر، نبی ہوئے ہیں؟
 قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ: ”من یطع اللہ“ میں مَنْ عام ہے جس میں
 عورتیں، بچے اور بھجڑے سب شامل ہیں۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو پھر کیا
 یہ سب نبی ہو سکتے ہیں؟ اگر نبوت اطاعت کا ملہ کا نتیجہ ہے تو پھر عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے،
 کیونکہ اعمالِ صالحہ کے نتائج میں مرد و عورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جس کی صراحت
 قرآن مجید کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثال کے لیے دیکھیے سورۃ النحل کی آیت: 97
 اگر نبوت، اطاعت کا ملہ کا نتیجہ ہے تو کیا 13 سو سال میں کسی نے نبی ﷺ کی
 اطاعت کا ملہ نہیں کی؟ اگر کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اگر کسی نے بھی اطاعت نہیں کی تو (نعوذ
 باللہ) آپ ﷺ کی امت خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ ہوئی جس میں کسی نے بھی اپنے نبی
 کی کامل اطاعت نہیں کی۔ حالانکہ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہؓ کے متعلق شہادت دی
 ہے: وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (التوبہ: 71) ”وہ (صحابہؓ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی
 اطاعت کرتے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں
 اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی جس نے اتباع نبوت کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ رہتی دنیا
 تک پوری امت مل کر بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ انھیں دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے ابدی
 رضوان اور جنت کا سرٹیفکیٹ دے دیا تھا اور بقول مرزا قادیانی ان میں حقیقت محمدیہ حقیق ہو
 چکی تھی۔ ان سب فضائل و امتیازات کے باوجود ان میں سے کوئی ایک بھی مقام نبوت پر فائز
 نہ ہو سکا۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ باوجود کمالِ اتباع کے صدیق ہی رہے اور حضرت عمرؓ
 باوجود عدل بے مثال کے شہید اور محدث کے درجہ پر ہی رہے، ان میں سے کوئی ظلی اور
 بروزی نبی بھی نہ بنا تو کیا ان کے بعد امت کا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ان
 حضرات سے بڑھ کر رسول ﷺ کی اتباع کی ہے اور نبوت کا حق دار ہو گیا ہے۔ مرزا قادیانی
 جیسے نافرمان خدا اور رسول اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے بارے میں تو کوئی باہوش آدمی،
 اُسے نبی تو کیا، ایک شریف آدمی کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قادیانی بتائیں کہ اگر اطاعت سے نبوت ملتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نبوت
 حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ کو کیوں نہ ملی؟ کیا وہ قیامت

کے روز یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ یا اللہ! ہم نے تیری اور تیرے رسول برحق ﷺ کی اتباع میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مگر تو نے ہمیں نبوت نہ دی اور ایک ایسے شخص مرزا قادیانی کو جو تیرے پکے دشمنوں یعنی انگریز کا ایجنٹ اور جاسوس تھا، اس نعمت سے سرفراز فرما دیا، کیا تیرے انصاف کا تقاضا یہی تھا؟ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی بے انصافی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مذکورہ آیت سے چار آیات قبل اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کے متعلق فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء: 64)

اور ہم نے ہر رسول صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔“
مطلب یہ کہ ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے نہ کہ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو، جبکہ قادیانیوں کا استدلال و من یطیع اللہ وَالرَّسُولَ سے ہے جس میں مطیعون (اطاعت کرنے والوں) کا ذکر ہے۔ اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ نبی و رسول (لوگوں کا) مطاع و متبوع بن کر آتا ہے نہ کہ مطیع و تابع۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے اس مقام پر مع، من کے معنی میں ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ اگر یہاں مع کا معنی من لیا جائے تو حسب ذیل آیت کے معنی کیا ہوں گے؟
ان اللہ مع الصابرين، لا تحزون ان اللہ معنا، محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحمہم۔

پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ آیت کا آخری حصہ وحسن اولینک ورفیقہ اس کی واضح تفسیر کر رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یعنی ”اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی!“ اس آخری جملہ میں لفظ رفیق نے یہ بات واضح کر دی کہ یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔

(3) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دیتے ہیں:

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ (الحج: 75)

اور کہتے ہیں: ”یَصْطَفِي“ مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال اور استمرار کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے رسول منتخب کرتا ہے، کرے گا اور کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ مفرد ہیں

اور ”رسل“ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انتہائی جاہل اور بے عقل بھی یہ سمجھتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے نہ کہ استمرار تجدد کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ (الحمدید: 9)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہاں بھی استمرار ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا۔ قادیانی بتائیں، کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

□ ”یومنون ان یروا طمٹک“ یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تحریر حقیقت الوحی ص 581 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 581 از مرزا قادیانی) یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہ استمرار کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ بابوالہی بخش، مرزا قادیانی کا حیض قیامت تک دیکھتے رہنے کا خواہش مند تھا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں رسول منتخب کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نہ تو فرشتہ ہے اور نہ انسان۔ بلکہ وہ کہتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

اس شعر کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

(4) اجزائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا. (المومنون: 51)

(ترجمہ) ”اے برگزیدہ پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک

عمل کرو۔“

اور کہتے ہیں، یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا

نام ”محمد“ واحد ہے جبکہ رسل جمع کا صیغہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور آپ کے بعد آنے والے رسول مراد ہیں جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ”میرے رسولوا پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ ورنہ کیا اللہ تعالیٰ وفات شدہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سورۃ المومنون کے دوسرے رکوع سے مذکورہ بالا آیت کریمہ تک سابقہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ ذَاتِ قُرَارٍ وَّمَعِينٍ.

(المومنون: 50)

(ترجمہ) ”اور ہم نے ابن مریم اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو بلند، صاف، قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔“ اس سے آگے آیت 52 میں فرمایا: وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ. (المومنون: 52) اور یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔“ ان آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتانا مقصود ہے کہ پاکیزہ اور نفیس چیزوں کا استعمال کرو۔ مطلب یہ کہ اصول دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لیے رزق حلال و طیب استعمال کرنے اور کردار صالح اپنانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تو فی الحقیقت امتوں کو حکم دینا مقصود ہے۔ جیسا کہ آیت: 53 میں فرقہ بازی کے ارتکاب پر متنبہ کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ تفرقہ کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیائے کرام۔ حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ہوں یا اور رسول، ہم نے ان سب کو حکم دیا تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اور میں تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ سب لوگ ایک واحد تھے۔ میں تم سب کا رب ہوں، لہذا مجھ سے ڈرو۔ مگر اس تاکید کے بعد بھی انبیاء علیہم السلام کی اقوام نے دین الہی میں پھوٹ ڈال دی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہر گروہ

اپنی جگہ خوش ہے کہ وہ حق پر ہے۔ غرض آیات اپنے مطلب کو صاف صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ امر ہر ایک رسول کو اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہا ہے۔ اس سے اگلی آیت فقطعوا امرہم بینہم زہراء کل حزب بما لدیہم فرحون۔ (المومنون: 53) نے تو بات بالکل واضح کر دی کہ یہ ان امتوں کا ذکر ہے جو گزر چکی ہیں، جنہوں نے دین کو کھڑے کھڑے کر دیا تھا۔ لہذا یہاں گذشتہ واقعہ کی خبر حکایت کی گئی ہے نہ کہ بعد میں آنے والے رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر یہاں ”رسل“ سے مراد نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسول ہیں تو قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد صرف ایک رسول کی نبوت ہی کے کیوں قائل ہیں؟ جبکہ آیت میں ”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ“ جمع کے الفاظ آئے ہیں نہ کہ یا ایہا الرسل لان جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے رسول آسکتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت خود قادیانیوں کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ قادیانی صرف مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں۔

(5) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دے کر کہتے ہیں:

اهلنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

(الفتح: 7)

”اے اللہ ہمیں ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔“
یعنی ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید میں ہے:

يَقُومُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ
مُلُوكًا. (المائدہ: 20)

”(موسیٰ علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔“ لہذا ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی کو دیا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورہ فتح میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہذا امت محمدیہ ﷺ میں نبوت ثابت ہوئی۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آیت مذکورہ میں ”مُنْعَمٌ عَلَيْهِمْ“ کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی پیروی سے بندہ نبی بن سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی پیروی سے اللہ بن جائے گا؟ (نحوذ باللہ من ذلک) ! فرمان الہی ہے: ”وَانْهَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ“ (الانعام: 153) ”اور یقیناً یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی پیروی کرو۔“ کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر یا وزیر کے راستے پر چلنے والا وزیر بن جاتا ہے؟

قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پوری تاریخ نبوت میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی دعاؤں کے صلہ میں نبوت عطا کی گئی ہو اور ایسی چیز کی دعا کرنا لغو اور باطل ہے۔ نبوت تو عطیہ خداوندی ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم پوری امت کو ہے۔ گویا پوری امت کا ہر فرد اپنے لیے نبوت کی دعا کر رہا ہے اور یہ بدلتا باطل ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تشریحی نبی بھی تھے تو لازم ہوا کہ تشریحی نبوت کی بھی دعا کی جائے اور ہر شخص صاحب شریعت ہوا کرے۔ نبوت کسی پیغمبر کو دعاؤں سے نہیں ملی تھی، کیونکہ نبوت وہی ہے نہ کہ اکتسابی۔ اگر نبوت دعاؤں سے ملتی تو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں بنا، جس کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ جس دین میں اربوں انسانوں کی دعا قبول نہ ہو، وہ بہترین امت نہیں کہلا سکتی اور نہ اسے کہلانے کا حق ہے۔

”اِهْدِنَا“ جمع کا صیغہ ہے، اس حوالے سے قادیانیوں کے مطابق اس کا ترجمہ ہونا چاہیے: ”اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنا۔“ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی دعا بھی قبول نہیں ہوئی، ورنہ سب قادیانیوں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر سب نبی بن جائیں تو پھر امتی کہاں سے آئیں گے؟ تو کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لیے تیار ہے؟ نیز یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی؟ اگر اثبات میں ہے تو خود قادیانی مذہب کے خلاف ہے۔ یہ دعا نبی ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ ﷺ نبی منتخب ہو چکے تھے اور قرآن مجید بھی آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا؟ مزید یہ کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی؟ اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟ اور اگر یہ نبوت

طلب کرنے کی دعا ہے تو پھر مرزا قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا؟ کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا (اور یقین تو واقعی اسے نہیں تھا کہ عمر بھر اسی تذبذب میں جتلا رہا کہ وہ نبی ہے یا نہیں؟) یا اسے نبوت کے چمن جانے کا خطرہ تھا؟ (تاہم اسے محمدؐ یہی دعا بھلا اللہ پوری ہوئی ہے کہ اسے زمین پر بادشاہت بھی نصیب ہوئی ہے اور تمام رسولوں سے بے نیاز کر دینے والی دائمی رسالت بھی..... سو سلام ہو آخری رسول ﷺ پر کہ ہر امتی آپ کی نبوت و رسالت سے فیض یاب ہے)!!

(6) قادیانی اجرائے نبوت کے حوالہ سے ایک اور آیت کا حوالہ دے کر ترجمہ کرتے ہیں:

”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا“ (النور: 55)

(ترجمہ) ”تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے ان کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے جو وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے۔ اور ضرور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔“

قادیانی بزرگمذہب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سلطنت عنایت کرے گا، نہ یہ کہ نبی اور اس کے خلفا ہوں گے۔ اگر یہاں خلیفہ سے مراد غیر شرعی انبیاء ہیں تو حسب ذیل آیت کا کیا مطلب ہوگا:

”عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عُلُوُّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ“ (الاعراف: 129)

”قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین کا خلیفہ

بنادے۔“

بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت

کا سلسلہ بند ہے۔ آگے صرف خلفا ہوں گے۔ پھر یہ وعدہ خلافت بھی اس سے ہے جو مومن ہونے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ سے بھی متصف ہو۔ کیا صحابہ کرام ان دونوں صفات سے متصف نہ تھے؟ اگر تھے تو تشریحی یا غیر تشریحی نبوت کا دعویٰ انہوں نے کیوں نہ کیا؟

قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اس آیت سے ایسے خلفا مراد لیے ہیں جن کے مصداق خلفائے راشدین ہیں، چنانچہ آیت مذکورہ کے تحت مرزا قادیانی لکھتا ہے:

□ ”نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔“

(شہادت القرآن ص 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 355)

مزید کہتا ہے:

□ ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لیے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔“

(شہادت القرآن: ص 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) پھر کہا:

□ ”طال حاصل ان هذه الايات كلها منبهة عن خلافة الصديق وليس لها محمل اخر فانظر على وجه التحقيق واخش الله ولا تكن من المتعصبين۔“

(سراخلاصہ صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام آیات سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر دال ہیں۔ ان کا دوسرا کوئی اور محل نہیں۔ (انہیں کسی اور جگہ پر محمول نہیں کیا جاسکتا) آپ انہیں تحقیق کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نافرمانوں سے نہ ہو جائیں۔“

ان حوالوں میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کی اصلاح و تربیت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا بلکہ انبیاء کی بجائے مجددین اور خلفا آتے رہیں گے۔ استعلاف فی الارض سے مراد زمین کی حکومت و سلطنت ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ہے ”وہستعلفکم فی الارض“ اور مرزا قادیانی، حکمران تو کجا غلام ابن غلام تھا، پھر اس کو

تشریحی یا غیر تشریحی نبوت سے کیا سروکار؟ آیت میں وعدہ کیا گیا ہے کہ تمکین دین ہوگی جبکہ مرزا قادیانی زندگی بھر انگریز عدالتوں کی خاک چھانتا رہا اور انہیں کارہین منت رہا اور ان کا خود کاشتہ پودا ہونے پر قاصر رہا۔

آیت بتا رہی ہے کہ خوف کے بعد امن ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کے امن کا حال یہ تھا کہ بوجہ خوف اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی کتا رکھتا تھا اور محض خوف کی وجہ سے جج نہ کر سکا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

□ ”ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام ”شیر و تھا۔“ (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 298) (طرفہ لطیفہ ہے کہ نسلاً سگ ہے اور نام کا ”شیر و“۔ گویا ”آزیری لائن“ ہونے کے باوجود کتے کا کتا ہی ہے)۔

مذکورہ آیت میں خلفا کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ سے شرک نہیں کریں گے جبکہ مرزا قادیانی پکا مشرک تھا، کیونکہ وہ پچاس سال سے زائد عرصے تک حیات عیسیٰ کے عقیدے پر قائم رہا، پھر خود ہی اسے شرک قرار دے دیا تو وہ بقول خود پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک رہا۔ ظاہر ہے کوئی مشرک، نبی ہو سکتا اور نہ مسیح موعود، بلکہ کافر ہوتا ہے۔ جس امت کا نبی مشرک ہو، اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْعَىٰ إِلَيْهَا عَظِيمًا (النساء: 48)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو نہیں بخشنے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے، بخش دے!

(7) قادیانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے اکابرین کے لیے لفظ خاتم الحمد ثین یا خاتم المفسرین استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے لفظ خاتم النبیین استعمال کیا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاتم الحمد ثین، خاتم المفسرین یا خاتم المحققین وغیرہ

انسان کا کلام ہے۔ اس میں مبالغہ آمیزی شامل ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ وہ حقیقت پر مبنی کلام ہے۔ ایسے الفاظ کوئی شخص اپنے حسن ظن یا اپنے محدود علم کی بنا پر کہتا ہے اور درحقیقت وہ اسے ایسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور کہنے والا رسول نہ خدا ہے۔ بس اس میں یہی فرق ہے۔

قادیانی مزید کہتے ہیں کہ اگر لفظ ”خاتم“ کے ساتھ جمع کا صیغہ ہو تو اس کا ترجمہ آخری نہیں بنتا کیونکہ عربی میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 پر اپنے متعلق لفظ ”خاتم الاولاد“ استعمال کیا ہے۔ کیا یہ عربی کا لفظ نہیں ہے؟ قادیانی ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کا ترجمہ ہے افضل اور خاتم النبیین کا مطلب ہے، تمام نبیوں سے افضل۔ قادیانیوں کی یہی بات ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا کی کسی لغت یا ڈکشنری میں لفظ خاتم کا معنی افضل نہیں ہے۔ میرا تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر وہ خاتم کا معنی ”افضل“ کسی بھی ڈکشنری سے دکھا دیں تو میں ان کو منہ بولا انعام دوں گا۔ قادیانی ایک اور تاویل کرتے ہیں کہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا ترجمہ ہے مہر، لہذا خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کی مہر۔ یعنی نبی کریم ﷺ جس شخص پر مہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا۔ قادیانیوں کی یہ دلیل غلط اور باطل ہے کیونکہ اگر ”خاتم النبیین کا معنی آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں“ تو پھر کلام عرب سے قادیانی ایک مثال ہی پیش کر دیں۔ اگر قادیانیوں کا پیش کردہ یہ معنی تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ بتائیں کہ خاتم الاقوام کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے قوم بنتی ہے۔ خاتم الاولاد کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے۔

قادیانیوں کا یہ موقف سراسر غلط، باطل، تحریف اور جعل سازی پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر قرآن مجید کی کسی ایک آیت، احادیث نبویہ میں سے کسی ایک حدیث (خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو)، کسی ایک صحابی رسول کا قول، کسی ایک تابعی کا قول یا کسی بھی عربی لغت سے صرف ایک مثال پیش کر دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام قادیانی اٹھ لٹک جائیں تب بھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ”ختم

کرنے والا نبیوں کا“ کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر لفظ خاتم کو جمع کی طرف مضاف کیا ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے ”بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو جیسی ہے۔“ (نصرۃ الحق ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412) فی الاصل شروع میں مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور عام مسلمانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (الاحزاب: 40) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431، از مرزا قادیانی)

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی کا نام بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرتؐ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اگر ہم آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر عقلی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(حملۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 7 صفحہ 200، از مرزا قادیانی)

□ ”ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولكن رسول الله وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرتؐ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے ولكن رسول الله وخاتم النبیین۔“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)

□ ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں، جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ پر ختم ہوئی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

□ ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

ایک اور موقع پر اپنی کتاب میں لکھا:

□ ”میرے ساتھ (جزواں) ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔“

(تربیاتی القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بیان سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اس کے نزدیک آخر کے معنی ”سب سے آخر میں آنے والا، جس کے بعد کوئی دوسرا نہ ہو“ ہی تھے۔ اگر خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری ولد تھا اور مرزا قادیانی کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، بیٹا یا بیٹا، چھوٹا یا بڑا، غلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت اللعالم ﷺ کے بعد کوئی غلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل تشریف یا غیر تشریف کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ قادیانیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں مرزا قادیانی کے بعد مرزا کا باپ فارغ۔ اب مرزا قادیانی مہر لگاتا جائے گا اور مرزا قادیانی کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ قادیانیوں میں ہمت ہے تو وہ خاتم کا یہی ترجمہ کیا

کریں۔ اے کاش! قادیانی خاتم کا ترجمہ ”مہر“ کرتے ہوئے Seal اور Stamp کے فرق کو
بی ملحوظ خاطر رکھ لیا کریں۔

(8) قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے:

”قال النبی ﷺ لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى“

(ترمذی، رواہ احمد وابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! تو مجھ سے ایسے
ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ سے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے
لہذا حضرت علیؑ کو بھی وہی درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو
حاصل تھا۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضور نبی
کریم ﷺ ایک دفعہ جہاد پر روانہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے
علیؑ! تم میرے بعد مدینہ طیبہ کا تمام انتظام سنبھالنا اور لوگوں کے فیصلے کرنا۔ حضرت علیؑ کے دل
میں خیال آیا کہ اس طرح میں جہاد کے ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ غمزدہ ہوئے اور
جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر نبی طیبہ الصلوٰۃ والسلام نے
ارشاد فرمایا، اے علیؑ! کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تجھے معذوروں، اپاہج مردوں، عورتوں کی حفاظت
اور دیگر معاملات کے لیے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ یہ بات نہیں بلکہ میرے ہاں حیرتی وحی
حیثیت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ چونکہ دونوں خدا کے نبی
ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام بنا
کر جاتے تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نبی اور حضرت
ہارون علیہ السلام بھی نبی۔ جس طرح وہاں ایک نبی اپنے جس جانشین کو چھوڑ کر جا رہا تھا، وہ
نبی تھا، یہاں بھی یہی صورت حال ہے؟ حضور کریم ﷺ نے اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے
فرمایا ”انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي“ یعنی اے علی! تو مجھ سے
ایسے ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ قادیانیوں کو شرم کرنی

چاہیے کہ وہ حدیث بیان کرتے ہوئے کس قدر خیانت اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کا آخری جملہ حذف کر دیتے ہیں جس سے مفہوم میں شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(9) قادیانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ خاتم المہاجرین ہیں لیکن اس کے باوجود ہجرت اب بھی ہوتی ہے۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صحیح اور صریح دلائل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی کی بھی شرح اور تفسیر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

□ ”اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا وغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔“

(برکات الدعاء صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)
اسی لیے مرزا قادیانی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا:

□ ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لائیں بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 184 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی)
فرض محال اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ دلیل نہیں بنتی، کیونکہ فتح مکہ سے پہلے جو بھی مسلمان مکہ میں مقیم تھا، اس کے لیے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا فرض اور واجب تھا۔ حضرت عباسؓ مکہ فتح ہونے سے تھوڑا سا پہلے ہی مسلمان ہوئے تھے اور مدینہ کی

طرف ہجرت کی۔ حضرت عباسؓ ابھی راستے ہی میں تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہو گئی تو ہجرت مکمل نہ ہونے پر انھوں نے افسوس ظاہر کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا، اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں، آپ ”خاتم المہاجرین“ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات فتح مکہ کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے فرمائی جیسا کہ ”مباحث بن مسعود سلمیٰ“ اور ان کے بھائی ”مجالد بن مسعود سلمیٰ“ ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن اسلام پر بیعت ہے۔ (بخاری شریف) چنانچہ اس اعتبار سے حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے آخری مہاجر ہوئے۔

(10) قادیانی کہتے ہیں کہ ”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسجدی آخر المساجد“ ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد بھی دنیا میں روزانہ مسجدیں بن رہی ہیں، اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی یہ بات ان کے دجل و تلحیس کا شاہکار ہے۔ جہاں ”مسجدی آخر المساجد“ کے الفاظ حدیث میں آتے ہیں، وہاں ”آخر المساجد الانبیاء“ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ حضرت امی عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد الانبیاء“ ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“ (کنز العمال) انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ”مسجد نبوی“ ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ دنیا میں اس کی کوئی مسجد ہے۔ لہذا یہ حدیث مبارکہ ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔

(11) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: قولوا: خاتم

الانبیاء ولا تقولوا لانی بعدہ۔

”تم رسول اللہ ﷺ کو ”خاتم الانبیاء“ کہہ لیا کرو اور ”لانی بعدہ“ نہ کہا کرو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اس سے معلوم ہوا کہ ام المؤمنینؓ کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے

اور سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔

قادیانیوں کا یہ استدلال بھی صریح دھوکے اور التباس پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں موجود نہیں۔ البتہ ”مجمع البحار“ کے مکتبہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہذا نصوص شرعیہ و صحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر قول کو اس کے سیاق و سباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور ان عائشہؓ کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

□ وفي حديث عيسى انه يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويزيد في الحلال اي يزيد في حلال نفسه بان يتزوج و يولد له و كان لم يتزوج قبل رفعه الى السماء فزاد بعد الهبوط في الحلال فحينئذ يومن كل احدي من اهل الكتاب بيقين بانہ بشر و عن عائشة: قولوا: انه خاتم الانبياء ولا تقولوا: لاني بعده، وهذا ناظر الى نزول عيسى و هذا ايضا لا ينافي حديث لاني بعدي لانه اراد لاني ينسخ شرعه. (مکتبہ، مجمع البحار، صفحہ 58)

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہو گی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور یقین کر لیں گے کہ بلاشبہ وہ ایک بشر ہیں، الہ نہیں جیسا کہ عیسائی قبل ازیں ان کو الہ یا الہ کا جزو سمجھتے رہے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے جو یہ بات مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نزول عیسیٰ کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ”لانی بعدي“ کے منافی نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدی ﷺ ہی کے قمع ہوں گے۔“

اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کو نہ تو عقیدہ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے اجرا یا جواز کی قائل ہیں۔ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ ”لانی بعدی“ کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔ اس تفصیل سے سیدہ عائشہؓ کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگئی۔

مزید یہ کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ”خاتم النبیین“ اور ”لانی بعدی“ سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیاء کے بارے میں ہیں، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں علامہ زحری رقم طراز ہیں:

□ ”فان قلت کیف كان آخر الانبياء و عيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت معنى قوله آخر الانبياء انه لا ينبا احد بعده و عيسى معن نبى قبله.“

(الكشاف جلد 2، صفحہ 215)

”کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی کیونکر ہیں جبکہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو آپ کے سوال کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے ”آخر الانبیاء“ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔“

ام المومنین سیدہ عائشہؓ عقیدہ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

□ عن عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: لا یبقی بعدہ من النبوة الا المبشرات، قالو یا رسول اللہ وما المبشرات؟ قال: الرویا الصالحة یراها المسلم او تری لہ. (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6، صفحہ 129)

”ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ”میرے بعد نبوت میں سے سوائے ”مبشرات“ کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ”مبشرات“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔“

نیز ام المومنین سیدہ عائشہؓ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

□ الا خاتم الانبياء و مسجدی خاتم المساجد الانبياء.

(مسند الامام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 361)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی تعمیر کردہ

مسجد میں سے آخری مسجد ہے۔“

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کی قائل تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں!

قادیانی لاہوری جماعت کے امیر محمد علی لاہوری نے اپنی کتاب بیان القرآن جلد 2

صفحہ 1103 پر لکھا ہے:

□ ”اور ایک قول حضرت عائشہؓ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں کہ: ”قولوا

خاتم النبیین، ولا تقولوا لانی بعدہ“ ”خاتم النبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی

نبی نہیں۔“ اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نزدیک ”خاتم النبیین“

کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکورہ ہوتے۔ حضرت عائشہؓ کے اپنے قول میں

ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دو بطن

قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں ”خاتم النبیین“ کے معنی ”لانی بعدی“ کیے

گئے ہیں، ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر

اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ تھا

کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ”خاتم النبیین“ کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہؓ کا

قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا ”خاتم الانبیاء لانی بعدہ“ تو آپ نے کہا

”خاتم الانبیاء“ کہنا تجھے بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ

”خاتم النبیین“ واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو۔ اس

سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک

حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں۔“

محمد علی لاہوری قادیانی نے سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا

ہے، وہ یوں ہے:

□ ”عن الشعبي قال قال رجل عند المغيرة بن شعبه: صلى الله على

محمد خاتم الانبیاء لابی بعدہ، فقال المغيرة بن شعبه: حسبك اذا قلت: خاتم الانبیاء، فانا كنا نحدث ان عيسى عليه السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله وبعده۔“ (تفسیر الدر المنثور جلد 5، صفحہ 204)

”معنی سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو محمد ﷺ پر جو کہ ”خاتم الانبیا“ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تو مغیرہ نے فرمایا: تمہارے لیے ”خاتم الانبیا“ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ ”لانی بعدہ“ کہنے کی ضرورت نہیں)۔ کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ ﷺ سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔“

اس پوری تفصیل اور سیاق و سباق سے سیدنا مغیرہ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہو گئی کہ وہ بھی حتمی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزول عیسیٰ ”بن مریم“ کے پیش نظر انہوں نے ”لانی بعدہ“ کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔

(12) قادیانی کہتے ہیں کہ ”نیک خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ ﷺ میں باقی ہے۔ اس جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور اب نبی آ سکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی اس دلیل کی اساس بھی جہل ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اچھا اور نیک خواب بشارات میں سے ہے جسے حدیث پاک میں نبوت کا چھالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ کہاں مکمل نبوت اور کہاں نبوت کا چھالیسواں حصہ! جس طرح آپ ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ ایک دھاگے کو کپڑا اور ایک ٹائر کو گاڑی نہیں کہہ سکتے، اس طرح نبوت کے 1/46 حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

(13) قادیانی کہتے ہیں کہ ”قرآنی آیت ”مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“ میں لفظ احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔“

قادیانیوں کی یہ بات تو ہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے۔ چودہ سو سال سے آپ ﷺ کی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بشارت ”من بعدی“ کے الفاظ کے ساتھ دی تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس کا مصداق آپ ﷺ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”انا بشارۃ عیسیٰ“ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسمہ احمد کا مصداق کیسے بن گیا؟

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے منیر انکوائری ٹریبونل قائم ہوا جس میں جید علمائے کرام پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پیش ہوا۔ ایک موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے مذکورہ بالا آیت پڑھی اور کہا کہ اس میں ”احمد“ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہاں عدالت میں موجود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ آیت میں تو لفظ احمد ہے جبکہ اس کے باپ کا نام غلام احمد تھا۔ اس پر بشیر الدین نے کہا کہ غلام کاٹ دیں، احمد رہ جائے گا۔ اس پر شاہ جی نے برجستہ کہا کہ میرا نام عطاء اللہ ہے۔ عطا کاٹ دیں، اللہ رہ جاتا ہے۔ لہذا میں نے اس آلو کے پٹھے کو نہی بنا کر بھیجا ہی نہیں۔ اس پر کمرہ عدالت کشت وعفران بن گیا اور بشیر الدین محمود فوراً عدالت سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

(14) قادیانی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں، آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔

اگر قادیانیوں کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خاتم النبیین کا وصف آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا۔ کیونکہ اس طرح تو ہر نبی (حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ) اپنے سے پہلے نبی کا خاتم اور آخر ہے۔

(15) قادیانی کہتے ہیں کہ ”آپ ﷺ کے بعد تمیں جموٹے دجال آئیں گے۔ باقی سچے آئیں گے۔“

قادیانیوں کی یہ دلیل نہایت احمقانہ اور تلخس پر مبنی ہے۔ حالانکہ اس حدیث مبارکہ کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”لانی بعدی“ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ﷺ کے بعد بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہوئے مگر جن جھوٹے مدعیان نبوت کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا یا جن جھوٹے مدعیان نبوت کی حکومتیں قائم ہوئیں، یا جن کا مذہب پھلا پھولا، ان کی تعداد تیس ہوگی۔ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی ان تیس دجالوں کذابوں میں شامل ہے۔

حق اور باطل کو اس طرح ملایا جائے کہ حق لوگوں کے سامنے باطل کے ساتھ ملوث ہو کر رہ جائے، اسے دجل کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا شمار کاذبین کے ساتھ ساتھ دجالین میں بھی بجا طور پر ہوتا ہے۔ وہ اپنے تمام دعاوی میں ایسی چال چلا ہے کہ اپنے ہر غلط موقف کے ساتھ اس نے کسی سچائی کو جوڑا اور پھر سچ کو ملخس و مشتبہ کر دیا۔

(16) قادیانی کہتے ہیں کہ ”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔“

قادیانیوں کی یہ بات بھی دجل پر مبنی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت آپ ﷺ سے پہلے کی مل چکی ہے۔ اس کے باوجود جب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی ﷺ کی مکمل پیروی کریں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

(17) قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امت محمدیہ ﷺ اس سے کیوں محروم ہو گئی ہے؟

قادیانیوں کے اس بھوٹے سوال کا یہ جواب دینا چاہیے کہ کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ جب اس میں اضافہ و ترمیم نہیں ہو سکتا تو قادیانیوں کو نبوت کے بند ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟ جس طرح سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبوت نعمت ہے اور یہ جاری رہنی چاہیے تو قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے بعد کون نبی ہے؟ مرزا قادیانی کے بعد یہ نعمت کیوں بند ہو گئی؟ اور نبوت کا دروازہ چودھویں صدی میں صرف مرزا قادیانی پر کھل کر کیوں بند ہو گیا؟ مرزا قادیانی سے پہلے کسی مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس کے بعد قادیانی جماعت میں کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیروی میں مولوی یار محمد قادیانی، احمد نور کاظمی قادیانی، عبداللطیف گناچور قادیانی، الہی بخش ملتانی قادیانی، محمد بخش قادیانی، چراغ دین جمونی قادیانی اور عبداللہ تھاپوری قادیانی وغیرہ نے نبوت کے دعوے کیے اور کہا کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے زیادہ منصب نبوت کی تذلیل اور کیا ہو گی؟

(18) قادیانی کہتے ہیں کہ ”استحارہ کرنا سنت ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں بھی مسلمان استحارہ کر لیں۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ استحارہ بے شک سنت ہے مگر یہ ایسے کاموں میں ہوتا ہے جن کا کرنا یا نہ کرنا مباح ہو۔ کسی ایسے امر میں استحارہ کرنا جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کر دیا ہو، جائز نہیں۔ جیسے ایک ماں نکاح کے لحاظ سے اپنے بیٹے پر حرام ہے۔ لیکن کوئی بیٹا یہ استحارہ نہیں کر سکتا کہ میری ماں مجھ پر حلال ہے یا حرام۔ ایسا کرنے والا حدود اللہ کو توڑنے والا کہلائے گا۔ حرید کوئی مسلمان نماز کی فرضیت یا عدم فرضیت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے لیے استحارہ کرے گا، وہ فی النور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نعوذ باللہ) شک ہے۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے دور میں ہی اس کے صدق و کذب پر استخارہ ہو گیا تھا جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے: ”حضرت عبدالرحمن صاحب اور ان کے رفیق نیت میاں عبدالحق غزنوی کے استخارہ پر وہ ہنس القرین ترت حاضر ہو گیا اور ان کی زبان پر جاری کرا دیا کہ وہ شخص یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) جہنمی ہے اور ملحد ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے بھی ایک دفعہ استخارہ کیا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ غلام حسین نامی ایک شخص مرزا قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ وہ 25 سال سے غائب تھا۔ اس کی جائیداد اس کی بیوی جو مرزا احمد بیگ کی ہمیشہ تھی، کے نام منتقل ہو گئی۔ اب وہ عورت اپنی جائیداد اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرنا چاہتی تھی مگر اس کے لیے مرزا قادیانی کی عدالت میں گواہی یا بیان ضروری تھا۔ اس نے مرزا قادیانی سے درخواست کی کہ آپ اس سلسلہ میں متعلقہ دستاویز پر دستخط کر دیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں استخارہ کرے گا۔ استخارہ اس لیے کہ اگر غلام حسین زعمہ ہے تو اس کا حق نہ مارا جائے اور اگر غلام حسین زعمہ نہیں تو آپ کا حق نہ مارا جائے۔ لہذا چند دنوں بعد مرزا قادیانی نے استخارہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اشارہ ہوا ہے اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم (جس کی عمر 12 سال تھی) کا نکاح میرے ساتھ کر دے تو میں عدالت میں بیان دوں گا ورنہ میرا صاف جواب ہے۔ یعنی اگر محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے تو غلام حسین مرگیا اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دے دوں گا۔ اگر محمدی بیگم کا رشتہ نہ دیا تو غلام حسین زعمہ ہے اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دوں گا نہ کسی دستاویز پر دستخط کروں گا۔ مرزا قادیانی کی عیاری اور چالاکی ملاحظہ کریں کہ استخارہ غلام حسین کے متعلق کہ وہ زعمہ ہے یا مردہ اور جواب محمدی بیگم کے رشتہ کے متعلق۔ لعنت ہے مرزا قادیانی کے استخارہ پر!

(19) آخر میں قادیانیوں سے ایک سوال ہے کہ بتایا جائے، خاتم النبیین کون ہے؟ میرے خیال میں قادیانیوں سے نبوت ختم یا نبوت جاری کی بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان اور قادیانی دونوں ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمان حضور نبی

کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی گروہ مرزا قادیانی پر۔ عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں اگر کوئی نبی آیا تو مرزا قادیانی آیا اور اس کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ قادیانی، قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا احادیث نبویہ میں سے کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس سے ثابت ہو کہ اب مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ قادیانیوں نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لیے جو تحریفات کی ہیں، ان کا مقصد صرف اور صرف مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کے بعد قادیانی بھی نبوت بند تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

□ ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(ہیئۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی)

□ ”چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا، وہ میں ہوں۔ اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔“

(ایک قلعی کا ازالہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

□ ”ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی

ہے۔“ (کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 60، 61 از مرزا قادیانی)
 □ ”امت محمدیہ ﷺ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آ سکتے۔ چنانچہ
 نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے
 اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ کسی اور نبی کے آنے
 کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے بلکہ لانی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما
 دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔“
 (رسالہ تحفۃ الاذہان قادیان مارچ 1914ء)

مرزا قادیانی نے اگرچہ چھوٹی بڑی 100 کے قریب کتب چھوڑی ہیں۔ اگر وہ اس
 بات کا قائل نہ ہوتا کہ وہ آخری نبی ہے تو وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا اور اپنی
 امت کو اس کی نشانیاں بتاتا تا کہ وہ اسے پہچان سکے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔
 قادیانی گروہ بھی کسی نئے نبی کا منتظر نہیں ہے بلکہ وہ مرزا قادیانی کو ہی آخری نبی مانتا ہے۔



نبوت حاضر ہیں!

نبوت بند ہے

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جاننے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا، ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس عقیدے سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تواتر سے آپ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی وجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو ختم نبوت کے اس مفہوم میں شک ہو، اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی یقیناً شک ہوگا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اولین وجہ علیحدگی، آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہے، ہم تاسف کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا مذہب نہ صرف بحث مسئلہ میں دیانت اور مذہبی تقدس کی نفی کے مترادف ہے۔ قادیانی امت کا قادیانی یا ربوی فرقہ اگرچہ قطعی طور پر مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کا لاہوری مذاہب سے نزاع اسی عنوان پر ہے، بیسیوں مناظرے ان دونوں گروہوں کے مابین ہو چکے

ہیں اور قادیانی، لاہوری مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات سے منحرف قرار دینے کی سب سے بڑی وجہ اسی امر کو قرار دیتے ہیں کہ لاہوری گروہ نے 1914ء میں مرزا محمود سے شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کر دیا تھا اور اب تک وہ اسی طرز کو اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ 1913ء تک تمام لاہوری مرزائی، اہل قادیان و ربوہ ہی کی طرح مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرتے تھے۔

اسی طرح قادیانی، تمام امت مسلمہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی دلیل ان کے ہاں یہ ہے کہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قادیانی، مسلمانوں کا مذہبی، سوشل اور معاشرتی بائیکاٹ بھی اسی وجہ سے کیے ہوئے ہیں کہ مسلمان اس وقت کے نبی کے منکر ہیں۔

امت کے اس تیرہ سو سالہ اجتماعی ایمان و عقیدے ہی کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی ایسا شخص جو اپنے اقوال و اعمال کی قطعی شہادتوں کے باعث اس معاملے میں انتہائی خائن شخص ثابت ہوا، اپنی تمام تر ضلالت کے باوجود اپنے ابتدائی دعویٰ الہامیہ۔۔۔۔۔ زمانہ براہین احمدیہ۔۔۔۔۔ کے رابع صدی بعد تک اسی مفہوم ختم نبوت کو پیش کرتا رہا۔ ملاحظہ فرمائیں چند واضح اعتراضات:-

وحی رسالت بند ہے

(1) ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین جو سبط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ ہدایہ وحی رسالت مسدود ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 411، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ 533 پر)

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن

(2) ”یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی

رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ کو مضمون میں قرآن

شریف سے توارور رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 314، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 414 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 534 پر)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے
(3) ”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین
میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات
رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 577 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 535 پر)

وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

(4) ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل
حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)

نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

(5) فرقان مجید کے اصول حقہ کا محرف اور مبدل ہو جانا یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت
پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عند الحقل محال اور ممتنع ہوا تو نئی شریعت اور نئے
الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو، وہ بھی محال ہوتا
ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔“
(بماہین احمدیہ صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 537 پر)

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

(6) ”اور (اللہ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ
ہمارا امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لیے ہے اور وہ وحدہ
الشریک ہے، اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس
بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“
(من الرحمن صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 538 پر)

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

(7) ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: 40) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 331، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 539 پر)

(8) (ترجمہ) ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین“ یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے، اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(حملۃ البشری صفحہ 34، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

(9) ”نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔“

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

حدیث لانی بعدی مستند ہے

(10) ”حدیث لانی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔“

(ایام الصلح صفحہ 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 542 پر)

(11) ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 199، 200 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 543، 544 پر)

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

(12) ”ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام“

(سراج منیر صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 93 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 545 پر)

ہر شخص جو علم ادب سے واقف ہے، بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ لفظ ”ہر“ میں تمام اقسام نبوت شامل ہیں۔ خواہ وہ حقیقی ہو یا غیر حقیقی، مستقل ہو یا غیر مستقل، تشریحی ہو یا غیر تشریحی، ظلی ہو یا بروزی، سب کے اختتام پر دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

(13) ”ختم شد ہر نفس پاش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے“

(براجین احمدیہ ضمیمہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 19 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 546 پر)

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

(14) ”خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی، آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔“

(نور القرآن صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 547 پر)

(15) ”اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ

کا وجود تھا، کمال کو پہنچ گئیں۔“
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 548 پر)

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

(16) ”میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔“
(چشمہ معرفت صفحہ 324 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 549 پر)

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں

(17) ”میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں، یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قبیح ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول ﷺ کی پیروی سے دیے جاتے ہیں۔“
(حک مقدس صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 156 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 550 پر)

ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کاذب اور کافر ہے

(18) ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی..... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551، 552 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت

(19) ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر

(20) ”وما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم

کافرین..... ادعی النبوة وانا من المسلمین. (ترجمہ:) مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔“

(حاشیہ البشری صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 554 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج

(21) ”خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 555 پر)

مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی

(22) ”اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشهاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و سیدنا انی نبی او رسول علی وجه الحقیقة والافتراء وترك القرآن و احکام الشریعة الفراء فهو کافر کذاب. غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔“

(انجام آختم صفحہ 28، 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28، 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 556، 557 پر)

وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو

(23) ”اے لوگو، اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 معراج روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر)

ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

(24) ”دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے، یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا دعویٰ مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توفیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں، یہ نکتہ جینیوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 232 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 559 پر)

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے

(25) ”کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔“

(انجام آتم صفحہ 27 معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 560 پر)

ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں

(26) ”ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت منہ شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استحقاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتے ہیں۔“

(انجام آتم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر)

یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا

(27) ”پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آ جاتے ہیں تو افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 562 پر)

معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں

(28) ”معاذ اللہ ان ادعی النبوة بعد ما جعل اللہ لیہنا و میلنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔“

ترجمہ: خدا کی پناہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا تو میں نبوت کا مدعی بننا۔

(حملۃ البشریٰ صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 563 پر)

اب نی نہیں، مجدد آئیں گے

(29) ”اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعتیہ کی اور بد اعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ تو حید اور راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجے سے محروم نہیں رکھا۔“

(نور القرآن صفحہ 10 منہجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 564 پر)

ہمارا مذہب

(30) زعشق فرقان و غیبریم
بدیں آدمیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک حصہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور لوازم سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منہاب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ اہل نبی و نبیہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اہل عروج بجز اقتدا اس امام المرسل علیہ السلام کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز ہی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 565، 566 پر)

اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے

(31) (ترجمہ) ”میرا اعتقاد ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں، اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد مصطفیٰ ﷺ کے نہیں، جس پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں، اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی جو چشمہ حق و معرفت ہے، میں جیروی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون باجماع صحابہ صحیح قرار پائی ہیں۔ نہ ان پر کوئی اضافہ کرتا ہوں اور نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زعمہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا، اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔“

(انجام آتھم صفحہ 143، 144، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143، 144 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 567، 568 پر)

اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے

(32) ”غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“

(ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 569 پر)

اعتراف حقیقت

(33) ”خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔“

(راز حقیقت صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 165 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

اہم نکات

قارئین کرام: اس باب میں آنجنابی مرزا قادیانی کی کتب سے جو مذکور

اقتباسات پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ اور اہم نکات درج ذیل ہیں۔ بقول مرزا قادیانی:

- 1- اب وحی رسالت بند ہے۔
- 2- حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت ناممکن ہے۔
- 3- حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے۔
- 4- اب وحی رسالت ناقیامت منقطع ہے۔
- 5- قرآن مجید کا محرف ہونا، نئی شریعت اور نئے الہام کا نازل ہونا عندا عقل ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔
- 6- رسول کریم ﷺ اس بات میں واحد ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔
- 7- قرآن مجید کی آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: 40) صاف دلالت کر رہی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔
- 8- اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو باطل ہے۔
- 9- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔
- 10- روئے زمین پر تمام آدم زادوں کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ اب اور کوئی رسول نہیں۔
- 11- حدیث ”لانی بعدی“ کے ہوتے ہوئے یہ کس قدر جرات، دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی بھروی کر کے خاتم الانبیاء کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے۔
- 12- قرآن شریف اپنی آیت کریمہ ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔
- 13- حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی۔
- 14- حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا۔
- 15- خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرام کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ رسالت کمال تک پہنچ گئی۔

- 16 تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر ہمارے سید و مولا ﷺ پر اپنے کمال کو پہنچ گئیں۔
- 17 میں اس بات پر ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہیں اور ان کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔
- 18 میرا نبوت کا کوئی دھوی نہیں۔ ضروری نہیں جو الہام کا دھوی کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔
- 19 میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔
- 20 ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔
- 21 میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ میری اس تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔
- 22 میں نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتا ہوں۔
- 23 یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نبوت کا دھوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔
- 24 میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔
- 25 جو شخص نبوت کا دھوی کرے، بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔
- 26 مسلمانوں کی اولاد کھلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو۔ خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔
- 27 میں مسلمانوں کے سامنے اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔
- 28 جو شخص رسالت اور نبوت کا دھوی کرتا ہے، وہ بد بخت اور مفتری ہے۔
- 29 جو لوگ میری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ مجھے معجزات انبیاء کرام علیہم السلام سے انکار ہے یا میں نبوت کا دھویدار ہوں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ

کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتا، یہ سراسر افتراء ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میں ان سب باتوں کا قائل ہوں اور ان عقائد کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والا خردہ یقین رکھتا ہوں۔

30- میرے مخالف افتراء کے طور پر مجھ پر تہمت لگاتے ہیں کہ گویا میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

31- معاذ اللہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد میں نبوت کا دعویٰ کروں۔

32- اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے۔

33- ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اگر کوئی اس کے برخلاف عقیدہ رکھے تو وہ جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے۔

34- میرا اعتقاد ہے کہ جو شخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

35- وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، ان سب کو ماننا ہوں۔ آسمان اور زمین کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہی میرا مذہب ہے۔

36- خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔



نبوت حاضر ہیں!

نبوت جاری ہے

مسلمانان عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عقیدت اور جہاد کی روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کے ایما اور لالچ پر سیالکوٹ کی ضلع کچہری کے ایک فشی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بد بخت شخص گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے پہلے خود کو صیانت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر بتدریج مجدد، محدث، اسی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار امر و نہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے ادعا تک جا پہنچا۔ یعنی باقاعدہ نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اعلان کیا وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ)!

قارئین محترم! گذشتہ باب میں آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ”نبوت بند ہے“ اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ کلام، اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ اگر نبی نبوت کے اقوال میں اختلاف ہو تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے، اور آنجہانی مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مخبوط الحواس کون؟

”اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض

اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 571 پر)

پاگل اور منافق کون؟

(35) ”ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

(ستہجین صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 572 پر)

سچے عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی

(36) ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بیک وقت متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ستہجین صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 573 پر)

چونکہ مرزا قادیانی خود مدعی نبوت ہے، اس لیے اس کے صدق و کذب کے پرکھنے کی ایک آسان سی صورت یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے آیا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو نہیں پایا جاتا؟ اگر اس کی تحریروں میں تناقض و تعارض پایا جاتا ہو تو بحوالہ فیصلہ قرآنی، مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں کاذب قرار پاتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے بیترہ بدلتے ہوئے اپنے سابقہ عقیدہ میں بددیانتی سے انحراف کیا اور ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ پر چوٹ لگاتے ہوئے نبوت کے جاری ہونے پر اصرار کیا اور خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ جبکہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ خَيْرٌ. (الانعام: 93)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون جو ہاندھے اللہ پر بہتان یا کہے مجھ پر وحی اتری اور اس پر وحی نہیں اتری کچھ بھی (جیسا کہ مسلمہ کذاب یا مرزا قادیانی)۔

یہ آیت کریمہ ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان اور ناحق تہمت لگاتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت و وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔

□ فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه. (زمر: 32)
ترجمہ: سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جبکہ وہ اس کے پاس پہنچی، جھٹلاوے۔

□ لنجعل لعنة الله على الكاذبين. (آل عمران: 61)

ترجمہ: اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔
آئیے! مرزا قادیانی کے نئے عقیدہ کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نئی نہیں محدث

(37) ”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توفیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رد سے بیان کیے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلاء، مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں، میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور ففاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے مکہ مراد لیے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے: عن ابي هريرة قال قال النبي ﷺ قد كان ليمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یكلمون من غیر ان یكونوا انبیاء فان ى ک فی امتی منهم احد لعمرو۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ 521 پارہ 14 باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے معنی میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا عذر یہ ہے کہ بجائے لفظ

نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 257، 258، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 574، 575 پر)

محدث نہیں نبی

(38) ”اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی صفحہ 68)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔“
(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین شمس) (عکس صفحہ نمبر 576 پر)

ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب

(39) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں

اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فتا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے، تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزاریسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک۔ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 577 پر)

ایک غلطی کا ازالہ

(40) ”ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک محبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو عداوت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توجیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 578 پر)

میرے پاس جبرائیل آیا

(41) ”میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے جن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ

اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا..... اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے، اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔“
(ہدیۃ الوحی صفحہ 103، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 579 پر)

امور غیبیہ کی نعمت

(42) ”یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔“
(ہدیۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 580 پر)

خدا تعالیٰ کی وحی

(43) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دھوئی امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔“
(ہدیۃ الوحی صفحہ 378، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 581 پر)

کثرت وحی

(44) ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“
(ہدیۃ الوحی صفحہ 391، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 582، 583 پر)

بارش کی طرح وحی نازل ہوئی

(45) ”مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک بار سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153، 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584، 585 پر)

23 برس کی متواتر وحی

(46) ”میں خدا تعالیٰ کی تجیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس ک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 586 پر)

امتی بھی، نبی بھی

(47) ”جس قدر نبی گزرے ہیں، ان سب کو خدا نے براہ راست جن لیا تھا۔ حضرت کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 28 (حاشیہ) روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 587 پر)

خدا کا فرستادہ

”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ تھا، مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 62، معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 588 پر)

ہم نبی اور رسول ہیں

(49) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 589 پر)

خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا

(50) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“
(اربعین نمبر 3 صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 590 پر)

سچا خدا

(51) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 591 پر)

تو بھی ایک رسول ہے

(52) ”جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔“
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 592 پر)

قادیان، رسول کا تخت گاہ

(53) ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جس تک کہ ظالمون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوشاک چاہی سے رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام احوں کے لیے نکان ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ 14، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 593 پر)

خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے
(54) ”کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے سچ موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“
(حجۃ الہی صفحہ 387، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 594 پر)

سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول

(55) ”وقل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“
اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔
(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات صفحہ 292، طبع چھام، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 595 پر)

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا

(56) ”ما ارسلنا الیکم رسولاً قطعت علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔“
”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“
(حجۃ الہی صفحہ 182، معراج روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 596 پر)

خدا کا مرسل

(57) ”تیس۔ انک لمن المرسلین۔“
اے سرور! تو خدا کا مرسل ہے۔
(حجۃ الہی صفحہ 187، معراج روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

تیری خبر قرآن وحدیث میں

(58) ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت مصداق ہے کہ ”هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله“ (اعجاز احمدی صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 598)

نبوت کا دروازہ کھلا ہے

(59) ”پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے، براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی (ہدیۃ النبوة حصہ اول صفحہ 226، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 540، از مرزا بشیر الدین) (عکس صفحہ نمبر 599)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی

(60) ذیل میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب کا ایک اقتباس پیش خدمت جس میں وہ مرزا قادیانی کے حوالہ جات نقل کر کے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔ مرزا قادیانی نبی ہے۔

(19) ”میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے (نزل اسح صفحہ 19)

(20) ”میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیہ کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“ (نزل اسح صفحہ 3 حاشیہ)

(21) ”ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔“ (نزل اسح صفحہ 48)

(22) ”اس فیصلہ کرنے کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ 318)

(23) ”اس طرح پر، میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189)

(24) ”خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء)

(25) ”ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دھوئی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1)

(26) ”میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر پچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3)

(27) ”اس واسطہ کا ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؑ میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)

(28) ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(29) ”میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشین گوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(30) ”پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ، مخاطبہ الہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(31) ”ہمارا دھوئی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ

جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشین گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔“ (بدر 5 مارچ 1908ء)

(32) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں، اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔“

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(33) ”میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید آقا کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔“

(آخری خط مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(36) ”کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔“ (لیکچر سیا لکوٹ صفحہ 33)

(37) ”اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستہ باز مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابو جہل ہو، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 90)

(ہدیۃ النبوة حصہ اول صفحہ 208 تا 211، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 523 تا 526، از مرزا بشیر الدین محمود)
(عکس صفحہ نمبر 600، 603 پر)

امرتی کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے

(61) ”5 مارچ 1908ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی

ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک جواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا

کہ ان کا ایک شعر ہے۔

من عیسم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم وز خداوند منذرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)

کی خدمت میں کیا جس پر حضور نے فرمایا کہ

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب

کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل پر نظر کرو، وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا، وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے، جیسی تو لا ینخالفون لومة لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں، بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جس سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو، پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ کھل آتا ہے۔ یہ اس لیے ناان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے، پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کے نبوت کے مدعی ہیں، ہمارا مذہب تو یہ

ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں،

آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیے، صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہرے چماروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الہیہ ہونا چاہیے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں اور بلحاظ کیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو، ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے، اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں، امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے۔“ (بدر 5 مارچ 1908ء جلد 7 نمبر 9 صفحہ 2) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، از مرزا قادیانی)

(ہدیۃ النبوة صفحہ 272 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 580، 581 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 604، 605 پر)

گردن پر تلوار

(62) ”اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا، تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں۔ اور ضرور آ سکتے ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3، صفحہ 127، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ 606 پر)

نبوت کا قادیانی تصور

(63) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہرہ یعنی بھگل ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جو بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گلوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر بہ عہدِ محمد

ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 607، 608 پر)

منافق کون ہے؟

(64) ”یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا

ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 609 پر)

کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر

(65) ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور

پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سوروں اور

بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ برائے احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

اہم نکات

آنجنہانی مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ

ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

1- وہ شخص مجبوط الحواس ہوتا ہے جس کی تحریروں میں کھلا تضاد پایا جائے۔

2- ایک دل سے دو متضاد باتیں نہیں کل سکتیں کیونکہ اس طرح وہ شخص پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔

3- کسی سچے عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تضاد نہیں ہوتا۔

4- پاگل، مجنوں اور منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔

5- میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔

6- میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔

7- ختم نبوت کا عقیدہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے

ہو گیا ہے، لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ ایسا مذہب، شیطانی مذہب ہے جو جہنم کی طرف

لے جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

- 8 خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اس میں میرے لیے رسول، مرسل اور نبی کے الفاظ سیکڑوں دفعہ استعمال ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 9 میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، خدا کی وحی لے کر بار بار آئے۔ (نعوذ باللہ)
- 10 مجھ سے خدا تعالیٰ نے اس قدر مکالمہ کیا اور اس قدر فیہی امور ظاہر کیے کہ گزشتہ 13 سو برس میں میرے علاوہ کسی کو یہ نعمت عطا نہیں ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 11 میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 12 اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ دوسرے تمام لوگ اولیاء، ابدال اور اقطاب جو اس امت میں گزر چکے ہیں، نبوت کے مستحق نہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 13 خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر نازل ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 14 میں اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جس طرح خدا کی دوسری وحیوں پر جو مجھ سے پہلے نازل ہوئیں۔ (نعوذ باللہ)
- 15 خدا تعالیٰ کے الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے، وہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 16 ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 17 خدا نے اس عاجز کو رسول بنا کر بھیجا۔ ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ۔
- 18 سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 19 مجھے الہام ہوا کہ تو بھی ایک رسول ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا۔
- 20 وحی سے ثابت ہے کہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 21 میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے، اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو 3 لاکھ کے قریب ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 22 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت **وَقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ** جمعاً دوبارہ مجھ پر نازل کی کہ اے مرزا! کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف

خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (نعوذ باللہ)

23- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت یسن، الک لمن المرسلین دوبارہ مجھ پر نازل کی اور کہا اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے۔ (نعوذ باللہ)

24- خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کا مصداق ہے۔ (نعوذ باللہ)

25- یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (نعوذ باللہ)

26- جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

27- ہم نبی ہیں، امر حق پہنچانے میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔

28- ایک چوہ ہڑہ جو پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہو، چوری اور زنا کا مرتکب ہو، جیل میں بند رہ چکا ہو، گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے مارے ہوں، اس کی ماں، دادیاں اور نانیاں ایسے ہی نجس کام میں مشغول ہوں، سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہوں۔ ممکن ہے وہ مسلمان ہو جائے اور رسول اور نبی بھی بن جائے۔ (نعوذ باللہ)

29- جو شخص خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ ایسا شخص کتوں، سوروں اور بندروں سے زیادہ بدتر ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ

1908ء میں مرزا قادیانی جہنم واصل ہوا۔ اس کے بعد حکیم نور الدین خلیفہ بنا۔ 1914ء میں اس کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ مرزا قادیانی کا دیرینہ دوست مولوی محمد علی لاہوری چاہتا تھا کہ وہ قادیانی خلافت کا زیادہ حق دار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ”خلافت“ خاندان سے باہر نہ جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اس قادیانی گدھی پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد محمد علی لاہوری اپنے ساتھیوں سمیت قادیان چھوڑ کر لاہور آ گیا اور یہاں اپریل 1914ء میں ”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام“ کے نام سے نئی تنظیم بنا کر کام شروع کر دیا۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی لاہوری مرزا

قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کو نہ صرف ماننا تھا بلکہ پورے زور و شور کے ساتھ اسکی تبلیغ و تشہیر بھی کرتا تھا۔ اس نے پورے زور قلم کے ساتھ اپنے پرچہ میں تحریر کیا:

□ جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔..... اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی

کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں

والا سلوک کرتا ہے، اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف

ورزی کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی

نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔“ (ریویو آف ریلیجنز جلد 7 صفحہ 294)

□ ”معلوم ہوا کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق

رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن

کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی

الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس

زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا

ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 16، 42 اکتوبر 1913ء)

□ ”ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی

(مرد قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل

ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 35، 7 ستمبر 1913ء)

بقول پروفیسر محمد الیاس برٹی: ”قادیانیوں کی ان دونوں جماعتوں میں درحقیقت

کوئی فرق نہیں بلکہ یہ اختلاف اور نزاع صرف اقتدار کا ہے اگر مولوی محمد علی کو مرزا محمود کی جگہ

خلافت مل جاتی تو وہ بھی وہی کہتا جو امام قادیانی کہتے ہیں۔..... ان دونوں فرقوں میں صرف اتنا

فرق ہے کہ ایک کا رنگ گہرا اعتابی اور دوسرے کا ہلکا گلابی ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک

دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں بلکہ بناوٹی ہے۔“

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از پروفیسر محمد الیاس برٹی)



ثبوتِ حاضرین!

اللہ تعالیٰ
کی توفیق

1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ ہی کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C اور 298-C کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد کے مصداق، آئیے بوجھل دل کے ساتھ روح فرسا قادیانی عقائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجا پھٹنے کو آتا، دل کھڑے کھڑے ہوتا، آنکھیں خون کے آنسو روتی، سینہ جھلنی ہوتا، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس! اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں ایسے گستاخانہ، دل آزار اور کفریہ عقائد کی سرعام تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے!!!

۔ آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ تعالیٰ تمام کائناتوں اور جہانوں کا واحد حقیقی خالق و مالک اور پروردگار ہے۔

وہ وحدہ لا شریک ہے۔ وہ زندگی، رزق اور موت بلکہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ وہ روز قیامت کا مالک ہے۔ وہ سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ سب تعریفیں صرف اُسی کے لیے ہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر یا برابری کرنے والا نہیں۔ وہ ازل سے ابد تک یکتا و یگانہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ اکیلا ہے جسے فنا نہیں۔ اسے کسی نے جہنم نہیں دیا اور نہ اُس نے ہی کسی کو جہنم دیا۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے نظیر و بے مثل ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔ اُسے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ وہ تھکا بھی نہیں۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اس کا باب رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کا غضب محدود اور رحمت لامحدود ہے۔ ایک ماں کو اپنے بچے سے جس قدر محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے منکروں کو بھی مایوس نہیں کرتا۔ وہ ستارہ محبوب ہے۔ وہ ہمارا اصل محافظ و نگہبان ہے۔ اولاد، زندگی، موت، صحت، بیماری، عزت، ذلت، کامیابی، ناکامی، خوشی، غمی، امیری، غریبی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ وہ ہر انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے، وہ دعاؤں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ گن کہتا ہے تو ہر چیز جو وہ چاہتا ہے، خود بخود وجود میں آ جاتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکومت ہے۔ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، وہ ہر چیز سے علیم وخبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی ذات، صفات اور کمالات لامحدود اور بے پایاں ہے۔ پوری کائنات میں صرف اُسی کی تجلیات کا ظہور ہے۔ وہی اول و آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ اس کی عظمت جیلہ و ابراہیم میں نہیں آ سکتی۔ اس کا جلال انسانی عقل میں نہیں ساسکتا۔ صد شکر کہ اس نے بغیر کسی محنت و کوشش کے ہمیں ایمان و اسلام کی نعمت کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ لیکن قادیان کے دہقان جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے جس دیدہ دلیری سے خالق ارض و سما کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسے عظمیٰ مردانہ جماعت کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان مغرور غیبات

پڑھیں اور زبان سے استغفار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

(66) ”قوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“
(توضیح مرام، صفحہ 42، منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 611 پر)

اللہ کی زبان پر مرض

(67) ”کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولا۔ کیا (اس کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے؟“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 144 منہجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 612 پر)

اللہ اور چور

(68) ”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 4 منہجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 613 پر)

اللہ خطا کرتا ہے

مرزا قادیانی کی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

(69) ”انی مع اللہ واج الیک بعلہ۔ انی مع الرسول اجیب۔ الخطی و اصیب۔“

میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی کے طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ میں غلطی بھی کرتا ہوں اور ٹھیک بھی کرتا ہوں۔

(ہیئۃ الوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 614 پر)

قادیان میں خدا

(70) ”ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

سچا خدا

(71) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اولاد کی طرح ہے

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

(72) ”انت منی بمنزلۃ اولادی“

”(اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 617 پر)

میرے بیٹے کی طرح ہے

(73) انت منی بمنزلة ولدی.

(اے مرزا) تو مجھ سے بخولہ میرے بیٹے کے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 442 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 618 پر)

اے میرے بیٹے!

(74) "اسمع ولدی"

ترجمہ: "اے میرے بیٹے سن"

(البحرئی مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا قادیانی جلد اول صفحہ 49 از محمد منکورا لہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 619 پر)

لڑکا اور خدا

(75) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔"

(ہیجہ النبی صفحہ 95، 96، معجمہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98، 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 620، 621 پر)

تو ہمارے پانی سے ہے

(76) انت من ماءنا و ہم من فضل.

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ یزدانی سے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 622 پر)

میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند

(77) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس وحی الہی میں جو لکھی جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین

اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اسکی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لیے میں زمین پر اترا اور تیرے لیے میرا نام چکا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 623 پر)

مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت

(78) ”میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پر سی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھا دے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پر سی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 624 پر)

مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر

(79) ”میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصطفیٰ مکان ہے، اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ حکم الحاکمین یعنی رب العظیمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں، جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انھوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھالیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے چھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتا اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ حکم الحاکمین یا فرمایا رب العظیمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انھوں نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے، دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 625 پر)

اللہ تعالیٰ کے دستخط

(80) ”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاہل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آ جاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت وقت کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا، بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے چہرہ دہا رہا تھا کہ اس کے رو برو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا، ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر

آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے، اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کردہ بطور تہدک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اس کے پاس موجود ہے۔“

(ہیوہ الوحی صفحہ 255، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 626 پر)

میں خود خدا ہوں

(81) ”ورایتی فی المنام عن اللہ و تیقت النبی ہو“

ترجمہ ”میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 627 پر)

(82) ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 628 پر)

”خدا تیرے اندر اتر آیا“

(83) ”جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ”میں تجھ سے اور میں تجھ سے ہوں، اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے، اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید، اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے لکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجہ ہے۔ میں نے اپنے لیے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھ سے“

اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مہر کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا، میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے، جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لیے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اتر اور حق کے ساتھ اٹھا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے

کے لیے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے جن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لیے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لیے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لیے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکرمات ہو۔“ وغیرہ الخ۔“

(کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 629 تا 632 پر)

(84) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں، یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبایا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مغل کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں

ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناحن پاتک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو یا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں، اب کوئی شریک اور مناع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے نکلنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا: اَنَا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر اُنکی ہوا اردت ان استخلف فخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان في احسن تقويم۔“

(کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 633 تا 635 پر)

(85) ”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرمی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنيا بمصا بیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اردت ان استعطف لخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔“
(کتاب البریہ صفحہ 86، 87، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104، 105 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 636، 637 پر)

کن فیکون

(86) اما امرک اذا اردت شینا ان نقول له کن فیکون۔

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوجود صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 638 پر)

اب دیکھا جائے تو یہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام قرآن مجید کی آیت میں تحریف کے مترادف ہے۔ سورہ یٰسین کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے بارے میں اس طرح ارشاد ہے۔ اما امره اذا اراد شینا ان یقول له کن فیکون۔ (یسین: 82)
یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب کسی چیز کے ہو جانے کا ارادہ کرے اور اسے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں مذکورہ آیت کو اپنے لیے بیان کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیری شان یا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہو جا، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی وہ خاص صفت جس سے اس کی کامل قدرت ہوتی ہے

شے پر ظاہر ہوتی ہے اور جو کسی ولی اور کسی عالی مرتبہ نبی کو بھی نہیں دی گئی، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے دی گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ جو قدرت اور فضیلت و مرتبہ مرزا قادیانی کو دیا گیا، وہ کسی نبی اور کسی بزرگ کو نہیں دیا گیا۔ یہ وہ عظیم الشان صفت ہے جس کی حدود انتہا نہیں ہے۔ اس کے عطا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنی خدائی مرزا قادیانی کے حوالے کر دی اور اپنا شریک بنالیا اور مرزا قادیانی وہی کام کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی قادر تھا اور ہے، اور مرزا قادیانی کو خدا نے یہ قدرت دے دی اور اس خاص صفت میں اپنے شریک کر لیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی خدائی میں شریک کر لیا اور مرزا قادیانی کو قادر مطلق کر دیا۔ اس وحی نے تو مرزا قادیانی کو خدائی کے سہجہ تک پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ میں اور مرزا قادیانی میں صرف بالذات اور بالآخر کا فرق رہ گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود بخود بغیر کسی کے بنائے اس صفت کے ساتھ موجود ہے اور مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے یہ صفت عنایت کی، اس وجہ سے وہ قادر مطلق ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے اس کی تشریح دوسرے مقام پر یوں کی ہے:

فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت

(۱) ”اعطيت صفة الالفا والاحياء من الرب الفعال.“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 55، 56 منہاجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55، 56 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 639، 640 پر)

ترجمہ: ”مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔“

خدا سے نہانی تعلق

”قد حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں سمجھ سکتی۔ خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(بماین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 منہاجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 641 پر)

اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟

(89) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 642 پر) اللہ تعالیٰ کی ذات ہائے کات پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوپاشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے!!! انعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابلیس سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کا مرید اس سانحہ پر اصرار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ شیطان نے ایک انتہائی بارع اور وجیہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی جنسی بدفعلی) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے دنیا میں لیٹرین میں عبرتناک موت صورت میں ملا اظہر واما اولی الابصار!!!

حاملہ

(90) ”اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میراثام مریم رکھا جیسا کہ ”براہین احمدیہ“ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پردہ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں تلخ کی گئی اور استغاثہ رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 642 پر)

درودِ زہ

(91) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر لفظ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ لاجاء ہا المتعاض الی جذع النخلة قالت یا لیتی مت قبل هذا وکت نسیم نسیم۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درودِ زہ سہ کجھور کی طرف لے آئی۔“
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 644 پر)

خدا پر بہتان کا نتیجہ

(92) ”اے بد قسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دستِ قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کیے جائیں گے کیونکہ انھوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔“

(ایام الصلح صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 645 پر)

بدکاروں کو سچی خوابیں

(93) ”نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور فایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ایسے بدمعاش آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی۔“

(توضیح مرام صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 94، 95 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 646، 647 پر)

جو خود کو خدا کہے، وہ کافر

(94) ”مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رُو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے، وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 648 پر)

دجال کی نشانی

(95) ”دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔“
(تختہ گولڑیہ صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 649 پر)

قرآن کا فتویٰ

□ ومن یقل منهم الی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی

الظلمین ۝ (الانبیاء: 29)

ترجمہ: اور جو ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا، تو ہم اسے جہنم رسید کریں گے۔ ہم ظالموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اہم نکات

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

1- اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور عہد ہیں اور تیندوے (درندے) کی طرح اس کی

تاریں ہیں جو دنیا کے تمام کناروں تک پھیل جاتی ہیں۔ (نحوذ باللہ)

2- اس زمانہ میں اللہ بولتا کیوں نہیں، کیا اس کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا

ہے۔ (نعوذ باللہ)

- 3- اللہ چھروں کی طرح چھپ کر آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- اللہ غلطی کرتا ہے اور ٹھیک بھی کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- اللہ قادیان (خلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 6- سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا قادیانی) بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 7- خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہو۔ (نعوذ باللہ)
- 8- خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم چاند اور سورج ہو۔ میں تیرے لیے زمین پر اترا اور تیری وجہ سے میرا نام چکا۔ (نعوذ باللہ)
- 9- جب مرزا قادیانی کا والد مرا تو اللہ نے مرزا قادیانی سے تعزیت کی اور اس کے والد کی قسم کھائی جس طرح آسمان کی قسم کھائی اور یہ آیت نازل کی۔ والسماء والطارق۔ (نعوذ باللہ)
- 10- مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ قضا و قدر کے احکامات پر دستخط کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے باپ کی طرح اس پر شفقت کی اور اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھالیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 11- ایک دفعہ مرزا قادیانی نے چند کاغذات پر اللہ تعالیٰ سے دستخط کروائے، اللہ تعالیٰ نے دستخط کرنے کے لیے قلم کو چھڑکا تو ”سیاحی“ کے قطرے مرزا قادیانی کے کرتے اور ٹوپی پر جا گرے۔ مرزا قادیانی کے مرید عبداللہ سنوری نے وہ کرتا بطور حتمک اپنے پاس رکھ لیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 12- مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے اور یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (نعوذ باللہ)!
- 13- خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیرے پروردگار بھیجتا ہے۔ تو اس سے لکلا ہے۔ تو خدا کا وکار ہے۔“ (نعوذ باللہ)!

- 14- مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے۔ پھر اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 15- مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ فی الغور ہو جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 16- مرزا قادیانی کو زعمہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 17- مرزا قادیانی، حضرت مریم کی طرح حاملہ ہوا۔ درود روزہ ہوا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنا۔ (نعوذ باللہ)!
- 18- خدا اور مرزا قادیانی کے درمیان ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ (نعوذ باللہ)!
- 19- مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مرزا سے رجولیت کی۔ (نعوذ باللہ) اثم نعوذ باللہ!!



نبوت حاضر ہیں!

نبی کریم حضرت محمد ﷺ
کی توحید

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کا مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن جیسی حکیمانہ کتاب نازل ہوئی، آپ ﷺ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کی تنبیخ کرتی ہے، قرآن گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں افضل ہے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محشر میں مقام محمود، لواء الحمد، حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ و افضل مقام 'وسیلۂ عطا' فرمایا ہے، انبیاء و رسل میں آپ ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کے بلند اخلاق کی شہادت دی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ آپ ﷺ ہی پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی دنیوی زندگی ہی میں معراج سے سرفراز کیا، آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہادت آپ ﷺ کے جانی و بدترین دشمن ابوجہل اور مشرکین قریش بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی صداقت کی گواہی مکہ کے شجر و حجر بھی دیتے تھے، آپ کی شجاعت و بہادری پر غزوہ حنین اور مدینہ کی خوف ناک راتیں شاہد ناطق ہیں، آپ ﷺ کی عفت و پاک دامنی کی شہادت آپ ﷺ کی ازواج مطہرات دیتی ہیں، آپ ﷺ کی عدالت کی شہادت اسامہ کے والد اور چچا دیتے ہیں، آپ ﷺ کے تحمل و بردباری کی گواہی عرب کے بدو، مدینہ کے یہودی اور ثمامہ بن اثال دیتے ہیں، آپ ﷺ کے افضل ترین میزبان ہونے کی شہادت وہ اعرابی دیتا ہے جس نے آپ ﷺ کے بسترہ و کمرہ کو پاخانہ کی فحاشیت سے آلودہ کر دیا تھا، آپ ﷺ کے دینی استقامت کی شہادت اسامہ کی سفارش والا واقعہ دیتا ہے، آپ ﷺ کی شب بیداری و تہجد گزاری کی شہادت آپ ﷺ کے سوچے ہوئے قدم دیتے ہیں، آپ ﷺ کے حسن عبادت کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت دیتی ہے، آپ ﷺ کے حسن سلوک کے بارے دس سالہ انس رضی اللہ عنہ سے

دریافت کرو، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کے بارے معلوم کرنا ہو تو قرآن کی سورہ القلم کا مطالعہ کرو، آپ ﷺ کے غرور و رجز کا دریا مشاہدہ کرنا ہو تو فتح مکہ کے وقت مکہ کے خون کے پیا سے ہاسیوں سے دریافت کرو، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا ہو تو آیت فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر پڑھو، یہ داخلی شہادات ہستے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے ورنہ اہل علم نے آپ ﷺ کی سیرت پر کتابوں کے پتارے لگا دیے ہیں، غرض آپ ﷺ کی کس خوبی کا ذکر کریں اور کس کو ترک کریں۔

آپ ﷺ کی شان جامعیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام رسولان عظام کے اوصاف و محاسن اور فضائل و شمائل کا بھرپور مجموعہ اور حسین مرقع ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی شخصیت میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ، لوط علیہ السلام کی حکمت، صالح علیہ السلام کی فصاحت، ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید، اسماعیل علیہ السلام کی جاں فاری، اسحاق علیہ السلام کی رضا، یعقوب علیہ السلام کا گریہ و بکا، ایوب علیہ السلام کا صبر، لقمان علیہ السلام کا شکر، یونس علیہ السلام کی اثابت، دانیال علیہ السلام کی محبت، یوسف علیہ السلام کا حسن، موسیٰ علیہ السلام کی کلیسی، یوشع علیہ السلام کی سالاری، داؤد علیہ السلام کا ترنم، سلیمان علیہ السلام کا اقتدار، الیاس علیہ السلام کا وقار، زکریا علیہ السلام کی مناجات، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد جمع ہے بلکہ یوں کہیے کہ پوری کائنات کی ہمہ گیر سچائی اور ہر خوبی آپ ﷺ کی ذات والا صفات میں سمائی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی صفات حمیدہ اتنی ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتیں۔ حاصل یہ ہے کہ:

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنها داری

اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لامحدود اور غیر مشروط محبت و احترام ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ یہ قانون، قرونِ اولیٰ کے صحابہ کرام سے لے کر قیامت کی ساعتِ اول کے آغاز تک اسلام قبول کرنے والے ہر شخص پر یکساں لاگو ہے۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپرواہی اور اونٹنی سی بے توقیفی بھی ایک مسلمان کو احسن تعویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔

مسئلہ کذاب کے جانشین اور ولید بن مغیرہ کی محتوی اولاد جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بکواس کی، اُسے پڑھ کر سینہ شق ہونے لگتا ہے۔ اس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ!! ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ماعلیہ بھی نہ کر سکا۔ ہم ان کفریہ عبارات کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہزار بار استغفار کرتے ہوئے ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے!

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے

(96) ”میرا ہی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ واللین معہ الصلوٰۃ علی الکفار وحماء بہنہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک قلمی کاغذ ص 4، معراجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

(97) ”اور چونکہ میں قلمی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات

محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیف میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 651 پر)

(98) ”خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد

اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔“

(ہدیۃ الوحی تتر صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 652 پر)

(99) ”مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بتایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام

نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد

مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے

کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 653 پر)

مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے

(100) ”مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے

رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی

ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما ینزلہم

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا

نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور

سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ کل

اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 654 پر)

(101) ”مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 655 پر)

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

(102) ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 656 پر)

قادیان میں محمد رسول اللہ

(103) ”اور چونکہ مشابہت نامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزِ رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لظہرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے اعراب منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657، 658 پر)

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

(104) ”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت خدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو پہ پہلو لاکھڑا کیا۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 659 پر)

قادیانی کلمہ

(105) ”ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وہن المصطفیٰ لما عرفنی و ماری اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منهم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

جناب نور محمد قریشی لکھتے ہیں:

اب ایک قادیانی کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر قائم ہے جو مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اگر کوئی قادیانی اس سے انکار کرتا ہے تو وہ یا تو خود کو فریب دے رہا ہوتا ہے یا دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریب کا دوسرا نام ”قادیانیت“ ہے۔ ایک قادیانی کے نزدیک کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں فرق نہیں ہے اس کو ایک مساوات کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

مساوات کا ایک سوال

$$4 = 2 + 2$$

$$4 = 3 + 1$$

پس ثابت ہوا کہ

$$2 + 2 = 3 + 1$$

مساوات کا دوسرا سوال

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = کفر

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار = کفر

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار

پس ثابت ہوا

مرزا غلام احمد قادیانی = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

میں قادیانی امت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مساوات کے مذکورہ بالا حل شدہ سوال کو غلط

ثابت کر سکتے ہوں تو کریں! چونکہ قادیانی امت کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر

فائز ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس لیے قادیانی امت مرزا قادیانی کا یہ حق تسلیم کرتی

ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم میں جو تہدیلی چاہے، کر دے یا پوری تعلیم کی تصدیق کر

دے۔ اسی طرح وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو یہ حق حاصل ہے کہ قرآن کریم

میں جو تہدیلی چاہے، کر دے۔“ (حیات سچ اور ختم نبوت از نور محمد قریشی ایڈووکیٹ)

افہمیت مرزا قادیانی

(106) ”اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے

چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(انجیل احمدی صفحہ 71، منہجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 661 پر)

مرزا قادیانی پر درود

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔ بھول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(107) ”صلی اللہ علیک و علی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 662 پر)

(108) ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تھے پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت الہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 663 پر)

(109) ”سلام علیکم طبعم۔ نعمدک و نصلی۔ صلوة العرش الی العرش“
ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم حیرت تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 664 پر)

مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے:

(110) اصحاب الصفة وما ادرك ما اصعب الصفة ترى اعينهم تفيض من السمع يصلون عليك.

ترجمہ: صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 197 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر)

مطلب یہ ہے کہ اصحاب صفہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔

(111) ”اللهم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود۔“
(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 666 پر)
ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

مرزا قادیانی پر درود و سلام

(112) اے امام الوری سلام علیک
بہ بدر المعنی سلام علیک
مہدی مہد و عیسیٰ موعود
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
منظر الانبیاء سلام علیک
مظہر وحی مہد جبریل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
ماننے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک
ہے صدق حیرا کلام خدا
اے میرے میرزا سلام علیک

تیرے یوسف کا تھکے صبح و سا
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی تلم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)
(نکس صفحہ نمبر 667 پر)

مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:

(113) ”بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدا ہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 668 پر)

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

(114) ”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی جلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کا کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی شعلہ کی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 103، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 669، 670 پر)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

(115) ”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ﷺ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا جود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المسلمین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانتا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 671، 672 پر)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

(116) ”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 673، 674 پر)

نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

(117) ”خلا کوئی شریر بنفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔“

(تحفہ کلاویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 675 پر)

مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات

(118) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 676 پر)

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(119) ”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 677 پر)

نبی کریم ﷺ کے معجزات پر سیکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے چیلوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟ کبھی ہم تفصیل سے مرزا قادیانی کے ”معجزات“ پر کتاب تحریر کریں گے تو ان کی ماہیت اور جزئیات کو پڑھ کر قارئین نہیں گے بھی اور روئیں گے بھی کہ نیم خواندہ مرزا قادیانی تو چلیے معمولی آئی کیو لیول کا مالک تھا، اس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مریدین اس سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں جو اس کے اوٹ پٹانگ نشانات کو معجزات تسلیم کرنے کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

محمد دیکھنے ہوں جس نے

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(120) ”امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

یہ مخلص ”مریداں می پرائیڈ“ والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار، شاعر نے خود مرزا قادیانی کو سنائے اور اسے لکھ کر پیش کیے۔ مرزا قادیانی نے اس پر جزاک اللہ کہہ کر شاعر کو داد دی اور اس قطعہ کو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ چنانچہ ملعون قاضی اکمل 22 اگست 1944ء کے فیصل میں لکھتا ہے:

(121) ”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط

لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اَعُوَانُہُم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوٹوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ”بدر“ کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی ہے، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے مجاہدہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء، جلد 32، نمبر 196، صفحہ 6 کالم 1) (عکس صفحہ نمبر 679 پر)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا۔ جس کی مرزا قادیانی نے بذات خود نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔

رسولِ قدنی

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(122) اے مرے پیارے مری جان رسولِ قدنی
تیرے صدقے، ترے قربان رسولِ قدنی
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازشِ دودۂ سلمان رسولِ قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسولِ قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچنے سے انسان رسول قدنی

دھڑکا قدم مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ ! یہ تری شان رسول قدنی

آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کھنکھوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بٹ میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجہ پہ پھر اترتا ہے قرآن رسول قدنی

سر چشم تری خاک قدم بنواتے
خوش اعظم شہ جیلان رسول قدنی

عرش بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

(نور اکمل از کاظمی عبود الدین اکمل قادیانی، صفحہ 167، روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10
شمارہ نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 680 اور 846 پر)

مصنفہ بالاعظم بھی ملعون کاظمی عبود الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے
نبی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک ”مدینہ طیبہ“ کی نسبت سے ”رسول
مدنی“ کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر ”قادیان“ کی
نسبت سے ”رسول قدنی“ کے عنوان سے نظم لکھی۔

محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر

(123) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17، 18، 19، 20، 21، 22، 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 681 پر)

حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے

(نمود باللہ و لحدہ اللہ علی الکافین و الموزان)

(124) ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب..... عیسائیوں کے ہاتھ کاغذ کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ الفضل قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 682 پر)

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار۔۔۔ مرزائی نوازوں پر لعنت بے شمار!

روضہ رسول ﷺ کی توہین

(125) ”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا قلعہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں، حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذیل جگہ جو یز کی جو نہایت متعفن اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمایلی کا مکان ہے، بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔“

(تحدہ کلڈیہ صفحہ 112) (حاشیہ) معجمہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205 (مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

وہ نی بھی کیسا نی ہے؟

(126) ”اسی طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدمی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں۔ فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دہائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی، وہ نی بھی کیسا نی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگتے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین جہاں کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے.....“

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید، ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی بیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قتل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہیے، خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے (غازی علم الدین شہید کو) بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔“

(غلبہ محمد مرزا محمد ظیفہ قادریان معجزہ نامہ افضل قادیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 8، 9، 8، 9، 19 اپریل 1929ء)

(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

تکمیل اشاعت ہدایت

(127) ”چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بہم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت ﷺ کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت بجا عرصہ عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔“

(تذکرہ حبیبہ حاشیہ) صفحہ 177 معجزہ دہائی خزان جلد 17 صفحہ 263 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 685 پر)

مرزا قادیانی کی تعلیم نوح کی کشتی

(128) ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے۔ **واصنع الفلک** باعینا ووحینا ان اللذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ابلیسہم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بڑا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں، وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو، خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 686 پر)

مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس

(129) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ، اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلال الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی

آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ لگن تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنکہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری
بھی ورہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں
کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔“
(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 687 پر)

اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو

(130) ”حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں
ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی
دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امر وہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت
مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس
پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف
آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا
ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے
سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور
مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس
وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔“
(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 688 پر)

”احمد“ سے مراد مرزا قادیانی

(131) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے
مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ
اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً ہر مصل

یانی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 300 پر) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا بشیر الدین محمود امین مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 689 پر)

مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش

(132) ”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“

(اربعین نمبر 14 صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 690 پر)

مرزا قادیانی کے کئی نام

(133) ”پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ ہی الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلوبہم وانا“

العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہوگئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں، سو جمل اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔“

(انوار خلافت صفحہ 59 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 121 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 691، 692 پر)

مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ

(134) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”منم مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق الملوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 693 پر)

اپنی وحی پر ایمان

(135) ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 694 پر)

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی

(136) ”لا اعطیناک الکون۔ فصل لربک والعر۔ ان شاکک هو الابر“

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

(137) ”انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔“
(نزل المسح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 696 پر)

(138) ”ورفعناک لک ذکرک“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 697 پر)

(139) ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 698 پر)

(140) ”وما ینطق عن الہوی۔ ان هو الا وحی یوحی۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 699 پر)

(141) ”دلی فتدلی فکان قاب قوسین او ادلی۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 700 پر)

(142) ”وقل یا ایہا الناس الی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 701 پر)

(143) ”وداعیا الی اللہ و سراجا منیراً“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 702 پر)

(144) ”سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63، 543 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 703 پر)

(145) ”تبت يدا ابي لهب وتب“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

(146) ”قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

(147) ”وما ارسلناك الا رحمة للعالمين“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 706 پر)

(148) ”يا ايها المدثر قم فأنذر وربك فكبر“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 707 پر)

اگر تجھے پیدائہ کرتا.....

(149) لولاك لما خلقت الافلاك.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 708 پر)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدائہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدائہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیل اور زلہ رہا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرور عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

روضہ آدم اور مرزا قادیانی

(150) ”روضہ آدم کہ تھا وہ ناکمل اب تک

میرے آنے سے ہوا کامل بجلہ برگ و بار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

آخری اینٹ کون؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدارِ نجات میری ذات ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ مدارِ نجات میری ذات ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نبوت کے نکل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔“ (بخاری، مسلم)
جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

(151) ”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

میں کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 178، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 710 پر)

جس طرح شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا، اسی طرح ملعون مرزا

قادیانی ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار

(152) ”حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا، اور اتم اور اکمل تھا۔ کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے، معراج ہوا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

(153) ”نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 712 پر)

حضور نبی کریم ﷺ کی معراج یعنی حالت بیداری میں آسمان کی طرف جانا قرآن مجید، احادیث متواترہ، اقوال صحابہؓ اور جمہور علمائے کرام سے ثابت ہے۔ جید فقہاء و مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص حضور رحمت عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرے، وہ گمراہ اور پرلے دہجے کا بد بخت ہے۔ یقیناً آنجہانی مرزا قادیانی ایسے ہی بد بختوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مردود اعتقاد سے ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں محفوظ رکھے! (آمین)

کثیف جسم

(154) ”اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 713 پر)

حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر مظہر نور الانوار تھا۔ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ اس لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ لیکن مرزا قادیانی بد بخت نے آپ کے جسم اطہر کو کثیف لکھا ہے جو شان رسالت ﷺ میں بدترین توہین کے زمرے میں آتا ہے۔

گستاخ رسول حرامی ہے

(155) ”اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہنک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 208، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 714 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نکات مرتب ہوتے ہیں: (استغفر اللہ، خاتم بدہن)
مرزا قادیانی بذات خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 2- مرزا قادیانی خاتم الانبیاء ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- مرزا قادیانی خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہے۔ سب نوروں میں سے آخری نور ہے۔ جو اسے چھوڑتا ہے، وہ بد قسمت ہے۔ مرزا قادیانی کے بغیر سب تاریکی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ”محمد رسول اللہ“ کو مرزا قادیانی کی شکل میں دوہرایا بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 6- نبی کریم ﷺ کی صداقت کے لیے چاند گرہن لگا جبکہ مرزا قادیانی کی صداقت کے

لیے چاند اور سورج گرہن دونوں گئے۔ (نعوذ باللہ)

- 7 اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر عرش سے فرش تک درود بھیجتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
 - 8 حضور نبی کریم ﷺ پہلی رات کا چاند اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔ (نعوذ باللہ)
 - 9 حضور نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات جبکہ مرزا قادیانی کے 10 لاکھ معجزات ہیں۔ (نعوذ باللہ)
 - 10 حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر قادیان میں آئے ہیں۔ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر دیکھنا ہو، وہ مرزا قادیانی کو قادیان میں دیکھ لے۔ (نعوذ باللہ)
 - 11 قرآن مجید، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
 - 12 ہر شخص ترقی کر کے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
 - 13 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی والا خیر کھاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)
 - 14 حضور نبی کریم ﷺ اپنا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت تھا، وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ اب وہ فرض منصبی مرزا قادیانی نے پورا کیا۔ (نعوذ باللہ)
 - 15 مرزا قادیانی کی تعلیم حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے۔ تمام انسانوں میں سے اب جو شخص مرزا قادیانی کی بیعت کرے گا، صرف اسی کی نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ)
 - 16 مرزا قادیانی تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا۔ (نعوذ باللہ)
 - 17 قرآنی آیت ”وَمبَشُرُ رَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ میں احمد سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)
 - 18 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔ (نعوذ باللہ)
 - 19 رحمۃ للعالمین سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)
 - 20 حضور نبی کریم ﷺ کو جسمانی معراج نہیں ہوا تھا بلکہ وہ ایک کشف تھا۔ (نعوذ باللہ)
 - 21 جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، وہ حرامی ہے۔ (بے شک)
- اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟؟؟



ثبوتِ حاضریں!

اُنڈیا ئے کرام
کی توہین

اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز، انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ بچپن سے آخر تک ان کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی اور حفاظت میں ہوتی ہے کہ معمولی گناہ بھی ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مقدس وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔ نبی اور رسول ایسی اعلیٰ ترین خوبیوں، صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عیش عیش کراٹھتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم اپنے آقا حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر مسلمان کہلوانے کے حق دار ہوئے ہیں، ایسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا بھی نہایت ضروری ہے۔ ہر لحاظ سے ان کا احترام لازم ہے۔ کسی رسول یا نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی موجب کفر و ارتداد ہے۔ لیکن قادیان کے شیطان مجسم مرزا قادیانی نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی توہین و تحقیر کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا، وہ اس کے واضح کفر کا بین ثبوت ہے۔ اس شخصیت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں لیکن ضرورت و

اللہ تعالیٰ سے انہیں لکھا جا رہا ہے۔

نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

(156) ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔..... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔“
(چشمہ معرفت صفحہ 390، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 715 پر)

تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

(157) ”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“
(تترہ حقیقت الوحی صفحہ 135، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 716 پر)

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

(158) ”دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 717 پر)

چار سونبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

(159) ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 718 پر)

تمام انبیاء کا مجموعہ

(160) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوحی) (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 719 پر)

(161) ”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 720 پر)

بقول شخصے: ”پھر اس پر بھی غور کیجیے کہ مرزا قادیانی ابراہیم ہے تو اسماعیل بھی ہے۔ مرزا قادیانی اسحاق ہے تو یعقوب اور یوسف بھی ہے۔ تاریخ اسلام میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کے رشتے بتلائے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق خدا نے عطا فرمائے تھے، حضرت اسحاق کے ہاں حضرت یعقوب عطا کیے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ اب دیکھیے کہ ان کا شجرہ نسب کیا کہتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق ان کے بیٹے اور آئندہ نسل چلتی چلتی حضرت یعقوب سے حضرت یوسف تک پہنچتی ہے۔ اس شجرہ نسب کے مطابق اگر مرزا قادیانی ابراہیم ہے، اگر مرزا قادیانی اسماعیل ہے، اگر مرزا قادیانی اسحاق ہے، اگر مرزا قادیانی یعقوب اور یوسف ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی بیک وقت باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے، تو پوتا بھی ہے اور پڑپوتا بھی ہے۔ تو کوئی صاحب! جو مسئلہ تنازع آواگون

کے ماہر ہوں، اس طالب حق کو بتائیں کہ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے؟“

مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

(162) ”میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گزشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔“
(کشتی نوح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

(163) ”خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“
(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 722 پر)

حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

(164) ”دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لیے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام ہا آدم اسکن الت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گزشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے، اپنی جسمانی خلقت کے رُو سے جوڑا پیدا ہوگا۔ یعنی آدم صلی اللہ کی طرح مذکر اور مونث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت

آدمیہ ختم ہو، وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن الت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ 496 میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صغی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے، مجھے آدم کی خواہر طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا، مجھے بھی اس لیے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔“

(ترباق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 723 تا 725 پر)

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

(165) ”جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، میری نسبت بھی وحی الہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجداً رہنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 260 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 726 پر)

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

(166) (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح انس و جن پر سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدوا لادم سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اڑدے کی طرف لوٹائی گئی۔ اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے۔ اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 727 پر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

(167) ”موسیٰ“ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے، کوئی عیسائی نہیں کہتا کہ برا کام کیا۔“
(نور القرآن صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

(168) ”خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تقریر حقیقت الوحی صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

(169) ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(170) ”وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں، وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔“

(ہدیۃ الوحی تقریر صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 519 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

(171) ”اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا سلام

علیٰ ابراہیم صافیہا و نجیہا من الغم۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ قل رب لا تلونی فردا و انت خیر الوارثین۔ یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہہ اے میرے خدا، مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہترے اس نسل سے برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور

اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا، تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت و مبشرا ہر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلانے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واخلوا من مقام ابراہیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیر ہوگا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 732، 733 پر)

مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

(172) ”اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

پرلے درجہ کی بے غیرتی

(173) ”علاوہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ی اللہ فی حلال الانبیاء اس لیے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گزشتہ نبی پیدا کیے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کے لیے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس امت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیے گئے جو موسیٰ سے پہلے گزر چکے تھے بلکہ خود موسیٰ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود ہا جود میں پورا ہوا۔ پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا لفرق

ہیں احد من دسلہ میں داؤد اور سلیمانؑ، زکریاؑ اور یحییٰؑ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 117، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 735 پر)

ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

بے	اند	بودہ	گرچہ	”انبیاء“	(174)
کے	ز	کترم	نہ	عرفان	من
مختار	احمد	نیز		آدم	
ابرار	ہمہ	جامہ	ہرم	در	
جام	را	نمی	ہر	ست	آچہ
تمام	بہ	مرا	را	جام	آن
ہمہ	نمی	ہر	شد	زندہ	
ہمہ	بہ	نہاں	رسولے	ہر	
یقین	بودے	ہمہ	زاں	نیم	کم
لہین	ہست	دروغ	گوید	کہ	ہر

ترجمہ

- 1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔“
- 2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔
- 3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔
- 4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔
- 5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 736، 737 پر)

نبوت کا قادیانی تصور

(175) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھٹی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ وہ وقت ان کے گھروں کی گندی ٹالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 738، 739 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نکتے سامنے آتے ہیں:
- 2- دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اجتہاد میں غلطی نہ کی ہو۔ (نعوذ باللہ)
- 3- انبیاء اور رسولوں کی وحی میں کبھی شیطانی کلمہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- ایک دفعہ 400 نبیوں کی پیش گوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 5- مرزا قادیانی تمام انبیاء کا مظہر اور مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 6- مرزا قادیانی کے معجزات اگر ہزار نبیوں پر تقسیم کیے جائیں تو اس سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔
- 7- حضرت آدم علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 8- جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، اسی طرح مرزا قادیانی کے لیے بھی سجدے کا حکم ہوا۔ (نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی کی آمد سے ہر نئی زندہ ہو گیا اور ہر رسول مرزا قادیانی کی قمیض میں چھپا ہوا ہے۔ (نحوذ باللہ)

9- ایک چوہڑا جو زانی، شرابی اور چور ہو، مردار کھاتا اور گویہ اٹھاتا ہو، اس کا خاندان بدکار اور نجس ہو، اس کی دادیاں اور نانیاں زنا کار ہوں، ایسا شخص بھی نبی اور رسول بن سکتا ہے۔ (نحوذ باللہ)



ثبوتِ حاضریں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی توحید

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں۔ بقول شخصے: عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منبع قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مودبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔ اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انھیں کئی ایک مودبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (یعنی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ محمد اللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی روح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی پندرہ سورتوں پر محیط ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مودبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی سے مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے

آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تحقیر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات معجزات درج ہیں:-

1- حضرت مریمؑ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہونا کہ تجھے خدا کی طرف سے بیٹا عطا ہوگا۔ -

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں کلام کرنا یعنی بحالت شیر خوارگی جبکہ گویائی کی طاقت نہیں ہوتی، اپنی والدہ کی تصدیق فرمائی۔

4- مٹی کی مورتیں بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اڑانا۔

5- اندھے مادر زاد کو بینا کرنا، کوڑھی کو اچھا کرنا، گھر میں جو رکھا ہو یا جو کچھ کوئی گھر سے کھا کر آئے، اس کو بتا دینا۔

6- مردہ کو زندہ کرنا۔

7- زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہونا نہ مصلوب ہونا۔

مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا انکاری ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرات اہل میں سے یقین نہیں کرتا یا ان سے کوئی خاص عداوت رکھتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت ماب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف و اذیت کے حوالہ سے جو ہوسکا، انہوں نے کیا۔ صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دہرایا اور اپنے گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہتان طرازیں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔ یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو

اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

کئی سال پیش حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔

مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے، عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے، مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے دین کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے، خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ آئین اور تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان کہہ سکتے اور نہ اپنا مذہب اسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈھٹائی کی حد دیکھیے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں، اس لیے آئین اور قانون کی رو سے قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا، جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا، لہذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلا یا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ پاکستان میں اسلام دشمن سیکولر لابیوں امریکی سفیر کی سرپرستی میں حسب سابق ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آ گئیں، جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ملک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔ عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ بات لمحہ فکریہ ہے۔

سچی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ ان کی

حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان سے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ قادیانیوں کی ان گستاخانہ عبارات پر کاش آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برسی اور وہ نیست و نابود ہو جاتے!

اعتراف عظمت

(176) ”ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لادیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔“

(ایام الصلح [تکمیل حج] صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

(177) ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔“

(نزدول اسح (ضمیمہ) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 741 پر)

نحوذ باللہ

(178) ”وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون چھریں کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب

پر کھینچا گیا۔“

(ست ہجرت صفحہ 141 معراج روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

(179) ”عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 40 معراج روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 150 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

(180) ”ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدر رو ہے، پیدا ہو کر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کتھوہ ملوث نہ ہو۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 368 معراج روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

(181) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے غصوں نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(حاشیہ انجام آختم صفحہ 5 معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 745 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چہا کر لکھی

(182) ”نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے،

یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔“
(حاشیہ انجام آتقم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

(183) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“
(حاشیہ انجام آتقم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 747 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

(184) ”سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پھروں سے چلا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 748، 749 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

(185) ”آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(انجام آتقم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750 پر)

(186) ”مسح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مہذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 751 پر)

(187) ”یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 752 پر)

حالانکہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھئے آل عمران: 49، 50) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اختیار کیا۔

(188) ”یہ بھی ممکن ہے کہ مسح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی، جیسے سامری کا گوسالہ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

(189) ”ماسواہ اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسرزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسرزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گری دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 155، 156 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255، 256 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 754، 755 پر)

(190) ”مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، 258 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 756، 757 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

(191) ”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 758 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

(192) ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقیدہ کو حل کر سکے۔“
(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

(193) ”یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے، اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہوزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درمائدہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مُردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ کیا ہمیشہ قحط نہیں

پڑتے؟ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا؟ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں۔“

(انجام آتقم ضمیمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 760 پر)

(194) ”سج کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دہور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر اہتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے۔ اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں قلم لکھیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 761 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

(195) ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح ماشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 762 پر)

بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ ”پیا کرتے تھے“ صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور پیکلی پر دال ہیں۔ یعنی (نحوۃ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود نیک وائن شراب پیتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنے لیے عہد پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگا دیا۔

شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

(196) ”پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 423، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 763 پر)

شراب اور افیون

(197) ”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔“
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 764، 765 پر)

شراب اور خدائی کا دعویٰ

(198) ”یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کہابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“
(ست پنچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 766 پر)

مسیح کا چال چلن

(199) ”مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“
(نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 767 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

(200) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 768 پر)

(201) ”ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کجخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔“

(لور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 769 پر)

شراب اور فاحشہ عورتیں

(202) ”لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر حطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قہے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 770 پر)

(203) ”مسیح تو خود کجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔۔۔۔۔“ مفتی محمد صادق صاحب جو کتب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیہ محبت کا لہر مشیہ یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ محبت سلوی مشیہ کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لیے اس مشیہ نے یہ سامان صوبہ صلیب کا بتلایا۔ گویا ایک محبت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک لوت پہنچائی۔۔۔۔۔“ ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت حطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے حرے سے سب کرواتے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کو کجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کجری نے توبہ کی تھی تو کجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔۔۔۔۔ پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی خم ریزی مسیح نے کی۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 771، 772 پر)

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

(204) ”اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بہت سچ اور تہر اور ماحاب محسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ایبیت کا

حصہ رکھتا تھا، خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ، چچک، دانٹوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں، وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آگئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں، اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔“
(ست پن صنفہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صنفہ 297، 298 از مرزا قادیانی)
(عکس صنفہ نمبر 773، 774 پر)

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!

(205) ”یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گمروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔“

(تورالقرآن صنفہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صنفہ 417 از مرزا قادیانی) (عکس صنفہ نمبر 775 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار

(206) ”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (از قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ جہول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گمروا لے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر سے مل سورا مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیا مسیح

ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔“

(سیرت الہدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 776، 777 پر)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

(207) ”سچ ہے“ عیسائی باش ہرچہ خواہی یکن۔“ سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 778 پر)

اخلاقی تعلیم؟

(208) ”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقی کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟“

(چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 779 پر)

دماغ میں خلل

(209) ”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“

(انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 780 پر)

دیوانہ

(210) ”یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(ست پنجن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

(211) ”مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ لہذا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے بچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(نور القرآن صفحہ 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 782، 783 پر)

پہلے مسیح سے بڑھ کر

(212) ”خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 784 پر)

پیٹ میں باتیں

(213) ”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“
(تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(214) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے“
(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 786 پر)

(215) ”ایک منم کہ حسب بشارات آدم عیسیٰ کجاست تاہ نہد پا بہنم“
(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 787 پر)
ترجمہ میں (مرزا) حسب بشارات آگیا ہوں عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے

(216) ”دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے ملاوہ بہت سے محدثوں کے، ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ماری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی۔“

(حقیقۃ النبوة صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 788 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام

(217) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔“
(راز حقیقت صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

(218) ”وہ دونی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 790 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، اس سے ہرگز توقع نہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی عامیانہ زبان استعمال کرتا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخص اس لیے کردار کشی کی ہے کہ وہ ان کی بلند پایہ شخصیت کو مسخ کر کے آنے والے مسیح کے طور پر اپنی جگہ بنانا چاہتا تھا تاکہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محض ہو کر ان کی آمد ثانی کو بھول جائیں اور اسے (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح موعود تسلیم کر لیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلق مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا توہین آمیز عبارات کے بارے میں قادیانوں کا کہنا ہے کہ یہ عبارات انجیل سے لی گئیں ہیں جبکہ مرزا قادیانی ان کی دتوریت کے بارے میں لکھتا ہے۔

توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں

(219) ”میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و تبدیل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔“
(تذکرہ اشہادین صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 4 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر)

(220) ”مسیح تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک رومی کی طرح ہو

چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 792 پر)

(221) ”غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں،

ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 793 پر)

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں

(222) ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے لکھا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 794 پر)

شیع قربت بچھ گئی یہ کس نے شیشی سانس لی

ہائے اہردی کے پردے میں اندھیرا ہو گیا

مرزا قادیانی فراموش کر گیا کہ یہودیوں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام گردن زدن

تھے اور ہمارے ہاں وہ ایک اولوالعزم رسول ہیں۔ کیا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ

یہودیوں کا ہم آہنگ ہو کر ایک جلیل المرتبت پیغمبر کے خلاف زبان کھولے؟ یہودی تو ہمارے

حضور پر نور ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں، کیا ہم (نعوذ باللہ) اس معاملے میں بھی ان

تقلید کریں؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یہودیوں کی پیروی

(223) ”جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔“
(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 795 پر)

اگر عیسائیوں کے لیے یہود کے ”طریق بد“ کی پیروی نامناسب تھی تو مرزا قادیانی کے لیے اسی پیروی کا جواز کہاں سے نکل آیا۔“
حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا
(224) ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔“
(تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں
(225) ”میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔“

(تختہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797 پر)

(226) ”خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا، یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہر رنگ ہے۔“

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 798 پر)

(227) ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“
(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 799 پر)

(228) ”مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 800 پر)

(229) ”حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خواہر طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔“
(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 801 پر)

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں

(230) ”اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور اکسار اور توکل اور ایمان اور آیات اور انوار کے رُوسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔“

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں

(231) ”میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے، بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔“

اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بار بار دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر)

عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی

(232) ”اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 804 پر)

مرزا قادیانی کے ان مذکورہ بالا دھوؤں کے باعث سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اپنی تحریروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جن نازیبا اور غیر اخلاقی الزامات کی بوچھاڑ کی ہے، کیا وہ خود اس کی زد میں نہیں آتا؟؟؟

اعتراف

(233) ”کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 805 پر)

(234) ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 806 پر)

(235) ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“

(برائین احمدیہ (ضمیمہ) حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 807 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ:-
- 2- مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔
- 3- مرزا قادیانی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت باہم متشابہ ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔
- 4- مرزا قادیانی کے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح سکونت کرتی ہے۔
- 5- مرزا قادیانی اخلاق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہر رنگ ہے۔
- 6- مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حالت بیداری میں کئی دفعہ دیکھا اور ملاقات کی۔ دونوں نے ایک ہی پیالہ میں کھایا۔
- 7- مرزا قادیانی کو ہر پہلو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔
- 8- مرزا قادیانی کو حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا۔
- 9- مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوتار ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی شکل، خواہر طبیعت پر بھیجا گیا۔
- 10- لہذا ان حوالہ جات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ صورت حال مہر عام پر آتی ہے کہ خود: مرزا قادیانی اپنی ماں کے پیٹ میں 9 ماہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا

اور گندی راہ سے پیدا ہوا۔

- 2- مرزا قادیانی نے تمام عمر ذلت، رسوائی، ناتوانی اور خواری دیکھی۔
- 3- مرزا قادیانی نے ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔
- 4- مرزا قادیانی کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ میں آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتا تھا۔
- 5- مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔
- 6- مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔
- 7- مرزا قادیانی شرابی اور کہابی تھا۔ چال چلن بھی خراب تھا۔
- 8- مرزا قادیانی کی 3 دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے ناپاک خون سے اس کا جنم ہوا۔
- 9- مرزا قادیانی قاحشہ اور کجخیوں سے میل جول رکھتا تھا۔ ان سے اپنے جسم پر قیل ملواتا تھا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟
- 10- مرزا قادیانی کے بدن میں حرام کار عورتوں کا خمیر تھا۔
- 11- کاش مرزا قادیانی دنیا میں نہ آیا ہوتا کیونکہ اس کی تعلیمات کی وجہ سے بدکاری اور زنا کاری میں اضافہ ہوا۔
- 12- مرزا قادیانی سور کا گوشت کھاتا تھا۔
- 13- مرزا قادیانی مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔
- 14- مرزا قادیانی مردانہ صفات سے محروم تھا، یعنی بھجوا تھا۔



ثبوتِ حاضریں!

حضرت مریم علیہا السلام
کی توحیدیں

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم: 12) اور ”اُخت ہارون“ کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورۃ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورۃ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

عمران کی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی حہ بنت قاقوذ، جو بعد میں حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ بنیں، ہانچھ تھیں۔ ایک روز حہ نے ایک پردے کو دیکھا، جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا۔ دل پر چوٹ لگی اور بچے کی آرزو سے بیتاب ہو گئیں۔ بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ امید سے ہو گئیں۔ اس حالتِ امید میں انہوں نے یہ نذر مانی کہ وہ ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی، چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

(ترجمہ) ”اللہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی بیوی کہہ رہی تھیں کہ میرے رب کریم! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا، میری اس پیشکش کو قبول فرما، تو سننے اور جاننے والا ہے۔ پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: رب کریم! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جانتا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور..... لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“ (آل عمران: 35 تا 36)

علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ ام مریم نے بچی کے پیدا ہونے پر تاسف کا اظہار اس

لیے کیا کہ اس زمانے میں یہود بیت المقدس کی خدمت کے لیے اپنی زرینہ اولاد ہی وقف کیا کرتے تھے۔ حنہ نے ہنچی کا نام مریم رکھ دیا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ المیحاوی، الحازن اور النسفی نے اس کے معنی عابدہ اور خادمہ کے تحریر کیے ہیں۔ حنہ نے اپنی نذر کی نیت کو نہ بدلا، البتہ مریم چونکہ سدانیت اور کاہنوں کے سے فرائض انجام نہ دے سکتی تھی، اس لیے اسے زہد و عبادت کے لیے وقف کر دیا اور اس ہنچی کے لیے اور اس کی آئندہ اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی کہ رب کریم انھیں شیطان مردود کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ دعا سب سے بڑا ہدیہ اور تحفہ ہے، جو کوئی ماں اپنی جگر گوشہ کے لیے پیش کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ام مریم کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اس دعا کو بھی شرف قبول بخشا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ ”مامن مولود یولد الا مسہ الشیطان حین یولد فسیتھل صارخا من مسہ ایامہ الا مریم و ابنہا“ یعنی ہر بچے کی پیدائش پر شیطان بچے کو مس کرتا ہے تو اس کے مس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، مگر مریم اور ابن مریم اس کے مس سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی اس دعا کو قبول ہونے اور ان کے بہترین ہاتھوں میں تربیت پانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ”چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے بڑی اچھی صفات سے آراستہ کر کے پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا مشکفل بنا دیا۔“ (آل عمران: 37)

جب حضرت مریم علیہا السلام سن رشد کو پہنچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں ایک حجرے میں جسے یہود کے ہاں محراب کہا جاتا ہے، شب و روز عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام خبر گیری کے لیے ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں اللہ کی نعمتیں پاتے: ”یعنی زکریا علیہ السلام جب کبھی ان کے پاس محراب میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے، پوچھتے، مریم ایہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں: اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“ (آل عمران: 37)

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کو عقیقہ، پاکباز اور اپنے زمانے کی سیدۂ نساء العالمین بیان کیا ہے۔ ان کے زہد و عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علوم و تربیت کے

بارے میں یہ بتایا ہے کہ فرشتے ان کے پاس آتے تھے: ”اور (اس وقت کو یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے آکر کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ اے مریم علیہا السلام! اپنے رب کی تابع فرمانی کرنا، اس کے آگے سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔“ (آل عمران: 42 تا 43) ابن کثیر نے غیر معمولی اہمیت اور عظمت و فضیلت رکھنے والی خواتین کے بارے میں متعدد احادیث نقل کی ہیں، چنانچہ عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام، حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ امراۃ فرعون کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی عظمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید ان لمحات کا بھی ذکر کرتا ہے جب کنواری مریم کو فرشتوں نے بیٹے کی خوشخبری سنائی تو وہ حیرت و استعجاب کا ہیکر بن کر رہ گئیں: ”جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور نیکو کاروں میں ہوگا۔ یہ سن کر مریم بولی: پروردگار! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔“ (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر مفصل طور پر سورۃ مریم میں ہوا ہے اور قرآن حکیم نے اتنی صراحت کے ساتھ معجزانہ ولادت کا ذکر کیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ یہود نصاریٰ نے چونکہ ولادت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے بے سرو پا قسے بکھیر کر رکھے تھے اس بنا پر سورہ مریم میں ولادت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) ”اور اے نبی! ہم نے اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا حال بیان کر دیا، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گورہ نشین ہو گئی تھی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ کر بیٹھی تھی، اس حالت میں، ہم نے اس کے پاس اپنے خاص فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پردے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم علیہا السلام یا ایک بول اٹھی کہ اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تیرے رب

کافر ستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا: میرے
 ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں
 ہوں۔ فرشتے نے کہا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان
 ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف
 سے ایک رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور
 اس حمل کو لیے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے
 درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور میرا نام و نشان نہ
 رہتا۔ فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کہا: غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ
 رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا: تیرے اوپر تروتازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی
 پس تو کھا، پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے
 کہ میں نے رحمن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔
 پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کیا
 ہے۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔
 مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں
 پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچہ بول اٹھا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا
 اور مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں اور زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم
 دیا اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں
 پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ
 ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔“ (مریم: 34 تا 36)

امام رازیؒ کے بقول حضرت مریم علیہا السلام کو معمول کے مطابق مدت حمل گزارنی
 نہ پڑی، بلکہ نفخ کے فوری بعد ولادت مسیح عمل میں آ گئی۔
 یہاں مناسب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق یہودی اور نصرانی تصور کا
 بھی مختصر سا جائزہ لے لیا جائے۔ سورۃ النساء میں یہود کے گھناؤنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے
 قرآن عزیز نے بتایا ہے کہ انھوں نے دیگر سنگین جرائم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ اس جرم
 بھی ارتکاب کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگایا۔

”یعنی یہود اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔“ جیسا کہ سورہ مریم میں مذکور ہوا ہے۔ یہود کو ابتدا میں حضرت مریم علیہا السلام پر شبہ گزرا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ثبوت جب ان کے گہوارے میں معجزانہ کلام سے انھیں مل گیا تو ایک محیر العقول عظیم شخصیت کے بارے میں یہودیوں کو کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ انھوں نے نہ تو عقیقہ مریم علیہا السلام پر تیس برس کے عرصے میں تہمت لگائی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی ناجائز ولادت کا طعن کیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تیس برس ہو گئی اور انھوں نے نبوت کے کام کی ابتدا کی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی تعلیم پیش کی تو یہود جو سچ منظر سے عسکری توقعات وابستہ کیے ہوئے تھے، ان کے مخالف ہو گئے، اور انھوں نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبان طعن و راز کی بلکہ ان کی پاکباز والدہ پر بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس وقت سے یہودی لٹریچر میں حضرت مریم علیہا السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا انکار کیا جاتا ہے، نیز اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو کوئی اعلیٰ روحانی مقام حاصل نہ تھا، بلکہ وہ بھی موروثی گناہ کے داغ سے بچ نہ سکی تھیں۔

جہاں تک نصرانیوں کا تعلق ہے وہ حضرت مریم علیہا السلام کا غلو کی حد تک احترام کرتے ہیں۔ ان کے آرٹ، میوزک اور ادب میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مریم Mary کی شخصیت تدریجاً ارتقا پذیر ہوئی ہے جس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جاسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً انھیں دیے جاتے رہے ہیں، مثلاً کنواری ماں (Virgin Mother)، حوا ثانی (Second Eve)، مادر خداوند (Mother of God)، عذرا (Ever Virgin) وغیرہ (تفصیل کے لیے دیکھیے: "The New Encyclopaedia Britannica" کا 1974ء، 6:662)

اس بارے میں ایک خاص بات یہ قابل ذکر ہے کہ خود اناجیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ ادب و احترام مفقود نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم جو خدا کا محفوظ اور ابدی کلام ہے اور جس کی روش وقتی و سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہے، یہود کی روش اور نصاریٰ کے موقف کی واضح تردید کرتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں کے مقامات لغزش کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک صالحہ، زاہدہ، عقیقہ، عابدہ، سیدہ نساء العالمین، فرشتوں سے مکالمہ کرنے والی اور رب کریم سے

مناجات کرنے والی اعلیٰ روحانی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (دیکھیے آل عمران: 36، 37، 42، 45) سورہ مائدہ میں انھیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ سورہ الانبیاء میں حضرت مریم علیہا السلام کا تائیک کردار ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: یعنی وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشان بنادیا۔ (الانبیاء: 91)

سورہ التحریم کی ایک جامع اور بلیغ آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کا کردار ایک عظیم روحانی شخصیت کی صفات حسنہ سے آراستہ و مزین پیش کیا گیا ہے: یعنی (اور اللہ تعالیٰ) عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔ (التحریم: 12)

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

بقول جناب احمد دیدات ”قرآن مجید کا پورا ایک باب سورہ مریم حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہے۔ ایسا بلند پایہ مقام بی بی مریم علیہا السلام کو بائبل میں بھی حاصل نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کی 73 اور پروٹسٹنٹ کی 66 کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام بی بی مریم علیہا السلام یا ان کے بیٹے حضرت یسوع علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو۔ آپ کو بائبل میں متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، پولوس اور ایسے ہی بیسیوں گناہ ناموں سے منسوب کتابیں تو ملیں گی۔ لیکن کوئی ایک واحد کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہو۔“

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ ”مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔“

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع

فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں درم آ جاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجنابی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آئیے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟

(236) ”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ”بھرجائی کا بے سلام آکھناں وال“ جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 808 پر)

حضرت مریم کی اولاد؟

(237) ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 809 پر)

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(238) ”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔“
(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)

حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(239) ”پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔“
(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(240) ”مریم کو ویکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خادمہ نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 812، 813 پر)

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکہا ز شخصیت پر جو بہتان ترازی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں
(241) ”وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔“
(حقیقہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 814 پر)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے
(242) ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“
(حقیقہ الحق صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 815 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا:
مرزا قادیانی کنجر اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ (بقول مرزا قادیانی) ایسے لوگ جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔
- 2- مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔



ثبوت حاضر ہیں!

صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین

واہل بیت
رضوان اللہ علیہم اجمعین

کی توہین

حضرات انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے مبارک اور پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ ان کی تربیت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ سے بذریعہ وحی کروائی۔ صحابہ کرام کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیاں سجود عاشقانہ سے مزین، قلب حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الہی سے تروتازہ اور اعضا اطاعت الہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور ان کے نقوش قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ”اللہ کی جماعت“ قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ فلاح اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کر لو، ہدایت پا جاؤ گے۔“ (مشکوٰۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ”خبردار ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔“ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں، تم کو لعنت ہے تمہاری بدگلائی پر۔“ (ترمذی شریف)

اہل بیت عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برگزیدہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث

نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر آلائش کو دور کر دیا ہے اور ان کا تزکیہ کیا ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیت سے محبت اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بد بختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درس گاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجنہانی مرزا قادیانی ہے جس کی سو قیانہ زبان اور بد بختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:-

نادان صحابی

(243) ”بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین

(244) ”جیسا کہ ابو ہریرہؓ فحشی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“
(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

(245) ”جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک رومی متاع کی طرح پھینک دے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 818 پر)

(246) ”بعض کم تذکرہ کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)..... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بیجا اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اهل الکعب الا لیومنن به قبل موتہ کے ایسے اٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔“

(حیۃ النبی ص 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 819 پر)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین

(247) ”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

(248) ”ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔“

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء - 3/2 صفحہ 157 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام) (عکس صفحہ نمبر 821 پر)

قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابوبکرؓ ہے

(249) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمیشہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چہ ہارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے

ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔“
(سیرت الہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 822 پر)

خلیفہ راشد حضرت علیؑ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دہاز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

زندہ علی، مردہ علی

(250) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔“
(ملفوظات جلد اول صفحہ 400، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 823 پر)

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت امام حسینؑ کی توہین

(251) ”اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عتقرب ظاہر کر دے گا۔“
(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 824 پر)

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؑ میں فرق

(252) ”اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

(253) ”اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 826 پر)

پس فرق نہایت ظاہر ہے۔ عاشقان رسول ﷺ دیکھیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ تمہارا حسین یعنی ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہارا ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس طرح کہہ سکتا ہے؟ حضرت امام حسینؑ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

(254) ”تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا اور صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؑ) کا ڈھیر ہے۔“ (تقلیل کفر کفر باشد) مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار۔

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 827 پر)

کربلا کی سیر

(255) ”کربلا کیسے سیر کرنا ہے؟“
 صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؑ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔“

(نزدول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 828 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سو حسینؑ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

(256) ”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ”یا

کربلا یست میر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹا دیکر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلا کیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“
(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)
(عکس صفحہ نمبر 829 پر)

حضرت امام حسینؑ سے بڑھ کر

(257) ”اے عیسائی مشنریو! اب دینا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس کج سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں کج کج کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 830 پر)

عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

(258) ”امام حسینؑ کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بیجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

(259) ”صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 496، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 832 پر)

حضرت امام حسینؑ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(260) ”غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؑ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833 پر)

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشہ رسولؐ، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک فاطمہ الزہراءؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ و حسینؑ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتولؑ کے بے شمار فضائل و محاسن موجود ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام مصومیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وسط عرش سے مناد، ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہؑ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار عوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی۔“ لیکن بد بخت ملعون مرزا قادیانی حضرت فاطمہؑ کے بارے میں نہایت دل آزار اور نہایت گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؑ کی شرمناک توہین

(261) جگر گوشہ رسولؐ، سیدہ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔
(ایک قلمی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 834 پر)

بچ تن کی توہین

(262) ”میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
بھی ہیں بچ تن جن پر بنا ہے“
(درمبین اُردو صفحہ 29 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 835 پر)

مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟

(263) ”ام المومنین“ کا لفظ جو کج موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:
”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو کج موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 555، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 836 پر)

مرزا قادیانی کے 313 صحابی

(264) ”میاں امام الدین صاحب سکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت کج موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا

ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں؟ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ”مع اہل بیت“ کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1896-97ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 837 پر)

سید کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود لفظ ”سید“ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(265) ”اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔“

(قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)

- 1- حضرت ابو ہریرہؓ فہمی تھے۔ ان کے قول کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)
- 2- حضرت ابو ہریرہؓ قرآن مجید کے ایسے ائمہ معنی کرتے تھے کہ جس سے سننے والے کو
- 3-

ہی آتی تھی۔ (نعوذ باللہ)

4- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ آنجہانی مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھول سکیں۔ (نعوذ باللہ)

5- آنجہانی مرزا قادیانی کے پہلا خلیفہ حکیم نور الدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حیثیت حاصل ہے۔ (نعوذ باللہ)

6- زعمہ علی (مرزا قادیانی) کی موجودگی میں مردہ علی چھوڑ دیں۔ (نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی خدا کا کشتہ ہے اور حضرت امام حسینؓ (اسلام کے) دشمنوں کا کشتہ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

9- مرزا قادیانی کستوری کی خوشبو ہے جبکہ حضرت امام حسینؓ..... (نعوذ باللہ)

10- مرزا قادیانی ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہے۔ 100 حضرت حسینؓ ہر وقت اس کی جیب میں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

11- 100 حضرت حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر ہے۔ (نعوذ باللہ)

12- مرزا قادیانی کے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر ہے۔ (نعوذ باللہ)

13- بیچ تن سے مراد مرزا قادیانی کی اولاد ہے۔ (نعوذ باللہ)

14- مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے۔ (نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔ (نعوذ باللہ)

16- اب سید صرف وہ کھلوائے گا جو مرزا قادیانی کی بیعت میں داخل ہوگا۔ پرانا رشتہ (حضور نبی کریم ﷺ کا) کام نہیں آئے گا۔ (نعوذ باللہ)



ثبوتِ حاضر ہیں!

قرآن و سنت
کی توحید

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کر دیا، وہاں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب مبین پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور، دم بخورہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاسکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوار ہی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ ”عربی مبین“ میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جا بجا فخریہ اس کا اظہار کیا، وہ ایسی نادر جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہن تو ازن خراب تھا؟

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

(266) ”انا انزلناه قریباً من القادیان“

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناه قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارة البيضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونت جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 839 پر)

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے؟ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو ٹھٹھے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا ملحد اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے

(267) ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعبہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 840 پر)

لیجیے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہو گیا ہے۔ اب مزید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیق دلاوریؒ اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

”مرزا قادیانی کے بھٹلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اول کے دو مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب مسیح قادیان کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک

مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انہوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خدا نخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انہوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ”سیرۃ المہدی“ میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردہ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے، پڑھے جارہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ”ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورۃ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔“ (ریس قادیان صفحہ 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوری)

قادیان کا نام قرآن مجید میں

(268) مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویدار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا کیجیے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر مرے قریب بیٹھ کر ہاواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان کلمات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔“

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 841 پر)

(269) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو چاہیے، اب ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کشفی آیت کو قرآن کے متن میں شامل کر لیں۔ لیکن یہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے کہ درحقیقت کسی قادیانی کا مرزا قادیانی پر سچا ایمان ہی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کشف کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے:

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے

(270) ”حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا، صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو ہلّا خزان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔“

(حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر

(271) ”الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔..... یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 844 پر)

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

(272) ”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بمذہبی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“

(کلمۃ الفضل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 845 پر)

”تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن، رسول قدنی“

(273) ”تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا

نازش دودۂ سلمان رسول قدنی

آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے

تیرے کشتوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے

تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“

(روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 846 پر)

20 سپارے

(274) ”خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 847 پر)

میں قرآن کی طرح ہوں

(275) ”ما انا الا كالقرآن و سيظهر على يدي مظهر من الفرقان.“

میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ

فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں

(276) ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 849 پر)

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح

(277) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں

جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور

قطعہ طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا

کلام یقین کرتا ہوں۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 850 پر)

قادیانیوں۔۔۔ حوالہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کی وحیاں

اور الہامات کیوں نہیں پڑھتے؟ جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے

(278)

”آنچه من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانش ز خطاء
بھوں قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیت ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القاء
وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

ترجمہ: ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔“

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر، موسیٰؑ کو تورات پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا،

میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 851، 852 پر)

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں! (معاذ اللہ)

(279) ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک قایت درجہ کا فحشی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان شر الاذواب عند اللہ اللہین کلہموا۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابو جہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 853، 854 پر)

احادیث رسول ﷺ کی توہین

(280) ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول اسحٰ] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 855 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....

(281) ”جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔“
(اعجاز احمدی (نزول اسحٰ) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

اہم نکات

- 1- آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:
قرآن مجید قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 2- قادیان کا نام قرآن مجید میں ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 4- خدا کا کلام مرزا قادیانی پر اس قدر نازل ہوا کہ اس سے 20 سپارے تیار ہو جائیں۔ (نعوذ باللہ)
- 5- مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 6- قرآن شریف، مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 7- مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 8- قرآن شریف گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 9- جو حدیث مرزا قادیانی کی وحی کے مطابق نہیں، وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 10- جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو بکواس کرتا رہتا ہے۔



ثبوتِ حاضر ہیں!

حرمین شریفین
کی توحہاں

انوار و تجلیات، فیوض و برکات، عقیدت و افتخار کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو ایسے روحانی و نورانی مراکز ہیں جن کی روئے زمین پر نظیر نہیں ملتی۔ مکہ فضیلتوں کا شہر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے مل کر از سر نو بنایا۔ اس شہر میں انبیا کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہی وہ شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قسمیں کھاتا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جسے مختلف محبوب ناموں سے کبھی بلدا لائین، کبھی ام القرئی اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس شہر کو ارض کریمہ کہتے ہیں۔ بیت اللہ میں پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اقدس ہے جو مرجع خلافت ہے۔ کل روئے زمین پر ایسے آستانہ جود و کرم کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں شاہ و گدا سبھی بھکاری ہیں۔ اس زمین کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی مٹی کے ذروں نے رحمت اللہ علیہ کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سرزمین کی معراج قسمت کہ امام الانبیا ﷺ میں پروردہ نشین ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی رات رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا رشتہ دار ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔“ (ابن ماجہ) حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو سچے عشق اور محبت کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس سفر کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں گنبد خضریٰ کی بہاروں سے فضا گلگام ہے۔

ستر ہزار ملائکہ روزانہ درود و سلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر دن عید اور ہر شب شب سعید ہے۔

سراجاً منیراً نگار مدینہ
تجلی مکہ بہار مدینہ

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دل حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے دونوں شہروں کے بارہ میں بغض اور عداوت سے بھرا پڑا تھا۔ وسائل کے باوجود اس کا ارتدادی جذبہ اور زندقیت اسے مکہ اور مدینہ نہ لے جاسکی اور نہ اسے مراکز مہر و وفا کا دیدار ہی کرنے کی توفیق ہوئی۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات (1891ء) میں معروف سیرت نگار قاضی سلمان منصور پوریؒ نے فرمایا تھا کہ احادیث کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ میں حاضری دیں گے اور نزول کے پینتالیس سال بعد فوت ہو کر روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح کہتا ہے لیکن:

□ ”میں نہایت جزم کے ساتھ ہاواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔“ (تائید اسلام صفحہ 116)

اس اعلان کے پندرہ سال بعد تک آنجہانی مرزا قادیانی زعمہ رہا مگر اسے حرمین کی حاضری سے قدرت نے محروم رکھا۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی اور خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرکز قادیان کو مکہ و مدینہ سے برتر ثابت کرنے میں مختلف نوعیت کے دعوے کیے۔

آپے بوجھل دل کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور یہود نصاریٰ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی! اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

(282) ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادیانی میرے قریب بیٹھ کر ہاواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے

نقرات کو پڑھا کہ انا الزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“
(ازالہ اوہام) (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 857 پر)

مسجد اقصیٰ کی توہین

(283) ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بیضہ مفعول اور قائل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت ہار کنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی امری بعدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی ہار کنا حولہ“

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 858 پر)

(284) ”والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان“
مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔
(خطبہ الہامیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

(285) ”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 860 پر)

(286) قادیان کی عبادت گاہ کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 82، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 861 پر)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران: 97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اسے قادیان میں اپنی عبادت گاہ پر منطبق کر رہا ہے۔

قادیان کی فضیلت

(287) ”لوگ معمولی اور نقلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں

آتا-ناقل) نقلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی

ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 862 پر)

(288) ”زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“

(درشمن صفحہ 56 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 863 پر)

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

(289) ”حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار

یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا

جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں

کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔“

(حیۃ الروایہ صفحہ 46 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 864 پر)

قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

(290) ”اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بہتی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔“
(ہیچہ الرویاء صفحہ 45 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

قادیانی جلسہ، حج کی طرح

(291) ”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے، حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اٹھاتے ہیں۔“
(برکات خلافت صفحہ 5، طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 866 پر)

اہم نکات

- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:-
- 1- قرآن شریف میں قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) کا نام موجود ہے۔
- 2- مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں واقع ہے۔
- 3- یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں پہلے حضور نبی کریم ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے۔
- 4- قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔
- 5- قادیان میں جانا نقلی حج سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔
- 6- مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، اب ہدایت و فیض صرف قادیان سے ملے گا۔
- 7- قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔
- 8- قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔

ثبوت حاضر ہیں!

اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم

وعلمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

کی توہین

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن و سنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔ علمائے کرام کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صد ہزار حیف مرزا قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علما و صلحا کا نام لے لے کر انہیں مغلطات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کینے شخص کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں!!!

پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت

(292) ”مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 92 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 867 پر)

مرزا قادیانی، خاتم الاولیا

(293) ”اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 868 پر)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

(294) ”سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میراثام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جو آ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ قدسی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 599 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 869 پر)

(295) ”حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپؒ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرے کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر کھڑے ہو کر قہر نہیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 870 پر)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

پاسہان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کے رد میں ایک معرکہ الآراء کتاب ”سیف چشتیائی“ لکھی اور اسے مرزا قادیانی کو بھجوا دیا۔ مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اول قول بکنے لگا۔ اس نے کہا:

(296) ”مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ غبیث کتاب اور بھوک کی طرح نیش دن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر

لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“
(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 871 پر)

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: ”محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔“

(297) ”دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مرچکا ہے، اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں، وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔“
(نزول المسح حاشیہ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 872 پر)

(298) ”معمار، معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور حداد، حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گزر گیا، کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کاراگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکہ اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے، کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں، وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب

میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں، اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومبڈی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اے نادان، اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرف غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔ اے جاہل، بے حیا، اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر، پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔“

(نزدول المسیح صفحہ 65 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 441 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 873 پر)

علمائے کرام کی توہین

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو

(299) ”عورتوں کی عار کھا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 874 پر)

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا:

(300) ”کذاب، مشکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع،

فی منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔“

(انجام آتھم صفحہ 241، 242 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241، 242، 243 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 875، 876، 877 پر)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے:

(301) ”اعدہ شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون“

(انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 878 پر)

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(302) ”اور لٹیروں میں ایک قاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ لٹیروں

کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔“
(ہدیۃ الوری تہ ص 445 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 پر)

سلطان القلم کی گل افشائیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبد الجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنالاول۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اس نے گالیاں دیں اور پیش کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیاں والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اس نے باوجود اس کے سب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے محض گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت لکڑی سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ ہتھوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک گریبا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پرانا ہو گیا اور خبیث اور کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے سے دشمنی کی پس خدا تجھے جاہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ لیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔
تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم کنت لسان کا داغ رکھنے والا
اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔“

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔
ہم نے تہیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔
پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔

اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔
اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔

تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔
(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغالطات و منقولات پڑھ لی
ہیں۔ اس کے باوجود اس کا دعویٰ ہے:

گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(303) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“
(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 880)

بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے

(304) ”بدتر ہر ایک سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء بھی ہے“

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 881)

ثبوتِ حاضر ہیں!

مسلمانوں کو گندی گالیاں
اور کفر کا فتویٰ

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس طرح آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو ”خیر امة“ قرار دیا۔ اس امت کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں کہ بڑے بڑے انبیاء و رسل نے اس امت میں شامل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور وہ قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کی حیثیت نبی کی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مسلمانوں کی طرح آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کریں گے۔

امت مسلمہ کا ہر فرد اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی سچی اطاعت اور اتباع سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہے۔ اس کے برعکس جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنی اطاعت اور فرماں برداری کو ہر شخص پر لازم قرار دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے نجات مل سکتی ہے نہ جہنم سے نجات، بلکہ جو شخص اسے (مرزا قادیانی کو) نبی نہیں مانتا، وہ کافر، کھنسی، عیسائی، یہودی، مشرک، کجخیروں کی اولاد، خنزیر اور ولد الحرام ہے۔ غلام ہندوستان میں بیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی، وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ آئیے ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروں نے امت مسلمہ کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے:

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

جب دل بگڑتا ہے

(305) ”جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔“
(آسمانی فیصلہ، ص 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 882 پر)

اخلاقی معلم کا فرض

(306) ”اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔“
(چشمہ مسیحی صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 883 پر)

میری فطرت

(307) ”میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔“
(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 884 پر)

تہذیب اخلاق

(308) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق.....
اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“
(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 885 پر)

گالیاں سن کے دعا دو

(309) ”گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اکھار“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 886 پر)

سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(310) ”حالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 887 پر)

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

گالیاں گلست کو ثابت کرتی ہیں

(311) ”جب انسان دلائل سے گلست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اس قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔“
(انوار خلافت صفحہ 20، منہجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 888 پر)

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:

- 1- جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔
- 2- اخلاقی معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود اپنے اخلاق کو درست کر لے۔
- 3- مرزا قادیانی کی یہ فطرت نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لائے۔
- 4- خدا وہ خدا ہے جس نے مرزا قادیانی کو ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا۔
- 5- گالیاں سن کر دعائیں دو اور دکھ سہہ کر دوسروں کو آرام دو۔
- 6- اگر تم کسی میں تکبر کی عادت دیکھو تو اس کے مقابلہ میں اکسار دکھاؤ۔
- 7- حالف کی گالیوں کا جواب گالیوں سے کبھی نہیں دینا چاہیے کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔
- 8- جب انسان دلائل سے گلست کھاتا ہے اور ہار جاتا ہے تو پھر گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے اور جس قدر زیادہ گالیاں دیتا ہے، اسی قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔

اب آئیے! ان ”فرمودات عالیہ“ کے برعکس مرزا قادیانی کا تضاد دیکھتے ہیں:

ولد الحرام

(312) ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(انوار اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 889 پر)

عیسائی، یہودی، مشرک

(313) ”جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزدول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 890 پر)

کنجریوں کی اولاد

(314) ”ملک کعب بنظر الیہا کل مسلم بعین المحبة والمودة وينفع من

معارفها و یقبلنی و یصدق دعوتی۔ الا ذریۃ البغایا۔“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے

معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر

کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 891، 892 پر)

”اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں

الا ذریۃ البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار،

فاحشہ، زانیہ ہے۔

(315) خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بتایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ (عکس صفحہ نمبر 893 پر)

(316) ”اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282) (عکس صفحہ نمبر 894 پر)

(317) نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بتایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔
 نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:
 وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم: 28)
 ترجمہ: تری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔

مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں

(318) ان العدا صاردا عنا زہر الفلا
 و نساء ہم من دونہن الا کلب
 ”دشمن ہمارے بیانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتلیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“
 (نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 895 پر)

مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر

(319) ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر سچ موجود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“
 (کلمۃ الفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 896 پر)

مرزا قادیانی کا انکار کفر

(320) ”اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 897، 898 پر)

(321) ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 899 پر)

(322) ”اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کا کفر و غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 900 پر)

خواہ نام بھی نہیں سنا

(323) ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 901 پر)

جہنمی

(324) ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 902 پر)

بندروں اور سوروں کی طرح

(325) ”جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے کھڑے کھڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان یہ قوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منہوں چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“
(انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر)

خنزیر سے زیادہ پلید لوگ

(326) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روح تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی گنجی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔“
(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر)

جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے

(327) ”مشی الہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھردیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدر روگندے کچھڑ کے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 905، 906 پر)

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(328) ”مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔“

(انجام آتھم) (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 907 پر)

خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(329) ”اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔“

(نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 908 پر)

پیٹ سے چوہا؟

(330) ”اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مہبلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندری اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت تھری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔“

(انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 909، 910 پر)

رحم پر مہر

(331) ”خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی“

(تترہ ہیئہ الوحی صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 911 پر)

عضو تناسل کاٹ دیتا.....

(332) ”حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے قتل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)
(عکس صفحہ نمبر 912 پر)

جہاں سے نکلے تھے.....

(333) ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رو برو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر احکم قادیان)
(عکس صفحہ نمبر 913 پر)

افغانوں کی شکلیں اور رسوم

(334) ”افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کمڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھے گا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔“

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لیے کرتے اور سبے یہ وہی وضع اور چرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افتخاںوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افتخاںوں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب 9 آیت 36 میں قیس کا ذکر ہے اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر باعث خطا و حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہر حال ایک ایسی قوم کے منہ سے قیس کا لفظ نکلتا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی، یعنی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انھوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے۔ پہلی تاریخ آیت 29 کی یہ عبارت ہے۔ ”اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہوئٹن۔“

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افتخاںوں کی زود رنجی اور تلون مزاجی اور خود غرضی اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خونی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۃ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افتخاںوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔“

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 914 پر)

”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبد الجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنالاول۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اس نے گالیاں دیں اور پیشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیاں والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اس نے باوجود اس کے شب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پرانا ہو گیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔

تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم

معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔

ہم نے تمہیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔

پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
 اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔
 اور مجھے قاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ قاسق ہے۔
 اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور نے 4 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ مارشس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”ایک اور خرابی زبان کا غلط استعمال ہے، گالی دینا، نامناسب الفاظ کا استعمال اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھی بات کہو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جھوٹ اور زبان کے غلط استعمال سے بچے۔“ (روزنامہ الفضل 17 دسمبر 2005ء) قادیانیوں کو زبان کے استعمال پر وعظ و نصیحت کرنے سے پہلے مرزا مسرور کو اپنے دادا مرزا قادیانی کی بازاری زبان پر مشتمل تحریروں پر بھی ایک نظر ضرور ڈالنی چاہیے تھی۔ مزید برآں قادیانی جماعت کا نعرہ ہے۔
"Love for all hatred for none" یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اس سلسلہ میں میری ہر قادیانی سے درمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اخلاق و محبت کے بارے میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم صفحہ 329 تا 340 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 تا 340) کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔ انھیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس طرح کی گفتگو کوئی بھیاں بھی نہیں کرتی جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(335) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“

(ست پنجن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 915 پر)

میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا

(336) ”غرض خداوند قادر و قدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور

گالیوں کے عوض میں گالیاں نہیں دیتا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو کہے گا۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 916 پر)

کتابچہ

(337) ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے

کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟

انہوں نے جواب دیا۔ بیٹی۔ انسان سے کتھن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی

بے گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتھن کی مثال صادق آئے گی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 917 پر)

بدتر ہر ایک بد سے

(338) ”بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے

جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا بھی ہے“

(ادبیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 918 پر)

مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔ اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- اے مردار خور مولویو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، مصدر روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اندھیرے کے کیڑو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21، حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے خبیث (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے پلید و جال (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)
- اسلام کے عار مولویو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- اے نابکار (بد کردار) (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات فرقہ مولویاں (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اَلو (ضمیرہ بیاہن احمدیہ مجسم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- امام المقتن (اتمام الحجہ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی)
- انسانوں سے بدتر اور پلیدتر (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- اے بد بخت مفتریو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی)
- ایہا المکذوبون الثالون (انجام آتقم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی)
- اے شیخ احمقان (انجام آتقم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی)
- ایہا الشیخ الضال (انجام آتقم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)
- اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)
- ننگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے کوتاہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)
- اے غبی (کم عقل) (مواہب الرحمن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی)

- انسانیت کے گدایہ (ہیں) (نور الحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی) سے بے بہرہ اور بے ہند
- اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- بد بخت پلید طبع مولوی (ایام الصلح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- بے ایمان اور اندھے (انجام آیتیم ضمیمہ ص 22 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- بد ذات (انجام آیتیم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- بندروں (انجام آیتیم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- باطل پرست بطلوی (انجام آیتیم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- بے ہند (نور الحق صفحہ 3 حصہ اول، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- بے حیا (تذکرہ ائمہ دین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑا خبیث (حقیقۃ الوحی تترہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- پلید ملاؤں (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید جاہلوں (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- پلید تر (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید دل (انجام آیتیم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- پلید دجال (انجام آیتیم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- شام اللہ کو علم اور ہدایت سے (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی) ذرہ مس نہیں
- شام اللہ تجھے جھوٹ کا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)
- رودہ پلایا گیا
- جاہل سجادہ نشین (انجام آیتیم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آیتیم ضمیمہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

جانور	(نزول المسح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)	□
جنگلوں کے غول	(اعجاز احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)	□
جھوٹ کا گوہ کھایا	(انجام آتھم ضمیمہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی)	□
جھوٹ بولنے کا سرغنہ	(نزول المسح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی)	□
چار پائے ہیں نہ آدمی	(انجام آتھم ضمیمہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی)	□
حرامی	(شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)	□
حرام زادہ	(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی)	□
حرم کے جنگل کے شیطان	(نور الحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)	□
حلال زادہ نہیں	(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)	□
حاطب اللیل	(آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی)	□
خبیث طبع	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	□
خزیر سے زیادہ پلید	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	□
خالی گدھے	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)	□
خبیث نفس	(شہادۃ القرآن ص 5، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی)	□
خبیث طینت	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی)	□
خبیث فرقہ	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 9 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی)	□
ختاسوں	(انجام آتھم صفحہ 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)	□
محمیں ابن محمیں	(نور الحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی)	□
خراب مورتوں اور دجال کی نسل	(نور الحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی)	□
خبیث النفس	(ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی)	□
خبیث القلب	(انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی)	□
خشک دماغ	(ست یکن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی)	□
دل کے مجذوم	(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ج، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	□
دجال	(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)	□
دنیا کے کیڑے	(براہین بیجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی)	□

دلبۃ الارض	□	(ازالہ اوہام ص 510، روحانی خزائن جلد 3 ص 373 از مرزا قادیانی)
دنیا کے کتے	□	(استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
دجال اکبر	□	(انجام آتھم ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 47 از مرزا قادیانی)
دیوٹوں	□	(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 125 از مرزا قادیانی)
دیوانے درندوں	□	(ضیاء الحق ص 35، روحانی خزائن جلد 9 ص 296 از مرزا قادیانی)
دجال فرہ	□	(انجام آتھم ص 204، روحانی خزائن جلد 11 ص 204 از مرزا قادیانی)
دجال کمینہ	□	(انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
دجال کے ہمراہیو	□	(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
ذلیل	□	(ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
ذلت کے سیاہ داغ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
ذریعہ شیطان	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
ذلت کے روسیاهی کے	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343 از مرزا قادیانی)
اند غرق		
رئیس الدجالین	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
رئیس المعتمدین	□	(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
راس الغاوین	□	(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
رئیس المتصلفین	□	(انجام آتھم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
رغیوں کی اولاد	□	(آئینہ کمالات اسلام ص 548، روحانی خزائن جلد 5 ص 548 از مرزا قادیانی)
رئیس التکبرین	□	(آئینہ کمالات اسلام ص 599، روحانی خزائن جلد 5 ص 599 از مرزا قادیانی)
سوروں	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
سیاہ داغ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
سگان قبیلہ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 229، روحانی خزائن جلد 11 ص 229 از مرزا قادیانی)
سلطان التکبرین	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
سہماء	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 253، روحانی خزائن جلد 11 ص 253 از مرزا قادیانی)
سفیدوں کا نطفہ	□	(تہذیبہ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)

(نور الحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)	سانپوں	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)	سڑے گلے مردہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)	شیطان	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)	شیاطین الانس	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)	شیخ نجدی	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ احمقان	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	شیخ انصال	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	شقی	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)	شغال	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)	شیطنیت کی بدبو	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)	شیخ نامہ سیاہ	□
(کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)	شیخ مفضل	□
(انجام آتھم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)	شریر بھیڑیے	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ خال بٹالوی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	شیخ انصالت	□
(کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)	شیخ چالباز	□
(نزول المسح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)	شیاطین	□
(آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)	شریر انفس	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	خال بٹالوی	□
(حیۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)	ضلالت پیشہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)	طوائف	□
(دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)	عالم طبع	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)	علیہم نعال لعن اللہ الف	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	الف مرۃ	□
	عبد الشیطان	□

- عورتوں کے عار (امجاز احمدی ص 83، روحانی خزائن جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی)
- عہد الحق کا منہ کالا (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قانون (انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالہ (انجام آتھم ص 230، روحانی خزائن جلد 11 ص 230 از مرزا قادیانی)
- غاوین (انجام آتھم ص 254، روحانی خزائن جلد 11 ص 254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آتھم ضمیمہ ص 33، روحانی خزائن جلد 11 ص 317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (امجاز احمدی ص 77، روحانی خزائن جلد 19 ص 190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین ص (د)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)
- غزنویوں کی جماعت پر لعنت (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 342، 343 از مرزا قادیانی)
- فرعون سے مراد شیخ محمد (انجام آتھم ضمیمہ ص 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)
- حسین بٹالوی
- فہم یا عبد الشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قاسق آدمی (تتمہ حلیۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آتھم ص 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- کوہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام ص (د)، روحانی خزائن جلد 5 ص 608 از مرزا قادیانی)
- کوڑ مغزی (نزول المسیح ص 66، روحانی خزائن جلد 18 ص 444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تتمہ حلیۃ الوحی ص 128 / ج، روحانی خزائن جلد 22 ص 565 از مرزا قادیانی)
- کیرا (ضمیمہ بمابین احمدیہ پنجم ص 165، روحانی خزائن جلد 21 ص 332 از مرزا قادیانی)
- کینہ ور (چشمہ معرفت ص 131 ج 2، روحانی خزائن جلد 23 ص 336 از مرزا قادیانی)
- کمینگی (مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- کرگس (امجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- کھدل (کرامات الصادقین ص 6، روحانی خزائن جلد 7 ص 48 از مرزا قادیانی)

(الہدیٰ ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)	کینوں	□
(انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)	کینہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)	کتوں	□
(انجام آتھم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)	کلائع	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	گندی روح	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)	گدھے	□
(تحریر الہی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)	گمراہ	□
(مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)	گرم	□
(گمراہی اور حق کے شیطان (نور الحق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)		□
(تحریر الہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	لیموں	□
(براہین احمدیہ جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)	لاف و گزاف کے بیٹے	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	مردار خور	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	منخوس چہروں	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	مفتربو	□
(انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	ملعونین	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)	مختشوں	□
(نزدول المسیح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)	مردار	□
(تحریر الہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	ملعون	□
(تحریر الہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	مفسد	□
(آسمانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)	نگس طینت مولویوں	□
(استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)	تھپا لحواس	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 28 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)	مخالفوں کی ذلت	□
(انجام آتھم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولویوں کی ذلت	□
(انجام آتھم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولوی سخت ذلیل	□
(انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)	مکدویوں	□

(تقریباً ۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۴۵ از مرزا قادیانی)	منہوس	□
(تقریباً ۱۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۵۱ از مرزا قادیانی)	مغرور	□
(آسمانی فیصلہ ص ۱۴، روحانی خزائن جلد ۴ ص ۳۲۴ از مرزا قادیانی)	بجنون درندہ	□
(ایام الصلح ص ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۱۳ از مرزا قادیانی)	ناپاک طبع	□
(انجام آیت ص ۲۰ / حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۰ از مرزا قادیانی)	نادان بطلالوی	□
(انجام آیت ص ۲۴ / حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۴ از مرزا قادیانی)	نفاق زدہ	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۶۹ از مرزا قادیانی)	نیم عیسائی	□
(انجام آیت ص ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۴۵ از مرزا قادیانی)	تالاق نذیر حسین	□
(نزول اسح ص ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۶ از مرزا قادیانی)	نجاست خور جانور	□
(انجام آیت ص ۲۴ (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۸ از مرزا قادیانی)	نابکاروں	□
(برائین احمدیہ جلد ۱ ص ۱۲۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۸۵ از مرزا قادیانی)	نادان صحابی	□
(ضیاء الحق ص ۲۷، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۲۸۵ از مرزا قادیانی)	تالاق چیلوں	□
(انجام آیت ص ۲۳ / ح، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۸ از مرزا قادیانی)	ناپاک فرقہ	□
(انجام آیت ص ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۱ از مرزا قادیانی)	وہ گدھا ہے نہ انسان	□
(انجام آیت ص ۴۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۳ از مرزا قادیانی)	جنگل کے وحشی	□
(انوار اسلام ص ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۱ از مرزا قادیانی)	ولد الحرام	□
(انوار اسلام ص ۲۹، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۱ از مرزا قادیانی)	ولد الحلال نہیں	□
(انوار اسلام ص ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۴۰ از مرزا قادیانی)	واہ رے شیخ چلی کے	□
	بڑے بھائی	
(انجام آیت ص ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۵۱ از مرزا قادیانی)	والد جال البھال	□
(انجام آیت ص ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۴۰ از مرزا قادیانی)	ہامان	□
(انجام آیت ص ۵۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۵۹ از مرزا قادیانی)	ہندو زادہ	□
(امجاز احمدی ص ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۵۴ از مرزا قادیانی)	ہوا وہوس کا بیٹا	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص ۷۷ از مرزا قادیانی)	ہزار لعنت کا رسہ	□
(مواعظ الرحمن ص ۱۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۵۲ از مرزا قادیانی)	بھوکہ گرگ	□

(مواہب الرحمن ص 138، روحانی خزائن جلد 19 ص 359 از مرزا قادیانی)	ہیچو جین	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 3، روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی)	یہودی صفت	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 19 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی)	یادہ گوہ	□
(انجام آتھم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	یہودی سیرت	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی)	یہودی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	یا شیخ الصلوات	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	یک چشم	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	یہودیت کا خمیر	□
(کرامات الصادقین صفحہ 4)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)	یہ غول البراری	□



ثبوتِ حاضر ہیں!

مُسلما نوں سے نفرت
اور معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے، انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہیں۔ قادیانی ”تبلیغ رسالت“ میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کسی درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کی ”ذریعہ ابغایا“ کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کی کیوں شدید تمنا رکھتے ہیں؟ اس دو غلطے پن اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہے۔ حسب ذیل تصریحات بلا حلفہ فرمائیں:

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

(339) ”حضرت مسیح موعودؑ نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8) (عکس صفحہ نمبر 919 پر)

”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف اوقات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان، جلد 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مسلمانوں سے تعلقات حرام

(340) ”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہ تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“

(کلمۃ الفضل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 920، 921)

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

(341) ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی اور مکتب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 922)

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

(342) ”کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

”جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدلتی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے لا پرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ **الما یقبل اللہ من المتعین (المائدہ: 28)** خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 449 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 923 پر)

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

(343) ”صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر (مسلمانوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو، تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 525، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 924)

مسلمانوں کی نماز جنازہ

(344) ”اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ

کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے، شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔“

(انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم، جلد 3 صفحہ 150 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 925 پر)

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں

کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

(345) چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکر یا کذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بالکل ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواج زوجگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین

خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔“

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 926، 927 پر)

(346) ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 90 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 928 پر)

قائد اعظم کی نماز جنازہ

اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اس کی وجہ اس نے یہ بیان کی۔

”نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل کہہ دے چکے تھے، اس لیے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت اٹانا کر رہے تھے۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب صفحہ 212)

لیکن عدالت سے باہر جب اس سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا:

”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔“

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام پر آیا تو قادیانیوں کی طرف سے اس کا یہ

جواب دیا گیا:

□ ”چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے، لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔“
(ٹریکٹ 22 بعنوان ”احراری علماء کی راست گوئی“ کا نمونہ ناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

(347) ”آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹھلے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“

(انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 929 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے فداہی کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ”دعویٰ نبوت“ کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بنا پر مرزا قادیانی نے اپنے فرماں بردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ

اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

مسلمانوں کو لڑکی دینا

(348) ”ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔“

(الوار خلافت صفحہ 93، 94 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 930 پر)

پیارے مسلمان بھائیو!

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت کے قلعے پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم اور دوائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شیخ اسلام کو بھگانا چاہتے ہیں..... جبکہ ہم خاموش و ناشائے بنے ہوئے ہیں..... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں..... سوچیے! شائع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم آخر کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی فحیرت اور لاج کے لیے آخر کب متحرک ہوں گے؟ عقیدہ ختم نبوت پر پے در پے یورشوں کے نچاؤ کے لیے آخر کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؑ کی مقام کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بد بختوں کے خلاف آخر کب اپنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کی کوئی تردید ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی

اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔
 تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم و ملزوم ہیں۔ اس حقیقت میں کسی شک و شبہ
 کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ
 ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم
 نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ ”میں تو
 جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور
 سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمہیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت
 کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟“ خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس
 کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں
 جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ”اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا
 ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا
 بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔“ یہ قاعدہ و قانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی
 شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ،
 اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے۔۔۔۔۔
 ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! آئیے تحفظ ختم نبوت کی روشنی کو
 پھیلائیں۔۔۔۔۔ شفاعت محمدی ﷺ آپ کی منتظر ہے!

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
 مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
 نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا علیہ السلام کی حرمت پر
 خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا



ثبوتِ حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کے دعوے

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

بڑے بڑے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ مراق یا مسطیر یا ایسا موذی مرض ہے کہ یہ جسے لاحق ہو جائے وہ خود کو مافوق الفطرت چیز سمجھنے لگتا ہے۔ بھارت کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت آنجنہانی مرزا قادیانی مختلف دائمی بیماریوں کا ”موہائل ہسپتال“ تھا۔ ان میں مرگی، مراق اور مسطیر یا مرفہست ہیں۔ ڈاکٹروں کے بقول مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبی میلان ہے۔ جب کسی خاندان میں اس مرض کی ابتدا ہو جائے تو پھر یہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ مانیٹو لیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض حیرت سوزا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف بڑھتے ہیں جس سے مریض میں احساس برتری کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ آرائی کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فیب دان سمجھنے لگتے ہیں اور بعض میں یہ بیماری یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ مراقیوں کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہیں۔ پھر وہ نبوت اور معجزات کے دعوے کرنے لگتے ہیں، خدائی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

معروف قادیانی ڈاکٹر شاہنواز کا کہنا ہے:

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو مسطیر یا، مانیٹو لیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ایسا چٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔“

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجیو قادیان اگست 1926ء)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(349) ”ڈاکٹر میر محمد اسلمیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ”میں نے کئی دفعہ حضرت کج موعود سے سنا ہے کہ مجھے مسٹر یا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے لیکن حاصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی سخت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی صحتی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو مسٹر یا کے مریضوں میں بھی عموماً دکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم لگتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگتا وغیرہ“

(سیرۃ الہدی حصہ دوم، صفحہ 55، روایت نمبر 369، از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 931 پر)

آنجنابی مرزا قادیانی ایک مفلون حراج اور مخبوط الحواس شخص تھا۔ اس نے اپنی زعمی میں اتنے مضحکہ خیز دعوے کیے، اگر انھیں سچا کر دیا جائے تو انھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کے دعوؤں سے خود اس کے اپنے ماننے والے بھی پریشان و حیران ہیں۔ جہول شخص مرزا قادیانی نے شاید بچپن میں اتنی چڑیاں نہ تبدیل کی ہوں جتنے اس نے دعاوی کیے ہیں۔ جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلا اور چھلوا اپنی حیثیت تبدیل کرتا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی ہر روز ایک نیا دعویٰ کر کے بڑی عیاری سے اپنا بہرہ پ بدلا۔ اس نے عالم سے مناظر، مناظر سے محدث، محدث سے نبی، نبی سے خدا اور خدا کے بعد نجانے کیا کیا سوانح رچائے کہ

۔ ناظرہ سر بگمیاں ہے اسے کیا کہیے

والا معاملہ ہے۔ مرزا قادیانی آج زعمہ ہوتا تو ہالی وڈ کا معروف حراجیہ اداکار Mr. Bean اُسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔ آنجنابی مرزا قادیانی کے تقریباً 100 سے زائد مختلف دعوے ہیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر محض اہم دعوے پیش خدمت ہیں۔ پڑھیے اور اپنی حیرانی میں اضافہ کیجئے کہ

۔ اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

میں بشر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(350) ”قل اما انا بشر مطلقم۔“

”کہو میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔“

(تذکرہ محمود دینی والہامات، صفحہ 70 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 932 پر)

میں غلام احمد قادیانی ہوں

(351) ”مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد و حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی سچ ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں، بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ باری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد و حروف کلمی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔“

(تذکرہ محمود دینی والہامات، صفحہ 144 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 933 پر)

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(352) ”کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار“

(نمایین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 934 پر)

میں سور مار ہوں

(353) ”ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پھر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پھر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پھر کتے مار رکھ دیا۔ پھر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیے حدیث شریف میں میرا نام ”سور مار“ لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر۔“
(ذکر حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 935 پر)

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(354) ”امین الملک جے سنگھ بہادر۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 936 پر)

میں کرشن ہوں

(355) ”اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ ہیں برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لیے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔ میں

جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔“

(لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 937 پر)

(356) ”خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا، اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا، جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک رُودر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا، یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انقاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 311 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

میں آریوں کا بادشاہ ہوں

(357) ”اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی قتل کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دھوئی صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بارہا میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔“

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 521، 522 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 939، 940 پر)

میں کرشن جی زودرگوپال ہوں

(358) ”شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی روایا بیان فرمائی کہ

ایک بڑا تخت مرلح شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے جھوم میں سے ایک ہندو بولا۔ ”کرشن جی زودرگوپال“
(ملفوظات، جلد سوم صفحہ 444 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 941 پر)

میں سلطان القلم ہوں

(359) ”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 58، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942 پر)

میں غازی ہوں

(360) ”اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“
(نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں

(361) ”پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاؤے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاؤے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور معترب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔“

(نور الحق، صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 944، 945 پر)

میں محدث ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(362) ”انت محدث اللہ۔“

تو محدث اللہ ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 82، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 پر)

میں عبدالقادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(363) ”یا عبدالقادر انی معک۔ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 296، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 947 پر)

میں ذوالقرنین ہوں

(364) ”سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ

ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔“

(بہارین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 146 مندرجہ مدحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 948 پر)

میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں

میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(365) ”یا ادم امکنک الذی یأمرهم امکن۔ مرزا قادیانی اس

الہام کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ”مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم

ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں، اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مونث مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یا مریم اسکن کہا جائے..... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور اقرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور فحشیاں اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ، جلد اول صفحہ 82، 83 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 949، 950 پر)

میں خاتم الاولیاء ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(366) ”وانا خاتم الاولیاء۔“

اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 35، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

میں معجون مرکب ہوں

(367) ”میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاعری خاندان ہے اور

بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔“

(تزیین القلوب، صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 287 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952، 953 پر)

میں خلیفہ اللہ ہوں

(368) ”میرے لیے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح میرے لیے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفہ اللہ ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 954 پر)

میں امام الزماں ہوں

(369) ”امام الزماں میں ہوں۔“

(ضروریۃ الامام صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں

”وَالْمُجِدِّدُ الْمَامُورُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُورُ. وَالْمَهْدِيُّ الْمَغْهُوْدُ.

وَالْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ.“

اور (میں) وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں

اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

میں حجر اسود ہوں

(370) ”یکے پائے من ے بوسید من ے گفتم کہ حجر اسود منم۔“

(ترجمہ) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چمالا اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 29 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

میں بیت اللہ ہوں

(371) ”خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 28، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657 پر)

میں قرآن ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(372) مَا آتَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ.

ترجمہ: میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 658 پر)

میں میکائیل ہوں

(373) ”بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔“

(اربعین 3) (حاشیہ) صفحہ 25، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413، از مرزا قادیانی
(عکس صفحہ نمبر 659 پر)

میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں

(374) ”اے صیائی مشنریو! اب دہنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس سچ سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء، صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 233، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

میں زندہ علی ہوں

(375) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 961 پر)

میں مدینۃ العلم ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(376) ”الت مدینۃ العلم۔ تو علم کا شہر ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 962 پر)

میں مریم اور عیسیٰ ہوں

(377) ”اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے، اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی مہارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔“

(کشتی نوح، صفحہ 54، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 52، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 963 پر)

میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں

(378) ”اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں نہیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں لفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھ کا منظر ظہور پایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو

سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“
(کشتی نوح، صفحہ 52، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر)

میں ابن مریم سے افضل ہوں

(379) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے“
(دافع البلاء، صفحہ 20، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 240، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر)

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں

(380) ”میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔“
(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 211، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 966 پر)

میں آدم اور احمد مختار ہوں

(381) ”آدم نیز احمد مختار
میں آدم اور احمد مختار ہوں“
(نزول المسیح، صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 967 پر)

میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں
(382) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ حقیقی باشند“

(ترجمہ) ”میں کج زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق القلوب، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 134، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 968 پر)

میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں

(383) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الہی، (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 76، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 969 پر)

میں محمد ہوں

(384) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اسی وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک قلمی کا ازالہ، صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 207، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 970 پر)

میں احمد ہوں

(385) ”وہمائی رہی احمد فاحمدونی۔“

میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔“

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 53، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 971 پر)

میں رحمۃ للعالمین ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(386) ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 64 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 972 پر)

میں خاتم الانبیاء ہوں

(387) ”بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 212، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 973 پر)

میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(388) ”انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔“

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 53، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 974 پر)

میں عرش خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(389) ”انت منی بمنزلة عرشی۔“

تو میرے نزدیک عرش کی مانند ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 427، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 975 پر)

میں مالک کن فیکون ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(390) "إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ لِمَشْيٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ."

(ترجمہ) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 443، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 976 پر)

میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(391) "وَاعْطَيْتُ صِفَةَ الْإِنْعَاءِ وَالْإِحْيَاءِ."

اور مجھے کوفانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 56، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 977 پر)

میں نطفہ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(392) "أَلْتَمِنْ مَاءً نَاوَهُمْ مِنْ فُشَلٍ."

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 978 پر)

(نوٹ) عربی لغت میں ماء سے مراد اکثر جگہ نطفہ ہے۔ مثلاً هو اللہی خلق من

ماء بشرا (الفرقان: 54) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے انسان کو پانی (نطفہ) سے پیدا

کیا۔ دوسری جگہ فلینظر الانسان مم خلق ۝ خلق من ماء ذالقی ۝ یمخرج من بین

الصلب والعروائب۔ (الطارق: 5 تا 7) ترجمہ پس انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے

پیدا کیا گیا۔ وہ اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا جو کہ باپ کی بیٹھ اور ماں کی چھاتیوں سے

لکھا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں۔ جن میں ماء سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کا الہام ”انت من ماء نا“ اس کے معنی ہوں گے۔ ”انت من نطفتنا“ تو ہمارے نطفہ میں سے ہے اور لوگ بزدلی کے کچھڑے۔

میں خدا کا بیٹا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(393) ”انت منی بمنزلة اولادی۔

تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 325، 326 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979، 980 پر)

میں خدا کی بیوی ہوں

(394) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید آنجنابی مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 981 پر)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً.

”اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے کوئی بیوی نہیں ہے۔“ (انعام: 101)

میں خدا کا باپ ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(395) ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِفَلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَا. كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ.

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 554 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 982 پر)
نوٹ: اس الہام میں مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کو خدا قرار دیا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا قادیانی خدا کا باپ ہوا۔ (نعوذ باللہ)!

میں خود خدا ہوں

(396) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 152، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 983 پر)

مجھ میں ہاں ہیں دعوے قادیانی آپ کے
بات بھی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔
جب کسی میں حیا ختم ہو جائے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے۔“

بلاشبہ قادیانی جماعت کا بانی آنجنابی مرزا قادیانی اس حدیث مبارکہ کا مصداق ہے۔ لیکن افسوس ان پڑھے لکھے قادیانیوں پر ہے جو ایسے مخبوط الحواس اور قاترا عقل فحش کے کردار ہیں۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو صرف مہدی یا مسیح موعود مانتے ہیں جبکہ اس نے 100 سے زائد مختلف دعوے کیے ہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کے تعصب، خد، لالچ اور خود غرضی سے علیحدہ ہو کر مرزا قادیانی کے ان مذکورہ دعوؤں کو دیکھیں، پڑھیں، سوچیں اور اپنے ضمیر کی آواز پر صدق نیت کے ساتھ قادیانی عقائد سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آجائیں کیونکہ اسلام ہی وہ سچا دین ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔



ثبوتِ حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
فردِ یاعورت

مرزا قادیانی کی زندگی بھی ایک عجیب مسخرانہ اور مسخکہ خیز تھی۔ اس میں درجنوں ایسے ناہر واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام خود ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کا بچہ

(397) ”اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 میں بابوالہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے..... یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 581 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 984 پر)

کم بخت بابوالہی بخش کو سوچھی بھی تو کیا سوچھی اور دیکھا بھی تو کیا دیکھا! مرزا قادیانی کا حیض و نفاس اور وہ بھی کن دنوں میں جبکہ مرزا قادیانی ایام ماہواری کی مصیبت میں دوچار تھا۔

یا مظهر العجائب
بچہ معہ زچہ کے قائب

اللہ مرد، مرزا عورت؟

(398) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت

کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“
(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 985 پر)

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان و راز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کے مرید اس سانچہ پر اصرار کرتے ہیں، چنانچہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ رات کا وقت تھا۔ عراق کا ایک اجاڑ اور بیابان صحرا تھا۔ اس ویرانے میں خدا کا ایک نیک بندہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ تمام ولیوں کے سردار سید عبدالقادر جیلانی تھے۔ آپ عبادت الہی میں مصروف تھے کہ یکا یک آپؑ نے ایک روشنی دیکھی۔ اس روشنی سے سارا آسمان روشن ہو گیا۔ پھر آپؑ کو ایک آواز سنائی دی:

”اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں۔ میں تیری عبادت سے راضی ہوا اور خوش ہو کر آج سے تجھے اپنی ہر قسم کی عبادت کی تکلیف سے آزاد کرتا ہوں۔“

سید عبدالقادر جیلانیؒ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس آواز کو سن کر اپنے ظاہری اور باطنی علوم پر توجہ کی تو مجھے اس آزادی کا کوئی بھی جواز دکھائی نہ دیا اور میں نے سوچا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس عظیم مرتبے کے باوجود بھی آپؐ کو عبادت کی تکلیف سے آزادی نہیں ملی تو پھر دوسرا کوئی کس طرح اس معاملے میں معافی کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھا تو اس پر پھر آواز آئی۔ ”اے عبدالقادر! مبارک ہو آپؐ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔“ اس پر میں نے ایک مرتبہ پھر بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھا اور کہا ”اے لعین دفع ہو جا، میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد و فضل و کرم کی وجہ سے محفوظ رہا ہوں۔“ اس پر فوراً شیطان مردود اپنی اصلی شکل میں میرے سامنے آ گیا اور اپنا سر پیٹتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا۔ ”اے عبدالقادر! میں نے اس سے پہلے بے شمار لوگوں کو اسی طریقے سے گمراہ کیا ہے۔“

یقیناً شیطان مرزا قادیانی کے پاس بھی آیا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے پوچھا ہوگا، کیا حکم ہے میرے آقا اس پر شیطان نے اپنی ہوس کا اظہار کیا ہوگا۔ تب مرزا قادیانی شیطان کی خدمت بجالایا۔ مگر فسوس اس نے اللہ تعالیٰ پر الزام لگا دیا۔

جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفر یہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا عقد انعام اُسے دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ غافل و احمق اولی الابصار۔

خدا سے نہانی تعلق

(399) ”در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 986 پر)

یہ نہانی تعلق کہیں وہ تو نہیں جس کی پردہ دری مرزا قادیانی کے مرید قاضی یار محمد کے ہاتھوں ہوئی؟ (استغفر اللہ)!

حاملہ

(400) ”اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں نہیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(عکس صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 987 پر)

مرزا قادیانی کو درودِ روزہ

(401) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نوحؑ کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها المخاص الى جلع النخلة قالت يا لہی مت قبل هذا وکت نسیمسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درودِ روزہ سے کجیور کی طرف لے آئی۔“
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 988 پر)

درودِ روزہ عورتوں کو ہوتی ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا صاحب پر نسوانیت غالب آئی اور وہ درودِ روزہ سے کاتھتے رہے؟

مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(402) ”سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریم کی حالت کا گزرا۔ اور پھر جب وہ مریم کی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریم کی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا، جیسا کہ میرے کتاب، براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے کیونکہ براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: یا مریم اسمک انت و زوجک الجنة یعنی اے مریم! تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے، دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا ہے: نفعت لک من روح الصدق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی۔ پس استر کے رنگ میں روح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا، جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی معولیک واللعک الی۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی

اٹھاؤں گا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورہ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخ روح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص جگہ سے اس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔“

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 989 پر)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے ”عیسیٰ“ بننے کی کہانی جس معجزہ خیز انداز میں پیش کی، اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

ڈاکٹر نے پاگل خانے میں آنے والے نئے مریض کا معائنہ کیا۔ وہ مریض ڈاکٹر صاحب کو صحت مند دکھائی دیا۔

ڈاکٹر ”کیوں میاں کیسے پہنچے؟“

مریض: دراصل کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ عورت کی ایک جواں سال بیٹی بھی تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی میرے باپ کو پسند آ گئی۔ میرے باپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ یوں میری بیوی میرے باپ کی ساس بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرے باپ کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی۔ یہ رشتے میں میری بہن لگتی تھی کیونکہ میں اس کے باپ کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ میری نواسی بھی لگتی تھی، کیونکہ میں اس کی مانی کا خاوند تھا۔ گویا میں اپنی بہن کا داماد بن گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا، ایک طرف وہ لڑکی میرے بیٹے کی بہن لگتی تھی کیونکہ وہ بچہ اس کی ماں کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ اس کی دادی بھی لگتی تھی،

کیونکہ وہ میری سوتیلی ماں تھی، چنانچہ میرا بیٹا اپنی دادی کا بھائی بن گیا۔

مریض ”ڈاکٹر صاحب، ذرا سوچئے میرا باپ میرا داماد ہے اور میں باپ کا سر ہوں۔ میری سوتیلی ماں میرے بیٹے کی بہن ہے اور یوں میرا بیٹا میرا ماموں بن گیا اور میں اپنے بیٹے کا بھانجا۔

ڈاکٹر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور چیخ کر کہا ”خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا۔“

بقول شخصے: ”کسی مسئلہ میں ایسے تشابہات سے، جن کی طرف ذہن بھی نہ جاتا ہو، استدلال کرنا اور اس باب میں محکمت کو چھوڑ دینا الحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ مرزا قادیانی طہ نے ان امور کو، جو کتابوں میں بد دین و بے ایمان لوگوں کے وساوس و شبہات کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں، جمع کر کے انہیں اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے اور جب کسی کو اسلام سے منحرف کرنا چاہتا ہے تو (صریح نصوص میں) شیطانی شبہات کھڑے کر دیتا ہے اور جب اپنی جانب کھینچنا چاہتا ہے تو طمع کاری کے ساتھ مناسبتیں پیدا کرتا ہے اور نصوص قطعیہ کو استعارہ و مجاز پر محمول کرنے کی تاویل جس کو اس نے اپنے ذخیرۃ الحاد کا موضوع بنا رکھا ہے، اس کے ذریعہ وہ اکثر اسلامی عقائد اور بعض احکام شریعہ، مثلاً زکوٰۃ، حج اور جہاد سے سبکدوش ہو چکا ہے اور اس کے مرید منقریب دیگر احکام سے بھی بے باقی ہو جائیں گے اور صرف الفاظ کی گردان کافی ہوگی، اور ذخیرۃ آخرت اور ہدیہ بارگاہ الہی کے لیے دے دے کر چند تاویلیں رہ جائیں گی اور بس۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ افعال میں بھی استعارہ مانتا ہے۔

اس فعلی استعارہ کو سن رکھو جو اس کے خاص علوم میں سے ہے اور جس کے ذریعہ وہ خارج میں حاملہ بھی ہو سکا (پس اس ”استعاراتی حمل“ کے ذریعہ جب وہ عیسیٰ کو جنم دے کر خود عیسیٰ بن سکتا ہے تو دیگر افعال کے بارے میں یہ کیوں نہیں کہا جاسکتا کہ مثلاً ہم نے استعارہ کے طور پر زکوٰۃ دے دی، استعارہ کے طور پر حج کر لیا، استعارہ کے طور پر نماز پڑھ لی، اور استعارہ کے طور پر روضہ اطہر میں دفن ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔“

اب اگر کوئی مرزا قادیانی سے یہ پوچھ لے کہ جناب! اگر آپ نے ”ابن مریم“ بنا تھا تو چاہیے یہ تھا کہ آپ کی والدہ میں پہلے مریم کی صفات آئیں، نہ کہ آپ میں (یہ دوسری بات ہے کہ آپ کی حقیقی والدہ نہیں تو ان کی کوئی مثل ہوئیں) وہی حاملہ ہوئیں، وہیں آبجاء

هَذَا الْمَخَاطُفِ كَامِصِدَاقٍ بَنِيٍّ لِيَعْنِي دُرْدِزَه كِي مِثَالِي كِيْفِيَّتِ سِي اَنْحُسِ وَاسِطَه پڑتا اور پھر انہی سے آپ کا ظہور ہوتا، پھر تو شاید کوئی بات بھی بن جاتی لیکن یہ وحدۃ الوجودی فلسفہ، یعنی مولود اور والدہ کا ایک ہونا، نہ حکمائے اشراقیہ میں پیش کر سکے ہیں نہ مشائخ، ایسی نکتہ نئی تو نہ علمائے اسلام کے حصے میں آئی ہے نہ دانیانِ یورپ کے۔ بہت ممکن ہے کہ اس اعتراض کے جواب میں قادیانی کمال سے لکھنے والے فضلا کچھ موشگافیاں کرنے لگیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ فلسفہ مخیرانہ دعوت کے نام پر عقل و خرد کا منہ چڑانے کے مترادف ہے اور بس۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلیوں سے منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: لَہٰی عَنِ الْاِغْلُوْطَاتِ۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت کی بنیاد ہی معموں اور لفظی گورکھ دھندوں پر ہے۔ اَفْکَلَا تَعْقِلُوْنَ؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

”سلطان القلم“ کا دعویٰ

(403) ”میں بار بار بھی کہتا ہوں کہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں، مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لیے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں، دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں، دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لیے آوے تو مجھے غالب پائے گی اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ ہماری ہوگا۔“

(ایام الصلح صفحہ 160 منہجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 990 پر)

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رکھ سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھیے



ثبوتِ حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کے فرشتے

اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روز قیامت صور پھونکنا ہے جس سے پوری کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور زمانہ آخرت شروع ہو جائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت و رسالت) لے کر تمام انبیاء و رسل تک پہنچاتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسالت ختم ہو گیا اور وحی کا دروازہ بھی۔ لہذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہو گئی۔ ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو اپنے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا ہمیشہ یہ دھوئی رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہاوت مشہور ہے: جیسی روح، ویسے فرشتے! یہ ضرب البطل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور معکم خیر شخصیت کا مالک تھا، اس کے نام نہاد فرشتے بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔ آئیے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ”خصوصی“ فرشتوں سے۔

ٹپنی ٹپنی

(404) ”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو اسی طرح کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے

بھر کر میری جھولی میں ڈال دیے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع دوم صفحہ 526 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 991 پر)

ٹیچی ٹیچی مرزا قادیانی کا عجیب فرشتہ تھا۔ مرزا قادیانی نے اس سے نام پوچھا تو پہلے اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ پھر دوبارہ دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ٹیچی ٹیچی تیز رفتار فرشتہ ہے جو ٹچ کر کے جاتا ہے اور ٹچ کر کے آتا ہے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب قادیانیوں کو ٹیچی ٹیچی کہا جاتا ہے تو وہ اس کا برا محسوس کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو وہ غصے میں آ کر جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

شیر علی

(405) ”میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا، اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 24 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 992 پر)

معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے (آئی سپیشلسٹ) نے مرزا قادیانی کی آنکھیں صحیح طریقے سے صاف نہیں کیں کیونکہ مرزا قادیانی آخر وقت تک آنکھوں کی بیماری ”مائی اوپیا“ میں مبتلا رہا جس کی وجہ سے وہ چاند بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ (سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 119 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا غلام قادر

(406) ”میں نے کشتی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 151 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 993 پر)

خیراتی

(407) ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 994 پر)

مٹھن لال

(408) ”فرمایا، نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لیے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں حیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا

ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو، ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انھوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ فرمایا۔ یہ جو شخص لال دیکھا گیا ہے، ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ شخص لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 474 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 995، 996 پر)

حفیظ

(409) ”صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔
”بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے، وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 997 پر)

درشنی

(410) ”ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی شکل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔“
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 998 پر)



ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کے الزامات اور جواب

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی، عبرانی اور دوسری زبانوں میں وحیاں اور الہامات نازل ہوئے۔ اس کی بعض وحیاں اور الہامات اس قدر مضحکہ خیز اور مہمل ہیں کہ خود مرزا قادیانی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وحی اور الہامات من جانب الرحمن تھے یا من جانب الشیطان؟ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ هل انبئکم علی من تنزل الشیطان ۝ تنزل علی کل الاک الیم ۝ یلقون السمع واکثرهم کذہون۔ (الشعراء: 221 تا 223)

ترجمہ: کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جمل ساز بدکار (مرزا قادیانی ایسے جھوٹے مدعیان نبوت) پر اترا کرتے ہیں، جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعراء: 221 تا 223)

مرزا قادیانی خود بھی اس اصول کو مانتا ہے۔

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

(411) ”واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔“

(ضروریۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 999 پر) مزید کہا:

(412) ”ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ

شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔“
(حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1000 پر)

وحی خواہ کسی زبان کی بھی ہو، کوئی انسان اس کی مثال و نظیر پیش نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں مرزا قادیانی کی ہر زبان یعنی اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پنجابی کی وحیاں درج کی جا رہی ہیں۔ صاحب ذوق حضرات انہیں پڑھ کر سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ کیا یہ خدائی کلام ہو سکتا ہے؟ کیا زبان کے اعتبار سے مرزا قادیانی کی کسی وحی میں بھی فصاحت و بلاغت یا ادبیت کی شان پائی جاتی ہے؟ کیا یہ اس درجہ کا بھی کلام کہلایا جاسکتا ہے، جو ایک عام عالم یا ادیب پیش کرتا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک کنعان سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان پر تورات عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ملک کی زبان سریانی تھی، اس لیے زبور سریانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ملک کی زبان یونانی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انجیل کو یونانی زبان میں نازل فرمایا اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب میں مبعوث فرمائے گئے، اس لیے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا گیا۔ ایک نبی کا فرض منصبی یہ ہے کہ جو وحی بھی من جانب اللہ نازل ہو، اس کا معنی و مفہوم لوگوں کو بتائے جیسا کہ قرآن میں واضح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

□ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیصل اللہ من یشاء

ویہدی من یشاء وهو العزیز الحکیم (ابراہیم: 4)

ترجمہ: اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے، گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔
مرزا قادیانی اس حقیقت کی تائید میں لکھتا ہے۔

غیر معقول اور بے ہودہ امر

(413) ”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“

(حشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1001 پر)
جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے:

تعجب کی بات

(414) ”مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“
(نزدول المسح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1002 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی ہندوستان میں پیدا ہوا اور وہیں نبوت کا دھوئی کیا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اسے اردو یا پنجابی میں وحی ہوتی لیکن اس پر ایسی زبانوں میں وحی والہام ہوئے جس کو بچارہ خود بھی سمجھنے یا سمجھانے سے قاصر تھا۔ دراصل مرزا قادیانی کے ”خدا“ کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کیونکہ مرزا قادیانی خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

ربنا عاج

(415) ”ربنا عاج“ ”ہمارا رب عاجی ہے۔“ (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)
(مہا بن احمدیہ، صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 663 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1003 پر)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے خدا کا بھی علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ انفسوس! جس شخص کو اپنے خدا کا بھی پتہ نہ ہو، اس کے الہاموں کا کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ وہ

کیا ہیں؟ پھر کیا اعتبار کہ وہ الہام واقعی رحمانی ہیں یا شیطانی؟ ایسے الہامات پر کوئی یقین کرے تو کیسے؟ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہو شعنا نعسا

(416) ”پھر بعد اس کے فرمایا ہو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو۔ لارج پارلی او ف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا عاجی خدا مرزا قادیانی پر ایسے الہام کرتا ہے جس کا مفہوم دونوں کو معلوم نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی جن زبانوں کے سمجھنے سے بالکل عاری اور نابلد ہے، اسے انہی زبانوں میں بار بار الہامات ہوتے ہیں۔ اس سے مرزا قادیانی اور اس کے عاجی خدا کی جہالت اور بے علمی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی کے خدا کو معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی عبرانی، انگریزی اور عربی زبان سے بالکل ناواقف اور عاری ہے تو وہ کبھی ایسے الہام یا وحی نازل نہ کرتا۔

الہامات کی حقیقت کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

ظن اور شک کی تاریکی

(417) ”جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی چلی فرماتا ہے، اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔“

(نزدول اسح صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 467 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

بے یقینی کا کلام

(418) ”لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔“
(نزل اسح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

عجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

(419) ”عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 161 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

(420) ”اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں..... اور وہ کلمات یہ ہیں:
پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

(421) ”بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ 11 کا دکھایا گیا ہے)۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 327 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

(422) ”عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔

لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ.

فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 377 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر)

(423) ”میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1011 پر)

(424) ”عورت کی چال۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 509 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1012 پر)

(425) ”موت، تیراں ماہ حال کو۔“
عالم تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا
کہ تیراں ماہ حال سے بھی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ، اور میں قطعی طور پر
نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبیعت غمگین ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1013 پر)

(426) ”افسوسناک خبر آئی ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

(427) ”بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔“
فرمایا: معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

(428) ”کترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 574 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1016 پر)

(429) ”خَفَمَ لَهُ۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 266 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1017 پر)

(430) ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔“

”آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(431) ”اِیْلٰی اَوْس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1019 پر)

(432) ”ایک دم میں دم رخصت ہوا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 563 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(433) ”پیٹ پیٹ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(434) ”تھکے اہلوک۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 590 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(435) ”ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 614 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

(436) ”۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۷-۲-۱۴-۲۷-۲۸“

۱۱-۱۴-۳۳-۱۱-۱۶-۲۷-۲۷-۲۸-۱-۱۰-۱۴-۲۷-۲۱

۱-۱۴-۲۳-۷-۱۴-۱۱-۳۳-۲۳-۳۳-۵-۱-۷

۱-۱۴-۱-۵-۷-۱-۲-۷-۱۴-۱-۱۶-۱۱-۳۳-۷-۱-۳۳-۷-۲۸-۵-۱۴

”۷-۱-۲۸-۲-۱۴“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 157 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1024 پر)

”تائی آئی۔ ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی

نہیں۔ نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 665 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1025 پر)
محترم قارئین! آپ نے مرزا قادیانی کے ”انسانی سمجھ سے بالاتر“ انٹ سنٹ الہامات
ملاحظہ کیے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ غیر معقول اور بے ہودہ امر نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کی
اصل زبان تو کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔

عربی الہامات

(438) وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم. وقالوا انى لك هذا ان
هذا لمكر مكرتموه فى المدينة. قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى بحبيكم
الله. عسى ربكم ان يرحمكم. وما ارسلناك الا رحمة للعالمين. اليس
الله بكاف عبده. انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى. فحان ان تعان و تعرف بعن
الله بكاف عبده. انت منى بمنزلة عرشى. انت منى بمنزلة ولدى. انت منى بمنزلة لا يعلمها
الناس. انت منى بمنزلة عرشى. انت منى بمنزلة ولدى. انت منى بمنزلة لا يعلمها
الخلق. انا انزلناه قريبا من القاديان. وبالحق انزلناه و بالحق نزل. صدق الله
ورسوله. وكان امر الله مفعولا. الحمد لله الذى جعلك المسيح ابن مريم.
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 547، 548، 549 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1026، 1027، 1028 پر)

انگریزی الہامات

You must do what I told you.

(439)

Though all men should be angry but God is with
you. He shall help you. Words of God cannot
exchange.

I shall help you.

You have to go Amritsar.

5. He halts in the Zilla Peshawar.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔

1- I love you. I am with you. Yes I am happy. (440)

2- Life of pain. I shall help you. I can, what I

3- will do. We can, what we will do. God is coming by

4- His army. He is with you to kill enemy. The days

5- shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

6- God maker of earth and heaven.

(ہیجۃ الوحی صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

(441) ”ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وڈ یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین ویٹ آئی ول ڈو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین ویٹ وی ول ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031، 1032 پر)

بخت پیچی بوا گستاخ تھا کیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ۔ نازک حراج شاہاں تاب بخن نہ دارند
آمیزش کسی چیز میں صرف دھوکا دینے اور دنیاوی منفعت چاہنے کے لیے ہی کی
جائے مثلاً دودھ میں پانی اسی لیے ملایا جاتا ہے کہ دھوکا دے کر زیادہ پیسہ کمایا جائے، یا اصلی

کھی میں ڈالنا وغیرہ ملائے کا مقصد بھی دھوکا، فریب اور دنیاوی مال و دولت کمانا ہی مقصود ہوتا ہے مگر اس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک نکلڑا ملاحظہ فرمائیں جس میں قرآنی وحی کے الفاظ، انگریزی لفظ (Feeling) اور اردو عبارت کی آمیزش کر کے عوام کو دھوکا دیا گیا ہے کہ یہ الفاظ مرزا قادیانی پر بطور وحی نازل ہوئے ہیں۔

(442) الم تعلم ان الله على كل شيء قدير. يلقى الروح على من يشاء من عباده. كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم. لتبارك من علم و تعلم. خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ ان معک ومع اهلك ومع كل من احبك۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1033 پر)

فارسی الہامات

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن بکلیہ بر عمر ناپاکدار
مباش ایمن از بازی روزگار

مرزا قادیانی نے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(443) 17 مئی 1908ء ”مکن بکلیہ بر عمر ناپاکدار“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1034 پر)

(444) 26 اپریل 1908ء ”مباش ایمن از بازی روزگار“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً

(445) رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

(446) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1037 پر)
عقل حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بنا کر کیسے نازل کر دیا؟
شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو توارد یا سرقہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی
جواب ہے؟

پنجابی الہامات

”مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی کروانے کی ہر ممکن کوشش
کی۔ ترغیب، لالچ، دھمکیاں، ڈرانے اور دھمکانے کا ہر حربہ استعمال کیا مگر ناکام رہے۔ آخر
محمدی بیگم کی شادی اس کے رشتہ دار سلطان محمد سے ہو گئی۔ سلطان محمد موضع ”پٹی“ ضلع لاہور کا
رہنے والا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے الہام ہوا ہے:

(447) ”پٹی پٹی گئی!“

یعنی ”پٹی“ تباہ ہو جائے گی۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

(448) واللہ! واللہ! سدھا ہو یا اولاد۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

محترم قارئین! آخر میں ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی کے ایک

مرید میر عباس علی شاہ تھے۔ وہ پہلے حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے مرید تھے۔ ان کی وفات کے بعد میر عباس علی شاہ صاحب بدقسمتی سے بغیر تحقیق کے مرزا قادیانی کے کشتی و جھوٹوں سے متاثر ہو کر اس کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔ یہ وہ دور تھا کہ مرزا قادیانی نے ابھی تک نبوت کا اعلان نہ کیا تھا۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے ایسی وقاداری اور تالیق فرمائی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تمام قادیانیوں سے سبقت لے گئے۔ مکتوبات احمد کی پہلی اور سب سے ضخیم جلد ان مخطوط پر مشتمل ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس کو لکھے۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کو میر عباس لدھیانوی کے بارے میں الہام ہوا:

(449) ”سجا ارادت مند۔ اصلها ثابت و فرعها فی السماء۔ یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 45 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040 پر)

9 سال تک تاریکی میں بھٹکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور وہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان کے قبول اسلام کی وجوہات کا بڑا سبب ایک اہم خط ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا اور ان سے اپنے الہامات کے سلسلہ میں راہنمائی اور علمی معاونت طلب کی۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے سوچا کہ یہ کیسا نبی ہے جو اپنے امتی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اس واقعہ نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ قادیانیت پر تین حروف بھیج کر اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ اب آپ میر عباس علی شاہ صاحب کے نام مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور قادیانی نبوت کے بارے میں خود فیصلہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(450) ”مخدومی مکرئی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کیے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں، اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق متعین ضرور ہے تاہم

تنقیح جیسا کہ مناسب ہو آخر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کیے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو، بہت جلد دریافت کر کے صاف غلط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن۔ عمر پراطوس، یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ پراطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں ہوشعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں؟ اور انگریزی یہ ہیں اول عربی فقرہ ہے یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً۔ یوسٹ ڈڈوہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخیر بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں دو آل من کڈ بی انگری بٹ گاڈ از وڈ۔ ای شل ہلپ یو۔ واڑڈس آف گاڈناٹ کین ایکس چینج۔ ترجمہ: اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے۔ لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔ پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں، جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:

آئی شل ہلپ یو۔ مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہیو ٹو گوامر تر۔ پھر ایک فقرہ ہے، جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے: ای مل ٹس ان دی ضلع پشاور۔ یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو آخر جزو میں بعض فقرات بہوض مناسب درج ہو سکیں۔ بخیر مت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پٹنہ۔“

12 دسمبر 83ء مطابق 11 صفر 1301ھ

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 از مرزا قادیانی) (کس صفحہ نمبر 1041، 1042 پر)

ایک اور ہندو کاتب وحی

(451) ”ان دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لیے بلور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے، اس کے ہاتھ سے ناگری اور قاری میں قبل

از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔“
(تزیان القلوب صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1043 ہ)

مرزا قادیانی کے الہامات بارے قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اتر میٹھل نی تھے، اس لیے ان پر متعدد زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔ قادیانیوں کی یہ تاویل جہالت پر مبنی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ساری کائنات کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر متعدد زبانوں میں وحی کیوں نہ آئی؟ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ ”محمد رسول اللہ“ کا بدوز ہے۔ عجیب بات ہے کہ بدوز اصل سے بدھ جائے۔ اس وقت دنیا میں تقریباً 4 ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر مرزا قادیانی ”اتر میٹھل نی“ تھا تو پھر اس کو 4 ہزار زبانوں میں وحی ہونی چاہیے تھی۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کو ایسی زبانوں میں بھی وحی ہوتی تھی، جو اسے سمجھ بھی نہ آتی تھیں۔ وہ اس کا ترجمہ دوسروں سے پوچھتا پھرنا تھا بلکہ اس نے اس کام کے لیے ایک ہندو لڑکا رکھا ہوا تھا۔ (مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 طبع جدید در شیخ یعقوب علی مرعانی)
بچے نبیوں (تقریباً ایک لاکھ چھتیس ہزار) کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آتے تھے اور اس کام کے لیے صرف وہی مخصوص تھے لیکن حیرانی ہے کہ مرزا قادیانی کے لیے جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا، اس کا نام ”ٹپٹی ٹپٹی“ ہے۔ (حقیقت الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 مرزا قادیانی)
مرزا قادیانی کے الہاموں کی کئی خود مرزا قادیانی پر گر گئی۔ وہ اعتراف کرتا ہے:

(452) ”یہ کیا بات ہو گئی کہ ان کے الہاموں کی کئی انھیں پر گر گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے؟“

(حقیقت الوحی صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 561 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1044 ہ)

مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب

بلی کو پھانسی

(453) ”میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے۔ پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“

(تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 402، 403 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1045، 1046 پر)

نامرد ہاتھی

(454) ”میں ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر کھانا بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو لوگ لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

ان اللہ عزیز ذو العظم۔“

(تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 421 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1047 پر)

مرغ، بکرا، بلی، چوہا

(455) ”چھ آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادہ میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چھ مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو

محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1048 پر)

مرغی کے الفاظ

(456) ”دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا، یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین۔

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 492 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1049 پر)

بلا عنوان!

(457) ”بارک اللہ فی الہامک و وحیک و رؤیاک۔

برکت دی اللہ تعالیٰ نے حیرے الہام میں اور حیرتی وحی میں اور حیرتی خوابوں میں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1050 پر)

قسم ہے قادیاں کے گل رخوں کی گل عذاری کی
فلام احمد کی الماری پٹاری ہے ماری کی



تیمت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
امیر الجملاء

اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآن اور حدیث کی رو سے علم اور اہل علم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ علم ایک نور ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور ظلمت یا روشنی اور تاریکی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح ایک عالم اور جاہل دونوں ہمسر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کی رو سے ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا شخص دونوں مساوی نہیں ہو سکتے۔ قادیان کے جموٹے مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی کو زعم تھا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اور اسے تمام علوم خود خدا نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتا ہے کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ سے حاصل کیا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں کہتا ہے:

(458) ”انک باعیننا مستعجک المعوکل و علمنه من لدنا علما“
ترجمہ: تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔“

(الہام ص 698 منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

(459) ”وہب لی علوماً مقدسة نفیة ومعارف صافیة جلیة و علمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرين۔“

ترجمہ: ”اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔“

(انجام آتم صفحہ 75 منہجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

(460) ”وَعَلَّمَنِي مِنَ لَدُنْهِ وَآكْرَمَ. اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 249 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)
قارئین کرام! آئیے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کون کون سے
صاف اور روشن معارف عطا کیے:

نبی کریم ﷺ کے والد محترم

(461) ”تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک قیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے
چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔“
(پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1054 پر)

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد
محترم حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں
انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی
ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔
بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق: ”مت بھولیے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس
کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چہ چاہر گھر میں
ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس
سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخی نبوی
کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔“ (حرفِ عمرانیہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)
اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے
بارے میں ”مرگئی“ ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے

(462) ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 286 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1055 پر)
مذکورہ بات مرزا قادیانی کی جہالت پر بین دلیل ہے، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صاحبزادوں کی تعداد 3 تھی۔ (1) حضرت قاسم (2) حضرت عبداللہ (ان کا لقب طیب و طاہر بھی ہے) (3) حضرت ابراہیم۔

نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں

(463) ”دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں۔ آپؐ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1056 پر)

یہ عبارات مرزا قادیانی کے مراق اور مانگو لیا کا نتیجہ ہیں یا پھر ٹانک وائین کا اثر کہ کبھی کہتا ہے آپ ﷺ کے 11 بیٹے تھے اور کبھی کہتا ہے 12 لڑکیاں تھیں۔

امام بخاریؒ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(364) ”یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رییس الحمد ثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 210 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1057، 1058 پر)

تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ نامور محدث اور صاحب الجامع اصح بخاری شریف کا اصل نام امام ابو عبداللہ محمد ہے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد اسماعیل تھا جبکہ مرزا

قادیانی کا کہنا ہے کہ امام بخاری کا نام محمد اسماعیل بخاری تھا۔ یہ بات مرزا قادیانی کے جہل کا ایک اور ثبوت ہے۔

چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں لکھا:

(465) ”اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔“

(تزیین القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (فکس صفحہ نمبر 1059 پر) اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا قرار دیتا ہے۔ پھر اسلامی ہفتہ شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔

1 2 3 4 5 6 7

شنبه یک شنبہ دو شنبہ سه شنبہ چهار شنبہ پنج شنبہ جمعہ

چهار شنبہ پانچواں دن ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی زبان اور قلم صدیقوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں بلکہ شیطان کے زیر اثر تھیں۔ اس لیے وہ معمولی معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتا تھا۔ اس کی ہم ایسی مثال پیش کرتے ہیں کہ جسے پڑھ کر معمولی علم رکھنے والا شخص بھی اپنی ہنسی پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

قادیان؟

(466) ”قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ جلد مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22، 23 از مرزا قادیانی) (فکس صفحہ نمبر 1060، 1061 پر)

پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور گورداسپور

لاہور سے شمال مشرق کو ہے مگر مرزا قادیانی اس کو مغرب میں لکھتا ہے۔ جب یہ حوالہ قادیانیوں کو سنایا جاتا ہے تو وہ بے حد شرمندہ ہوتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں ہمارے مرزا قادیانی کا کمال علمی کیسا تھا کہ اسے مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔

چائے

(467) ”کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا حیران نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ وَالْكَافِرِينَ الْفٰطِرُ (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھلمت۔ غلام نے پھر کہا وَالْعٰلَمِیْنَ هٰنِ النَّاسِ۔ کھلم میں انسان غصہ دہا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضا مندی نہیں ہوتی۔ اس لیے غصہ کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے غصہ کیا۔ پھر پڑھا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ محبوب الہی وہی ہوتے ہیں جو کھلم اور غصہ کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا آزاد بھی کیا۔ راستہ زوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی حمد کی ہی سے پیدا ہوا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 115 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1062 پر)

یہ واقعہ بھی مرزا قادیانی کی جہالت کا بین ثبوت ہے۔ حضرت امام حسنؑ نے چائے کا استعمال کیا ہو، ایسا کوئی واقعہ تاریخ میں نہیں ملتا۔

کروڑ ہا انسانوں کی موت

(468) ”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑ ہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔“

(کشتی نوح صفحہ 37 منہجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1063 پر)

یہ تحریر بھی مرزا قادیانی کی نام نہاد طبیعت کا پول کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ دنیا میں ایسا واقعہ کہیں رونما نہیں ہو رہا۔ جھوٹ پر مبنی ایسی مبالغہ آرائی قادیانیت ہی کا خاصہ ہے۔

آسانی روح

(469) ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشی ہے۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1064 پر)

علمی قوت کی ضرورت

(470) ”امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُوسے بھی، ہیئت کے رُوسے بھی، طبعی کے رُوسے بھی، جغرافیہ کے رُوسے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُوسے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔“
(ضرورت الالہام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1065 پر)

میں زمین کی باتیں نہیں کہتا

(471) ”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“
(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1066 پر)



ثبوت حاضریں!

مُتَفَرِّقات

قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر نا-بحیرا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ”احمدیہ سنٹرل ماسک“ کی ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے بڑے سربراہ مرزا ناصر احمد کے دورہ افریقہ پر تصویری کتاب ”AFRICA SPEAKS“ سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔“ قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

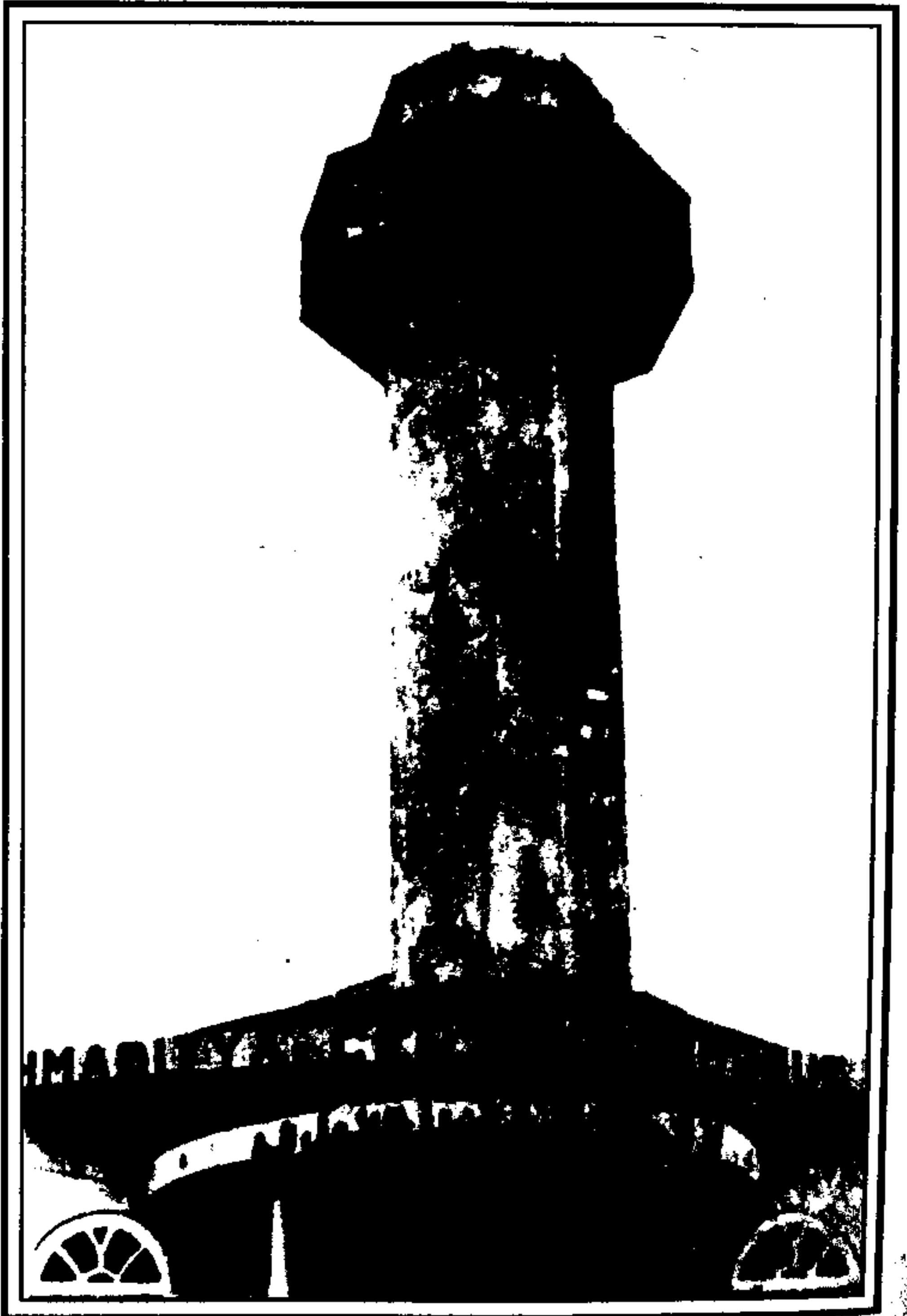
احمد سے مراد مرزا قادیانی

(472) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رُود سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، سمجھا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمدؐ و احمدؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمدؐ کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1067 پر)

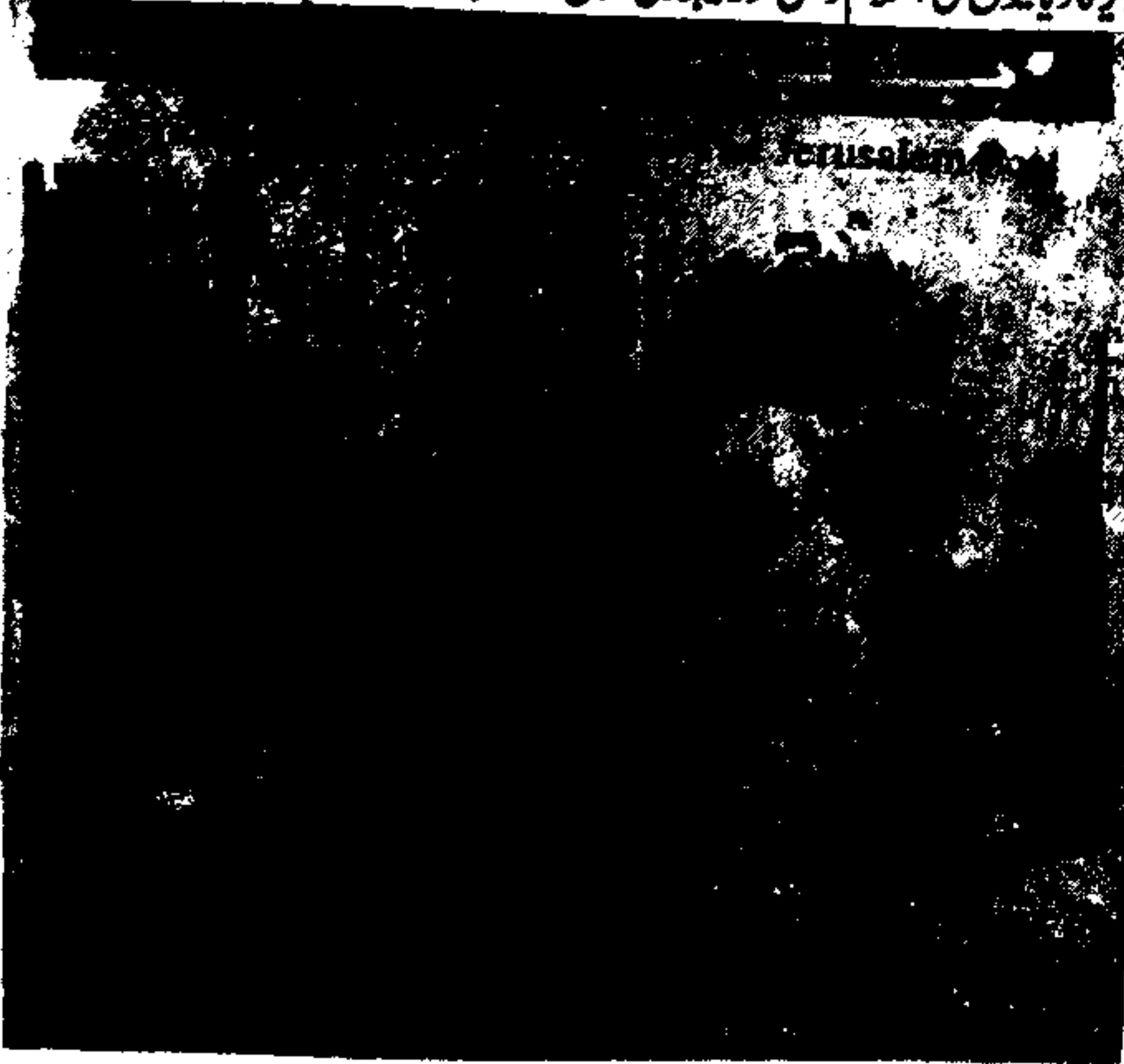
AFRICA SPEAKS

Published by:
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan



تصویر بولتی ہے

اسرائیل میں نام نہاد مذہبی جماعت (قادیانی جماعت) کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد و ضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی نگڑوں پر پلنے والا استعماری پٹو ہے۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے ”یروشلم پوسٹ“ کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی سے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودی دوستی کا منہ بولا ثبوت ہے۔



”یروشلیم پوسٹ“ کے حوالہ سے شائع ہونے والی تصویر میں اصل عبارت سے قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ باہمی روابط کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں بٹالہ کے نزدیک واقع قادیان اور پاکستان میں ریلوے کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر ”حیدر“ میں ہے۔ اس وقت بھی جب اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دو بھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے۔ فلسطینی عرب مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی اسرائیلی وزیر اعظم، صدر اور میئر وغیرہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم و ستم اور قادیانیوں پر اتنی حمایت! آخر کس صیہونی منصوبے کا حصہ ہیں؟

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں 1962ء کی قومی اسمبلی میں میاں عبدالخالق مرحوم رکن قومی اسمبلی نے سوال اٹھایا کہ آیا اسرائیل میں قادیانی مشن موجود ہے؟ اس پر اس وقت کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا کہ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں ٹھوس معلومات فراہم کریں تو حکومت پاکستان ان کی ممنون ہوگی۔ اس موقع پر بھٹو صاحب نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی شہری اسرائیل نہیں جاسکتے اور نہ پاکستان سے ہی اسرائیل رقم بھیجی جاسکتی ہے، کیونکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ چنانچہ میرے والد تاج محمود مرحوم نے ریلوے لائبریری سے چیونٹ کے ایک طالب علم پرویز کی معرفت قادیانی جماعت کے برونی مضمون کے حلق کتابیں منگوائیں۔ ایک کتاب آدر فارن مشن (Our Foreign Mission) جو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام ریلوے میں چھپی تھی اس کے صفحہ 97 پر قادیانی جماعت کے اسرائیل میں حیدر کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات کا ذکر موجود ہے۔ میرے والد گرامی نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو بذریعہ ٹیلی گرام یہ دستاویزی ثبوت بھیج دیا۔ بعد ازاں آغا شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ جریدہ چٹان میں اس کتاب کی تحریر کے فوٹو شائع کیے۔ اس طرح پہلی مرتبہ یہ بات منظر عام پر آئی۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی بابت تفصیلات کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔..... یہ کتاب مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد کی تصنیف کردہ ہے۔

OUR FOREIGN

MISSIONS

A brief Account of the Ahmadiyya Work
in Jerusalem at various
parts of the World

A TABSHIR BOOK

MIRZA MUBARAK AHMAD



ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmel. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Messiah have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should show him before embarking on the journey back. Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

(OUR FOREIGN MISSIONS)
(by Mirza Mubarak Ahmad)

تفصیل آمد خرچہ مشنہائے بیرون

را سردار نیل چش
۲۵۶۴

حیفا

(14)

[illegible]

(۱) احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ بحث ۱۹۶۶-۶۷ء کے صفحہ ۲۵ کا عکس)

ترجمہ: ”احمد یہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ”البشری“ کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو تین مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔

فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں، ہمارا مشن ان کی ہر ممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشنری کے لوگ حیفہ کے میسر سے ملے اور ان سے گفت و شنید کی۔ میسر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لیے کہاں میں حیفہ کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میسر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ حیفہ کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان کا پروکارا استقبال کیا گیا، جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور سکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آمد کے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں انہیں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میسر صاحب نے اپنے تاثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کیے۔ ہماری جماعت کے موثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ 1956ء میں جب ہمارے مبلغ چودھری محمد شریف صاحب ربوہ پاکستان واپس تشریف لارہے تھے، اس وقت اسرائیل کے صدر نے ہماری مشنری کو پیغام بھیجا کہ چودھری صاحب روانگی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر چودھری صاحب نے ایک قرآن حکیم کانسٹو جو جرمن زبان میں تھا، صدر محترم کو پیش کیا، جس کو خلوص دل سے قبول کیا گیا۔ چودھری صاحب کا صدر صاحب سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو سے نشر کیا گیا، اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔“

”لندن سے شائع ہونے والی کتاب ”اسرائیل اے پرو فائل“ (ISRAELA PROFILE) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی۔ آئی۔ لومائی نے لکھی ہے اور اسے ادارہ پال مال، لندن نے شائع کیا ہے۔ اس

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ”1972ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔“ (روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ 5، 29 دسمبر 1975ء)

مندرجہ بالا کرب انگیز انکشاف پر اہل فکر تشویش کا اظہار کر رہے تھے کہ قومی اسمبلی کے فاضل رکن ظفر احمد انصاری صاحب نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ آئندہ اجلاس میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے، یہودیوں اور احمدیوں میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا:

پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر ذریعے اور ہر واسطے کو استعمال میں لارہے ہیں۔ ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اسرائیلی یہودی مسیحونیت کا ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔.....

1972ء تک اسرائیل میں موجود ”احمدیوں“ کی تعداد چھ سو تھی جن پر اسرائیلی فوج میں ”خدمت“ کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی۔ آئی لومائی کی کتاب (ISRAEL A PROFILE) کے صفحہ 75 پر موجود ہے۔

یہ کتاب پال مال لندن سے 1972ء میں چھپی ہے۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ 54 پر صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں میں یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سرسبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے صفحہ 75 پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ ”احمدی“ پاکستان سے ہیں اور مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لیے یہ بات یوں بھی انتہائی افسوس کا موجب ہے کہ ان احمدیوں کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے بھی یہ تحریک التوا کے ذریعہ اسے پاکستان کے مقتدر عزمین الیوان میں زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔

اب اسرائیل سے احمدیوں کے گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی خود ان کے رسائل و جرائد سے حاضر ہے۔ ان شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کا سلسلہ تو بہت پرانا اور طویل ہے۔ تاہم چند واقعات ملاحظہ کریں۔ تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چٹائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر 1948ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

”فلسطین کے شہر صور اپنے حیفہ کے احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا۔ جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی۔ احمدی بھائیوں کی خواہش پر دو یوم قیام رہا۔ تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لیے بھی وقت صرف کیا۔ یہاں 29 کس کو تبلیغ کی۔ ایک شخص سے خاص طور پر تبادلہ خیالات دو روز تک چار سے چھ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ انہیں بعض کتب بھی مطالعہ کے لیے دی گئیں۔“ (اخبار ”الفضل“ 12 مارچ 1949ء)

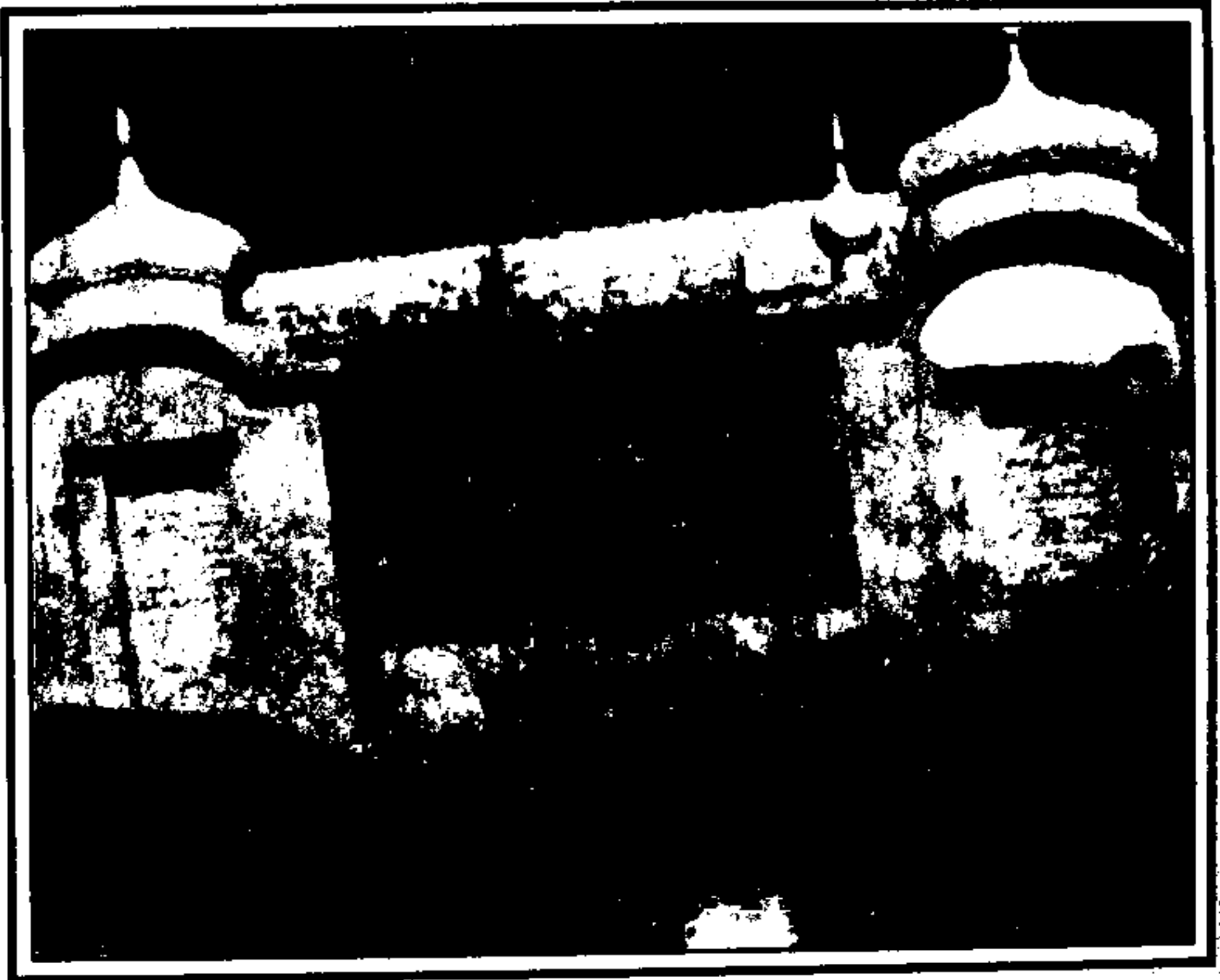
تاریخی حقائق

اسرائیلی مشن کے بارے میں قادیانیوں کا یہی موقف رہا ہے کہ یہ مشن قادیان (بھارت) کے ماتحت ہیں، حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ربوہ (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چلتی ہیں۔ قادیانی اپنے نام نہاد اور جعلی نبی کی طرح جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور قادیانیوں کے اسرائیل کی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قلعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

○ ربوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ 67-1966 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل میں جماعت احمدیہ کا مشن کس کے زیر اہتمام چل رہا ہے؟ اس بجٹ کے صفحہ 25 کا فوٹو شیٹ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ قادیانی اپنے موقف میں سچے ہیں یا جھوٹے؟



اکھنڈ بھارت



یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جھنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے:

”ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

”جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔“

ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ

□ ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔“

(روزنامہ الفضل کا دیان 17 مئی 1947ء)

باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

صاحبزادہ طارق محمود اپنی شہرہ آفاق کتاب ”قادیانیت کا سیاسی تجزیہ“ میں لکھتے ہیں:

□ ”قادیانی جماعت کی بھرپور مخالفت کے باوجود جب ہندوستان کی تقسیم ناگزیر ہو گئی اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان پہنچانے کی بھیاں کوشش کی۔ کشمیر اپنی تاریخی حیثیت اور جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ پاکستان میں پہنے والے سارے دریاؤں کا منبع اور سرچشمہ کشمیر ہے، بھارت ہمارے دریاؤں کا پانی بند کر کے ہمارے سرسبز کھیتوں اور لہلہاتی فصلوں کو تباہ کر سکتا تھا۔ کشمیر اور پاکستان مذہبی، سیاسی اور ثقافتی نقطہ نظر سے بھی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔ اس لیے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا، کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا موقف بیان کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے سر ظفر اللہ خان قادیانی وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن اس وقت ورطہ حیرت میں پڑ گیا، جب جماعت احمدیہ کی طرف سے الگ میمورنڈم (مضمر نامہ) پیش کیا گیا، جس میں قادیانی جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مرکز قادیان کو وٹیکن سٹی (Vatican City) قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں علیحدہ مذہب، سول و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز تعداد، کیفیت اور آبادی کی تفصیلات درج ہیں۔ گزشتہ چند برس پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب (Partition of the Punjab) جلد 1، صفحہ 428 تا 469 میں قادیانی مرصداشت اور اس کی جملہ تفصیلات موجود ہیں۔

قادیانی جماعت نے ریڈ کلف کمیشن کو اپنا نقشہ بھی پیش کیا، جس میں قادیانیوں کی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ نقشہ 1940ء میں تیار کیا تھا۔ حد بندی کمیشن کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ قادیانی جماعت کا مقتدر ظفر اللہ خان ایک طرف تو کمیشن کے سامنے پاکستان کی وکالت کر رہا تھا، جبکہ دوسری طرف اس کی جماعت کی طرف سے الگ میمورنڈم پیش کیا جا رہا تھا۔ قادیانیوں کا (Vatican City) مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا، البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے محضر نامہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم علاقے بھارت میں شامل کر دیے۔ اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ میسر آ گئی۔ نتیجتاً کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔“

سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں: ”مارشل لا سے مارشل لائیک“ میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم پر قادیانی جماعت کے منافقانہ کردار کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

”لیکن اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق، جس میں 17 اور 19 اگست کے درمیانی عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور ریڈ کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔“

کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی جس پر ریڈ کلف نے 18 اگست کو دستخط کیے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترامیم کرائی؟ افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں آجائز طریق پر ردوبدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈ کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور، جو بہر حال مسلم اکثریت کا ضلع تھا، قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے، لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوا تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی اثر موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی

تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں، غالباً نہیں آیا تھا، کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈ کلف کو اس نکتے کا کوئی علم ہی نہ ہو، لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھان کوٹ کے ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا، اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈ کلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور اس پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان، جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے، خود ہی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کریں گی، لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا، لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔“

(روزنامہ ”شرق“ 3 فروری 1964ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس منیر کا ایک حوالہ بھی

ملاحظہ فرمائیں:

”اب ضلع گورداسپور کی طرف آئیے۔ کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔ اس میں

کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی، لیکن پٹھان کوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔

مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکر گڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی

اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک حصہ

نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا، بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا

جاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لیے بھارت

میں شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم و ارادہ تھا۔

اس ضمن میں، میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لیے حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بستر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اسی دعویٰ کے لیے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اچھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے، لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت محصہ پیدا کر دیا۔ (روزنامہ ”نوائے وقت“ 7 جولائی 1964ء)

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے متعلق حالات و واقعات کی تحقیقات کرنے والی عدالت میں ہاؤڈری کمیشن کے سامنے قادیانی جماعت کی دوغلی پالیسی کا کردار سامنے آیا تھا۔ قادیانیوں نے اس الزام کے جواب میں واقعات کا سرے سے انکار کیا تھا۔ حد یہ کہ تحقیقاتی عدالت کے ایک رکن چیف جسٹس منیر نے قادیانیوں کی صفائی میں قادیانیوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور بڑے تند و تیز لہجے میں الزام عائد کرنے والوں کا استخفاف کیا تھا لیکن دس گیارہ برس کے بعد منیر صاحب کو ہوش آیا یا شاید حالات نے ثابت کر دکھایا کہ جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد نہ تھے، بلکہ وہ حقائق پر مبنی تھے۔

ہائے اس زود پشیاں کا پشیاں ہونا

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے تقسیم کے عمل میں کس قدر گھناؤنا کردار ادا کیا۔ روزنامہ مشرق کے ایک ادارہ سے قادیانی جماعت کے راہنما چوہدری ظفر اللہ خان کے منافقانہ کردار اور خبیث باطنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

”بھارت کے مشہور اخبار ”ہندوستان ٹائمز“ میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی قسط دار خود نوشت سوانح عمری چھپ رہی ہے، جس میں انہوں نے پاکستان کے

نقشہ ماحول قادیان

(جو ضلع گورداسپور، پنڈلی تحصیل گورداسپور و بنال کے حصہ پر مشتمل ہے)

پیمانہ بمطابق میل ایک انچ



سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے جج سرفراز اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ 1947ء میں انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو بیوقوف قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو اس سے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ ”مسٹر سری پرکاش نے حرید لکھا ہے کہ ”کچھ عرصہ بعد جب کراچی میں سرفراز اللہ خان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ اب قائد اعظم اور پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا ”میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے دن تھا۔“ (روزنامہ مشرق لاہور 15 فروری 1964ء)

تقسیم ہند کے وقت مسلمان 51 فیصد تھے، ہندو 49 فیصد قادیانی 2 فیصد جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان 51 فی بجائے 49 فیصد ہو گئے۔ اس سے گورکھ پور جاتارہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔



سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے تقریباً 14 روز کی علمی بحث کے بعد حلقہ طور پر قادیانوں کو ان کے کفریہ حکام کی بنا پر غیر مسلم قرار دے دیا۔ اسمبلی میں قادیانوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو مکمل مخالفت کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان دنوں ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیراعظم تھے۔ ان کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس میں قادیانوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانوں نے اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر قادیانوں کے خلاف مقدمات، سول عدالتوں سے ہائی کورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانوں کے کفریہ حکام پر ہر تصدیقی فیصلہ کی۔ قادیانوں نے ہائی کورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائی کورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے، قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ 1992ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہو گئی۔

جولائی 1993ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب محمد افضل علی نے ان اپیلوں کی سماعت کے لیے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا، جو جسٹس شفیع الرحمن، جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس محمد افضل، جسٹس ولی محمد خاں اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ نے حلقہ طور پر قادیانوں کے کفریہ حکام پر تاریخ ساز فیصلہ دیا جو پڑھنے کے لائق ہے۔ اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادیانوں کے کفریہ حکام پر میر حاصل بحث کی گئی اور آخر میں جج صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ حکام کی بناء پر ”سلمان رشدی“ کی طرح ہے۔

ذیل میں اس فیصلہ کے چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں جو اس فیصلہ کی روح

کا خلاصہ فرمائیں:

(473) ”سادہ الفاظ میں جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، خواہ ان کی حرکت سے بچنے والے نقصان کی مالیت چند کوڑیوں کے برابر ہو۔ ہمارے ہاں قائد اعظم اور اس کے مماثل لقب کی حفاظت کے لیے قانون وضع کیا گیا ہے جسے کسی خطے نے چیلنج نہیں کیا۔ بہر حال پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں اپیل کئنگان (قادیانی) جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ یہ بات خوش آمد اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جمل ساز یوں اور دوسرے کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔

دوسری طرف اپیل کئنگان اصرار کر رہے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان بدعتی غیر مسلموں کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کے پاسک بھی نہیں۔ جیسا کہ مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس اپیل کئنگان اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعار اسلام کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے حروف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ دھوکہ دہی و فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلب گار ہو تو اس کا خدای حافض ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ ”(310US 296 at 306) Cantwell vs Connecticut“ کی

مقدمہ میں قرار دے چکی ہے کہ

”مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو، عام لوگوں کو فریب دینے

تحفظ فراہم نہیں کرتا۔“

ملاوہ ازیں اگر اپیل کئنگان یا ان کی برادری، دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعار، خصوصاً نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے

اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے چل ساری ذریعہ پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے عقائدات وغیرہ پر کبھی قاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اپنے ہیروز کی، اپنے طریقہ سے مدح و ستائش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جو احمدیوں کو ان کے اپنے عقائدات تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے روکنا ہو۔ ان کے مذہب پر کسی قسم کی دوسری پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

84۔ جہاں تک رسول اکرم کی ذات گرامی کا تعلق ہے، مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے: ”ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔“

(صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے، اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرد صاحب نے تخلیق کیا ہے، سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر گھونڈ رکھ سکے؟

85۔ ہمیں اس میں حذر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلامیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس رد عمل کے بارے میں سوچنا چاہیے جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا کوئی شخص اسلام کا اعلامیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ”زشتی“ تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو اس قیمت پر؟ حریف برائے اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آسمانی نہیں، حقیقتاً ماضی میں ایسا ہو چکا ہے اور ہماری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے پیمائش دیکھی جاسکتی ہے) رد عمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرعام کسی پلے یا کھڑکی یا پشتر پر لکھ کر فحاشی کرتا ہے یا دیوار یا نمائی دیواروں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا

دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرنا یا انہیں پڑھنا ہے تو یہ اعلیٰ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مختل ہونا اور ملیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے اور جان و مال خصوصاً احمدیوں کے نقصان سے بچا جاسکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے، یہ حالات انہیں کا اہم نہیں کر سکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین جج ہیں تاہم قانوں یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔

89۔ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے عے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہمدردوں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادر یوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار، امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر امن طود پر مناتے ہیں۔ انتظامیہ جو امن و امان قائم رکھنے اور شہریوں کے جان و مال نیز عزت و آبرو کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے، بہر حال مذکورہ بالا اقدار میں سے کسی کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں مداخلت کرے گی۔

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں اس سے حلقہ انگلیں بھی ماحکوم کی جاتی ہیں۔

دستخط

جشن عبدالقادر چودھری

جشن محمد افضل لون

جشن ولی محمد خان

جشن سلیم اختر

جشن شفیع الرحمن

(SCMR 1993 1718) (مکس سنٹی نمبر 1068، 1069 پر)

پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(474) ”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها. (رواه ابو داود) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔“

(ہجرت الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1070 پر)
مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں غور کریں کہ آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟ اور جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا، کیونکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(475) ”یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔“

(ہجرت الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1071 پر)
اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نہ ہوا تو نبی بھی نہ ہوا۔

کیا قادیانیوں میں کوئی ایسا رجل برہید ہے جو حضور خاتم النبیین ﷺ کے مذکورہ بالا بیان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

ثبوتِ حاضرین!

عکسی شہادتیں

نقل ٹائٹل باراقل

حصہ اول

ازالہ اوہام

تھوہ بامش شہیدک و متاخر لکناں

الحمد والمنت کرناہ ہلک فی الجہت ۳۱۰ کتاب

مجلس معارف قرآنی و شایع اسرار کلام ربانی از

تالیفات مرسل زردانی و مامور رحمانی

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع منہج دہلی شہر ہندوستان

تعداد ۷۰۰

قیمت فی جلد ۱۰۰

وحانی خزان

تصنیفات

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی مسیح علیہ السلام

جلد اول

برائے امیر احمدیہ
چار حصے

لالہ میمن

سید فیاض علی شاہ

سید فیاض علی شاہ

خَلَقَ الْإِنْسَانَ قَلْبًا مَلِكًا

مَنْ لَمْ يَحْمِزْ

جس میں

عربی کو آتمہ اس وقت کیا گیا ہے

تصفیہ الحروف حضرت شاہ قاسم احمد مدظلہ العالی علیہ السلام

جلد

بہانیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بابیہ اللہ تبارک و تعالیٰ

میرزا یوسف علی شاہ قلیاں شاہ

میرزا یوسف علی شاہ قلیاں شاہ

حَامَتَا تَطِيرُ بِرُوحِ شَرْقٍ وَفِي مَقَارِفِهَا تَحْبِبُ السَّلَامَ
إِلَى وَطَنِ النَّبِيِّ حَبِيبِي وَسَيِّدِ رَسُلِهِ عَيْرِ الْأَنَامِ

الرَّسَالَةُ

النَّطِيقَةُ الْمَشْتَمَلَةُ عَلَى مَعَارِفِ الْقُرْآنِ وَدَقَائِقِ الْمَسَامَةِ

حَكَامَةُ الْبَشَرِ

أَهْلُ مَكَّةَ وَصُلَحَاءُ أُمِّ الْقُرَى

لِحَضْرَةِ أَحْمَدَ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَالْمَهْدِيِّ الْمُعْهُودِ

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ مُطَاعَةُ الْخَلْقِ وَالْقَلَمِ

الطَبْعَةُ الْأُولَى فِي رَجَبِ السَّنَةِ الْعَبْرِيَّةِ

پیشکش برائے



ماہی بارہا

الحمد لله والمنة کریمہ

موسومہ

ایضاح

تولید انوار

مکتبہ فیضان

مطبع ضیاء الاسلام قزوان میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب

بیموی ملک مطبع کے مطبوع ہوا

یکم جنوری ۱۸۹۹ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

كتاب البرية

مع

آيات البرية

طبع خیار الاسلام قادیان

تعداد ۱۰۰۰

ماہیٹل طبع اول

مطبوعہ رضیاء الاسلام

۱۴۱۲ھ
سراج منیر
مشتمل بر نشانہائے رقبہ

قادیان ارا لامع الامان

مئی ۱۸۹۷ء

مبطل مسیحی اور

اِنَّ الَّذِيْنَ يَحِبُّوْنَ حَيْثُ كَانَ اللهُ لَا يُسْلَمُ

تُورَةُ الْقُرْآنِ

اطلس

یہ درود خود القسوان اہل زمین کے بعد بھی ہر قسم کے شائع ہو کرے گا
حدیث تیرہواں مئی جولائی۔ اگست ۱۹۹۷ء کے درجے میں ہے
قیمت بھلہ ہی ایک تقریباً سالانہ ہے

راقم نمبر سراج الحق بسم اللہ

اسلامی اصول کی فہرست



— ارکان —

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جہاد

جنگِ مقدس

یعنی

تحقیق حق کی واسطے اہل اسلام اور عیسائیوں امرتسر میں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۲ء سے شروع ہو کر ۵ جولائی ۱۸۹۲ء کو

ختم ہوا

اہل اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحث کیلئے
قادیان کے امرتسر تشریف لائے۔ اہل عیسائی صاحبین کی طرف سے ڈپٹی عمید احمد
صاحب پبلشر انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں
چھاپکر منسلک کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

حرف بحرف مطالبی روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپکر شائع ہوا کیلئے سب
کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ اب بار دوم اسی حیثیت سے شائع کیلئے چھاپی گئیں۔

راقم

شیخ نور احمد مالک بہتم ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

مجموعه
اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

جلد اول

مجموعه

اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی مہربود علیہ السلام

جلد دوم

مائیل پرچہ بر اقل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بفضلہ تعالیٰ

یہ رسائل للہ جن کے نام یہ تفصیل ذیل میں

انجامِ اکتم

خدائی فیصلہ - دعوتِ قوم

مکتوبِ عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے

تقریرات

قیمت فی جلد چھ

بقلم

طاشیل طبع اول

ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول

ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول

هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُونَ
یہ وہی ہے جس کے لئے تم عجل کرتے تھے

میں نے میرے صاحب کو اس کے شکر و ثناء کی وجہ سے اس کا صاحب کتاب
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول

اسما فیصلہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا
ایک ہر جہتی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے

ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول

ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول
ان کا حق الیکل طبع اول

مکتوبہ

اے خدا اے چشمہ نور ہستی
 از کرم با چشم این اُمت کشا
 یک نظر کن سوئے این راز نہال
 تا رہی اے طالب از وہم و گماں
 کہ یہ رسالہ حسن کا نام

راہِ حقیقت

حضرت حبیب اللہ علیہ السلام کے صحیح اور سچے سوانح ظاہر کرتا ہے اور ہمارے ممالک کے حقوق
 کو نصیحتیں کر کے اصل غرض ممالک بتاتا ہے

اور نظامِ قادیان مطیع منیر و مسدوم میں باہتمام حکیم فضل علی صاحب
 بیوی ملک مطیع چھاپا ہے اور تجدید
 ۱۴۰۱ نومبر ۱۸۹۹ء
 دکن پڑا

ثانیل رحمہ اللہ

قلم کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کافر کو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَقَدْ سَبَقَتْ كَيْفَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۚ اَلْاَعْمَامُ الْمُنْعَمُونَ
فَعَلَمَ رَبُّكَ أَنَّهُ لَمَزَلَنَ ۚ اَلْعَالَمِينَ ۚ اَلْمُتَّقِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ
مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ
الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ
اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ
عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ
الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ
الْخَاسِرِينَ ۚ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ مُتَابِعِ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِينَ ۚ

حَقِيقَةُ الْوَحْيِ

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار حکم ہے کہ یہ کتاب جامع دین و دنیا کی
حوائج اور معارف اور ہر ایک اسمانی نشانی کا پیرائہ ہے
فصل اور کرم اور غلام اس کی توفیق اور تائید مرتبہ تالیف ہو

طبع میگزین قادیان میں باہتمام میر خیر علی صاحب

۴۷۷

وہی ہے جو کہ اس کتاب میں ہے
 جو کہ اس کتاب میں ہے

سین

ایہ دہرم

مطبعہ اسلامیہ لاہور
 کی عمارت چھ

جاء الحق وذهب الباطل ان الباطل كان زهوقاً

آنکه بر دلوئی با حمله میکنند	و ز را و چیل عرق با بر میکنند
گر یک نظر کنند حق بنظر کتب	ست بر حق کتب کتب با کتب
باور نمی کنم که نیاید عذر خواه	وین امر دیگر است که ترک می کنند

برایین احمدیه

نسخه (۵)
مقرب

بالحمدین للائمه علی حقیه کتاب القرآن و النبوة و الحکم

حضرت آیت الله مرزا غلام احمد مسیح عیسیٰ سلام

ایک غلطی کا ازالہ

از:-
حضرت سید محمد علی السیلام

پبلشر:- ناظر الیوم تصنیف
دہلوی ضلع جمنگ

دومبر

تھانہ طبع

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مولود و مہدی ہمد

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

طائیل برادری

الحمد لله والمنة
کہ تمام مخالفوں پر الہی محبت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

البعین

لائق تمام الحججہ علی المناقضین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں یا ہتمام حکیم فضل الدین صاحب

مالک مطبع چھپر

شائع ہوا

قیمت ۵۰

جلد ۰۰

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

دانش طبع اقل

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ
الْفَاتِحِينَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طالعوں سے نجات
دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ۛ

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمُعَيِّرُ أَهْلِ الْأَصْطِفَاءِ

بمقام

قادیان دارالامان

بہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

اپریل ۱۹۶۱ء

تعداد جلد ۵۰۰

تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رویا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی مہرود علیہ السلام

ماہی بیدار اول

اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا اَلَيْسَ اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا اَلَيْسَ اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا

الحمد لله والمنة كمنيرة زوال المسح حبله مناته
 دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے
 حسب استدعا مولوی شہزاد صاحب امرت سری کے
 محض پنج دن میں ابتداء ہر نومبر ۱۹۰۷ء سے
 طیار ہو کر اس کا نام

اجل احمد

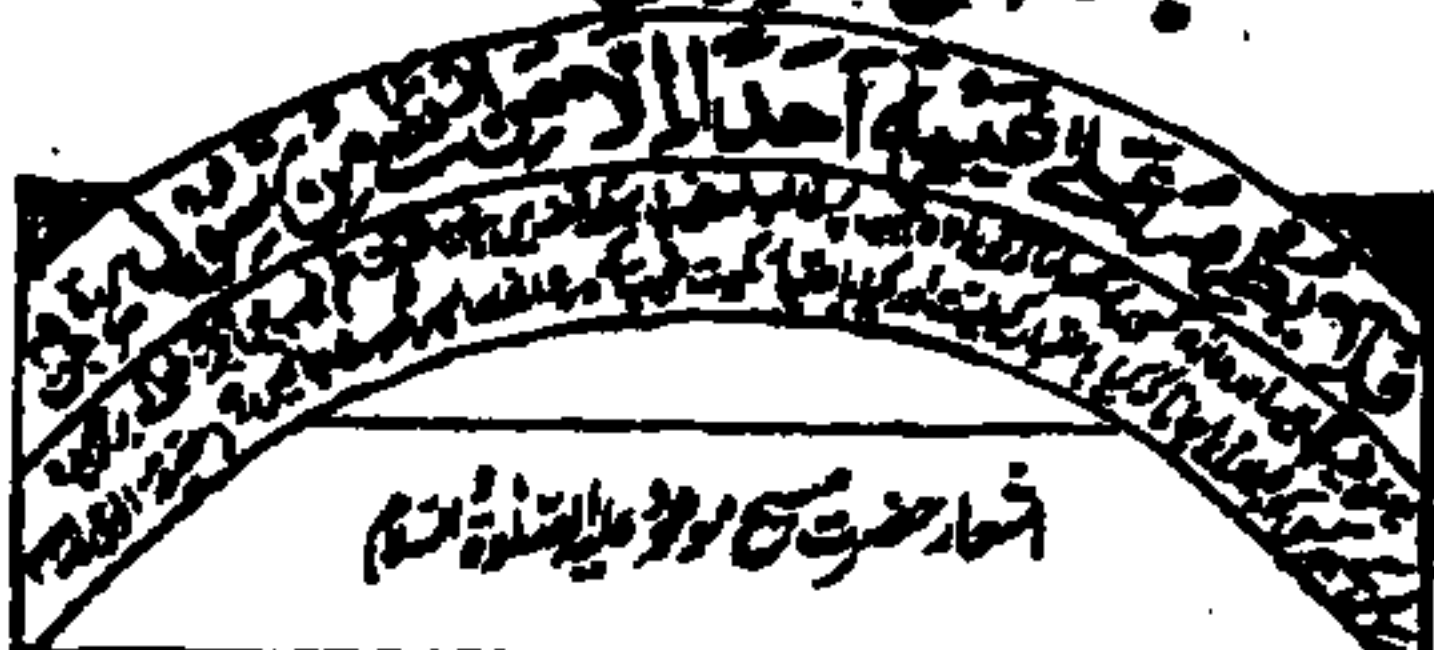
نکالا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علی شاہ صاحب مولوی اسغر علی صاحب
 مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام
 رسالہ میں مفصل درج ہے (تاریخ طبع ۱۳۰۷ھ زویر ۱۳۰۷ھ)
 بقا قایان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام طبع ہوا

اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا اَلَيْسَ اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا اَلَيْسَ اَللّٰهُ يَكْفِي عَمَّا

تمام صفحات ۲۵۰۰

البہامی
مقام او مبیں از راہ تحقیق
بدور نشین سوال تا زکروند



انہی واد است ہر نیکی را ہم	و او آں ہم را مرا بتمام
انبیا گرچہ پودہ اند ہے	من برفاں نہ کتر منہ کے
کم نیم ناں ہمہ ہائے یقین	ہر کہ گوید دروغ بہت لعین

اگر شد تم اگر شد کہ کتاب



حداقل

ان افادات حضرت صاحبزادہ غوث الدین محمد باقر صاحب فضل و عہدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
علیہ السلام فی تحقیق نبی و احوال و ہر حضرت جبرائیل و میکائیل و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و محمد
ص علیہم السلام و ہمدی ہمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت پر ایمان و یقین کے ساتھ
بہت کئی ہے کہ ہر ایک کے اپنے فضل و عبادت کی کئی کئی باتیں ہیں و ان کے اپنے تصنیف و تالیف کے
کئی کئی اسرار کی طرف سے شائق ہیں ۔ معبود و مطیع شہداء الاسلام محمد و آل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوار خلافت

یعنی

ان تقریروں کا مجموعہ حضرت صاحبزادہ منشا شیر الدین محمود صاحب
خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے اپنے ہمہ سعادت کے دور رسائی
جلسہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو فرمائی

۱۰ جلدات

مرتبہ

منشی غلام نبی (بانوی)

اکتوبر ۱۴ ۱۹۱۵ء

مطبعہ دارالاسلام پریس لاہور

یہ کتاب کے خلاف اس آراء سے متفق نہیں ہوں اور اس کی تائید نہیں کرتا۔
میں اس کی تائید نہیں کرتا۔

ان هذه الكتاب يدفع وساوس الخناس - ونفسه
 شقاء للناس - وهو يهب السكينة
 ويجلو الكروب - وسميته -

ترىاق القلوب

تصنيف

امام رباني حضرت ميرزا غلام احمد صاحب قادياني
 مسيح موعود و مهدي مسعود عليه الصلوة والسلام

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی ہند

بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

مائل بیج اول



جاء الحق وذهب الباطل ان الباطل كان زهوقاً

آنانکه برد علوی با حمله یافتند	و ذرا چو پیل عریض با بر و گشتند
گریک نظر کشند حق نشو نکتاب	بست بر حقین که تکیه دارند با کعبه
باور نمی گنم که نیایند عذر خود	و بی با مردی است که ترک حیا کنند

بر این احمدیه

چشم (۱۵) لقب

بالبراهین للاختصاص علی حقیقه کتاب القرآن والنبوة المحمدیه

حضرت آقاسی مرزا اعظم احمدی عوالمی

نور علیہ السلام

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

بجلیہ دارالعلوم

حضرت علامہ احمد رضا خان صاحب

— — — — —

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

نمبر یک ڈپو تالیف و اشاعت قاضی نے شائع کیا

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

مراحم خود و بزرگوارش بخت است
 گشت بدین پهلادی پاک گشتام خودی

التنقیر

جلد اول

امانات کاشفات و دیار مود و برکات ربانی مصدر الوار قرآنی خست و سوز
 و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است
 و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است

خست و سوز و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است

خست و سوز و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است
 و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است
 و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است

پتاه حافظه خست و سوز و لایم و بزرگوارش بخت است

خست و سوز و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است

خست و سوز و لایم و بزرگوارش بخت است و لایم و بزرگوارش بخت است



ذاتِ شمسِ قلم

الحمد لله الذي جعل في قلبه نوراً
أشرف من نور الشمس والقمر
وأنزل في كتابه الحكيم
الذي لا يفسد ولا يغير

آئینہ مکالمہ اسلام

جس کا دوسرا نام واقعہ اسلام بھی ہے

جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ

مطبع ریاضیہ قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد ہسٹم

و مالک مطبعہ جو کہ شائع ہوا

تأثيل ابراهيم

هذا هو الكتاب الذي اهدت به صفتي من نور الهدى في يوم عيد من الاعياد - المبركة على الخافين -
 بانطق قلوب المؤمنين - من غير مدد القوم والتمدين - فلا شك من انية من الايات - وما كان لبشر ان
 ينطق كشفا من غير استعارة في مثل طعنة العبارات - وكان الناس يركبون طبعه رغبة في ما فيه
 ويستطلعون بصيرون المشتاق المريد - فالله في لذي اراهم مقصودهم بعد الاستلزام
 بعد ما سطر بهم كسبان مذلة اغصانه من الثمار - وانه منيعه احسن
 المحفورة - ومطية تليغ الناس في السعادة وانه فيث من الله بعد ما
 اتمكن من البلاد وعم الفساد - ولان تجد هذه العارث في الاثر المتكافأ
 المدونة من الثقات - بل هي حقائق ادعيت الى من ربت
 الكائنات - وانه الظاهر تام - وهل بعد المسيوكتم - وهل
 بعد خاتم الخلقاء على السبر الختم - وليس من الخجب
 ان قسم من خاتم الائمة - الا كما ما صنعت من
 قبل من على الاملة - بل الخجب كل الخجب ان
 ياكي افسح من نور ووالانام في النظر منكم
 من من عاتق الخلقاء - بل ياكي عتبة
 جديدة من منور الكبرياء - وتكلم
 تكلم الائمة من ظهور ولا
 من من كرامة من العظمة
 والظهور - والى حيث
 هذه الرسالة

خُطْبَةُ الْإِسْلَامِيَّةِ

وَأَنِّي عَلَّمْتُهَا الْإِسْلَامَ قَرِيبًا كَأَنِّي كَانَتْ أَيْتُهُ

وانها طبع في مطبع خياور الاسلام قاريا باهتمام الحكيم فضل الدين
 البهيوي في سنة ١٢١٩ من الهجرة القداسة

مؤثر علیٰ طبع اطفال

الحمد لله رب العالمین

کہ یہ رسالہ میرے مہر علی شاہ صاحب گولڑی لہو ان کے مریدوں
لہو خیال لوگوں پر تمام حجت کے لئے معنی نصیحتانہ شائع کیا
گیا ہے لہذا بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے
اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی
دیا گیا ہے جو اسی ٹائٹل کے دوسرے مطبع پر مندرج ہے لہذا
یہ رسالہ موسم بہار

فکر و ارادہ

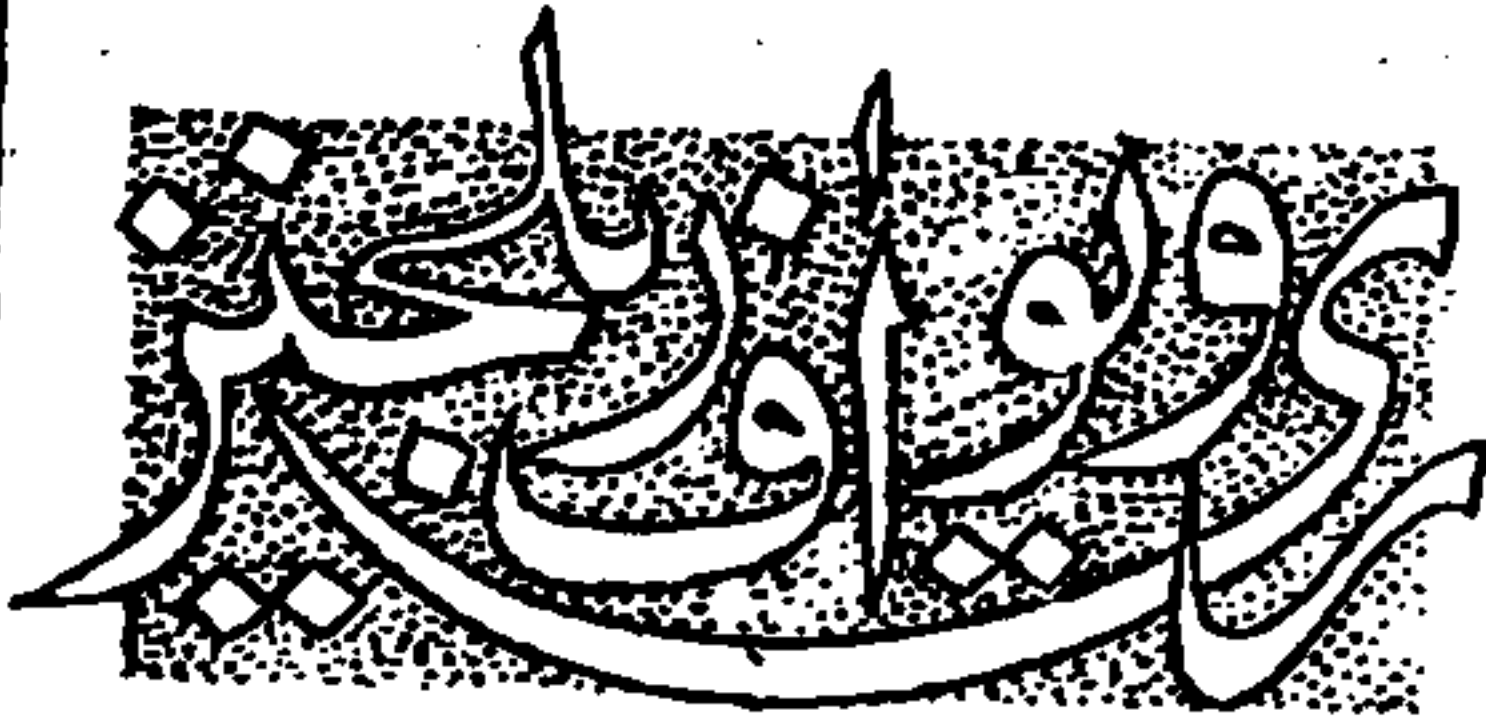
مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام
حکیم حافظ فضل الدین صاحب بیسوی ملک مطبع حکیم سید سید
کوشاں شاہ

قیمت ۱۰ روپے

جلد ۱۰۰

قیمت ۱۰ روپے

آؤوگو کہ ہیں نور خدا پاؤگے + رحیم علی کا بتا یہم نے



یہی

دنیکے مذاہب سب پر

تبرہ

بیت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء

جلد ۱۳

خطابتی جمادی الاول و جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ

فہرست مضامین

کامفیصل ۹۱ - ۱۸۴

کتابخانه ملی ایران

شیر المهدی

حصه دوم

مترجم

حضرت مرزا بشیر احمد رضا لکهنوی

چاپ

خا

در شیر محمد علی لوی خا و منشی خا قاضی خان لکهنوی

شیر لکهنوی

تألیف و تصحیح: میرزا بشیر احمد رضا لکهنوی

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰهَكُمْ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

شیر المہدی

حصہ دوم

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ میرا بشیر احمد صاحبزادہ

جے

مینجر بک ڈپارٹمنٹ اشاعت ویاں اراک

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں شائع کیا +

پرنٹنگ ہاؤس: ...

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مولود مہدی ہمدانی

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

نیشنل طبع تل

حکمت و حقیقت کے لئے انزل فیکم ان میں سے جو اللہ کو منکر

خدا تعالیٰ کے بندہ انتہا سائن میں سے یہی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔
 کہ کتاب طلب فہم ایسا کہ و عرفان مستحق ہے

مسلم و غیر مسلم کے لئے سیکھنے کا ایک

مذہب و مذہب کے لئے سیکھنے کا ایک

نزول المسیح

پہلے بار شائع ہوا تھا مگر فی آخر الزمان

خود مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے نکل رہی جس کا نزول جمالی اور جلالی
 رنگوں میں حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے
 مطابق جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں اس وقت کے اولوالالباب اولوالابناء
 کے لئے برائی یا عین مشاہد کیا

طبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر کتبیں جہدی میں ہر قسم کتب خانہ حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئے، ان کی کتب خانہ میں چھپ کر طبع ہوئے۔

پہلے بار اول شائع ہوا تھا ۱۹۰۰

شعبان ۱۳۲۰

قیمت ۳۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء

بائیں درجہ

الحمد للہ

یہ رسالہ ایک عیسائی کی کتاب ینایح الاسلام کے
جواب میں تالیف ہو کر اس کا نام مندرجہ ذیل رکھا گیا
یعنی

پیشہ مسیحی

۱۹۰۶ء

مطبع میگزین قادیان میں باہرستان چوہدری
طبرہ داد صاحب ہمارے ۱۹۰۶ء کو طبع ہو کر

شائع ہوا

تعداد ۱۰۰ (۱۰۰)

(نامنٹل پراوتل)

وہ خدا جس نے تمام دوسری اور ذرہ ذرہ عالم علوی اور سفلی کا پیدا کیا اسی نے
اپنے فضل و کرم سے اس سالہ کا مضمون و مکتبہ دل میں پیدا کیا۔

اس کا نام
←

نسیم دعوت

نام اس کا نسیم دعوت ہے دل بیدار کا یہ دہاں ہے کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق غور کے اسے چھو پیلا خاکساری سے ہم نے لکھا ہے قوم سے مت ڈر و خدا سے ڈر سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ ایک دنیا ہے مری کی اب تک	آہوں کے لئے یہ رحمت ہے طالعوں کا یہ یار خلوت ہے ہر ورق اس کا جام صحت ہے یہ خدا کے لئے نصیحت ہے نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے سرِ طالعین سے پھر بھی خلقت ہے پھر بھی تو بہ نہیں یہ حالت ہے

مطلع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
بتاریخ ۲۸ فروری سن ۱۴۱۹ھ چھپکر شائع ہوا

زمانہ طبع اقل،

سراج الدین

عینائی

کے چار سوالوں کا

جواب

۱۸۹۷ء
۲۲ جون

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین حسینی

کیچھپایا

قیمت ۲

تعداد ۷۰۰

(بیشل مطبع قتلہ)

الحمد لله للہ

کمید رسالہ مبارکہ میں اتھوئزادہ سید عطاء
 کابل اور شیخ اجل افغانستان اور ریس اعظم
 مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا
 ذکر ہے اور نیز ان کے شاگرد رشید میاں عبدالرحمن کے
 شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر
 نام اس کا مندرجہ ذیل دکھا گیا ہے

مذکرۃ الشہادۃ

مع رسالہ عربی و علومات المقرنین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام
 حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع
 اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

الهدیۃ المبارکۃ

یعنی کتاب

تحفۃ قاصد

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵ مئی ۱۸۹۷ء

لے قلہ خدا:

اس کو زنت علیہ انگشتیہ کو ہمدی طرف سے نیک جڑا دے وہ
اس سے نیکی کر سیکرہیں نے ہم سے نیکی
آمین۔

کشف الغطاء

یعنی

ایک سو ہی حق کے پیشوا مرزا غلام احمد اچمل قادری کی طرف سے
بعضہ کو زنت علیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع دے
نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے منشی کے اصول اور باتوں اور تعلیموں کا بیان دے
نیز وہ لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت خلافِ حقیت پھیلا
جاتے ہیں

اور یہ مولف

تاج عزت جناب ملک مغلہ قیسرہ ہند دلم اقبال کا واسطہ ڈال کر
بہت گزشتہ علیہ انگشتیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بلو بگداشت
کتاب ہے کہ بلو خوب ہمیں گزشتہ میں دلا کو لوک سے انوک پڑھا گیا یا جئے۔

یہ جلد کا بیعت پر کر دہرہ ۱۸۹۹ء کو مطبع ضیاء اسلام قنوج میں با تہام حکیم فضل الرحمن
ملک مطبع کے مطبعہ پڑا۔

نایش بماند

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

گورنمنٹ انگریزی

اور

جماد

۱۲ مئی ۱۹۰۰

مطبع ضیاء الاسلام علیا میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب

تہذیب

ضمیمہ رسالہ جہاد

علیٰ مسیح اور محمد مہدی کے دعویٰ کی اصل حقیقت اور جناب
نواب والیسر اے صاحب بالقاب کی خدمت میں ایک
درخواست

اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری
طریقہ یہ دعویٰ کہ میں علی مسیح ہوں اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہیں کہ
میں درحقیقت حضرت علی علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے خود سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں
جسلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تاریخ کے طے پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے۔ اور گویا میں اس
بات کا مدعی ہوں کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی توجہ میرے اندہ حلال کر گئی ہے۔ لیکن
واقعہ یہ ہے کہ علی علیہ السلام ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں
نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ جو وہ قسم کے ظلم سے بھرپور ہوگا۔ ایک
ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت مخلوق کے
حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ جہاد کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیوں کو پھیلانے
کا جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا وہ خلیل کرے گا کہ گویا وہ ایسی خونریزی ہے ایک
نواب ظلم کو حاصل کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کچھ قسم کی ایذا میں بعض دینی غیرت کے
بیانہ پر نوع انسان کو پہنچائی جائے گی۔ چنانچہ وہ زمانہ بھی ہے کیونکہ میں نے یہ بات

لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَبِيتًا
 قرآن شریف مجزوم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملازم کرنے کے لئے ماہ پاسکیں۔
 کتاب الاجواب

شخصہ الحق

تین کا دوسرا نام یہ ہے
 آریوں کی کسی قدر خدمت
 اور

اُن کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی ہیں
 ان کے اقترا رسالہ کا جواب ہے جو ہندو قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بلا دواغما
 لیکھ رام پشاور کی چشمہ نور پریس میں چھپا تھا عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب
 مصروف کی طرف سے

مطبع برکات اللہ پریس میں باہتمام شیخ نور احمد صاحب مطبع برکات اللہ پریس

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی مہمود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۴ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

درِ کشن

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیاح سولہ و ہجری ہجری

بانی جماعت احمدیہ

کا

پُر معارف اُردو منظوم کلام

قول الحق

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

میشل بداول

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to the coming Mehdi and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life. Like a true lover of peace and tranquillity and a person pure in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Hossain of Batala, editor of Isha-at-Muhammad and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and spoiler of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi. I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Al-mehdi

میشل بداول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کَفَّيَّةُ الزَّوْجَا

حضرت نواب شیرالدین محمود لکھنؤی صاحب کفایت السیاح والمندی فی الزمان
کی تقریر سے خلاصہ پر مبنی دوسری تقریر کے جو آپ سادہ طبع اور قرین

مرتبہ

غلام نبی بدیع ایڈیٹر الفضل پریس

قیمت فی جلد ۱۰/-



برکاتِ خلافت

یعنی

اُن تقریروں کا مجموعہ جو

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود انصاری صاحب خانہ

نے اپنے عہد خلافت کے

پہلے سالانہ جلسہ پر تواتر ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۳۱۹ء فرمائی

اور
انجمن ترقی اسلام آباد نے ان کے کلام کی غرض سے اس مجموعہ کو شائع کیا

مذہب پنج بھائی

مذہب پنج بھائی کا بطلان کا حقیقہ

انوارالاسلام

مذہب پنج بھائی کے حقیقی حقائق کا انوار
تعداد اشاعت (۳۰۰۰)

ما تلو في حق بركات

يَا خَلَّ الْكِتَابَ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ مَوْجِبَةٍ بَيْنَكُمْ لَا تَقْدِرُ إِلَّا اللَّهُ
الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والصيغة الجيدة لعلاج مرض
المتنصرين الذي امتد مداه وعوقبهم مداه واكثرهم نارا نكار الفرقان. والوصول
على كتاب الله القرآن. فأردنا ان ننجيهم من غلب الحزام. وتريهم مودادهم ونهديم
الى دواء السقام. فالت هذا الكتاب مع انعام كثير من اجاب. وهو خمسة
الاي من الاسرار لكل من ان يمشه وارى الجائب. وهو فضل الله حسن
وطيب الطع وادق. وسميته الحصة الاولى من

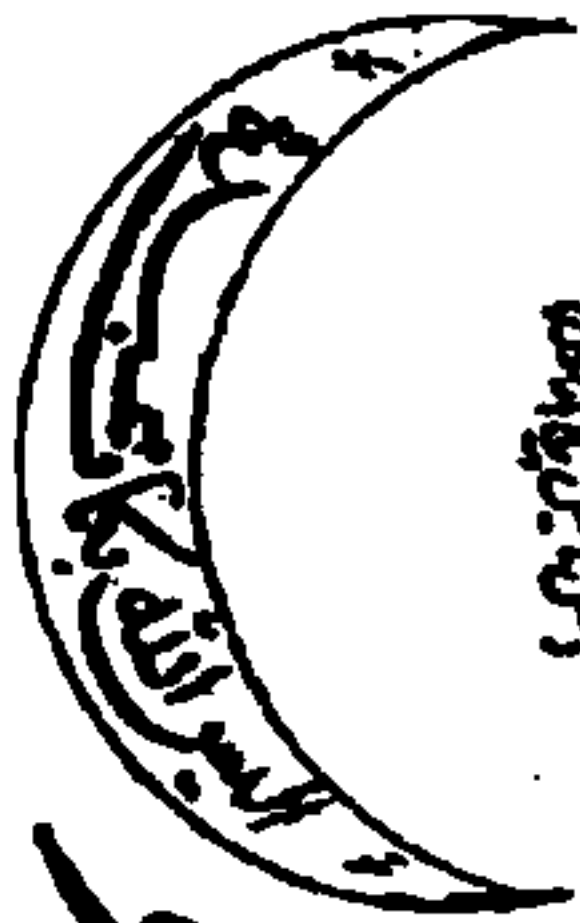
نور الحق

"عسى ربكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للكافرين حصيرا ان هذا القرآن
يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين
الذين يعملون الصالحات ان لهم
اجرا كبيرا"

قد طبع في المطبع المصطفائي بريس في لا هور سنة ١٣١١ هـ

بار اول جلد ١٣٠٠

نقشہ شریف علی ہر خط



۱۵۰۰

در سطح دنیا ملاقات اسلام آقا محمد طاهران، امام احمد رضا و فضائل الدین حسن علیہ السلام

تعداد ۱۵۰۰



انکیزہ صداقت

جس میں

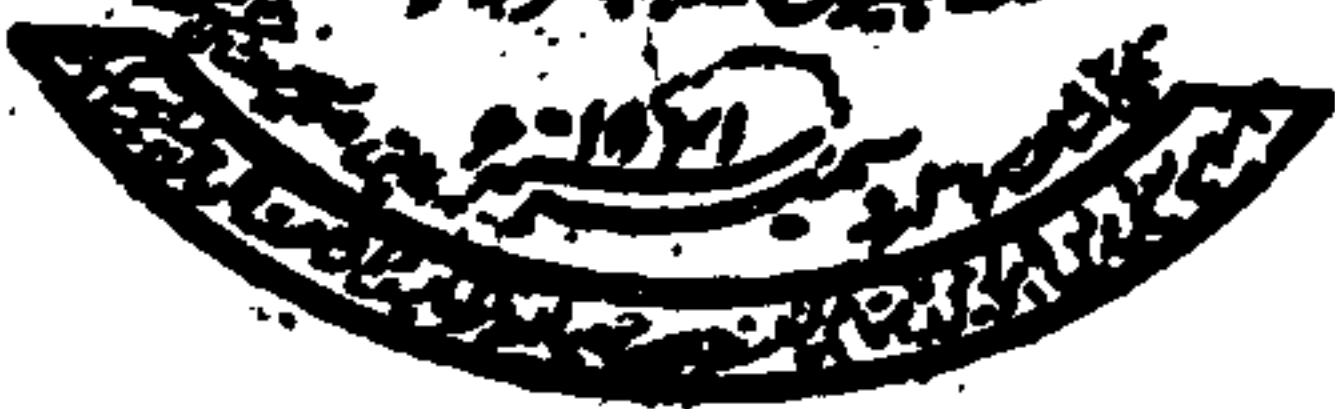
امام حمزہ اچھوتہ تیرہویں حضرت مہدی علیہ السلام کے مہجور اور غفلت میں رہنے

نے

مولوی محمد علی مسعودی کے مہجور اور غفلت میں رہنے کی وجہ سے اس کی

مہجوریت و غفلت اور چھوٹے کا انکیزہ اور غفلت میں رہنے کی وجہ سے

فہم فہم کا مہجور اور غفلت میں رہنے کی وجہ سے





بتقریب سلاسل سلسلہ احمد

تصنیف لطیف

حضرت حاجت رواہ مرزا بشیر احمد ضا اہم اے

جس میں سلسلہ احمد کے تپاں سالہ تاریخ کے علاوہ سلسلہ کے مخصوص حلقہ سلسلہ
کے غرض و غایت اور سلسلہ کے متعلق سیر کرنے بڑے کے گئے ہے



نکات تالیف و تصنیف قادیان نے

حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الثانی کے غلام و جلیل کے موقع پر

طبع کرا کے شائع کیا



دسمبر ۱۹۳۹ء

ذکرِ عَزِیزِ کَم نہیں وصلِ حَبِیبِ

ذکرِ حَبِیبِ

مُصَنَّف

حضرت مفتی محمد صدِّ صَادِق

بسم اللہ

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

رسید شرف و عظیم کہ من ہمارا ہوں
میں سچ یا کب بندے کے گویم
چنین زمانہ چنین دہد میں نہیں برگا
سیاہ باد و رخ بخت من اگر بہ دلم
کہ لو مجھ دین و دین و رہنا باشد
میں خلیفہ شلہے کہ برنا باشد
تو بہ نصیب ہی چو میں شکار باشد
مگر غرض بجز از یار آشنا باشد

خدا کے رسول

حضرت سید موعود و مہدی مہرود
عالی جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی
کایکو پور صاحب

اسلام

جو ۱۰ نومبر ۱۹۰۴ء کو قادیان میں پیدا ہوئے

چوہدری محمد بخش صاحب قادیان
منہ مہرود صاحب قادیان

ماثل طبع اقل

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالسَّيِّئَةُ تَجْبَاهِدُ
قُلْ كَفَرْنَا بِمَا كُفَرْنَا بِهِ وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمُ الْعِلْمُ الْكِتَابُ الْمُبِينُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ
کہ یہ رسالہ میر کا نام ہے

ضرورت الامام

موت و بیعت میں طیار ہو کر

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ۲۰ محمول ۱۰۰ جلد ۰۰۰ -

بہارِ احکام و مسائل الدینی صاحبزادہ مہاراجہ مہاراجہ مہاراجہ

مکتوبات احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
 مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اوّل

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مودود مہدی ہمد

باقی جماعت احمدیہ

پیغامِ صلح

رقم نمونہ

حضرت اقدس میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

AFRICA SPEAKS

Published by:
**Majlis Nusrat Jahan Tehrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan**

RECD. No. L-774

GRADE : LADDITION

By PERMISSION of the GOVERNMENT of PAKISTAN
MINISTRY OF JUSTICE

VOL. XLVI

No. 8

The Supreme Court Monthly Review

COMPRISING OF SUPREME COURT CASES

Editors :

KHAWAJA MUHAMMAD ASAF, B.A., LL.B.,
MR. MUHAMMAD ZUNAIR SAHED, B.A., LL.B.

— AUGUST, 1983 —

Cheques : 1913 S C M R 1087

pp. 1257—17923

SUPREME COURT MONTHLY REVIEW

35-NABHA ROAD, LAFORÉ

(Phone : 213497/214081)

★

Printed and Published by Malik Muhammad Saad at the Pakistan
Educational Press, Lahore.

Monthly for regular subscribers Rs. 40/-
For non-subscribers Rs. 50/-

Annual Subscription : Rs. 400/-
(Postage/courage extra)

800

از اسلام

۵۱۱

حضور

ہم قرآن شریف قلمی طور پر بھی لکھی اس پریم کی موت ثابت و ظاہر کر چکا ہر صحیح بخاری جو بعد کتاب الشرح لکھ بھی گئی ہے۔ اس میں فلتا تو فیتنی کے معنی دلاتی ہے۔
لکھے ہیں وہ جس کے نام بخاری اس آیت کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔

سوم قرآن کریم کو آیتوں میں تصریح فرما چکا ہے کہ جو شخص مرگیا وہ پھر دنیا میں کبھی نہیں پائے گا۔ لیکن نبیوں کے ہر نام اس امت میں آئیں گے۔

چہاں قرآن کریم بعد قائم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رہتا اور دنیا میں رسول ہوا ہے اور نہ ہو۔ کیونکہ رسول کو علم ہوتا ہے تو اسے جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل ہوتا ہے وہی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود متفق ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے
مگر سلسلوی رسالت نہ ہو۔

چشم ہے کہ اعلیٰ شدہ بصیرت میں کہہ دی ہیں کہ آئے گا وہی قرآن کریم
کے رنگ میں آئے گا چنانچہ اس کا حق کر کے یہاں کیا گیا ہے جیسا کہ مدینہ منورہ کو شکم
سے ظاہر ہے اور نہ مرتد یہاں کیا گیا بلکہ جو کچھ ملاحت اور ہمیشہ کی امت پہلا ہے
سب اس کے کلام میں شامل ہو گئی۔

ششم یہ کہ بخاری میں صحیح الکتاب بعد کتاب الشرح ہے اصل کی این پریم
کا اور طبع کیا گیا ہے اور آئے گئے نسخہ این پریم کا اور طبع کیا گیا ہے اب
ان قرآن کے یہ تصریح اور صاف طور پر ثابت ہے کہ آئے گا وہی قرآن کریم
سج نہیں ہے جس میں نازل ہوا تھا بلکہ اس کا مثیل ہے اور اس وقت اس کے
آئے گا وہی تھا کہ جب کھڑا افلاکوں میں سے ہو دیوں کے ٹیلے جو جانشین
تھا تو آئے اس امت کی دلائل میں اس کے استعداد میں ظاہر کر کے دے گا اس امت
میں موجود ہو دیوں کی جس صحت قبل کرنے کی استعداد اور جگہ سج بنی اس میں
سے آئے۔ بلاشبہ وہی صحت میں اس متدین اور حسناتی مسلم اور پاک نبی کی

ذوالہجہ

۱۱۲

مقدم

نازل ہوتا ہوا ہے۔ ہر ایک دانا کو سکنا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوجد ہے اور جو
وقت خاتم النبیین میں دعوہ دیا گیا ہے اور جو حدیث میں تصریح بیان کیا گیا ہو کہ اب
جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لئے سے منع
کیا گیا ہے، تمام باتیں کا تصحیح میں تو ہر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے ہی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان لیں کہ مسیح ہی وہ
دعوہ ہو کہ ہر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ رسول ہے
بحیثیت رسالت آئے گا۔ اور جب جبرئیل کے نازل ہونے کا نام آئی کہ آئے گا ہر سلسلہ شروع
ہو جائے گا۔ جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو، چنانچہ
ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصطلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ ہی آتی
ہیں جبرئیل ص۔ علاوہ اس کے ہر ایک عاقل معلوم کر سکتا ہے کہ سلسلہ نزول جبرئیل
ہر کلام الہی کے آتے کا حرکت کسج کے نازل کے وقت تک متقطع ہو گا تو وہ قرآن شریف
کو جو قرآنی راہ میں ہے کیونکر چھو سکیں گے۔ کیا نازل فرما کر وہ چار سال تک مکتب میں
رہیں گے اور کسی کو سے قرآن شریف پڑھیں گے۔ اگر فرض کریں کہ وہ اسلامی کتب خانے
تو ہر مذہب کی نبوت کے تفصیلات مسائل و غیر مسائل اور فروع کی نسبت دعا توی رکعت میں
نماز مغرب کی نسبت جو اتنی رکعات ہیں اور سیکڑا کی دو گوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہو
کیونکر قرآن شریف سے استنباط کر سکیں گے۔ اور یہ تو کساہر جو چاہے کہ وہ یہی کہیں
رہنا ہی نہیں کریں گے۔ اور اگر وحی نبوت سے ان کو یہ تمام علم دیا جائے گا تو بلاشبہ ہیں
کلام کے ذریعہ سے تمام تفصیلات ان کو معلوم ہوں گی وہ جو ہمہ جی رسالت ہو چکے کہ اللہ
کے لئے کی ہیں ظاہر ہے کہ ان کے دماغ ان کے لئے جس قدر خوبیاں اور کس قدر مشکلات
ہیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی کہ وہ جو ہر اس کے کہ وہ قوم کے قریشی نہیں ہیں کسی حالت میں ہیر
ہیں ہو سکتے۔ تاہم ان کو کسی دوسرے عالم سے اس کی رحمت کرنی پڑے گی یا انھوں کو

مستند

۲۱۳۲

ازالہ اوہام

سچ لایا حاصل ہے اور اصل کی حقیقت خود ہیستند ہے اور اصل ہے کہ
 مٹی لوم کو بدیع جب اصل حاصل کرے۔ اور ابھی شدت ہو چکا ہے کہ اب وہی
 رسالت کا بقا است شیطاں ہے اس سے ضروری طور پر مانتا ہے کہ سچ لایا
 ہرگز نہیں آئے گا اور اسے خود مستلزم اس بات کو ہے کہ وہ مر گیا اور یہ خیال کہ ہر
 موت کے بعد زندہ ہو گیا مخالف کو کہ قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ
 بھی ہو گیا تاہم اس کی رسالت جو اس کے لئے لازم فیہ متفک ہے اسے دنیا میں
 آنے سے روکتی ہے۔ ماسا اس کے ہم ہواں کرتے ہیں کہ سچ کمرنے کے بعد
 زندہ ہونا اس قسم کا نہیں جیسا کہ خیال کیا گیا ہے بلکہ شہید کی زندگی کے بعد
 جس میں مراتب قرب و کمال حاصل ہوتے ہیں۔ اس قسم کی حیات کائنات میں
 جا بجا سیلی کی ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے یہ کلام قرآن شریف میں
 درج ہے۔ وَالَّذِي يَمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيَنِي ۚ إِنِّي وَهَّاجٌ وَمَعْتَابٌ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ أَنِّي
 مَرْتَدٌّ ۚ أَمْ أَنَا فِي سَبِيلٍ ۚ اور حیات نہیں بلکہ اس موت
 ہے اس موت اور حیات کے علاوہ صرف جسمانی موت اور حیات نہیں بلکہ اس موت
 اور حیات کی طرف اشارہ ہے جو سالک کو اپنے مقامات و منازل سے لوٹ کر پیش
 آتی ہے چنانچہ وہ خلاق کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور خالق حقیقی کی محبت ذاتی
 کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے اور پھر اپنے رفقہ کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور
 خالق اعلیٰ کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر اپنے نفس کی محبت ذاتی
 سے مارا جاتا ہے اور محبوب حقیقی کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح
 کئی موتیں اس میں وارد ہوتی ہیں اور کئی حیاتیں۔ یہاں تک کہ کامل حیات کے مرتبہ
 تک پہنچ جاتا ہے سو وہ کامل حیات جہاں مغلی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے وہ
 جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ نور رنگ اور شایں کی حیات ہے۔ قال اللہ تعالیٰ
 وَانْ كُنَّا لَآخِرَةُ اٰمِیْنًا لِّحَیٰۃِیْہِیْ وَكَانَ اَوَّلُہُمْ (ابجد نمبر ۱۱)

لے شعراء: وہ شہ حکیت: ۶۵

کہ جو لوگ اس تحقیق اور تدقیق کے مالک ہیں اور جن کے وسیع مقدس میں بجز آگ اور ہوا اور مجموعہ اور جانہ وغیرہ مخلوق چیزوں کے خدا کا پتہ بھی مشکل سے ملتا ہے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء کو منفردی ٹھہرائیں اور ان کے اداوار مبارک کو مکر اور فریب کے قدر اوریں اسائن کی کامیابیوں کو جو تا تہید الہی کے بڑے نمونے ہیں بخت اور اتفاق پر عمل کریں اور ان کی پیگ کتاب میں جو خدا کی طرف سے عین ضرورتوں کے وقوع میں ان کو طیس میں کے ذریعہ سے بڑی اصلاح دنیا کی ہوئی۔ وہ وسیع کے معنائیں مسرقہ خیال کئے جائیں۔ اور تمنا یہ کہ اب تک یہ پتہ نہیں دیا گیا کہ کس طرح کے سرقا اور کتاب

اور بحث پرستی نے آئینہ کی جگہ نہیں لے لیا اور انہیں عقل پرستی کی گئی کی گئی ہے کمال لایم کہتے ہیں کہ اگر جب انسانی تہذیب میں کہ مسائل کی تعداد بھی نکلیں تو تعلیم تو حید میں کہ تزلزل واقع نہیں ہوتا بلکہ وہ بوند ترقی ہوتی گئی۔ وقت کی حاجت اس کو مقدم کی میں کہ وہ سے بھی کچھ زیادہ ہے کیونکہ تزلزل ملن ہے۔ طبع کے زمانہ بھی وہ آگاہ ہے کہ مشرکین کی طبیعتیں بہت متواتر استماع تعلیم فرقہ اور دائمی مشیت الہی تو حید کے کچھ کچھ تو حید کی طرف میل کرتی جاتی ہیں۔ بد ضرور دیکھو دلائل و حوائت کے بہار و سپاہیوں کی طرح شرک کے خیالی اور وہی برہوں پر گولہ اندازی کر رہے ہیں اور تو حید کے قدرتی جوش نے مشرکوں کے دلوں پر ایک ٹھیل ڈال رکھی ہے اور مخلوق پرستی کی علامت کا ہونا اعلیٰ خیال لوگوں پر ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ اور حوائت الہی کی پُر زور بند و قیں شرک کے بننا جو بیڑوں کو اڑاتی جاتی ہیں۔ پس ان تمام آئینہ سے ظاہر ہے کہ اب اندھیو شرک کا ان اگلے دنوں کی طرح پھیلنا کہ جب تمام دنیا نے مسیحی حیدوں کی مانگ صدق کی ذات اور صفات میں پھنسا رکھی تھی مٹنے اور محال ہے اور جبکہ رقبہ مجید کے اصولی فرقہ کا حقوق اور مبتدل ہو جانا۔ یا پھر ساتھ ساتھ تمام خلقت پر تاریکی ہو کر اور مخلوق پرستی کا بھی چھاپا ہوا حید اسل محال اور مٹنے ہوا۔ تو نئی مشیت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی اختلاف عقلی لازم آیا کیونکہ جو سر مست علم محال ہو سہ بھی محال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔ منہ

مجلس

17

ضمیمہ

(۱۹) انیسویں آیت یہ ہے وما امرنا قبلك من امر مسلم الا ان نوحى اليك
الطعام وما مشى فلا سواق (المراد غیر سورۃ الفرقان) یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس
قدر اسلحہ بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بالاصل میں پھر تھے۔ اور
پہلے ہم انھیں قرآن کی کتابت کچے ہیں کہ ذیوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے
سو چونکہ وہ اب تمام نئی طعام نہیں کھاتے لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب فوت
ہو چکے ہیں جن میں بوجہ کفر حصر کجا داخل ہے۔

(۱۷)۔ جس پر نکتہ یہ ہے واللہ بین یلعون من دروی اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشاءون ایاکم وبعثون (سورۃ النحل البقرہ نمبر ۱۷) یعنی جو لوگ بغیر خدا کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ جلتے ہیں۔ مرچے ہیں۔ زمرہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر راحت کے سچ اور ان سب انسانوں کی وحالت پر طالت کر رہی ہیں۔ جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے صوفیے اپنا حسیہ ٹھہراتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اگر اب بھی آپ لوگ سچ لکھ کریم کی وحالت کے قائل نہیں ہوتے تو سید سے یہ کہیں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں قرآن کریم کے ماننے میں کام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سنکر پھر وہیں ٹھہر نہ جانا کیا اساعراض کا کام ہے۔

(۱۶) انیسویں آیت ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِهِمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَحَاتِمَا النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِّمَ فِيهِ كَيْسَ كُفْرٍ مَّا كَانَ بَابِ نَبِيٍّ هُوَ مُرْغَرٌّ
وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ الَّذِي خَتَمَ كُرْنُهُ مَا لَا يَهْدِي لَهَا شَيْءٌ وَلَا يَنْتَهِي عَنْهَا شَيْءٌ
كَجِدَّةٍ تَأْتِي فِي سَلْبِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَنِيَّائِينَ فِيهِ أَكُنْتُ كَمَا بِرَسُولٍ مِنْهُ
بِهِ الْكَمَالُ وَمِنْ حَسَنَاتِ الْأَرْوَاحِ هُوَ الْمَوْجِبُ لِلْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ فِيهِ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ

۴۰ الفرائض: ۲۵، الفصل: ۱۸، آیه: ۱۱

ازالہ و ہام صفحہ 331 بروحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی یہ جلد صفحہ 158 پر درج ہے

۲۰۰

في حديث ذكر رفع المسيح حيا بجسده العنصري بل نجد ذكر وفاة
المسيح في البخاري والطبراني وغيرهما من كتب الحديث، فليسمع في
تلك الكتب من كان من المرتابين.

واما ذكر نزول عيسى ابن مريم فما كان مؤمنا من اجل هذا الاسم
المذكور في الاحاديث على ظاهر معناه، لانه يخالف قول الله عز وجل:
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين، الا تعلم
ان الرب الرحيم المتفضل سئى نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء
بغير استثناء، وفسره نبيان قوله لا نبي بعدى يبين واضح للطلالين،
ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجوزنا انفتاح باب دوى النبوة
بعد تغلقها وهذا الخلف كما لا يخفى على المسلمين. وكيف يجيش نبي بعد رسولنا
صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الرضى بعد وفاته وختم الله به النبيين؟ انتم

كثير من الجهالين.

واما الاختلافات التي توجد في هذه الاحاديث فلا يخفى على مهرة التي تفصيلها
وقد ذكرنا شطرا منها في رسالتنا الانالة، فليسمع الطالب اليها. وقد جاء في حديث
ابن المسيح والمهدي عيسى بن مريم في زمن واحد، وجاء في حديث آخر انه لا مهدي
الا عيسى، وجاء في حديث ابن المسيح والمهدي يتلاقون ومشارا للمهدي المسيح
في صفات الخلافة ويكون زمانهما زمانا واحدا، وفي حديث آخر ان المهدي يبعث
في وسط قرون هذه الامة والمسيح ينزل في آخرها، وفي حديث من البخاري ان
المسيح يجيش حكا عدلا يكسر الصليب، يجيش في وقت غلبة عبدة الصليب
فيكسر شوكة الصليب ويقتل خنازير التصاري، وفي حديث آخر انه يجيش في وقت
غلبة الدجال على وجه الارض فيقتله بحريته. فاعلم ان هذه المقام مقام حيرة
وتعجب للناظرين. وتفصيله ان يجيش المسيح لكسر صليب التصاري وقتل
خنازيرهم يشهد بهوت حال على ابن المسيح ولو بعد لا يجيش الا في وقت غلبة التصاري

۲۲

سنة ۱۱۷۲

ایہا صلح

۳۹۳

نہیں لیکن ختم نبوت کا بحال تصریح ذکر ہے اور پرکھنے یا نہی کی تفریق کرنا یہ ضرورت ہے۔
 نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے نہ حدیث لاحقہ بعدی میں بھی نفی عام ہے
 پس یہ کس قدر جرات اور لیری اور کس کا بھی ہے کہ خیالات دیکھ کر پیروی کر کے خصوصاً ہرگز قرآن
 کو ہٹا چھوڑ دیا جائے اور خاتم النبیین کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو
 وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ میں نے شاہ قزوینی
 باقی ہے اس کی وہی بلاشبہ نبوت کی وہی ہوگی۔ انھوں نے یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ مسلم
 اور بخاری میں فقرہ اما مکرم منکم اور اتمکم منکم صاف موجود ہے مولیٰ موالیٰ مقید کا
 ہے۔ یعنی جیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اس پریم حکم بدل چکر آئیگا۔
 تو بعض لوگوں کو یہ دوسرا دھنکیر ہو سکتا تھا تھا کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہے گا۔ اس کے
 جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ وہ تم میں سے ایک اتنی ہوگا۔ اور بعد کے طور پر مسیح بھی کہہ سکتا
 چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو ہندی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ
 ہندی بعد کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مجدد ہوگا۔ اسی وجہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا۔ اور یہ
 حدیث کہ لا مہدی الا عیسیٰ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ
 وہ آئندہ ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شاخیں ہمدیت اور سمیت کی اس میں جمع ہوگی
 یعنی اس وجہ سے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کرے گی ہندی
 کہلائیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہندی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ نوٹ۔ اگر حدیث میں یہ مقصد ہوتا کہ چنے یا دھندنی پڑے پھر اس میں جانیگا تو حدیث کے متن
 میں پڑنے چاہئے تھے۔ اما مکرم الذی یصیر من امتی بعد نبوتی۔ یعنی تیارا امام جو
 نبوت کے بعد میری امت میں سے ہو جائے گا۔ منہ

۱۶۷

ایہا صلح 159 پر ص 159

ایہا صلح 167 مسجد دہانی خزانہ جلد 14 ص 393 اور ذرا کا دیانی

ایک تہ تھے میں شعیب پھر تاتھا اور مجھ سے پیار کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ۲۰
 ۲۰ سال کا تھا کہ سو تہ وقت یا اور مقرر ہا کر کھڑک صاحب کو ملنا اور مار دینا میں نے یہ
 سب حال قطب الدین کو بتکریا تھا اور اس نے کہا تھا کہ بیشک تو یہ کام کراؤ میرے پاس چلاؤ۔
 و سوال بحالت ہلا وقت برہان الدین اور سلطان محمود مجھ سے ناراض ہیں کہ میرا اور میرے دو بھائی
 اُنکے پاس ہوا وہ دینا نہیں چاہتے۔ مولوی نور الدین کے پاس رہا اسلئے خط بھیجا تھا کہ مرزا
 صاحب اور وہ ایک ہی ہیں۔ جب میں امرتسر ہسپتال میں تھا میرا کوئی تعلق قطب الدین سے
 نہیں رہا تھا اور نہ کسی کے پاس میں نے کوئی خط لکھا تھا۔ خط دریا میں نے بیاس میں ڈاکٹر

غیر مستقل رہا ہرگز مقصود نہ تھا کہ ایک نبی جو اپنی زندگی کے دن پورے کر کے فادہ اللہ کے
 مہنہ خدا تعالیٰ اور نعمت اس کی طرف بلا گیا پھر وہ اس دار تکالیف اور ازلۃ میں بھیجا
 ہائیکہ اللہ نہتہ جبر و کرم کچھ کچھ کلام جو خاتم الکتاب ہو فیضیت ختمیت سے
 مردودہ جائیگا۔ بلکہ نہایت لطیف استعداد کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ ایک مذہب ایسا
 پیش آئے گا جس میں لوگ اپنی مخلوق پرستی اور علیہ کے باطل غیبت میں انتہا جو کے منصب
 ایک ہیجے جائیں گے اور اپنی کمال حریت اور دلیل کی وجہ سے مسیح و قبل ہوجائیں گے۔
 تب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مسیح پیدا کریگا۔
 جو دلائل شافیہ سے ان کی صلیب کو توڑ دیگا۔

اس پیشگوئی کے کچھ میں اہل عقل اور تدبیر والوں کے لئے کچھ بھی وقت
 نہ تھی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مقدمہ ایسے صاف تھے کہ خود
 اس مطلب کی طرف رہبری کرتے تھے کہ ہرگز اس پیشگوئی میں بنی اسرائیل کا دوبارہ
 دنیا میں آنا مراد نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا تھا کہ
 میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو
 اس کی صحت میں شک نہ تھا اور قرآن شریف میں کافظ لفظ قل ہے اپنی آیت کریمہ

۲۱۸

صاحب کو لکھا تھا۔ (سوال وکیل لڑم) قتل جب میں چھ سال کی عمر کا تھا مگر کیا تھا۔ میں نے
 لکھا، وہ میرے غیر علم سلطان محمود کے گھر سے لئے تھے۔ مگر وہاں جو توں کو اطلاع کر دی تھی۔
 اور نہر پر چلا گیا تھا۔ میرے دو بھائی اور محمد کمال و محمد عالم گھر پر ہیں۔ میں نے محمد عالم کا زیور
 نہیں لیا۔ اس نے جھوٹا دھوٹی کیا تھا کہ اسکے پاس میرا وہ یہ تھا۔ پانچ چھ سال کی بات ہے۔
 باپ کی زمین پر دوسرے بھائی میرے قابض ہیں۔ حقیر پیدا ولد لیتا ہوں وہ میری طرف
 کاشت کرتے ہیں۔ ہاڈاؤ کی وجہ سے اور سو تیلے بھائی ہونے کی وجہ سے محمد کو خفا رہتے
 ہیں۔ سات ماہ سے ہم سے نکلا ہوا ہوں۔ برہن الدین کا لڑکا محمد کمال کی لڑکی کو منسوب ہے

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ
 فی الحقیقت ہم سے نہیں ملے علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی
 نبوت کے حقیقی معنی کے دوسرے شخصیت علیہ وسلم کے بعد تشریف لادے۔ اس
 تو تمام کار و بار اسلام دھم برہم ہو جاتا تھا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ نبوت سے محفل چکر
 آئے گا۔ نہایت جیسا کہ گستاخی کا کہ ہے کیا خدا تعالیٰ کے مقبل اور مقرب نبی حضرت
 علیہ السلام جیسے اپنی نبوت سے محفل ہو سکتے ہیں؟ پھر کہ اسلام اور طرق تکلف حضرت
 جیسے علیہ السلام دہلہ دنیا میں آئے۔ فرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھا۔ حدیث میں خود آنحضرت نے لایق بخلای فرما کر
 اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنی کے دوسرے شخصیت علیہ وسلم
 کے بعد نہیں آسکتا۔ اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ بھی فرمادیا تھا کہ آنے والا مسیح روحی اس امت میں سے ہوگا۔ چنانچہ مسیح بخاری کی حدیث
 اَمَّا هُكْمُ هُنْكَهْ مَسِيحٌ مُسْلِمٌ كِي هَدِيْثْ فَاَتَكُمْ هُنْكَهْ جَوْهِيْنْ مَقَامْ دَكْرِ مَسِيحْ مَوْجُوْدِيْنْ
 ہے صاف طور پر بتا رہی ہے کہ مسیح روحی اس امت میں سے ہوگا۔ !!!
 پھر وہ مسلمانوں کو جو اس بارے میں ترقی اور حدیث سے لے کر دیا۔ یہ موجود تھا۔ کہ

۲۱۹

لے الاحزاب: ۴۱

سراغ نیر

من

کس پر چشم بدار مسد یقے نشد
 کافر مگفتند و دجال و لعین
 بنگر این بازی کتل ما چوں جہنم
 سوئے ما کافرے دامن تسل
 زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود
 سفلہ کو فرق در کفر نہان
 گر خبر زان کفر باطن داشتہ
 تا مرا از قوم خود بسریدہ اند
 افترا با پیش ہر کس بردہ اند
 تا مگر لغو دیکھے زان افترا
 در رو ما فتند با انگشتند
 کافر مخواہد از جہل و عناد
 بخل و نادانی تعصب با فرو
 ماسل نیم از فضل خدا
 اعدین دیں آمدہ از ما دریم
 آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
 آن رسولے کش محمد ہست نام
 ہر او با شیر شد امد بدن
 ہست او خیر الرسل خیر الامم
 لغو نشیم ہر آسبے کہ ہست
 آنچه ہمارا وحی و ایمانست بود
 ما ازو یابیم ہر نور و کمال
 اختصاص قول او در جان ماست

تا چشم غیر زندقے نشد
 ہر قتل ہر لشیہ در کتب
 از حسد بر جان خود بازی کنند
 کار جان بازیست نزد ہوشیار
 واپس باید بر سر اہلش فتد
 ہرزہ نالد ہر کفر و دیگران
 خیشتن ما بدترے انکاشتہ
 بہر تکفیر مہم چاہا کوشیدہ اند
 و ذعیانہا سخن بدہندہ اند
 سادہ لوسے کافر انگارد مرا
 بانصاری راستے خود را میختند
 این چنین کوسے بدنیاس کس مباد
 کہیں پوشیدہ دو چشم شان رہود
 مصطفیٰ مارا امام و مقتدا
 ہم بریں از دار دنیا بگذریم
 ہدایہ عرفان ما از حسام اوست
 دامن پاکش بدست ما دام
 جان شدو ایمان بدو خواہد شد
 ہر نبوت را برو شداختہ تمام
 زد شدہ میوہ میل بہ کہ ہست
 آن نہ از خود از ہلال جلسہ بود
 وصل دلدار ازل سے او محال
 ہر چہ زد ثابت شود ایمان ماست

برایں احسن

۱۹

وہی ہے

آفتاب و مہ چہ میماند بدو
 یک نظر بہتر ز عمر جاودان
 مشک از خوشش ہی دارم خبر
 یاد آن صورت مرا از خود برد
 می پریدم سوئے کوئے او دام
 لاله و ریحان چہ کار آید مرا
 خوبی او دامن دل می کشد
 دیدہ ام کوہست نذر دیدہ کا
 سافت آں روئے کزاں دو سرتافت
 ہر کہ بے او زد قدم در بحر دین
 اتی و در علم و حکمت بے نظیر
 آں شراب معرفت دادش خدا
 شد عیال ازوئے علی الوجہ الاتم
 ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
 آفتاب ہر زمین و ہر زمان
 مجمع البحرین علم و معرفت
 چشم من بسیار گردید و ندید
 سالکان را نیست غیر ازوئے امام
 جائے او جائے کہ طیر قدس را
 کل خداوندش بدو آں شرع و دین
 سافت اقل بر دیار تازیان
 دلش از نذر حق صد نیتے
 گرفتہ کس را بآئی خوش بیکرے
 جان فشام کردہ دل دیگرے
 ہر زمان مست کنند از ساغرے
 من اگر میداشتہ ام بال و پرے
 من بیکرے دارم بال و پرے
 موکشام می بروز در اورے
 در اثر ہر شس جوہر انورے
 یافت آں در مان کہ نگہ آں درے
 کرد در اقل قدم کم معبرے
 زیں چہ باشد محبتی رکشن ترے
 کوشا عشق خیر شد ہر اخترے
 جوہر انسان کہ بود آں معطرے
 لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے
 رہبر ہر اسود و ہر احمرے
 جامع الاسمین ابرو خاورے
 چشمہ چون دین او صافے ترے
 رہبر دل را نیست جز شہید ہیرے
 سوزد از انوار آں بل و پرے
 کان نگردد تا ابد مستغیرے
 کز یانش را شود در مان گرے

۳۶۷

چتر سے ماہل کرنے کو تیار ہو جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے درخت
 کھڑے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ اس خصوصیت کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں۔ اور تمام
 رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری منظر پر آکر پہنچیں۔ سید موسیٰ علیہ السلام کا وجود تھا
 کمال کے ساتھ نکلیں۔

آنحضرتؐ کے عرب کا ہر ہونے میں حکمت

اس آخری نبیؐ کا عرب سے تعلق بھی طاری حکمت سے نہ تھا۔ عرب وہ دنیا تھیں کی قوم
 تھی جو اسرائیل سے متعلق ہو کر حکمت الہی سے دنیا بان نہ بنیں۔ ثانی دی گئی تھی اور عقائد کے
 معنی ہیں دو قرار کرنے والے یعنی پہلے والے ہیں جن کو خود حضرت ابراہیمؑ نے نبی اسرائیل سے
 علیحدہ کر دیا تھا۔ ان کا توہیت کی شریعت میں کچھ حصہ نہیں رہا تھا جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ اسحقؑ کے
 ساتھ حصہ نہیں پائیں گے۔ پس تعلق ہالوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور کسی دوسرے سے ان کا تعلق
 اور شہ نہ تھا۔ اور دوسرے تمام ملکوں میں کچھ کچھ رسوم و عبادت اور احکام کی پائی جاتی تھیں
 جن سے برتر لگتا ہے کہ کسی وقت ان کو نبیوں کی تعلیم پہنچی تھی۔ مگر صوف عرب کا ملک ہی ایک
 ایسا ملک تھا جو ان تعلیموں سے محض باخفا تھا اور تمام جہان سے کچھ کچھ لایا ہوا تھا۔ اس
 لئے آخر میں ان کی نئی آئی اور اس کی نعمت عام تھی تمام ملکوں کو وہ ہندو برکات کا حصہ
 دے دیے اور فطرتی پرگئی تھی اس کو نکال دے پس ایسی کمالی کتاب کے بعد کس کتاب کا انتظار
 کریں جس نے ساری کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور ان کی کمالی طرح شریعت کو
 سے واسطہ نہیں رکھا۔ بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مہم و تدبیر بیان
 فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے ادب سکھائے۔ پھر انسانی صورت دینے کے بعد اخلاق
 فاضلہ کا سبق دیا۔

قرآن کریم کا دنیا پر احسان

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبیعتوں اور انہوں نے فطرت میں فرق کر کے دکھایا۔

۵۳

پیشہ سرف

۱۲۴۰

خبریں و سوسائٹی

میں کیا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے دھوکہ دینا اور خدا میری ہی تائید کرے گا مگر
 نہ اس لئے کہ سب سے پہلے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر ولی صدق سلیمان
 و یا ہوں اور جاتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے
 مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کمال پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے
 چرخ میں سے نکلتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا قتل ہے اور
 اُس کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی کا منکر ہے اور اُس سے فیضیاب ہے خدا اُس شخص کا
 دشمن ہے جو قرآن شریف کو مسوخت کی طرح قلم و دست سے اور محمدی شریعت کے برفان
 پکارتا ہے اور اپنی شریعت چھوڑتا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا
 بلکہ آپ کو مٹانا چاہتا ہے مگر خدا اُس شخص سے پیدا کرتا ہے جو اُس کی کتاب قرآن شریف
 کو پکارتا رسول قلم و دست سے اور اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقت
 قائم و بنیاد بھٹکتا ہے اور اُس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ
 کی جناب میں پیدا ہونے والا ہے اور خدا کا پیارا ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو
 اپنے مکالمہ طالب سے مشرف کرتا ہے اور اُس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور
 جب اُس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظالی نبوت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوت
 محمدیؐ کا حق ہے اس لئے کہ اس اسم ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے

۱۲۴۰ ہجری تک کسی شخص نے اس امر پر کبھی غور کیا کہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم قائم و بنیاد
 اور اعلیٰ کے بعد متل ہے کہ کوئی نبوت نہیں آئے گی کہ نبوت سے پہلے نہ ہو اور اگر کوئی جیسا کہ کہے تو مشبہ
 بہ وہ نبوت ہے جسے خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ہی ایک حکم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متجوہ کے
 ساتھ ثابت کیا ہے جس کو کتاب کی صورت میں ہے جو کثرت کلمات و کلمات ہے
 جتنے کہ اس کے بعد کسی کا بھی نہ ہو گا کہ اس کے بعد سے خدا نے یہ نام نہیں رکھا میں نبوت
 محمدیہؐ تائید فرمائی جس کو کوئی نہ کرے تا لایہ بعد ہم دیکھا کہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فیض کا کمال نبوت محمدیؐ ہے

اہل اسلام عیسائیوں میں مباحث

۱۵۶

۳۱ مئی ۱۹۵۷ء

سے انکار کر دیا پھر اس سے بھی مجب طرح کا ایک اور مقام دیکھئے کہ مسیح صلیب پر چڑھے گئے تو تب یہودیوں نے کہا کہ اُس نے اور دل کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسٹیل کا بادشاہ ہو تو اب صلیب سے اتر آوے تو ہم سپر ایملن لاویں گے۔ اب ذرا نظر فرمیں اس آیت کو سوچیں کہ یہودیوں نے صاف عہد اور اقرار کر لیا تھا کہ اب صلیب سے اتر آئے تو وہ ایمان لاویں گے۔ لیکن حضرت مسیح اتر نہیں سکے۔ ہن تمام مقامات صاف ظاہر ہے کہ نشان دکھانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ایک اور مقام میں حضرت مسیح فرماتے ہیں یہی متی بیٹا۔ آیت ۲۸ کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان دکھلایا نہ جائیگا۔ اب دیکھئے کہ اس جگہ حضرت مسیح نے انکی درخواست کو منظور نہیں کیا بلکہ وہ بات پیش کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انکو معلوم تھی۔ اسی طرح میں بھی وہ بات پیش کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو معلوم ہے۔ میرا دعویٰ نہ خدا کی اور نہ اقتدار کا اہم میں ایک مسلمان آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کے رُوسے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قیام کرتا ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھتا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رُوسے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دینے جاتے ہیں تو پھر میں دعوتِ حق کی غرض سے دوبارہ اتمامِ محبت کرتا ہوں کہ یہ حقیقی نجات اور حقیقی نجات کے برکات اور ثمرات صرف انھیں لوگوں میں موجود ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے اور قرآن کریم کے احکام کے سچے تابع اور میں اور میرا دعویٰ قرآن کریم کے مطابق صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی حضرت عیسائی صاحب اس نجات حقیقی کے منکر ہوں جو قرآن کریم

۷۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُحِبُّكَ عَطَا رَسُوْلَكَ الْكَرِيمِ

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ

جمع مسلمانان انصاف شعار و حضرات

علی کا نام دار

میں خواں مومنین سے بلور ان سکتا ہے دلی و متوطنان این سرزمین !!! بعد سلام مسنون و دعائے درویشانہ آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لیے آپ کے اہل شہر میں مقیم ہے اور اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے، کلمہ کا شکر، بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور یسے اللہ اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ لہذا میں انکاراً حق عام و خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور کلمہ اور یسے اللہ وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو ماننا ہوا جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و البعث بعد الموت و امنت بکتاب اللہ العظیم القرآن الکریم۔ و اتبعت افضل رسل اللہ و خاتم انبیاء اللہ محمدًا المصطفیٰ و اتامن المسلمین۔ و اشہد ان لا الہ الا اللہ و ہدای لا شریک لہ و اشہد ان محمدًا عبیدہ و رسولہ۔ بت احینی مسلماً و توقنی مسلماً و احشرنی فی عبادک المسلمین۔ و انت تعلم ما فی نفسی و لا یعلم غیرک و انت خیر الشاہدین۔ اس میری تحریر پر ہر ایک شخص

ل الہر اہل : ۹۰

۲۱۵

گوار ہے اور خداوند علیم و سميع اول الشاہدين ہے کہ میں ان تمام حقائق کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی مسلمان کہلا سکتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دھوئے نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط شیل مسیح ہونے کا دھوئی ہے جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے اشدد و کثرت کی نسبت رکھتی ہے۔ غرض میں ایک مسلمان ہوں۔ اتینا المسیدون اما حکم و اما حکم حکم بہر اللہ تعالیٰ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث اللہ ہوں اور مہود من اللہ ہوں اور با ائیمہ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو صدی چہارم کے لیے مسیح ابن مریم کی نخلت اور رنگ میں مجتہد دین ہو کر رب السموات والارض کی طرف سے آیا ہوں۔ میں مغتری نہیں ہوں۔ وقد خاب من افتراء۔ خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو عظمت میں پایا اور مصلحت جہاد کے لیے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا نہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ دہرہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجتہد بیجا گیا اور میں نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا کیا ضرورت تھا کہ خبر صادق علی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی بجائے! میں مصلح ہوں بڑھتی نہیں۔ اور معاذ اللہ میں کسی بدعت کے پیروں کے لیے نہیں آیا۔ حق کے انکار کے لیے آیا ہوں اور ہر ایک بات میں اس کا اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا نہ جاسکے اور اس کے برخلاف ہو۔ وہ میرے نزدیک احمق اور بے ایمان ہے مگر ایسے لوگ خوشے ہیں جو کلام الہی کی تہ تک پہنچتے اور دہائی پیشگوئیوں کے باریک بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔ میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ بجائے امیراوی دین ہے جو تھا اور دین ہے اور وہی اصل کریم میرا مقتدا ہے جو تھا اور مقتدا ہے۔ اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے۔ اور میرا پیرا اور میری دستاویز ہے جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے۔ ہاں یہ حکم اللہ بالکل سچ ہے کہ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتی یقین رکھتا ہوں اور جو آئے ولے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ وہ اپنے حق میں یقینی اللہ قطعی طور پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ لیکن اسے بجائے اعتقاد میں اپنی طرف سے اور اپنے خیال سے نہیں رکھتا۔ بلکہ خداوند کریم جل شانہ نے اپنے الہام و کلام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مسیح ابن مریم کے ہمہ آئے والا قوی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے وہ دلائل یقینیہ کھول دیئے ہیں جن سے تمام یقین و قطع حضرت عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو جانا نہایت ہوتا ہے۔ اور مجھے اس قدر مطلق نے بلکہ بار اپنے کلام خاص سے مشرف و مخاطب کی کہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کی یسودیت ٹھوکر کرنے کے لیے تجھے عیسیٰ بن مریم کے رنگ اور کمال میں بھیجا گیا ہے۔ سو میں استعارہ کے طور پر ابن مریم کو خود ہوں۔ جس کا یسودیت کے زمانہ اور تفسیر کے غیب میں آنے کا وہ تھا جو غریب اور روحانی قوت اور روحانی اسرار کیساتھ

ہاں یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب مبالغہ میں کاذب اور کافر نہ مٹری پر بمقابلہ مومن اور راہباز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کٹنا صحیح نہیں ہے کہ میں تو نبوت کا مدعی نہیں کرتا فوری عذاب نازل کروں ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پرست بھیجتے ہیں اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باقی باقی انجاء صلی اللہ علیہ وسلم اور پیام اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاؤ وہ فتویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ اور اگر قرآن الہامات سے کوئی کافر بوجہ تا ہے تو پہلے یہ فتویٰ کفر سیدہ القادور رضی اللہ عنہ پر لگانا چاہیئے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ کیا ہے۔

غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔ اور مولوی غلام دستگیر صاحب مجھ کو باوجود کلمہ گو اور ایسا قبلہ ہونے کے کافر ٹھیراتے ہیں اور اپنے تئیں مومن قرار دیتے ہیں جو قرآن شریف کے بیان کے موافق ولی اللہ ہوتا ہے اور شیخ محمد حسین بھالوی کے فتویٰ میں ان تمام علماء نے مجھے اکفر قرار دیا ہے۔ یعنی یہ شخص کفر میں بیوا اور غدیری سے بڑھ کر ہے۔ پھر جس حالت میں نجران کے نصاریٰ کو فوری عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا تو مولوی صاحب جو عالم اسلام ہو کر بزم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھے ہیں، ان کو چاہیئے کہ ایسے شخص کے لیے جو ان کی نظریں اکفر ہے نجران کے نصاریٰ سے بھی جلد تر عذاب نازل ہونے کا وعدہ کریں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مبالغہ میں فریقین کی ہر ایک فریق متقابل کے عذاب کے لیے درخواست ہوتی ہے۔ کیونکہ مبالغہ دوسرے نفلوں میں ملا عنہ ہے۔ یعنی کاذب کے لیے خواہ فریقین میں سے کوئی کاذب ہو عذاب کی درخواست۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی کس قدر زبردستی ہے کہ اپنے عذاب کے اثر کی تو کوئی مصلحت نہیں ٹھیراتے اور مجھ سے فوری عذاب مانگتے ہیں۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق ایک سال کا وعدہ کرتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک یہ وعدہ خلاف سنت ہے تو کوئی ایسی صحیح حدیث پیش کریں جس سے سمجھا جاسکے کہ فوری عذاب مبالغہ کے لیے شرط ضروری ہے یعنی یہ کہ فوراً کاذب یا کاذب کے صدق کا اثر فریق ثانی پر ظاہر ہو۔ حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو کافر بنانے کا بہت

۲۹۷

وما قلت للناس الا ما كُتبت في كتبى من اننى محدث ويكلمنى
الله كما يكلم المحدثين۔ والله يعلم انه اعطانى هذه المرتبة فكيف
ارد ما اعطانى الله ورزقتى من رزقاً أعرض عن فيض رب العالمين؟
وما كان لى ان ادعى النبوة واخرج من الاسلام والحق يقوم كافرين۔
وما اننى لا اصدق الهاماً من الهامات الا بعد ان اعرضه على كتاب الله
واعلم انه كلما يخالف القرآن فهو كذب والحاد وزندقة فكيف ادعى
النبوة وانما من المسلمين۔ واحمد الله على انى ما وجدت الهاماً من الهامات
يخالف كتاب الله بل وجدت كلها موافقاً بكتاب رب العالمين۔

ومن الناس من يقول ان باب الالهام مسدود على هذه الامة وما
تدبر في القرآن من التدبير وما لى الملهمين۔ فاعلم ايها الرشيد ان هذا
القول باطل بالبداهة ويخالف الكتاب والسنة وشهادات الصالحين۔
اما كتاب الله فانت تعرف في القرآن الكريم آيات تؤيد قولنا هذا وقد أخبر
الله تعالى في كتابه الحكم عن بعض رجال ونساء كلهم ربههم وخاطبهم
وامرهم ونهاهم وما كانوا من الانبياء ولا رسل رب العالمين۔ الا تقرؤ في
القرآن لا تخافى ولا تحزن انا رادوه اليك وجاءوا من المرسلين۔
فتدبر ايها المنصف العاقل كيف لا يجوز مكالمات الله ببعض رجال
هذه الامة التى هي خير الامة وقد كلم الله نساء قوم خلوا من قبلكم
وقد اتاكم مثل الاولين۔ فان كان بعض الناس في شك من الهامات وكان
لهم عجب من ان يخاطب الله احداً من هذه الامة ويكلمه من غير ان
يكون نبياً فلم لا يحكمون القرآن فيما غريب بينهم ولم لا يردون الامر الى
الله ورسوله ان كانوا مؤمنين۔ وقد قال الله تعالى لهما البشرى في الحياة

۱۲۱

له قصص : ۸

آسمانی فیض

۲

ساتھ یا ستر ہزار کے قریب مسلمان ہنگامی طور پر اسلام میں سے واللہ اعلم شاذ و نادر کوئی ایسا فرد ہوگا جو اس عاجز کی نسبت گالیوں اور لعنتوں کے کرنے یا سننے میں شریک نہ بن جائے۔ یہ تمام ذخیرہ میاں صاحب کے ہی اعمال نامہ سے متعلق ہے جس کو انہوں نے اپنی ساری زندگی کے آخری دنوں میں اپنی عاقبت کیلئے اکٹھا کیا۔ انہوں نے پکی گواہی پوشیدہ کر کے انھوں کو دہلی میں جا دیا۔ حقیقت یہ شخص کافر اور لعنت کے لائق اور دین اسلام سے خارج ہے۔ اور میں نے انہیں دہلی میں جکڑ کر ان میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام غوغا دیکھ کر ایک غصے اشتہار میاں صاحب کو مخاطب کر کے ظاہر کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور میں سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مکی نہیں بلکہ ایسے مکی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائکہ کا منکر بھی نہیں۔ بخدا میں اسی طرح ملائکہ کو مانتا ہوں جیسا کہ شروع میں مانا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ میں لیلۃ القدر کا بھی انکاری نہیں بلکہ میں اس لیلۃ القدر پر ایمان رکھتا ہوں جس کی تصریح قرآن اور حدیث میں وارد ہو چکی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں وجود جبرائیل اور موسیٰ و رسالت پر ایمان رکھتا ہوں انکاری نہیں۔ اور نہ حشر و نشر اور یوم البعث سے منکر ہوں۔ اور نہ خام خیال نیچروں کی طرح اپنے مولیٰ کی عظمتوں اور کامل قدرتی اور ان کے نشاںوں میں شک رکھتا ہوں۔ اور نہ کسی استبداد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں اور کسی دفعہ میں نے عام جلسوں میں ظاہر کیا کہ خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرتی پر میرا یقین ہے بلکہ میرے نزدیک قدرت کی غیر محدودیت الوہیت کا ایک ضروری لازمہ ہے۔ اگر خدا کو ملن کر پھر کسی امر کے کرنے کو اس کو عاجز قرار دیا جائے تو ایسا خدا خدا ہی نہیں۔ اور اگر نفوذ باشد وہ ایسا ہی ضعیف ہے تو آپس پر دوسرے کرنے والے جیتے ہی مر گئے اور تمام امیدیں ان کی خاک میں مل گئیں بلاشبہ کوئی بات اس سے انتہائی نہیں ہاں وہ بات ایسی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کو زیبا ہو۔ اور ان کے صفات کا لہر ان کے موافق صداقت کے برخلاف نہ ہو۔ لیکن میاں صاحب نے باوجود میرے

۳۱۳

یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

آسمانی فیض صفحہ 3 معجمہ حوائی عزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی

موت میں پروردگار اس کے جلد کرنے کا موجب بنی اور جس کے جسم کوئی مرتبہ نہ ہو چکا ہو اور جس کا شہادہ ہو گیا ہو
 اور جس کے بعد جو پہلا آخری شہادہ لیا اور تمام حجت تقابلاً سے سات دینے لگا زندہ نہ رہا پس
 کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اس نے انہم کے اہل راہ انکار پر موت کی سزا سے اس کا تمام پھوٹ اور
 ان کے ایک حجت ظاہر کر دیا ؟

اب یہاں کہہ کہ کونسا قانونی قسم ہماری اس تقریر میں ہے اور انہم کو لازم قرار دینے کے لئے
 کس ثبوت کی کسر ہو گئی ہے۔ بلاشبہ اُن کی عملی حالت نے اس پر فوق قرار دیا جو ہنگامہ کی حد تک
 بھی صفائی کا گواہ پیش نہ کر سکا۔ اب یہاں یہاں کہ اس کی حاجی کی موت سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ہم
 نے بہت صفائی سے یہاں اس بات پر اصرار کیا کہ انہم اس بیان میں بالکل جھوٹ ہے کہ اس کے قتل کے

پہلے قرآن شریف کو قتل کیا گیا اور پھر ان کے قتل کے بعد ان کے قتل کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ قرآن
 شریف پر ایمان رکھنے والے اس کا کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور ایت و کتاب
 رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام بتا رہا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے اس شخص کو
 قتل کیا ہے۔ تم کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صاحب طاعت طلب کر دو کہ تمہارے کس کو جتنے
 کسی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور حقیقی طور پر کسی کو قتل کیا
 کہ اور لغت کے عام معنوں کے لئے ہے اس کو بل پہل میں اس مستحکم کفر نہیں مگر میں اس کو
 بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسئلہ کو دھوکہ لگ جائے کہ اس کا اصل ہے۔ لیکن یہ کلمات جو قرآن
 میں آئے ہیں ان کی طرف سے ہم کو کھلی نظر میں ہے۔ لہذا نبوت اور رسالت کا اثبات کیا ہے جس کو ہم
 ماننے والے کے حقیقی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ایمانیت میں یہ لفظ مؤمنین یا رسول
 یا نبی کا میری نسبت آتا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستقل نہیں ہے۔ اصل حقیقت میں کی
 میں علی رؤس الشہداء گواہی دے رہا ہوں کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔ اور اس شخص کو قتل کیا ہے۔ اور
 آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کوئی پُرانا اللہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رجلاً وصوتاً وصوتاً
 ابی لیس او رسول علی وہد الحق والافتراء وذلک القرآن والحکم الشریعۃ
 الخلق فہو کافور کذاب۔ عرض جلالہ یہ کہ جس شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے
 اس شخص کو قتل کیا ہے کہ اس شخص سے اپنے تئیں ملک کے اور اس ملک کے
 ہمارے کہ آپ کے لئے راست نہیں بننا چاہتا ہے تو وہ طعن ہے جس سے نبی یا رسول اللہ کوئی نیا

قرآن و احادیث و کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ ان کے قتل کے بعد ان کے قتل کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

لے کر وہی طوطا پہاڑ پر لے گئے۔ ہم نے اس کو اپنے پہلے اشتہاروں میں بہت غیرت دلائی۔ اور
غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے۔ مگر کچھ ایسا دھڑکا اس کے دل میں نہیں گیا تھا کہ وہ سر
نہ اٹھا سکا۔ پھر ہم نے نہایت الجھ جاتے ہوئے اس کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر
قسم دی کہ جو ان تک الفاظ ہمیں ملی سکے۔ ہم نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہم پر
لگا ہے شکت کہ یہ قسم کھائے لیکن وہ ان بدعت جھوٹوں کی طرح چپ رہا۔ جین کا کاشفس ہر
وقت ان کو صحت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کا در دانی کر رہے ہو یہ یقیناً اس کو یہ خوف
کھا گیا کہ قہر کرانے کے وقت اس کے جھوٹے منصوبہ کے تمام پروہال گر جائیں گے۔ وہ قسم
کھانے کی حالت میں خدا کا قہر اس پر نازل ہو گا۔ سو اس نے نہ ناش کی اور نہ قسم کھائی۔

گھر بنائے گا۔ اور عبادت میں کوئی تنہا نہیں رہا کہ وہ اس کا حکم میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ
وہ میل کتاب کا بانی ہے جس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے غیبت کی نسبت کیونکر کر
سکتے ہیں کہ وہ نیک شریف و مت ہے۔

لیکن اس وقت پہلے کہ یہاں تک کہ ہم نے یہاں کیا ہے جس وقت خدا کے عہد میں ایسے
عہد متعہ اور بدعت کے طور پر اس کے بعض ہدیہ کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر
عمل نہیں ہوتے۔ اور جیسا کہ یہ ہے جس کو ان متعہ و بدعت کی طرح کھینچ کر لے گئے ہیں۔ انہیں اس طرح
اور اس طرح اس طرح سے خدا کی عزت کو ہٹا دیا ہے۔ اور انہی بدعتوں کے سوا ہے کہ
موجودہ کو ایک کھڑی اس طرح کے عمل اور بدعت کے طور پر ہے۔ اور وہ خود ہی ہمارے ہاتھ سے بنی کیا۔

اقول۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہاں تک کہ ہم نے یہاں کیا ہے کہ اس میں اپنی پیش ہوا اور دانی کتاب
شہادت القرائت میں مدد فرماتا ہے۔ یعنی اس میں ایک ہوشیار ہدیہ کے دلاؤ کی موت کی
بیگونی اور عیسوی پیشانی کی موت کی نسبت پیش ہوتی ہے۔ اب بخیر خود بخود سمجھ لیں گے کہ وہ
چہ دہی ہے یا بدعت ہے فرماتے۔

اقول۔ میں کہتا ہوں کہ عیسوی کے مشن کی بے حد اہمیت اتنی ہے کہ اس کا ذکر پیش نہ تھا
اس تاثر میں شریک اور شاہد اور ایک کی نسبت ہم نے کوئی حق اس کی مدد کر چکی ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ کوئی حق نہیں۔ بلکہ اس کی موت کی نسبت وہی اور ایک اس کے مدد کی موت کی نسبت
سو اس میں کوئی شک نہ ہو کہ بدعت و بدعت ہو گیا۔ اور ایک انہیں رکھ دے کہ وہ اس کے مشن

آسمانی فیصلہ

۲۵

خلق و عظم جملہ شہداء و شہادت در مقام دیگر اند | آل یکے و اند و خوش بیل | دوس و کرد و بیکدی باگی
چشم و گوش و دل و گوگرد و ضیاء | ذات تو سرچشمہ و فیض و دہی
غرض خداوند قادر و قدوس میری پیام و سجاد میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گاہوں کے
عوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہیلا۔ افسوس کہ میں لکھنے
تھوڑی سی بات کو بہت دھڑا لیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور
جسکو چاہے مامور کرے یہ بھی کیا انسان اس سے لڑا سکتا ہے یا آدم ناد کو اسی پر اعتراض کرنے کا حق نہیں
ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع
دوسرے کو عطا کرے اور ایک کے رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیوے اور ایک کے اہم و دوسرے
کو موسوم کر دے۔ اگر انسان کو غنائے تعالیٰ کی وسیع قدرت پر ایمان ہو تو وہ بال بال میں باتوں کا یہ جواب دے گا کہ
ہاں بلاشبہ اللہ جل شانہ ہر ایک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس
پیرایے چاہے کر سکتا ہے۔ ناظرین تم آپ ہی سوچ کر دیکھو کیا آئیوا لے علیے کی نسبت کسی جگہ یہ
لکھا تھا کہ وہ اصل وہی بنی اسرائیل نامی صاحب زنجیر ہو گا بلکہ بخاری میں جو بعد کتاب اللہ ص ۱۸
الکتاب کہلاتی ہے بجائے بنی باطل کے اصحابکم و مشکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی
شہادت دی ہے جسکی آنکھیں میں دیکھے منصفو سوچ کر جواب دے کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا
کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا اور ذہیوں کو قتل کرنے والا اور قتل خونریز کا نیا حکم
لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کر دینا والا اور آیت الیوم اکملت لکم
دینکم و ارضاہ آیت حتی یخطوا الحزبۃ عن یثیب اسوقت منسوخ ہو جائیگی اور نہ ہی قرآن کی دیکھی
خط نسخ کہیں دیگی۔ اے لوگو! مسلمانوں کی ذہنیت کہو نے حال و دشمن قرآن نہ ہو اور غلامانیت میں
بعد کی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خاصے شرم کر دیکھ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور پھر
میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ بنی باطل پر حضرت مولوی نذیر حسین صاحب ادراکی جامعہ
نے تحفہ کائناتوی دیا ہے اور میرا نام کافر اور دجال لکھا ہے اور وہ گالیاں دی ہیں کہ کوئی محدث
آدمی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا۔ اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب
توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ تقدیر عظیم ایک مستقل رسالہ

ملہ ماشہ : ۴ ع ۱۲۹ : ۲۹۱ ۲۳۵

۲۵ مئی ۱۹۲۵ء 25 مئی ۱۹۲۵ء ۱۸۳۵ از مرزا قادری

۱۶۳ پمٹ

سے مجھ کو منکر عقاید اہل سنت کا قریب سے دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ اگر فی الحقیقت یہ بات ہے تو مجھے ایک پرچہ پر سب باتیں کہہ دیں۔ میں ابھی صاحب سٹی پرنٹنگ پریس کو اور نیز بلیک کو سنا دوں گا۔ اور ایک نقل اس کی علی گڑھ بھی لے جاؤں گا۔ تب میں نے مفصل طور پر اس بارے میں ایک پرچہ لکھ دیا جو بطور نوٹ درج ذیل ہے۔ اور خواجہ صاحب نے وہ تمام مضمون صاحب سٹی پرنٹنگ پریس کو بلحاظ آواز سنایا اور تمام معزز حاضرین نے جو نزدیک تھے سُن لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ

واضح ہو کہ اختلافی مسئلہ جس پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں، صرف یہاں ہے کہ یہ دعویٰ جو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ مجسّمہ العصری انسان پر اٹھائے گئے ہیں، میرے نزدیک ثابت نہیں ہے اور انہوں نے قرآن و حدیث سے ایک بھی آیت صریحہ اور قاطعہ اور قطعیہ الدلالت پر ایک بھی حدیث صحیحہ مرفوعہ متعلّق نہیں لے سکتی جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے بلکہ باجائزہ آن کریم کی آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متعلّہ سے وفات ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور میں اس وقت اقرار مسیح شری کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی سید محمد نذر حسین صاحب حیات مسیح علیہ السلام کی آیات صریحہ الدلالت اور قطعیہ الدلالت اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متعلّہ سے ثابت کر دیں تو میں دوسرے دعویٰ مسیح کو خود ہونے سے خود دست بردار ہو جاؤں گا اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کر دوں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص یتیم القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام اہد میں میرا وہی مذہب ہے۔ جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور میری کتب توفیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ کتب جنہوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں غلط ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے حقائق اقرار اس خاتمہ خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور یتیم القدر و قیوم کا قائل ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بد فہمی سے بعض کو ترغیب ہو گئی ہے سمجھ لیا ہے ان اہام کے ازالہ کے لیے معقوب ایک مستقل رسالہ تالیف کر کے شایع کر دوں گا۔ غرض میری نسبت جو بجز میرے دعویٰ وفات مسیح اور شیل مسیح ہونے کے اور اعتراضات نہ لگائے گئے ہیں وہ سب غلط لہجے اور صرف غلط فہمی کی وجہ سے کہے گئے ہیں۔

پھر بعد اس کے خواجہ صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ جب کہ ان عقاید میں حقیقت کوئی نزاع نہیں۔ فریقین بالاتفاق ماننے میں تو پھر ان میں بحث کیونکر ہو سکتی ہے۔ بحث کے لائق وہ مسئلہ ہے جس میں فریقین اختلاف رکھتے ہیں۔ یعنی وفات و حیات مسیح کا مسئلہ جس کے طے ہونے سے سدا فیصلہ ہو جاتا

موت اس پر وارد ہوگا۔ اس کے بعد مرنے کا موجب ہو گئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہمکنار شہداء و شہداء
۱۹۱۵ء کے بعد جو ہمکنار آفریقا شہداء بطور اتمام حجت تھا چوبیسے سات بیٹے بھی زندہ نہ رہ سکا۔ پس
کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اس نے اہل قہم کے اہل انکار پر موت کی سزا دی اس کا تمام بھوٹ اور
افترا ایک لحظہ ظاہر کر دیا۔

اب بیان کردہ کہ کونسا قانونی ستم ہماری اس تقریر میں ہے اور اہل قہم کو طرز قرار دینے کے لئے
کس ثبوت کی کسر ہو گئی ہے۔ بلاشبہ اسی کی عملی حالت نے اس پر فوق و داد و جرم لگا دی جس پر وہ ایک
بھی صفائی کا گام پیش نہ کر سکا۔ اب جیسا کہ اس کی حاجی کی موت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہم
نے بہت صفائی سے ہمارے اس بات پر زور دیا کہ اہل قہم اس بیان میں بالکل جھوٹا ہے کہ اس کے قتل کے

ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا یہ سب بخت مٹری جو خود صالحات اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن
شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور ایت و لکھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا کام نہیں رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور پیغمبر ہوں۔ صاحب مباحثات طلب کر رہا رکھتا ہے کہ اس کا جتنے
کسی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور حقیقی طور پر کسی خط کا مشعل
کنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بل پھل میں وہ مستحکم کرتا نہیں۔ مگر میں اس کو
بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا امکان ہے۔ لیکن یہ مکالمات اور مذاکرات
جو پیشکش کی طرف سے ہم کو ملے ہیں جن میں یہ فقہ نبوت اور صالحات کا بکثرت ذکر ہے۔ ان کو میں
مستحکم کرنے کے حق میں نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ کہتا ہوں کہ ان مباحثات میں جو خط قریشی یا رسول
یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اصل حقیقت جس کی
میں علی رؤس الاشهاد گواہی دیتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کوئی پڑا اور کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و مستقدا
ابی نبی او رسول علی وجہ الحق والافتراء وتولوا للقرآن واحکام الشریعة
العلیہ فهو کافر کذا اب۔ غرض ہمارا مقصد یہ ہے کہ شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین فیوض سے اپنے تئیں رنگ کرے اور اس پاک سرشار سے
جدا ہو کر آپ کی راہ راست نبی اللہ نہ پہنچے تو وہ طعن و تہمت کا وسیلہ بن کر اپنے آپ کو نیا

ہو گا۔ ایسا کہنا بکثرت ہو گیا ہے۔ اس پر جو تہمتیں نہیں ہیں یہ کہ وہ ایک طرف سے نبی نہیں ہو سکتا۔

نہایت گنجینہ لایعنی (رسالہ دعوتِ قوم)
اشترکنا مریا ہلہ
 حوالہ نمبر 26

بغرض دعوت ان مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو

کافرا و کذاب اور مفتری اور دجال اور جہنمی قرار دیتے ہیں

لَقَدْ أَفْقَحْتُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ خَيْرُ الْفُقَّاحِينَ

اے اللہ! ہم نے آپ کے درمیان میں ہماری قوم اور آپ کے درمیان میں ان کے درمیان میں حق قائم کیا ہے اور آپ خیر فیقح ہیں۔

ہرگز علماء و خطباء و علماء و ستان کی طرف سے قرآن مجید و کتب حدیث سے زیادہ گور کیا ہے اور نہ فقط
 ملکہ فقرہ سہارا لیں بھی اس عاجز کے کافرا و کذاب ٹھہرنے میں مولویوں کی اس میں اس عاجز
 ہیں اور ایسا ہی ان مولویوں کے خواہے ہر ماہ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصیحتیں
 یہاں سے بھی اکثر کہتے ہیں۔ اگرچہ اس تمام قلم نگار کا رجحان تدریس و تعلیم کی گونج پر ہے۔
 مگر ہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس سنگ مرمر کی مسلمانوں میں اپنی عقل اور اپنی
 تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ تدریس کے دہانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بنعلوی نے تیار کیا
 تھا بغیر تحقیق اور تحقیق کے اس پر ایمان لے آئے۔ ہم کلی مرتکب چکے ہیں کہ اس ناواقف تدریس میں
 اس کے ساتھ شاکر محمد حسین کا یہ سراسر اقترا ہے کہ ہادی طرف سے بات فسوب کہتے ہیں کہ گویا
 ہمیں مہجرت دینا چاہیے ہم سے احکام یا ہم خود دعوتی تحت کہتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت
 سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے یا ملک سے انکساری یا مشرور
 تشریف و اصل مقام اس سے منکر ہیں۔ یا موم و مومنہ و خیر و اکان اسوہ کو نظر استحقاق سے
 دیکھتے یا غیر ضروری کہتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو یہ ہے کہ ہم ان سہ باتوں کے قائل ہیں۔ اور
 ان سہ باتوں میں حال کے ملکر کو طعن اور فساد و فتنہ مانتے ہیں۔

اگرچہ ہم اس دعوتی کے مافیہ قبل کہنے کے لئے یہاں پر اقرار ہے تو ہم پختہ آواز سے یہاں
 نشانی ہیں کہ ہم سے یہاں سے جو چیزیں کہہ چکے ہیں۔ ان ایک بات ضرور ہے جس کے

۱۰۰ الامارات : ۹۰

۲۱۵

کر دینا میرے باپ کا نام تھا۔ یہ سلطان محمود غزنوی سے لکھایا تھا۔ سلطان محمود کے ساتھ شادی کر کر میری ماں نے کی تھی۔ پہلے غزنوی سے لکھایا ہے کہ لقمان سے شادی ہوئی تھی۔ سلطان محمود کی ایک لڑکی ہے۔ لقمان کا اور بیٹا ہے جو میرا بھائی ہے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ میں نے پتھر کسی نہیں لیا متلاشی رہا تھا۔ مالا کنڈ میں فوج کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ بوجہ کام نہ ہو سکنے کے مجھے برخواست کیا گیا تھا۔ جب واپس مالا کنڈ سے آیا متلاشی نہ تھا۔ محمدی تھا۔ دو سال کے قریب اس بات کو ہوئے ہیں۔ قادیان آنے سے پہلے سلطان محمود مجھ سے ناراض ہوا تھا۔

اسی امت میں سے ہو گا۔ اور اسی طرح صحیح مسلم میں فاتحہ مشکوٰۃ لکھا تھا۔ میں نے مسیح تم میں سے ایک امتی آدمی ہو گا۔ تمہارا امام ہو گا۔ کیا یہ باتیں تسلی پانے کیلئے نہ تھیں؟ کیا یہ امر تسلی بخش نہ تھا کہ قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہو جانا یہی فرمایا؟ حدیثوں میں ان کی عمر ایک سو بیس برس لکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ وہ ستتر عیسوی میں ضرور فوت ہو گئے ہیں۔ توفی کے معنی مارنا یہی فرمایا گیا اور آیت قلمنا توفیقہ فی نے صاف ظہر پر خبر دیدی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور وہ جھگڑا ہو جائے گا۔ پہلے ہو چکا ہے جو ہوا اور حضرت عیسیٰ میں ایلیانی کے نزول کے بارے میں تھا۔ کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ اس میں یہود کو تہا قرار دے۔ سو دنیا میں دوبارہ آنے کے معنی ہم ایک نبی نے کئے وہی معنی ہم حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مولوی جو معنی کرتے ہیں ان کے پاس ان معنی کی کوئی سند موجود نہیں۔

اب سوچنا چاہیے کہ ہم تو اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی پہلی کتابوں میں نظیر موجود ہے اور جس کا قرآن مصدق ہے۔ اور ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی تمام انبیاء کے سلسلہ میں کوئی نظیر موجود نہیں اور قرآن اس کا مکذب ہے۔ پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آجاتے ہیں تو ان کے علم پر ہم پر یہ تہمت دلاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افراء ہیں۔ علماء ایان ہے۔

۳۰۲

تخذنا مني ولا تخف الا الله واعدوا الله ان تكون من العارفين - هذا ما
ظننا في بعض كتب استنباطا من الاحاديث النبوية والقرآن الكريم وما
قال بعض السلف فهو اكبر من هذا الا ترى الى قول ابن سيرين انه ذكر
المهدي عنده وسئل عنه هل هو افضل من ابي بكر فقال ما ابو بكر هو
افضل من بعض النبيين -

هذا ما كتب صاحب فتح البيان صديق حسن بن كتابه المجمع
ومثله اقوال أخرى ولكننا نتركها خوفا من الاطئاب وعلينا ان تدقق
النظر بالانصاف الكامل ليتضح لك الحق الحقيق وتكون من الفائزين
وقد بينت لك كلاما وكلمة الكفر في اعين المستجيبين فانظر اين هذا و
اين ادعاء النبوة فلا تظن يا ابي اني قلت كلمة فيه رائحة ادعاء النبوة
كما فهم المشهورون في زمانى وعرضى بل كما قلت انما قلتها تهيينا لمحاركة
القرآن ودقائقه وانما الاجمال بالنيات ومعاذ الله ان ادعى النبوة بعد
ما جعل الله نبينا وسيدا وناورا لمصطفى صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين -

ومن اعترافنا بهم انهم قالوا ان المسيح الموعود لا يأتي الا عند
قرب القيامة وظهور اماراتها الكبرى يسرى ظهورها وارجح وطبع ودابة الارض
والدجال الذي يسير معه الجنة والنار وطلوع الشمس من مغربها وما
ظهرت من هذه العلامات فمن اين جاء المسيح الموعود مع عدم مجئ آيات
أخرى وكيف يظلم القلب على هذا وكيف يحصل الثلج واليقين - اما
الجواب فاعلم ان هذه الانبياء قد تمت كلها وقصص كما كان في الآثار
المتنوعة المدونة عن النفاة ولكن الناس ما عرفوها وكانوا غافلين - و
الكلام المفصل في ذلك ان امارات القيامة على قسمين الامارات الصغرى

۱۳۹

کے عتیق کو نہیں میں طوب گئی ہے یہ بات سچ ہے کہ انجیل میں بھی کسی قدر
یہودیوں کی بد چلتیوں کا ذکر ہے لیکن مسیح نے کہاں یہ ذکر تو نہیں کیا کہ جس قدر
دنیا کے منعم میں لوگ موجود ہیں جن کو عالمین کے حکم سے معذور کر سکتے ہیں مگر وہ
بڑے گئے مر گئے اور دنیا شرک اور بد کاریوں سے بھری اور ذرا سالت کا کام دعویٰ
کیا ہے یہاں ہر جگہ کہ یہودی ایک تھوڑی سی قوم تھی جو مسیح کے مطالبہ تھی بلکہ وہی
تھی جو مسیح کے نظر کے سامنے اور چند وہیات کے باشندے تھے لیکن قرآن
کیم نے تو تمام زمین کے سر جانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت
کو وہ بتلا تا کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مری جو یہودی تو فیوں کی اولاد
اور تورات کا اپنے اقارب سے اتنے تھے گوئل سے قاصر تھے لیکن قرآن
کے زمانہ میں علاوہ فسق و فجور کے عقاید میں بھی فساد ہو گیا تھا۔ ہزار ہا لوگ
دھرم تھے ہزار ہا دینی اور الہام سے منکر تھے اور ہر قسم کی بد کاریاں زمین پر
پھیل گئی تھیں اور دنیا میں افساد دی اور عملی خرابیوں کا ایک طوفان برپا
تھا ماسوا اس کے مسیح نے اپنی جمہوری سی قوم یہودیوں کی بد چلتی کا کچھ ذکر
کیا جس سے اجماع یہ خیال پیدا ہوا کہ اس وقت یہودی ایک خاص قوم کو
ایک مصلح کی ضرورت تھی مگر اس دلیل کو ہم اس شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کے
منجانب افسوس ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہیں یعنی اس شخصیت صلی
اللہ علیہ وسلم کا فساد عام کے وقت میں آنا اور کمال اصلاح کے بعد وہیں

۱۔ اہل کتاب کے کہ فساد جو کہ اس دور میں ہوا اس وقت میں یہودیوں کی بد چلتیوں کا ذکر کیا گیا
یہ کہ خدا تعالیٰ اس شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ اس قوم میں پائیں کہ وہ فساد کو ختم کر دے
۲۔ یہودیوں کا فساد اس وقت میں تھا کہ وہ اس شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم سے قوم میں دکھائی دے

۱۴۳

وَمَكَثَ عِنْدِي إِلَى مَدَدٍ. فَيَكْشِفُ اللَّهُ عَلَيْهِ سِرِّي فِي صَبْحَتِي. وَيُرَاهُ مَرَّةً

ماتے رحمت من نماذ۔ پس خدا تعالیٰ ہر روز من خواہر کشود و از بعض نشانہا

آیات و عجائب الاراءۃ منزلت۔ الا الذين يجيدون غافلين منافقين۔ ولا

عجائب اما خود نمود۔ تا شتائے رتبہ من گود۔ مگر آنکہ بصورت غافلین و منافقان می آیند و

يطلبون الحق كالحاشعين التائبين۔ فاولئك الذين بعدوا مني و

حق را بجزو غاشعان و تائبان نمی جویند۔ پس ایشان از من دور شدند اگرچہ نزدیکان

لو كانوا قريبين۔ رزوا بالبعد السما۔ وما ارادوا ان يعطوا خطا من العرفان

باشند۔ ایشان بپہنای دوری راضی شده اند و منی خواہند کہ عطیے معرفت ایشان را

وما حاطهم على ذلک الا فساد نياتهم۔ وقلة مبالاتهم۔ وغلطهم في امر الدين

حاصل گود۔ و بیک چیز بیز فساد نیت و کمیت مبالغہ و غلطی در امر دین

والحق والحق اقول ان احدا من الناس لا يراني۔ الا بعد ترك الاحوال

در است مت و در است بیکویم کہ مریجان کس خواہد دید کہ از ہر او چوس و آند و

والعانی۔ و لیس حق من يقول ابنتی و نسوانی۔ و یلقی و یستانی۔ والله من

دست ہر گود۔ و منی کہ من نیست کہ بگوید ہر ان من و زنان من و خانہ من و باغ من۔ بکہ او

المجربین۔ و انی یحیی قوم لا یمنعون من مسایر الاخلاق و شعب النفاق

مجبورین مت۔ و منی ہائے ای آدم کہ از اخلاق بد منع کنم و طرق اخلاص و توحید بنام۔

و اسلیم طریق المخلصین الموقدین۔ و لا ینزلنا الا دیو مال ملا۔ و لا کتاب لنا

و بیک دینے غاریم بجز دین اسلم و بیک کتاب نہ داریم

الا الفرقان کتاب الله العظیم۔ و لا ننجی لنا الا محمد بنی خاتم النبیین۔ علی امله

بجز فرقان شریف۔ و بیک پیغمبر نہ داریم بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء

۱۲۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَجَعَلَ أَعْدَاءَهُ مِنَ الْمَلْعُونِينَ - اَشْهَدُ اَنَا تَمَسَّكَ

است تھا ہر دو سید فرستاد بیکت آمل کہ دیر زمانہ تو محنت فرمود احمد - گواہ ہشید کرنا

بِکتابِ اللَّهِ الْقُرْآنِ - وَتَتَّبِعْ أَقْوَالِي بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْبِغَ الْحَقِّ وَالْحَقَّانِ - وَتَقْبَلْ

بِکتابِ حق کہ قرآن شریف است پیغمبر می زبیر و سخن رسول خدا علی شہید و علم کہ پیغمبر حق و مرتبت

مَا أَنَعَقْدَ عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ بِذَلِكَ الزَّمَانِ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا وَلَا تَنْقُصُ مِنْهَا

بر روی می کنیم و ہر حق انور قبول می کنیم کہ در آن زمانہ با جمیع صحابہ کرام قرآن را اقتداء نہ بر روی ہر

وَعَلَيْهَا نَحْمَدُهَا نَمُوتُ - وَمَنْ زَادَ عَلَى هَذِهِ الشَّرِيعَةِ مَثْقَالَ حَبَّةٍ أَوْ نَقَصَ

نزداد می کنیم و نہ از آنہا کم جہادیم - و ہر آنہا زائدہ خواہیم اندوز آنہا خواہیم برد - و ہر کہ بمقدار یک ذرہ بر حق

مِنْهَا لَوْ كَفَرَ بِحَقِّهَا جَمَاعِيَّةً - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

زیادہ کہ با کم نہ بود اشکاف جماعیہ کہ - پس بر محنت خدا و محنت فرشتگان و ہر تو را حق است -

هَذَا إِيْتِقَادِي - وَهُوَ مَقْصُودِي وَمِرَادِي - وَلَا اخْتَالَفَ

ایہا اعتقاد من است - و ہر مقصود من است و مراد من - و نہ

قَوْمِي فِي الْأَصُولِ الْإِجْمَاعِيَّةِ - وَمَا جِئْتُ بِمُحَدَّثَاتٍ كَالْفِرْقِ الْمُبْتَدِعَةِ

از من خود - و اصل جماعیہ افتخار نہ دارم - و نہ بدعتیں پیڑائے نو پیدا نیامده ام -

بِيَدَانِي أَرْسَلْتُ لِتَجْدِيدِ الدِّينِ وَاصْلَاحِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ هَذَا الْمَائَةِ - فَادْكُرْ

گر این دست کہ برائے تازہ کردن دین و اصلاح امت بر سر این صدی فرستاده شدہ ام - پس پیش را

بَعْنِي بِأَمْرِ الْعُلُوِّ وَالْحِكْمَةِ - وَالْوَقْفِ عَلَى الصِّحَّةِ الْأَصْلِيَّةِ - وَجَعَلَنِي

بہنہ تو را بہ امر علو و حکمت - و توقف بر صحت کلام کہ حق با حق و ہر گواہی

رَفَعَنِي بِمَنْطِقٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَيِّنَاتِ الْبَرِّحَانِيَّةِ - بِمَصْلَحَةِ إِبْرَاهِيمَ لِنَفْعِ الْعَامَّةِ -

بر طریق بقیات بر حانیہ حیوان مریم کہ نیک - برائے مصلحتی کہ بطریق حق افکار مخلوقات

ایمان و عمل

۳۲۳

جب تک کہ دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افراد میں کر سکتا ہیں باغی چیزوں پر اسلام کی
بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو
پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فائدہ دینی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر غنیمت کتابت اللہ ہے اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تافس کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا
ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو اتفاق نسخ کے ہوتے ہیں نہیں ہیں۔ اور
ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور مشر
اجساد حق اور عدد حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ
اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
وہ سب لحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام
میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرمائے اور اباحت کی بنیاد ڈالے
وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ
پتے دل سے اس کلمہ پر ایمان رکھیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور اسی پر مبنی
استقامت اختیار اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر عین لایں۔
اور یوم الموعود اور ذکوۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض
سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں۔ غرض وہ تمام
اس میں پرستش حاصلین کو اعتقادی اور عملی طور پر جماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی جماعت
رہنے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم اس میں اندین کو اس بات پر
گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالفت اس مذہب کے کئی افعال نام ہم پر
لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا واسطہ
یہ دعویٰ ہے کہ گمب اُن نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے بدل

۹۶

اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے سچ موعود ہونے کا قرار کرتا ہے اور نہ صوفی قرار بلکہ میری تصدیق کے بارے میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور برا منحور اور کذاب ٹھہراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانات میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجال اور کذاب بھی کہہ دیا۔

مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک غلبۃ الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ ایک طرف تو مجھے مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے۔ جو پوری ہو گئی۔ اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس کی بڑھکتی ہوئی

اور تناقض ہو گا اور میں یہوں کو وہ میری طرف فسوس کرتا ہوں اس کو خود سوچنا چاہیے تھا کہ خواب کی نود سے میری سچائی کی اُس کو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے حسرت بیگ کے طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا تو کیا ایک دجال کیلئے خدا نے اس کو مارا اور کیا خدا کو وہ عجیب معلوم نہ تھے جو بیس سال کے بعد اُس کو معلوم ہو گئے۔ اور یہ عذر اُس کا قابل قبول نہ ہو گا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ لطیفی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

وہ اب عبدالحکیم کیلئے لازم ہے کہ جس حسرت بیگ کی قبر پر جا کر دوسرے کہ لے جاتی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں ٹھوٹا۔ میری گفت و سنا کہ انہ سے معلوم کہ مجھے بتا کہ ایک کتاب اب دجال کیلئے کیوں نہیں لکھی تھی چھپ کر دیا۔ مذکورہ بات بھی خود کے خائن ہے کہ شخص بیس سال تک خیر و اذیت میں میری تائید کرتا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کونسی نئی بات اُس کو معلوم ہوئی جو حسرت بیگ نے لکھی تھی وہ تو وہی چیزیں ہیں جو وہ لکھتا تھا۔

۱۴۳

کہتے ہیں اور ہم تسلیم کر لیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے مکتبہ ہاگر گزرتہ میں داخل کر بیٹھیں لیکن
 اگر وہ اصل کا طعن ہے تو یہ تو ہوتا ہے کہ باور صاحب نے اسلام کے عقاید قبول کر لئے تھے اور وہ پر
 ان کا دین نہیں دانتا تھا تو ہر وہ چنانچہ شاعر باور صاحب کے اکثر حصہ کام سے متاثر ہوئے
 ہیں۔ جلی اہل حق تسلیم کرنے پر ہیں گے یا ان کے ایسے معنے کرنے پر ہیں گے جس سے متناقض
 ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ایک بل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق
 سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ میں شریعہ اپنی ہوگی کہ متناقض باتوں کا مجموعہ
 باور صاحب کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ باور صاحب نے ایسے مسلمانوں
 کا خیال دیکھا ہو کہ یہی اپنے اشعار میں سب زلف کی جو چیزوں نے اس حق اور حقیقت کو چھوڑ دیا
 جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کام لانا ہے اور محض رسم اور عادت کے پابند ہو گئے چنانچہ قرآن و سنت
 اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے خدایوں پر لعنتیں ہیں جن میں صدق اور اخلاص نہیں اور ایسے
 زمانے زنی و فحش ہے جن میں گناہ ترک کرنے کا مدد نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ غافل مسلمانوں
 سمجھنے کے لئے اس فرض سے کہ وہ رسم اور عادت سے آگے قدم بڑھائیں باور صاحب نے
 بعض بے عمل سولوں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہو۔

اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہمارا ایک صاحب کی نسبت ہے کہ
 بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ دیکھے ہوئے ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے۔ جو اخیر خدا تعالیٰ
 کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ

ہندوؤں کی آنکھوں سے روشید ہے

اور روشید ہی چلے گئے جس کے

محل ہم قریب میں لکھتے ہیں

۱۴۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو مباحثہ کا بعد میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان چند روز سے بات
مستند دعویٰ نبوت مند جبرکت مرزا صاحب کے ہو رہا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب
الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اٹھائے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مند جبرکت کے بیان کرنے پر بطور
عام میں فیصلہ ہو گیا جو عبارت درج ذیل ہے۔ المرقوم ۳ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۳۱ء

العبد	العبد	العبد	العبد
برکت علی دکن حنفیہ کٹر شہنشاہ	محمد الدین المعروف مولیٰ	خاکسار رحیم بخش	فضل دین
العبد	العبد	العبد	العبد
۲۵۷	رحیم اللہ	ابو یوسف محمد مدد علی	حبیب اللہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله خاتم النبيين - انا العبد - تمام مسلمانوں کی خدمت میں
مقدم کر رہا ہوں کہ اس ماحول کے زلزلہ فتح الاسلام و توحید مرام و ازالہ اہل کفر میں میں خود ایسے الفاظ موجود ہیں
کہ محدث ایک مسیحی میں نبی ہوتا ہے یا ایک محدثیت جزوی نبوت ہے یا ایک محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام کلام
حقیقی معنیوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے معنی معنیوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ
حاشا و کلام سب سے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اہل کفر کے صفحہ ۳۴ میں لکھ چکا
ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سوئی
تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان عقیدوں سے ناراض ہیں انہوں کے دلوں
پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصدیق فرما کر بھائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھیں۔
کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ انداز لگایا جاتا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری قیادت میں
کو اللہ جل شانہ غیب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے
معنی محدث علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکمل کر لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ من اہل ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال التبیعی علی اللہ علیہ وسلم قد جعل فیمن قبکم من بنی اسرائیل رجال
یعلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یث فی امی منہم احد فصر منہم نبی ۵۶۱

۲۵۸

۱۷۴۔ باب مناقب عارف۔ تو میرے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس خط کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا غصہ ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے غلط نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ میں اور اس کو لسنی غلط نبی کو کاٹنا ہوا خیال فرما میں۔ اور نیز حقیقہ یہ ماجر ایک رسالہ مستطیع بنکھنے والا ہے جس میں ان شبہات کی تفسیل اور مبطلہ تشریح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف حقیقہ اہلسنت والجماعت خیال کرتے ہیں۔ سو میں انشاء اللہ تعالیٰ حقیقہ ان اوہام کے ازالہ کے لیے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سنت والجماعت کے بیان کر دوں گا۔

راق

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مؤلف رسالہ توضیح مرام و ازالۃ الاوہام

۳ فروری ۱۸۹۶ء
(محمدی پریس لاہور)
خام نبی سنگ ساز و کاتب

۵۳۷۸۲۵۸
۵۳۷۸۱۱۶
۲۵۶۶۳۵

۹

”اے مکلفو! میری سرورِ نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعمۃ باللہ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت دیا ہوں۔ عورت مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ میں یہ صوفِ عقلی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام حکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ دیکھیں اب یہ صلیح۔ اور میں خدا کی قسم لگا کر کہتا ہوں میں کے ائمہ میں میری جانی ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام بھی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔“

(تمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تقریر منسوخ ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں دلچسپی و تعریف کے پیش نظر اسلام سے پہلے آپ نبی کے علقہ کو نکال کر پھر کر یعنی محدث جتنے تھے یسوع مسیح کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا اس پر پہلی چیز کا ہم بلکہ پہلی نبوت لکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔

دافع البلاء و معیار اہل الاصطفا

یہ رسالہ آپ نے پہلی سال ۱۲۹۰ھ میں شائع فرمایا۔ جب کہ خیاب میں ماحول کا بیت نہ تھا اس رسالہ میں ماحول سے متعلق آپ نے بنی الہیات کا ذکر فرمایا ہے جن میں ماحول کی دباؤ کے پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ماحول دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے وسیع کا نہ صرف انکشاف کیا گیا بلکہ اس کو فکھ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے اس کا نام کا فر لود و جہل رکھا گیا۔ اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت ست ماحول ٹپکے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یقینی حصول قریب ہی ہے کہ اس مسیح کو بچے دل اور اخلاص سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے۔ نیز وہی اپنی

کیا عزت نہ کی مشرت احمد کیا تاثیر احمد کی قوت قدسیدہ اپنی ذات میں دکھاتا ہے جس کی پیروی کے دعویٰ کرنے والے صرف اندھے لہجہ میں ہوتے ہیں۔ خود خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے اپنی انکس نہ کھولے۔ یہ کس قدر لغو و باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دئی اپنی کا مدار ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صحت قصوں کی پروا نہ کرو۔ میں کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں ملتا۔ جو کچھ میں کہتے ہیں۔ اور کوئی فرقہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فدا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شہادت کا مددگار نہیں کہوتا اور مکالمات اور مخاطبات اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں کچھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب کے لہ کوئی نہ ہوگا۔ جس ایسے مذہب کا نام شیطان مذہب رکھتا ہوں نہ کہ دھماکی دھمکی یعنی دکھتا ہوں کہ ایسا مذہب بہنم کی طرف سے جاتا ہے اور اندھا دکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں جاتا ہے۔ مگر حق بات یہی خدائے کریم و رحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اصلاحیہ ایسا مذہب نہیں ہے بلکہ دنیا میں صرف اصلاحیہ ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط ہی احمد کال اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الیہ سے مشرف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تو حدیث میں لیا ہے کہ علماء و ائمتہ کا بنیاد بنی اموی ائیل یعنی میری امت کے علماء و ائمتہ بنی اموی کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء بنی اموی کو ایک طرف رکھتی کیا اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے۔

اور خود ظاہر ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ قییم سے اپنے بندوں کے ساتھ مکالمہ کرتا آیا ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں مصلح کو بھی لڑا تھا۔ کے مکالمہ اور مخاطبہ کا ثمر حاصل ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی ماں اور مریم صدیقہ کو تو پھر یہ امت کیسی بد قسمت و بد نصیب

۲۰۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم ہوتے
رکتے ہیں جنکو نہ بنور کتاب میں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ صاحب مستولانہ تہ تک صحبت میں
نہا کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا
جواب دیتے ہیں کہ جو مراسرو واقعو کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے
انکو نہامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پہ ایک مخالف کی
طون سے یہ اعتراض پیش کیا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا
دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں
ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے۔ اس میں ایسا الفاظ
و متول اور مرسل اور نبی کے معبود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار دفعہ پھر کہہ کر یہ جواب صحیح
ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت
تصریح اور توضیح ہے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہونے بائیں پس
ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ کلمات ایسے جو براہین احمدیہ میں شائع
ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ حوالہ فی اسل رسولہ بالہدی و درجہ
الحق لیظہر علی الدین کلام (دریکہ صفحہ ۱۹۹) ہا یہاں اس میں صاف ظہر ہے

۴

لَدُن سَرَبَتِ کَرِیْم۔ وِرْ کَلَامِ تَوَحِّیْزِے سَرَتِ کَ شَعْرَارِ اَدْرَا
نَسِیْحَ کِیَا گِیَا ے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو

وَحَلَّی نِیْسَت۔ رَبِّ عَلَمَی مَآ هُوَ خَیْرُ عِنْدَک۔ یَعَصَمُکَ اِلَہُ مِنْ
وَحَلَّی نِیْسَت۔ اے میرے خاتمہ وہ سبکدوش تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے

اَلْعَدَاوِیْسُطُو بَکَلْ مِنْ سَطَا۔ بَرَزَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ السَّرَاحِ۔ اِنِّی
بَہُتے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھی ہر سب ظہیر کر دئے

سَاخِرَہُ فِی اٰخِرِ الْوَقْتِ۔ اِنَّکَ لَسْتَ عَلٰی الْحَقِّ۔ اِنَّ اللّٰہَ رُوْفٌ
میں مولوی محمد حسین شاہی کو آخرت میں بخیرہ و شکاک تو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و

رَحِیْم۔ اَنَا النَّاٰلِکُ الْحَدِیْد۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَہٗ۔
میں ہوں۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نیک کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اِخْطِیْ وَاَصِیْبُ۔ وَقَالُوْا اِنِّیْ لَکَ
میں رسول کے ساتھ ہوں کہ جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کر دوں گا۔ اور کہیں گے تجھ پر تر تباہی

ہٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰہُ عَجِیْب۔ جَآءَنِیْ اٰیْلٌ وَاخْتَار۔ وَاَدَارَ صَبْحَہٗ
یہ حال تھا کہ خدا نہ انتہائے ہے۔ میرے پاس آیل آیا اور اس نے مجھے شریک ادا نہیں بلکہ کر دئی

وَاَشَارَ اَنْ وَعَدَ اللّٰہُ اِنِّیْ۔ فَطَوْبِیْ لِمَنْ وَجَدَ رَآیَ۔ الْاَمْرَاضِ
یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پا دے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

تو حاشیہ۔ اس دہائی کے ظہری الفاظ یہ سننے کی گنجیں ہیں کہ میں غلط بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی میں چھاپ رہا ہوں
کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہو گا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔

جیسے کہ اعلیٰ میں لکھا ہے کہ میں تو من کی قبضہ شہر کے وقت تردد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ غلط تردد سے پاک ہے
اسی طرح یہ دہائی ہے کہ کبھی میرا ارادہ غلط جاتا ہے اور کبھی پورا ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی نہیں

اپنی تقدیر اور ارادہ کو فسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہوں ہے۔ منہ
یہ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

نشانی صداقت

۳۰۶

حقیقۃ الوحی

اجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہاں تک اس کا مسوا سوا فترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔ اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس ائمہ کے بعض افراد

مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس

مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں تو یہی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ائمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو وحی الہی میں مریم کہلاتا ہوگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ لَا يَظْهَرُ عَلٰی غَيْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَن رَّزَقْنٰهُ مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ حقد خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے نو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو بار نبوت اس کی گردن پہ ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس ائمت میں سے نہیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء و اولیاء ابال اور اطاب اس ائمت میں سے گزر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

۳۰۶

لہ المجلد: ۲۸-۲۹

حقیقۃ الہی

۵۰۲

نہ

وہی الہی نے مجھے ٹھیک پایا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباحلہ ولعنة الله علی من کذب الحق وافتری علی حضرة الحق۔ اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صوف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہو کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صوف لفظی تنازع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکیم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکن ان یصطلح۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی اُمت میں میری جان ہو کما سی نے مجھے بھیجا ہو اور اُسی نے میرا نام ہی رکھا ہو اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہو اور اُسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو عین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یہ بتاتا کہ یہ کما سی کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشنی کا عینہ کا کام دیا۔

نشانی صداقت

۴۰۶

حقیقۃ الہی

جاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔
 اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے
 نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ مسلمانوں کا مسرہ امترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف
 کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے
 میں اتنی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں
 اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں بات یہ
 ہے کہ جیساکہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر میرے ہاتھ کے بعض افراد
 مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت
 مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔
 اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں
 سے ایک شخص پیدا ہوگا جو منیٰ ادا بن کریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس
 کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے
 کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ
 احد الا کمون ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے خیمہ پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر
 نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول
 ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ حقیقتاً خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور
 جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے سوا کسی دوسرے میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے
 یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو بارشہوت اس کی گردن پھا ہے۔

۲۹۱

غرض اس حصہ کثیر و سیالہ اور امہ غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص
 ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا و ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے
 ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

۴۰۶

لہ المبحر: ۲۷-۲۸

نہیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وہی اور کثرت احمد غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہونے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک ذخہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پسے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر اصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جو اس سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں حیرت سے کم نہیں ہو گا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اس کے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

تتمت

خدا کے کلام میں یہ سرور و یازہ تھا کہ وہ موصوفات امت کا یہ کج رجحان و رجوع کی جامع ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جامع کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے و آخر ہی منہم لہما یستقربا ہم من امت محمدیہ میں سوا ایک اند فرزند بھی ہو جو بعد میں آخری زمانہ میں آتیجائے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نفل کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ملائی قادی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الايمان معكفا بالثریا لثا لہرجان من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری نصیب میں اس پیشگوئی کی تصدیق کی ہے وہی حدیث بطور ہی میرے پر نازل کی اور وہی کی تھی مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق نہیں تھا اور خدا کی وحی نے مجھ میں کر دیا۔ فالحمد لله

بعض امور میں کے جواب

۱۵۳

حقیقت الہی

میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آسمان سے نہیں ہو گا۔
 اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام نہیں لکھا اور یہ بھی مجھے
 فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد چلا ہوا
 تھا کہ میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہو گئے اسلئے میں نے خدا کی وحی کو
 ظاہر پر عمل کرتا نہ پایا بلکہ اس وحی کی تائید کی اور اپنا اعتقاد وہی لکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اس کی
 براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الہی نازل ہوئی کہ مسیح
 جو آنے والا تھا تو وہی ہے اور ساتھ اس کے بعد ان نشان ظہور میں آئے اہل زمین و آسمان دونوں میں
 تصدیق کیلئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے چہرہ کے مجھ پر اس طوفان کے لئے
 کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا نہیں ہی ہوں اور نہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ
 میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اپنی کتابیت نہ کر کے اس وحی قرآنی شریف پر عرض کیا کہ آیات قطعیہ اللہ
 سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا تھا اور آخری خلیفہ مسیح موجود کے ہم پر اسی اہمیت
 میں سے آئیگا اور عیساکہ جب وہی چلے جاتا ہو تو کوئی تائیدی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدر انشانوں
 اور آسمانی شہادتوں اور قرآنی شریف کی قطعیہ الدلائل آیات اور نصوص صریحہ حدیث نے مجھے اس بات
 کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح مرعوض ہوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو
 مجھ پر اس بات کی ہرگز متنازعہ تھی۔ میں پوشیدگی کے بغیر میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے
 یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گواہی تنہائی سے مجھے ہر اٹکا۔ میں نے چاہا کہ میں
 پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروج مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دے دوں گا۔
 پس یہ اُس خدا سے تو چھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے؟ اسی طرح ادا اہل میں میرا
 یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہو گی؟ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہو گا۔
 اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر میں
 جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے جس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

۱۵۲

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی اور جیسا کہ میں نے نو نہ کے طور پر بعض جہات میں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی عیسیٰؑ میں برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُنکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی دھیوں پر ایمان لاتا ہوں جو محمد سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریمؑ آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہوا اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر المرسل ہے۔ اسلئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس کے خد کے میں خوب جاننا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہونگے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہو مگر میں اُنکی پروا نہیں کرتا۔ میں کیا کر دوں کہ کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس بد شئی کو جو مجھے دیکھی تارکی میں آگتا ہو خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کر رہا ہوں۔ جب تک مجھے اس علم نہ ہوا کہ میں کبھی کبھار باوجود اُن میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُنکی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑبڑا رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن کو آسمان پھٹ جائیں پس خدا دکھلا دے گا

وہ یاد ہے کہ جب تک میرے دعوے میں نبی کا نام نہ ہو کہ وہ کہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں ہمارا راست نبیوں کو مل چکا لیکن وہ اس خیال میں غلط ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صحت اور حجت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر و حانیہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ قرینہ تلاش ہے کہ آپؐ فیض کی برکت مجھے نبوت کا مقام تک پہنچا دے۔ اسلئے میں صرف نبی نہیں کہتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہوں میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل سے ہے نہ کہ اصل نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث مدروسہ الہام میں جیسا کہ میرا نام نہیں لکھا گیا ایسا ہی میں نام اُمتی بھی رکھا ہوتا معلوم ہے کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے فدائے سر ہے۔ صنف ۱۵۴

بعض اعتراضات کے جواب

۱۵۴

حقیقت دہری

صریح طور پر نہیں کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اہل ایک پہلو سے اُمتی ہے۔
 جیسا کہ میں نے نوٹ کے طور پر بعض جہات میں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں تو اس سے بھی
 ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی
 تینیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اسکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں
 جیسا کہ حق تمام خدا کی رحمت پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
 مسیح ابن مریم آخری خلیفہ نبوی علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو غیر مرسول ہے۔
 اسلئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس کی کم نند کے میں خوب جاننا ہوں کہ مخالف میرے حق لوگوں کو گواہ
 نہ ہونگے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پر تشکیک حد تک پہنچ گئی ہو مگر میں اسکی پروا نہیں کرتا۔
 میں کیا کروں اور کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس دشمنی کو جو مجھے درجی تادیبی میں کر سکتا ہے
 خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کہ تناقض نہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرتا ہوں۔ جیسا کہ مجھے اس
 علم نہ تھا میں بھی کہتا ہوں جو احوال میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اسکی طرف سے علم تھا تو میں نے اُس کے
 مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہ ہے جو شخص چاہے قبول
 کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ اُن میں اس قدر جانتا ہوں کہ اس میں پر خدا تعالیٰ کی
 غیرت جیسا تہوں کے مقابل پر بڑا جوش ہمارا ہے۔ چنانچہ میں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے
 مخالف وہ تو میں کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن کو اس میں چٹھا میں پس خدا کو کھانا

چھوڑا دے کہ بہت بڑے میرے دعوے میں نبی کا نام شکر و تحک کہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نعت کا
 چھوڑا دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں میں ہمارا دست جمیع کوئی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلط ہیں۔ میں ایسا دعویٰ نہیں
 ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صحت اور کثرت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت و حانہ کا اکل بہت کثرت کیلئے یہ قوت ہوتا
 ہے کہ آپ کی فیض کی رنگت مجھے نبوت کا تمام تک پہنچا دے۔ اسلئے میں موت نہیں کہہ سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی
 اور ایک پہلو سے اُمتی ہے۔ میری نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے۔ شکر اصل نبوت۔ اسی وجہ سے
 حدیث و روایت الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میں نام اُمتی بھی رکھا ہے۔ معلوم ہے کہ ہر ایک
 کمال ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ہے۔ منہ

۱۵۴

اور اس کی آمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الہی کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور مجبور
اس کے کوئی نہیں صاحب غم نہیں ایک وہی ہے جس کی فہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے
جس کے لئے آمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے آمت کو ناقص حالت
پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور حق پرستی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل بڑھ ہے بند رہنا
گوارا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی مختصر رسالت کا نشانی قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی
کے وسیلے سے ملے اور جو شخص آمتی نہ تھا سپردی الہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اس مضمون
سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم رہی کہ جو شخص بھی پیروی سے
رہنا آمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تامل جو خود کو نہ کرے ایسا انسان
قیامت تک نہ کوئی کامل بھی ہو سکتا ہے اور نہ کامل پریم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہو گئی ہے مگر قلم نبوت جس کی معنی میں کہ شخص فیض مجدی سے وہی پانا۔ فنا
قیامت تک باقی رہی ہے انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہوا اور تا یہ نشانی دنیا و مافیہا
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے قیامت تک یہی چاہا کہ مکالمات اور مخاطبات الہی
کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الہیہ جو مدارِ نجات ہے معتقد نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
کوئی ایسا نبی آئے گا جو آمتی نہیں رہے آپ کی پیروی سے فیض یاب نہیں اور اسی جگہ یونانی

مفسرین نے کہا کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کے لئے اس کی ہمت اور ہمدردی کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور مجبور
اس کے کوئی نہیں صاحب غم نہیں ایک وہی ہے جس کی فہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے
جس کے لئے آمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے آمت کو ناقص حالت
پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور حق پرستی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل بڑھ ہے بند رہنا
گوارا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی مختصر رسالت کا نشانی قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی
کے وسیلے سے ملے اور جو شخص آمتی نہ تھا سپردی الہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اس مضمون
سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم رہی کہ جو شخص بھی پیروی سے
رہنا آمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تامل جو خود کو نہ کرے ایسا انسان
قیامت تک نہ کوئی کامل بھی ہو سکتا ہے اور نہ کامل پریم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہو گئی ہے مگر قلم نبوت جس کی معنی میں کہ شخص فیض مجدی سے وہی پانا۔ فنا
قیامت تک باقی رہی ہے انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہوا اور تا یہ نشانی دنیا و مافیہا
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے قیامت تک یہی چاہا کہ مکالمات اور مخاطبات الہی
کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الہیہ جو مدارِ نجات ہے معتقد نہ ہو جائے۔

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةً مِنَ الْآخِرِينَ وَهَذَا تَذَكُّرٌ

اللہ کو یہ پورے سے اور ایک کچھوں میں سے ہر یہ تذکرہ ہے

فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا إِنَّ النَّصَارَىٰ يَخُولُوا الْأَمْرَ سَنَزِقُهُمَا

جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے جو ہذا نے حکمت

عَلَىٰ النَّصَارَىٰ لِيُنْبِتَنَ فِي الْحَطَاةِ أَنَا نَبِّشُرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ

کو نصاریٰ پر وہیں بھینکیں گے جہاں عجم پر وہیں بھینکیں گے ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی

مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعِلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اسْمُهُ

تو تجھے دیتے ہیں جو حق اور بندگی کا مظہر ہو گا کہ خدا آسمان سے اُترا۔ ہم اس کا نام اویل ہے

عَمَّا نَوِيلَ يُولَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَيُذَنِّقُكَ الْفَضْلُ إِنَّ قُلُوبَنَا قَتَرٌ

میں تم سے ہے کہ خدا تم کو ساقی ہے تجھے لگا دیا ہے یہاں اور خدا کا فضل تجھ سے بڑا ہے کہ یہاں قریب ہے

قُلُوبَنَا بِرَبِّهِ الْفَلَقُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ عَجَلٌ حَسَدٌ لَمْ يَخْوَ فَلَئِنْ نَصَبْنَا عَذَابَ

کہیں نہ ہو کہ خدا کا قہر ہے جو اگر ہم چاہیں تو تم کو بھیڑیں گے اور تم کی دین سے ہم کو بھلا دینا ہے

بِغَيْرِكُمْ وَتَوَدُّكُمْ سَيَدُّكُمْ وَيُجِدُّكُمْ فَاسْتَدُوا خَلْقَهُمْ سَبَّ كَامِهَاتٍ

کہ یہاں کہ تم کو دیکھ سید پائے تمہیں پرستار بندہ تم کو حکم افتاد۔ خدا تیرے سب کامہات

اور تیری ساری باتوں سے تم کو۔ میں نے تم کو دکھاؤں۔ اپنی قدرت بخانی سے تم کو دکھاؤں گا

اور تیری باتوں سے تم کو کہ بدشاہ تیرے کپڑوں سے بکت ڈھونڈیں گے۔ دُشیا میں

ایک خیر کیا پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن ملائے قہل کر گیا اور بڑے غداروں کی چھٹی کا کر گیا

آمین

یہ کسی قدر غور ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں اور ان کے سوا

کوئی اور بہت سے الہامات ہیں مگر میں انہیں کتابوں کے جس قدر میں نے لکھا ہے۔ وہ کافی ہے

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بہار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ

خدا کا اور خدا کا لہجہ اور خدا کی طرف سے لکھا ہے جو کہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ میں کا شوق بھی ہے

اور نیز ان تمام الہامات میں اس عاجز کی اس قدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ قریب سے حقیقت

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ تمام ہجر اور حقوت اللہ تعالیٰ سے لگ کر ایسے

یسح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی احمد رسول ہیں۔ اہل یہود
نزارع منگی سے خدا تعالیٰ ہمیں کے ساتھ لایا تاکہ

مناظرہ کر کے جو بجا دکھائی دے اور جس سے بڑھ کر ہمارے اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے
نبی کہتے ہیں اور یہ تصریح ہم پر صادق آتی ہے ہم نبی ہیں۔ اہل یہود نبوت تشریف نہیں جو کتاب خدا کو نسخہ
کرے اور نئی کتاب دے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی
کتاب عمل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کہتے تھے۔ میں اسے موسیٰ دین کی شریعت و ہدایت
کا انکار کرتا ہوں وہ نبی کہتے ہیں۔ میں اہل اس سلسلہ میں ہوں۔ بعد اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اللہ
کو نسا امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے نہیں سے ممتاز کرے۔

دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات بچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کہہ بھی نہیں پر جانی ہو جاتا
ہے جو کچھ عمل آتا ہے۔ یہ اس لیے تاں کہ وقت پوری ہو اور وہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ وحی نہ دینے لگے۔ میں ہم
سب نہیں کہتے کہ یہ کلمات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیے تھا کہ کسی قسم کی نبوت کے منکر ہیں۔
بعد از وہب تو یہ ہے کہ میں نبی نبوت کا سلسلہ نہ چھوڑ رہا ہوں۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے
دین کو جو ہم مٹا رہے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی
تھے گو مشرے۔ کسی نے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں تاخر کوئی امتیاز بھی ہوتا چاہیے صرف بچے
خوابوں کا بہتو کافی نہیں کہ یہ تو چوتھے چاروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مثالہ مناجات الیہ ہو، چاہیے اللہ بھی ایسا
کہ میں میں پیشگوئیاں ہوں اور بجا دکھائی دے و کیفیت کے جو چڑھ کر ہو۔ ایک معرکہ تو ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی
طرح رسول ایک حدیث الیہ سے کوئی منکر سامت ہو تو وہ مجھوتا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے دعویٰ تزلزل ہو
ہی ہے اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں۔ اسرقی کے
پہنچنے میں کسی قسم کا افتخار نہ کرنا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی

فرمایا:-

آریہ یہ اقراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی زندگی پر ترغیب تھی۔ ان لوگوں کی خدمت میں پہنچ کر کہہ دو کہ پاک ہو بہت کچھ ملے سے تعلق نہ کرنا ہے اور
اس کا مل سوائے اللہ کے اور کسی کو سلام نہیں۔ میں پاک نہ ہوں میں کہہ پاک ہو نہ ہو خدا کو ای سے کہیے ابو جہل
نے یہاں کیا تھا کہ جو ہم میں آفتلہ و فطوح اللہ آفتلہ و فطوح ہے اسے پاک کرنا اسی اللہ پاک ہو گیا۔ ایسا

۴۲۶

اربعین نمبر ۲

ممن افتوی علی اللہ کذبا - تسزیل من اللہ العزیز الرحیم - لتتذر قوما
 ما انذر ابائهم ولتدعو قوما اعمون - عسی اللہ ان يجعل
 بینکم و بین الذین علیکم مودۃ - یخزرون علی الدخان سجدا ربنا
 اغفر لنا لما کنا خاطئین - لا توب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم - و
 هو ارحم الراحمین - انی انا اللہ فاعبدنی ولا تلمنوا و اجتهد ان
 تصلحوا و اسئل ربکم و کن مستولا - اللہ ولی حقان - علم القرآن - فلی
 حدیث بعدہ تمکمون - نزلنا علی هذا العبد رحمة - و ما
 یطلق عن الهوی - ان هو الا دعی یوحی - دنی فتدعی فکان قاب
 قوسین لو ادنی - ذرانی و المکذبین لانی مع الرسول اقوم - ان یومی
 لفصل عظیم - و انک علی صراط مستقیم - و انا نریک بعض الذی
 نعد هم او نوفینک - و انی راضک الی - و یاتیک نصرتی - انی
 انا اللہ ذو السلطان - ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص
 دین کی بیخ کنی کرتا ہے - کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا - کہ اگر یہ امر خدا کی طرف
 سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس
 کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے خلاف ہوتی
 اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ
 ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو
 پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ
 نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا - اور پھر فرمایا خدا وہ خدا
 ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور
 تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا - ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے انرا کیا ہے تو

۸۴

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بچتی کرے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی۔ کیونکہ بڑا بھشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انکی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ اتوار کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور فشی الہی بخش اور گنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں انکے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے اتوار کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں یا اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر قسریٰ کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ واریہ کی اصل بڑا وکی ہو۔ اسلئے مناسب ہے کہ نذر حسین اور محمد حسین وکی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس ٹھیک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سکھ دینی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا تو ہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ظہیم اور آریہوں کے ہندو اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آئے ملا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن محبوب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبلیت و عادی امید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

طوری مشاہدات

فرایا: خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرتا چاہتا ہے
 جیسا کہ وہ خود تجلیات الہیہ کا نونہ دکھایا گیا تھا۔ ایسا ہی اب
 بھی دکھایا جائے گا۔ جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوتے
 ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا: بجز طوری مشاہدات کے اب
 دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

معجزات کے بارے میں سنت الہی

فرمایا: بعض لوگ یہ عوامی دیکھتے ہیں کہ ان کے دیکھے
 ہوئے معجزات میں کو دکھائے جاتے ہیں یہ قدرت نہیں بلکہ
 تعالیٰ کی یقینیت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت متشخص دینے کا ہے مگر اس حد تک تشخص نہ ہو
 جائے تو پھر تو اخذ مکہ و قی انسان ہو جاتا ہے۔

جماعت میں داخل ہونی والوں کی قبولیت فرمایا:

خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا۔ باقی جو
 لوگ اپنی بند پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں وہ راست باز نہیں ٹھہر سکتے۔

دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے فرمایا:

دینی عقل امد ہے اور دنیوی عقل امد ہے۔ جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دینی

۱۔ بعد جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء

نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرارت اور تہذیب کے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو انکی سزا قیامت میں مقود ہو۔ اور میں قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خواہشوں سے باز آجائیں گے اور شریعت پر تاءؤ ان میں پیدا ہو جائے گا تب یہ تنبیہ اٹھالی جائیگی مگر اس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے رسول کو قبول کر لیں گے اور آسمانی برکتوں سے حصہ لیں گے اور زمین سعادت مندوں سے بھر جائیگی۔ (۳) تیسری بات جو اس سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں ہے گو شر میں تک ہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اسکے رسول کا تحت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کیلئے نشانی ہے۔

اب مگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط اسکی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل کو یا ویدوں کے ایمان سے یا جو مخالف احمدی تھی اور تاقرانی اس رسول کے طاعون دھڑھکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور خدا نے سہقت کو اسکی اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو انکو چاہیے کہ بناؤں کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگامی کریں کہ انکا پریشربناؤں کو طاعون سے پہلے گا۔ اور سناؤں دھرم والوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگامی کریں کہ گنو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئیگی۔ اگر اسقدر گنو اپنا معجزہ دکھادے

۵۰۳

نہ

خیزد

وہی الہی نے مجھے ٹھیکرایا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباحلہ ولعنة الله علی من کذب الحق واذقونی علی حضرة العترۃ۔ اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہو کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق پر غور ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نوح یا ابراہیم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں بلکہ مراد میری نبوت سے کثرت مکالت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام پر جب حکیم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی بات میں میری ہان پوکا سی نے مجھے بھیجا ہو اور اسی نے میرا نام ہی رکھا ہو اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہو اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو میں لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظہر نہ کرتا۔ اور نہ جیٹا کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں نہ افعال و کھلے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔

نہ لایا کہ ایمان سے غریغ اللہ میں لگا دیکھا ہے کہ

مبارک

یہ گویا قیوت کا نشان ہے۔ (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۲ سورہ یحیم مئی ۱۹۹۷ صفحہ ۵)

۱۹۰۰ء اپریل

"ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شنا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک شرک ہے۔ گویا وہ ہاتھ کے ٹکڑے کاٹنے کو کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس شرک پر سے ہار رہا ہے اور وہ شرک آسمان کی طرف ہاتھ ہے اور ضایت خوش اور محکمل ہے۔ گویا زمین پر چاند بچایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور مختلف کے طور پر یہ سمجھا کہ رحمت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تفسیر رحمت ہو۔ سوائے اس خواب کی تفسیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ (از مکتوبہ بہ نامہ اکثر مولا یحیٰ عصبیگ صاحب جدید الحکم جلد ۴ نمبر ۱۲ سورہ یحیم مئی ۱۹۹۷ صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء اپریل

"اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے آپید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ ایک دفعہ اس نام ہوا: مبارک وہ آدمی جو اس دور فائزہ کے ماہ سے داخل ہو یہاں بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیز ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ (از مکتوبہ بہ نامہ اکثر مولا یحیٰ عصبیگ صاحب جدید الحکم جلد ۴ نمبر ۱۲ سورہ یحیم مئی ۱۹۹۷ صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء

"خدا نے مجھے لگا لگا اٹھ اوصاف لوگوں کو کہ وہ سے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی دے گے؟ خدا کا کہم جو میرے پر بتل ہوا اس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِي شَہَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قُلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِي شَہَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قُلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰہُ وَکُلْ یَاۡتِکُمُ النَّاسُ رَآئِیْ وَرَہُوْا اللّٰہَ اِلَیْکُمْ حَیْثُ کُنْ اَنْیْ مُّوَسَّلٌ مِّنْ اللّٰہِ؟

(از اشتہار و عید الاغیاء نمبر ۲ صفحہ ۵ مئی ۱۹۰۰ء عید اشتہارات جلد ۴ نمبر ۲۶۹-۲۷۰)

(ترجمہ) ان کو کہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایسا لاف دے یا نہیں۔ ان کو کہ کہ میرے

سے مزا ایوب بیگ صاحب (مقب) سے مزا ایوب بیگ صاحب (مقب)

تحقیق دینی

۲۵

ابو جہار

کمثل زمن موبی۔ انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا
 کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ وہی رسول
 علیکم کہا ارسلنا الی فرعون رسولا۔ آسمان سے بہت دور
 کہ مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دور

اتر آئے محفوظ رکھو۔ اتی انرتک واخترتک۔ تیری
 اُتار دی یعنی معاف اور بخشنے کا دورہ نہیں ہے، دیکھو کیا ہو چکا ہے۔ یہ تیری
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا۔ واللہ خیر من کل شیء عندی
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔ خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قریب

حسنہ فی خیر من جبل۔ بہت سے سلام میرے تیرے پر
 میں ایک نیک ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہو تیرے پر بکثرت میرے سلام

ہوں۔ انا اعطیناک الکثر۔ ان اللہ مع الذین اٰتوا الذین
 ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خائف کے ساتھ جو وہ راست اختیار کرتے ہیں اور
 صادقون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔
 جو صادق ہیں۔ خائف کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یہ نیکو ہیں۔

اراد اللہ ان یبشک مقاماً محموداً۔ وانشان ظاہر ہونگے۔
 خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشنے جس میں تو ترین کیا جائیگا۔ وہ نشان ظاہر ہوں گے۔
 وامتازوا الیوم ایہا المجہون۔ یکاد البرق یخطف
 اور اے مجرماً! آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق کی طرح اچھلے

ابصارهم هذا الذی کنتم بہ تستعجلون یا احمد
 نے جانے گا۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تجھے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد!
 فاضت الرحمة علی شفقتک۔ کلام انصحت من
 تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے

۲۵

الحمد لله الذي جعل لكم الصلوة والنسب الحمد لله الذي اذهب

عنكم قلوبكم ورجلكم من بعد ما نسيتكم فيه فاعملوا ما كان قلوبكم تشعرون من بعد ما نسيتكم فيه

عن الحزن واثاني ما ليرثوا احد من العالمين بلين انك

فم قد كوا - انما انما قد كوا من بعد ما نسيتكم فيه فاعملوا ما كان قلوبكم تشعرون من بعد ما نسيتكم فيه

لبن المرسلين على صراط مستقيم تنزيل العزيز الرحيم اريدت

مرسله - راه راست - ان خدا کی طرف سے جو کتاب کو بھیجا ہے وہ سب سچا ہے

ان استخلفت فخلقت ادھر بھی اللہ نے دین دیا ہے اور یقیناً شریعت

کی ہے اس لئے میں نے یہاں بھی لکھا ہے کہ یہ سب سچا ہے اور یہ سب سچا ہے

جو دو خوشروی آغاز کر دند + مسلمان را مسلمان باز کر دند

جب تک مسلمان ہو گا وہ شروع کیلئے مسلمان ہو گا اور مسلمان ہو گا اور مسلمان ہو گا

ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما قرب اجلك

تو آسمان اور زمین ایک تھیں اور میں نے انہیں الگ کر دیں اور تم کو اپنا

المقدر ان ذا العرش يدعوك ولا تبق لك من الجزيات

تو میرا مقدر ہے کہ میں نے اس عرش پر تم کو بلا دیا ہے اور تم کو اپنا

ذكر اقل معادريك ولا تبق لك من الجزيات شيئاً

تو میں نے تم کو اپنا معاد کی یاد دلائی ہے اور تم کو اپنا

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن خدا کی طرف سے

انکہ وہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن خدا کی طرف سے

سب پر او د اسی چھا جائے گی - یہ ہوگا - یہ ہوگا - یہ ہوگا

اور اس کے بعد وہ سب ہو جائے گا - کئی واقعات کے بعد کے بعد

ان کے بعد وہ سب ہو جائے گا - کئی واقعات کے بعد کے بعد

ان کے بعد وہ سب ہو جائے گا - کئی واقعات کے بعد کے بعد

نورانیہ

۱۲۲

ضمیمہ

وحی سے میان کرنا چاہتا تھا کہ جس بات کا وہ خدا کے درمیان عالم الغیب میں جتنا بھی
 خدا نے اس طرف توجہ دے دی اور بار بار نہ بھائی کہ تو مسیح موعود علیہ السلام قوت پر کیا
 ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تمام لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سال کوئی
 حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہ میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اس حقیقت کو لکھا
 تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے کمال غیب کے جو سرکار دل پر محیط ہو گیا۔ مجھے نہ پھرنا
 اس دینی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ حالانکہ اسی براہ میں میرا نام عیسیٰ لکھا گیا تھا۔ مجھے قائم تھا
 شہر یا گیا تھا اور میری نسبت کہہ گیا تھا کہ تو ہی کسریلیب کر گئے۔ مجھے بتوایا تھا کہ تیری
 قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذي يبعث
بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله تاہم یہ الہام جو براہ میں میری کھلے کھلا
 پر دے تھا خدا کی حکمت علی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے اور جو کچھ براہ میں
 میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود شہر یا گیا تھا۔ مگر میری نہیں نے جو اس ذہول کے جو
 میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمثال کا عقیدہ براہ میں احمدیہ میں لکھا ہے۔ پس میری کمال
 سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وہی الہی مندرجہ براہ میں احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بتائی تھی مگر میں
 اس دینی عقیدہ کو براہ میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کمال عقل و دماغی کے
 جو براہ میں احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بتائی تھی کہ اس کتاب میں یہ دینی عقیدہ لکھ دیا۔
 پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہو بالکل بالکل اس کے بغیر اور بالکل بے فکر خدا نے
 مجھے بڑی شدت سے براہ میں مسیح موعود قرار دیا اور میں حضرت عیسیٰ کی آمثال کے دینی عقیدہ
 پر جمارا جب بارہ برس گزر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میں نے پر اصل حقیقت کھل دیکھنے
 تب تو اتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔
 پس جب اس بارہ میں انتہائی خدا کی دینی پہنچی احمدیہ حکم تھا کہ فاسد دعوتوں سے بچنے
 جو مجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میری دل میں ہدف روشن

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد فیض روحانی بند ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد ایسا یضمان جاری ہے۔

(۲) یہ کہ آپ کے یضمان سے ایک ایسی نبوت ملتی ہے جو پہلے کسی نبی کی اطاعت سے نہیں ملتی تھی۔ اور اس نبوت کا پائے والا امتی نبی کہلاتا ہے۔

اب پہلے حوالہ اور اس حوالہ کو ملا کر دیکھو۔ کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ محدث جسے جزوی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پہلی امتوں میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ امتی نبی وہ درجہ ہے جو پہلے نبیوں کی اتباع سے نہیں ملتا تھا۔ اور ان کا درجہ ایسا ہوتا تھا کہ ان کی اتباع سے کوئی فرد ان کی امت کا نبی بن جائے۔

پس ان حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلی امتوں میں محدث یا جزوی نبی تو ہوتے تھے۔ لیکن پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ ان کے یضمان سے امتی نبی ہو سکے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں۔ بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کہ مکہ محدث یا جزوی نبی کا درجہ تو وہ ہے جو پہلی امتوں کے بعض افراد کو بھی مل جایا کرتا تھا لیکن امتی نبی کا درجہ ہے جو پہلے رسولوں کی اتباع سے نہیں مل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین نہ تھے۔ اور جزوی نبی کے اوپر کا درجہ سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جزو کے بعد کل ہی ہوتا ہے۔ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے یضمان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت ﷺ۔ اور جبکہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔ نہ یہ کہ آپ کا اصل درجہ تو محدث ہونے کا تھا۔ نبی کا خطاب بعض مشابہتوں کی وجہ سے دے دیا گیا۔ کیونکہ آپ کو طور رسول اللہ ﷺ نے ہی کہا ہے۔

اگر کوئی شخص کے کہ یہ بات آپ نے کہاں سے نکال لی۔ کہ محدث پہلے نبیوں کی اتباع سے ہو سکتے تھے؟ حدیث میں تو یہ ہے کہ ایسے لوگ بنی اسرائیل میں ہوا کرتے تھے۔ یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ وہ امتی بھی ہوا کرتے تھے۔ پس ہم ان دونوں حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

انہوں نے کوئی تکذیب کی تھی سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹)

(۱۱) "اور اس امتحان کے بعد اگر فریق مخالف کا ظہر رہا اور میرا ظہر نہ ہوا تو میں کذب فہموں گا۔ ورنہ قوم پر لازم ہو گا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اسکا طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔"

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰)

(۱۲) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

(۱۳) "پس خدا تعالیٰ نے اپنی امت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا..... تب وہ وقت آگیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸)

(۱۴) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

(۱۵) وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۷۰) پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

(۱۶) ذَاخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَعَنَّا فَلْيَلْحِقُوْا بِهٖم (البقرہ ۴۱)۔۔۔۔۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیغمبر کی ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۵۰۴)

(۱۷) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)

(۱۸) "جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نفوس حد فیشیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیزیں نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ عظم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔"

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۹)

(۱۹) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"

(انزول المسیح ص ۵۱ - روحانی خزائن جلد ۳۲ ص ۴۲)

(۴۰) "میں رسول اور نبی ہوں یعنی ہاتھ مبارکِ ظہیرتِ کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نمود کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسحوطہ، ماثیہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۱)

(۲۱) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسولؐ نے بھی صحیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا سنگر ٹھہرایا ہے۔" (ذخول المسیح ص ۵۰، روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۴۲۶)

(۲۲) "اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرآن میں اپنی آواز پہونگے گا۔ وہ قرآن کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہو گا۔" (پیشہ سرحد، صفحہ ۲۸، روحانی خزائن، جلد ۲۳، صفحہ ۳۳۴)

(۳۳) "اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریم کو لایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی۔" (تفسیر، اہل بیت، حصہ ہفتم - روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۱)

(۲۳) ”خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر کوئی چھوڑے..... قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے..... سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع ابلیس، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱)

(۲۵) "ایک صاحب پر ایک کالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک قلمی کا ازالہ صفحہ ۲۲، روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۰۶)

(۲۶) ”میں جبکہ اس مدت تک ڈیزہ سویٹھوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر پچشم خود کچھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کچھ انکار کر سکتا ہوں۔“ (ایک قطعی کا دالہ صفحہ ۲۷ و روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

(۲۷) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؑ سے مسی ہو کر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔" (ایک قطعی کا ازالہ مطبعہ نور مانی خزانہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۱)

(۲۸) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"

(۳۹) ”میں صرف اس وجہ سے نبی کلماتوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں

تبیخ و تخریب

۵۲۷

انوار العلوم جلد ۲

کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیغمبر کی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔

(آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ ص ۸-۱۱)

(۳۰) ”پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ غلطیہ لینی اور کثرت اطلاع پر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“

(آخری خلاصہ حضرت اقدس ص ۸-۱۱ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ ص ۸-۱۱)

(۳۱) ”عاراد عوٹی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع عقلی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ غلطیہ کرے کہ جو لحاظ کثرت و کیفیت و سروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیغمبریاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔“ (۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳۲) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“

(آخری خلاصہ حضرت اقدس ص ۸-۱۱ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ ص ۸-۱۱)

(۳۳) ”نبی نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیغمبری پوری ہو کہ آئے والا مسیح امتی بھی ہو گا۔ اور نبی بھی ہو گا۔“ (آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ ص ۸-۱۱)

(۳۴) ”یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انتشار و روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خواہوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے۔ اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے پیچھے سے بہار کا زمانہ آتا ہے۔ تب ان ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے۔ اور جس قدر لوگوں کو خواہیں یا الہام ہوتے ہیں۔ دراصل ان کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور عوام خیال کرتے ہیں کہ میرے ہنر سے ایسا ہوتا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اس کا زمانہ ایک

بجانب جلد ۱۱ ص ۵۲۷

یہ خلاصہ صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۴ پر درج ہے

حصہ اول و حاصل صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۱ حصہ دوم و حاصل صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۵ حصہ سوم و حاصل صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۸

از دارالعلوم جلد ۲

۵۸۲

مختصر تاریخ ۱۸ ص ۱۰۱

ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔
الراقم خاکسار المقتدر الی اللہ الآخر علام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شریلاپور

ضمیمہ نمبر ۳

”امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء و نہ رکھنا چاہئے“

۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری کے
ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک نواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب
رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے

من نیستم رسول و نیلودہ ام کلب
ہلما فلم اتم و زخا لودہ مندرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
خدمت میں کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ۔

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کلب ہو۔ دیکھو جو
امور جاوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ذرا نہیں چاہئے۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا
قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان
کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کے کہنے سے ذرا نہیں جھپکے جیسی تو لا یخافون نوحۃ
لانیم کے صداق ہوئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع عقلی ہے خدا
تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا کمالہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیفیت و سروس سے بہت بڑھ کر ہو
اور اس میں بیگہ نیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔
پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریفی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتب لائے ایسے
دعوے کو تو ہم بکھر گتے ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتب نازل نہیں
ہوئی صرف خدا کی طرف سے بیگہ نیاں کرتے تھے جن سے موسیٰ دین کی شوکت و صداقت کا

انکار ہو پس وہ نبی کلائے یحیٰی حال اس سلسلہ میں ہے۔ پہلا اگر ہم نبی نہ کلائیں تو اس کے لئے اور کوئی امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے علموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو! اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ کل آتا ہے اس لئے ناان پر محنت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دےئے گئے پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یحیٰی حال ہو تا تو پھر ہم بھی قصہ کو فہم کرے کہ اس کو دوسرے دعووں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چہ بڑے ہماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ طالبہ الہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں بیگم بنیاں ہوں اور بلحاظ کیفیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا افتخار نہ رکھنا چاہئے۔

(پرہیزگار ج ۸، جلد ۲، نمبر ۲)

نخت ہنگ ہے جس کو ہم کسی مخالفت کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف گوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کما جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کھوں گا تو جھوٹا ہے کہ کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعہ سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے رحمت للعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاء سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔

ہمارے لئے کتنی عزت کی بات ہے کہ قیامت کے دن تمام نبی اپنی اپنی امتوں کو لے کر کھڑے ہوں گے اور ہم کہیں گے کہ ہمارے نبی کی وہ شان ہے کہ آپ کا غلام ہی ہمارا نبی ہے۔ لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی سچ آئے گا جو نبی اسرائیل کے لئے آیا تھا۔ اگر وہی آیا تو یہ قیامت کے دن کیا کہیں گے کہ ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی وہ شان ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے لئے نبی اسرائیل کا ہی ایک نبی آیا تھا۔ اس بات کو سوچو اور غور کرو کہ آنحضرت ﷺ کی ہنگ تم کر رہے ہو یا ہم۔ آنحضرت ﷺ کی اسی میں عزت ہے کہ آپ کی امت میں سے کسی کو نبی کا درجہ ملے نہ کہ نبی اسرائیل کا کوئی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے آئے۔ حضرت سچ موعود نے اسی لئے فرمایا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے

یعنی ابن مریم کا تم کیوں انتظار کر رہے ہو مجھے دیکھو کہ میں احمدؑ کا غلام ہو کر اس سے بڑھ کر ہوں۔ کوئی کہے کہ اس شعر میں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں غلام احمدؑ ہوں اس لئے آپ کا نبی نام ہوا۔ میں کہتا ہوں کون مسلمان ہے جو اپنے آپ کو غلام احمدؑ نہیں کہتا۔ ہر ایک سچا مسلمان اور مومن نبی کے گام میں احمدؑ کا غلام ہوں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کرامت گرچہ بے نام و نشان است و پانگہ ز ظن

اب اس شعر سے کوئی احمق ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ جس شخص کا نام غلام احمدؑ ہو وہ کرامت رکھ سکتا ہے۔ پس پہلے شعر میں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک غلام سچا ہے بہتر ہو سکتا ہے۔

۲۷۹

اور رسول اور محدث کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور
تمام قوموں کے لئے واجب اطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ایسے اولیاء و ائمہ جو مامور نہیں ہوتے
یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے
حکم اور الہام سے خدا کی طرف بتاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا
کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سرور اور پیشوا
سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے
ان نائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا
ہم قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جو آٹھ اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو اور
جو نہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھا دیں۔ اور
ان کو ایسا استلا پیش آوے جو انکو اس سعادت عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رُک جائیں کہ اس شخص کی بیچ
قوم کے لحاظ سے تنگ اور خطرناک غالب ہو۔ اور وہ ولی نفرت کے ساتھ اس
بات سے کراہت کریں کہ اسکے تابعان میں اور اسکا پتا بزرگ قرار دیں اور انسانی
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر لیٹا نوع
انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہرہ یعنی بھائی ہے۔ اور ایک

۱۵۱

۲۸۰

گاہوں کے شریف مسلمانوں کی تحسین چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت
 اُنکے گھر میں کی گئی تالیف کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاتھوں کی نجات
 اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی
 گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر لگاؤں کے نبرد ارادوں نے اُسکو جوتے بھی لئے
 ہیں اور اُسکی مل اور دایاں اُردنیاں ہمیشہ سے ایسے ہی خسر کام میں مشغول
 رہی ہیں اور سب مُردار کھاتے اور گدہ اُٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے
 اور اُسی گاہوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کریگا خدا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی خدا نے ایسا نہیں کیا۔
 کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقٹ ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشتِ گشت
 رذیل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُسکا باپ اور دادا
 اور پڑدادا اور جہانگیر مظلوم ہے تو ہم کس نیچے ہیں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور موشیوں کی طرح اُدنی خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر
 لوگوں سے اُسکی اطاعت کرائی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کریں گے۔
 کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اُس نے خدا تعالیٰ کا تقیم
 قانون اہ سنت یہی ہے کہ وہ صوت اُن لوگوں کو منصب دعوت دینے توت وغیرہ
 مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر ہی چلیں اپنے دکنے

۱۵۲

۲۵۵

باتھوے ہو یا کہ اس کا کہہ نہ نہیں کہہ سکی ہو گا۔ لیکن اگر وہ غم مند ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت
موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے وہ اس گمان کی سی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے
اسی طرح سے انسان بدست گنہگار کو قتل انگاری اور مجز اعتبار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت
سے بگڑ جاتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے
پگڑنٹیل حاصل نہیں ہوتا۔ مونیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر
ظہنی فکر کو سے تو اسے چاہیے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو جیسا کہ اس پر جادوے گا (کیونکہ کمال میں)
ظہنی نہیں ہوتی مگر اس کے غم کا اپنا تصور ہوتا ہے، اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے
انسان سر پر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام بات کا ادب تھا کہ حتیٰ الوسع خود بھی کوئی سوال نہ کرتے۔ اس اگر باہر سے
کوئی نیا آدمی آکر پہنچتا تو اس قدر چاہیے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے صحابہ
بڑے متادب تھے اس لیے کہ ہے کہ اَلطَّرِيقَةُ حَقُّهَا اَدَبٌ۔ جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل
جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی تربت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو بد نظر
رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو۔ ہمیشہ توبہ مستغفار کرتا رہے اور جو مقامات اسے
حاصل ہوتے جاویں ان پر عمل پیرا کرے کہیں ابھی قابل اصلاح ہوں اور کچھ کر کہیں میرا تزکیہ نفس ہو گیا
وہاں ہی دھاڑ بیٹھے۔

مناقی کون ہے یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایقانے حد ضعیفی کرتا یا زبان سے اظہار
ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے گھر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت
میں بد رنگی ہے۔ اگرچہ وہ اس کے احمید میں نہ ہو۔ صحابہ کرام کو اس بد رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ
حضرت ابو ہریرہؓ مدہ سے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے چچا کر کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لیے روتا ہوں کہ مجھ میں منافق
کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی
حالت بدل جاتی معلوم ہوتا ہے کہ جب اُن سے بیٹھا ہوتا ہوں تو وہ حالت ضعیفی رہتی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ یہ حالت
تو میری بھی ہے پھر وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کُل باطن بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم منافق
نہیں ہو۔ انسان کے دل میں آفتیں اور بطن ہر کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ
وہ تو فرقتے تم سے صاف کر دیں۔

توبہ کی کہ صاحب کلام اس نفاق اور بد رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان عورات اور دلیری

پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے نکل اعضا یا بعض میں جیسا کہ آئیں قیوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھانے کے لئے حقیقی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار اعضاء بے شمار ہیر ہریک عضو اس کثرت سے ہے کہ قعدہ کے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور قعدہ کی طرح اس وجہ اعظم کی تہیں بھی ہیں جو صلوہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور شش کا کام دے رہی ہے۔ یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے نقطوں میں عالم عام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت چھڑی دیا لگی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء حرکت پیدا ہو جائیں گے ایک لازمی امر ہو گا۔ اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضا کے ذریعے ظہور میں لاتے گا نہ کسی اور طرح سے۔ پس ہر ایک عام فہم مثال راستی روحانی امر کی چکر چکائی ہے کہ مخلوقات کی ہر ایک جزو خدا قاعدے کے اہاموں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے غلامانہ پیر میں نسا ہو کر رہی ہے خدا کمال وجود کی اطاعت سے اس کے ارادوں کی راہ میں جو ہو رہی ہے اور اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی موت حکومت اور زیر دستی بد نہا ہو۔ بلکہ ہر ایک چیز کو خدا تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیس شش پائی جاتی ہے اور ہر ایک ذرہ ایسا باطریق اس کی طرف جھک رہا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضاء اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے اور اسی وجہ سے قیوم العالمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی ہیں اپنے بنی کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے مگر ایسا نہ ہوتا تو ظلم ظالم کا بالکل بھگتا ہوتا۔

ہر ایک دارانہ اس قیوم کا خواہ وہ کس ہر ہے یا باطنی۔ دینی ہے یا دنیوی دینی

حصہ پنجم

۲۱۲

ضمیمہ برائے احمدیہ

تو اس صفت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ بلکہ ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغتری سمجھتا ہے جیسا کہ یہودیوں کے لئے سمجھتے ہیں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مایہ الاقربا کی پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی شہادت و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی۔ اور اسی کے بغیر کو نہیں دی گئی۔ پس اسے بد نعمت اور بد قسمت قوم! وہ ہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات الہیہ میں۔ جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتی ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نصرت جن پر وحی الہی کی ہر موتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس شہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مایہ الاقربا نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دلوں کو سستا ہے۔ پس اسے مست ایمانو! اور دلیل کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا؟ اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہو گئی؟ وہ نہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الہی پر ہر لگ گئی ہے ویسا ہی اسی مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی ہر لگ گئی ہے۔ اور اب خدا انھوں کو باطن حکم و حکم میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سننا تو ہے مگر بولنا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔ جبکہ وہی بندہ میں اور وہی خدا ہے اور تکمیل الہی کے لئے وہی حاجتیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہ جو دلوں میں سے بھی انہیں اس گندھے لہجہ کا زمانہ

۱۵۵

دن کا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ بنی اسرائیل کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اسی طرح اسی طرح ظہور ہونے کے جس طرح موسیٰ نے قرعوں کے سامنے دکھائیے اور خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ اور میں اُسے دوزخ کا جویری طرف سے ہے۔ اور میں اس کا مخالفت ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے۔

سوائے شیعہ دلائل ائمہ سب یاد رکھو کہ اگر پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ہیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے اپنے ہونے کے وقت دنیا میں ایک ہلکے برپا کر دیا اور شدت گبر اسٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں حملوں اور جہنوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ دکھایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں قہ قہ ہے اس سے ہنسو کہیں جہاں سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چھٹی کی طرح پوشیدہ کوں گا۔ یعنی کسی جوشی یا ہم یا غیب میں کو اس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے جو اس نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا ائمہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ بن فتنوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دین خدا کی طرف کیے جائیں گے اور اکثر سعید دلائل پر دنیا کی بہت فتنہ کی ہو جائیگی یہ غفلت کے پدے ہیں۔ میان سے اٹھائیے جائیں گے اور حقیقی مہوم کا شریعت انہیں پڑ جائیگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

چو قادی خسوی آغلا کرند۔ مسلمانان را مسلمان باز کرند
تدی خسوی سے مراد اس عاجز کا جدید دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو محمد کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے

۱۔ تم لوگوں کی حالت میں خود غفلت نہ کیے کہ پڑا ابھی یہ کہو کہ تکذیبیت مکتب
۲۔ میں قرآن شریف کی پہلی پر یہ نشان ہوں گے۔ منہ

حقیقۃ الہی

۱۰۶

بہارِ بہار

لَدُن سَرَبَتِ کَرِیْم۔ وِرْ کَلَامِ تَوَحِّیْزِے سَرَتِ کَشَعْرِ اَرَادِی
 نصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
 وِخْلے نیست۔ رَبِّ عَلَمَنی مَا هُوَ خَیْرُ عِنْدَک۔ یَعَصَمُکَ اللّٰہُ مِنْ
 دُخْلِ نَہِی۔ اے میرے خاتمہ وہ سکھاتا تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
 الْعَدَاوِیْ سَطُوْ بِکَلِّ مِنْ سَطَا۔ بَرَزَ مَا عِنْدَہُمْ مِنَ السَّارِحِ۔ اِنِّی
 بَہُتُے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھی سب ظہر کر دے
 سَاخَبْرَہٗ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ۔ اَنَّا لَسْتُ عَلٰی الْحَقِّ۔ اِنَّ اللّٰہَ رَوُّفٌ
 رَحِیْمٌ۔ اَنَا النَّاٰلِکُ الْحَدِیْدُ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتِیْکَ بَغْتَہٗ۔
 ہم نے تیرے لئے کوہ کو زبردیا۔ میں فوجوں کے ساتھ آگاہی طور پر آؤں گا۔
 اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اِخْطِیْ وَاُحْصِیْ۔ وَقَالُوْا اِنِّیْ لَمَّا
 فِیْ رَسُوْلِکَ سَاطِحٌ مِّمَّا یُحْذَرُ۔ اِنِّیْ لَمَّا اِنِّیْ لَمَّا اِنِّیْ لَمَّا اِنِّیْ لَمَّا
 هٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ جَاءَ فِی الْاِیْلِ وَاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ صَبْعَہٗ
 فِیْ مَآلِہٖ۔ کہہ خدا وہ عجیب ہے۔ میرے پاس آئیں آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اے اپنی انگلی کی ریشمی
 وَاِشَارَۃً اِنْ وَعَدَ اللّٰہُ اِنِّیْ۔ فَطُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ رَآیَ۔ الْاَمْرَاضِ
 اَمْرَ اِشَارَۃً کہہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریوں

[تفسیر۔ اس دہائی کے ظہری الفاظ یہ سننے دیکھنے میں کفر میں غلطی بھی کہ ظہور صواب بھی یعنی میں وہ چاہتا ہوں
 کہیں کہہ چکا اور کہیں نہیں۔ اور کہیں میرا ارادہ ہے اور کہیں نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔
 جیسے احادیث میں لکھا ہو کہ میں نے کسی کی قبضہ دے کے وقت تردد میں پڑا ہوں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ سے پاک ہے
 اسی طرح یہ دہائی ہے کہ کہیں میرا ارادہ غلط جاتا ہے اور کہیں میرا ارادہ جاتا ہے۔ اس کے یہ سننے ہیں کہ کہیں نہیں
 اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہے اور کہیں وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہے۔ منہ
 اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ]

۱۰۶

۲۳۱

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جانور بخشی کر دے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی۔ کیونکہ بڑا بشت برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انجمن خائن خاں عیسیٰ اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور فشی الہی بخش اکوٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں انکے لئے بھی یہی حق ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں اور مناسبت کے بعد الجبار اور حمد الحق شہر ترسری نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ واریہ کی اصل بڑا ولی ہو۔ اسلئے مناسب ہے کہ غزہ حسین احمد محمد حسین ولی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس ٹھیک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سکھ دشی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے فہم اور آریہوں کے ہندو مت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن محبوب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لفظم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس مضطر کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

۱۵

لے ۱۱۳۰

۳۳۶

يَا جِبَالُ اَوْدِيْنَ مَعَهُ وَالطَّيْرُ اَلَمْ تَكُنْ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَتَمَّ حَيْبِ الْيَقِيْنِ - اَلَمْ تَكُنْ
يَجْعَلْ لِّكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا فِي تَقْدِيْلِهِ : (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲، ۱۲۵)

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آگس سا
نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ جنور نے دعا فرمائی تو زلی کے قوت الہام ہوئے دم کرتے سے
فریحت حاصل ہو گئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِي - بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِي - بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ
الْبَرِّ الْكَرِيْمِ - يَا حَقِيْقَ - يَا حَزِيْزُ - يَا رَفِيْقَ - يَا قَرِيْبَ اَشْفِيْنِي
۱۱ ابدیدہ نمبر ۳ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۰ الگ جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۵ کاپی الہامات صفحہ ۱۲۵

یکم فروری ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ لَا جِدَّ رِیْبَہُ یُوْسَعُ لَوْلَا اَنْ لَّفَسَدَ دُوْنِ -

(۲) اِنِّیْ مَعَ الزَّوْجِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ -

(۱) ابدیدہ نمبر ۳ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۰ الگ جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۵
کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵

یکم فروری ۱۹۰۵ء اَنْتَ مِیْنِ بِمَنْزِلَہِ تَوْحِیْدِیْ وَتَقْوِیْدِیْ - اَنْتَ مِیْنِ
بِمَنْزِلَہِ عَزِیْثِیْ - اَنْتَ مِیْنِ بِمَنْزِلَہِ وَلَدِیْ - اَنْتَ مِیْنِ بِمَنْزِلَہِ لَا یَعْلَمُهَا
الْخَلْقُ - اِنِّیْ مَعَ الزَّوْجِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ - اَنْتَ مِیْنِ وَجِیْہِ

اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ شہباز دہاں کے ساتھ ٹھہر جاؤ اور اس پر غم نہ کرنا۔ تم نے نہیں دیکھا کہ میری عیبت لکھا تو وہ لوگ
کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا ان کی تفریق کا کام نہ رہا۔

۱۱ کاپی الہامات صفحہ ۱۲۵ الگ جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۰ الگ جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۵
کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں اللہ کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں اللہ کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔

ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اسے حفاظت کرنے والا۔ اسے اسباب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔
۱۱ (ترجمہ از رقب) اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جنت لے لو تو میں ضرور کوئلہ کی جگہ بقیعہ یا سفک کی خوشبو آریں۔ (۱۲) میں

مجھ پر مل کے تیرے ساتھ ہو کر تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔
۱۱ (ترجمہ از رقب) اگر تم سے ایسا ہے جیسا کہ میری توجہ اور تفریق تو تم سے جو لوگوں کے ہے۔ تو مجھ سے بڑا بیٹھے
ہے۔ تو مجھ سے اس رتبہ پہنچو کہ کوئلہ نہیں جانتی۔ میں مجھ پر مل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ میں نے تجھے

۱۳۱۱ حبشہ لڑہ
تشریح: حضرت شیخ رحمہ اللہ نے بھائی مرزا غلام قسسام صاحب کی وفات سے ایک سو دو چھپے ایام
میں رد علیہ ص ۳۵۰ تا ۳۵۸ تک رد کیا ہے۔
۱۳۱۲ بحسن قبول دعا بنکر کرچہ زود دعا قبول میکنم (۱۲ کتبوات احمدیہ جلد اول ص ۳۰۷)
۱۳۱۳ بحسن قبول ایام ۳۰ رجبی ۱۳۱۲ ۳۰ رجب اول ۱۳۱۲
۱۳۱۴ لا تقف ما الیس ۱۲ بہ علم ولا تقل لشیء انی فاعل ذلک
قد اترجمہا جس چیز کا تجھ کو علم نہیں ہے تو بھیجے مت پڑھ کر کسی شے کی نسبت یہ نہ کہہ میں اس کو
(۱۲ کتب کتبوات احمدیہ جلد اول ص ۳۰۷ تا ۳۱۰ رد علیہ ایام ۱۳۱۲)
۱۳۱۵ کذبت علیکم الحبیب کذبت علیکم رب العزیز تو عینا یہ اللہ حافظک
انی معک اسمع ولیدی الحسن اللہ بکاف عبداک فبترأی اللہ وسمنا
قالوا وکان عند اللہ وجینہا
ترجمہ: حبیب نے جھوٹ بھائی خنزیر نے جھوٹ بھائی با اہل معاہدہ تھائی کی عتاب تیری ہمارے
تیرے ساتھ ہیں اے میرے بھائی کیا اللہ اپنے بند کے لئے کافی نہیں ہیں اے تھائی نے اس کو
ہی کہتے کیا اس بات سے ہم انہوں نے اس کی نسبت کی تھی اے اہل معاہدہ تھائی کے ترمیم و عیب تھا۔
(۱۲ کتب کتبوات احمدیہ جلد اول ص ۳۱۰ تا ۳۱۲ رد علیہ ایام ۱۳۱۲ مطابق مشہور)
۱۳۱۶ قل لا ملک لکم تحبون اللہ فالیعزونی بحبکم اللہ۔ انی متوفیک
وذا فاعل فی وجاہل الدین اتبعوک فوق الدین کفر وایک
توفیر الویضۃ و قالوا انی لک فذا قل ہوا اللہ فحبیبی بحبیبی من
یشاء من جہاد و ویکلک الایام و تذا اولہا بیک الناس
ترجمہ: انہیں کہہ سکا اگر تم اللہ کے محب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اے تم سے محبت کرو ایام
مجھے پس اس محبت سے تم کو اپنی طرف متوجہ کر دو گا اے تیرے تا اہل معاہدہ کو تیرے منکروں پر قیامت
میں عیب ہو گا انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تھائی محب ہے اپنے بندوں میں
سے جس کا کتاب ہے برکت کر لیتا ہے ایام کو ہم ان میں پھرتے رہتے ہیں۔
(۱۲ کتبوات احمدیہ جلد اول ص ۳۱۲ تا ۳۱۴ رد علیہ ایام ۱۳۱۲ ۱۲ جہان ۱۳۱۲ سے جہان ۱۳۱۲)
۱۳۱۷ وذا فاعل الدین اتبعوک فوق الدین کفر وایک
توفیر الویضۃ و قالوا انی لک فذا قل ہوا اللہ فحبیبی بحبیبی من

وانت فیہم امن است و زمکان محبت سکا ما یجوز خیال
 کہ جن میں تو ہو انکو خدا بکرے۔ یہاں ہی محبت کا گھر ہے۔ ایک زلزلہ آیا
 آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کروئی۔ یوم تالی السماء
 آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا۔ اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اسی دن آسمان سے
 بد خان مبین و تری الاارض یومئذ خامدۃ
 ایک گھلا گھلا دھواں نازل ہوگا۔ اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آئندہ ظاہر ہوگا
 مصفرة اکرمک بعد توہینک یریدون ان لا یتقر
 ہیں بعد اُنکے جو میری طرف سے تیرے عورت ہو گئے تھے تو انکو تیرے حکم کو نہ مانا۔ وہ مانا کہ کونسا جو نیکو کام نہ تمام ہو
 امرک واللہ یأبى الا ان یتتم امرک انی انا الرحمن ساجد
 اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے جھوٹ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر
 لک سہولۃ فی کل امر اریک برکات من کل طرف
 میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دے گا۔
 نزلت الرحمة علی ثلث العین علی الاخریین تری الیک
 میری رحمت تیرے میں حضور پر نازل ہوگی ایک کھیر لہ ڈا اور حضور پر نازل ہوگی ایک کھیر لہ ڈا۔ اور جو ان کے لئے
 انوار لشباب تری نسلاً بغیداً انا نبشرك بغلام عظیم
 تیری طرف سے ہوگا تو اپنی ایک دھڑکی نسل کو دیکھ لیا۔ ہم ایک بڑے لڑکے کی تمہیں شادیاں دیتے ہیں جس کے ساتھ

یہ سب اس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا فوز ہوگا یہ ظاہر ہو کر کہہ دیں پچھلے اس وقت پر انہوں نے خشک
 ہونے کی۔ نہ معلوم کہ خدا اس کے بعد یا کچھ دیر کے بعد نازل آئے گا۔ منہ
 پچھلے میں وہ بڑے نشی جو دنیا میں ظاہر ہوں گے حضور ہے جو پچھلے میں سے تو ان کی جگہ اور طرح طرح کی بڑی
 باریکی کی جائیں اور ان کو ام ٹھکانے جائیں۔ تب بعد اس کے کہ اس کی خوفناک نشی ظاہر ہو گئی تھی
 کہ پہلے ذہن منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ
 یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تری نسلاً بغیداً آج بیا نہیں سال کی ہے۔ منہ

الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء انا نبیشرک بخلام
 جو کاظہر ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں
 نافلہ لك: سبّحك اللہ ورافاك: وعلمك ما لم تعلم
 تیرا پوتا ہوگا نہ نہ ہر ایک جیسے تجھے پال گیا اور تجھ کو سوا نقتل کہ اور معارف تجھے سکھائیں گے کا تجھے علم تھا
 انه کریم قمش امامك وعادی لك من عادی: وقالوا ان هذا
 وہ کریم ہے وہ تیرے ہنگے آگے چلے تیرے دشمنوں کا وہ دشمن تھا اور کہیں گے کہ یہ تو
 الا اختلاق: الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شئ قدير یلقی الروح
 ایک بنادٹ ہے۔ اے معترف کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جیسا کہ بندوں میں سے
 علیٰ من یشاء من عباده: کل بركة من محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جیسا کہ اللہ نے اس کے لئے چاہا ہے کہ ہر نعمت جو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ محمد کے ہاتھ میں آئے گی
 فتبارك من علم وتعلم: خدا کی قیانت اور خدا کی
 پس بیت: کہ وہ جو اس میں سے کچھ نہیں جانتا وہ بت کے لئے ہے جو اس میں سے کچھ نہیں جانتا وہ بت کے لئے ہے
 ہر نے کتنا بڑا کام کیا: انی معك ومع اهلك
 اے خدا کسی کو نہ انت کا کچھ نہیں جانتا کہ میں نے کیا کام کیا میں نے تیرے معبود ہونے کے لئے ثابت کیا ہے
 ومع كل من احبك: تیرے لئے میرا نام چمکا۔
 روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا: فبصرک الیوم حدید
 روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس تیرا نظر تیرے تیرے پر ہے۔

حاشیہ: دس ایسی کوشاں فہمنا میں نے کتنا بڑا کام کیا اس کے معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں
 جس کو یہ ایسا فہمنا میں نے کتنا بڑا کام کیا اس کے معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں
 کیا اس فہمنا میں نے کتنا بڑا کام کیا اس کے معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں

تجلیاتِ شہید

۳۹۷

کہ جب یہ غسول یعنی توبہ کی جو غلا کے نزدیک آسمانی بادشاہت پہنچاتی ہے ششم ہفتہ کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک فیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا اثر ہونا کہ وہ جو مرتد ظاہر ہو گئے تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چل رہا تھا کہ کے قریب بن چکے تھے۔ اب میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چل رہا تھا کہ کے قریب لوگوں نے اپنے سامنے نہ گناہوں کے شرک سے توبہ کی اور ایک جماعت ہندوؤں نے ان گناہوں کو بھی شرتِ اسلام ہوئی۔ چنانچہ گل کے سن ہی ایک ہندو میرے ہاتھ پر شرتِ اسلام ہوا جس کا ہم بعد اقبل نکال دیا۔ اس کے بعد ہندو نے اس ہندو کو ہاتھ دیا تھا کہ ایک دفعہ میری ہندو میں سے مدت چھوٹی گئی جو پہلے ہندو کے بعد میں ہے۔

مقامِ توبہ میں از راہِ حقیر - بدو دانش رسواں ناز کرند
 جیسا ہی خدا تعالیٰ نے اس کی ہمت میں جو ممکن جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین اسلام کے پہلے نے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا قمر انت ساری
 دنیا منک - یعنی اسے ہاند اور اسے صبح! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔
 اس کی ہمت میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہاند قرار دیا اور اپنا نام صبح رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ میں صبح ہاند کا نام صبح سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر وہ میری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام ہاند رکھا اور مجھے صبح کر کے پکڑا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے نکھر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائیگا اور اس کی جگہ سے دنیا بے غیر تھی کہ اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی جگہ دنیا کی ہر ایک طرف میں جلائی گئی۔ اس میں صبح تم جیسی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطحِ آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمین میں بھی ہو گا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اترا اور تیرے لئے میرا نام چکا اور

بعض اعتراضوں کے جواب

۲۱۹

حقیقۃ الہی

اگر چار پائی پر بیٹھے تو بیٹھتے ہی جان کندھ کا غرغرو شروع ہوا۔ اسی غرغرو کی حالت میں آنہوں نے مجھے کہا کہ دیکھا یہ کیا ہے اور پھر لیٹ گئے اور پہلے اس سے مجھے کہیں اس بات کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص غرغرو کے وقت میں بول سکے اور غرغرو کی حالت میں صفائی اور استقامت سے کلام کر سکے۔ بعد اس کے میں اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہوا وہ اس جہان غلانی سے انتقال فرما گئے آناشد و آنا الیہ راجعون۔ اور یہ ہیں سب الہاموں سے پہلا الہام اللہ پہلی پیش گوئی تھی جو خدا نے مجھ پر ظاہر کی دوپہر کے وقت خدا نے مجھے اس کی اطلاع دی کہ ایسا ہونے والا ہے اور غروب کے بعد یہ خبر پوری ہو گئی اور مجھے فخر کی جگہ ہو۔ اور میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزائپرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی رُوح جوش زن ہو وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہو کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اُس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دیکر اُس کی قسم کھا دے مگر میں پھر دوبارہ خدا سے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزائپرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ السلام والطابق اور اسی کو موافق تلہد میں آیا واللہ شہد علی ذلک۔ ۲۲۔ بائیں ماں نشان یہ ہو کہ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر ذمہ دار نہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے منشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو ان کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیالی گذرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور سارا خیال بھل کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا تب اسی وقت غم کی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا الیس اللہ لکھاف عجب دیکھ گیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی چیزیں

۲۱۹

کہتے ہیں۔ کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے۔
 نیز خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے امد قلعے کی زیارت ہوئی اور
 خاں قلعے نے مجھے ایک ہندی کی گٹھی دی۔ کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال
 کر رکھنا جب وہ بیدار ہوئے۔ تو ہندی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی اور ایک
 بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تجھ کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے
 مصلیٰ پر کچھ پڑھ رہے تھے انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا
 ہے امدان کے بچے کا مصلیٰ نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا
 کہ فی الواقع مصلیٰ ان کے بچے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو
 کیا دیکھتے ہیں کہ مصلیٰ صحن میں بٹا ہے۔ یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا
 کہ یہ کشف کی باتیں تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے
 کے لیے خارج میں بھی ان کا وجہ ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جنہد تہم حجرہ
 میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک نہایت وسیع امد
 مصلیٰ مکان ہے اس میں ایک ہنگ بچھا ہوا ہے۔ امد اس پر ایک شخص حاکم
 کی عدت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ٹٹا گیا کہ یہ حکم الحاکمین یعنی رب العالمین
 ہیں امد میں اپنے کپ کر ایسا بھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دانا ہو تا ہونے
 پھر احکام قضا و قدر کے متعلق ٹکے ہیں اور ان پر کسٹھ کرانے کی غرض سے
 ان کے پاس لے چاہوں۔ جب میں پاس گیا۔ تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے
 اپنے پاس ہنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی۔ کہ جیسے ایک بیٹا پر
 باپ سے بھلا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے۔ امد قدرت اس کا دل بھر کرنا اور
 یا شاید فرمایا اسکو رقت آجاتی ہے امد میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا
 کہ حکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں امد کس عبت امد شفقت سے انہوں نے
 مجھے اپنے پاس بٹھا لیا تو اس کے بعد میں نے قضا حکام جو ٹکے تھے۔ دستخط کرانے
 کی غرض سے پیش کیے۔ انہوں نے قلم سرفی کی عدت میں جو پاس پڑی تھی

حقیقۃ الہی

۲۶۷

بعض اعتراضوں کے جواب

۲۵۵

معلوم ہوا کہ خدا نے اُن کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دئے ہیں یہ چار ہزار سال
 جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی تادم ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ کاذب نہیں۔
 نشان ۱۰۶۔ ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی
 پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط
 کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاخیر کے سُرخ کے قلم سے
 اُس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی
 ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دئے اور میرے ہر اس وقت نہایت بوقت
 کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کد مہم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا
 بلا توقع اللہ تعالیٰ نے اُس پر دستخط کر دئے اور اُسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت
 میں عبد اللہ سنودی مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبار ہاتھاکا اُن کے زور و خیر سے سُرخ کے
 قلم سے میرے گرتے صاف کی ڈیڑی پر بھی کرے اور عجیب بات یہ کہ اس سُرخ کے قلم سے گرتے صاف
 قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا ایک غیر آدمی باس باز کو
 نہیں سمجھے گا اور شک کریگا کیونکہ اسکو صرف ایک خوب کا معاملہ محسوس ہوگا مگر میں کا خدا تعالیٰ
 اور کا علم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کرتا۔ اسی طرح منافقت سے ہست کر سکتا ہو۔ خیر میں یہ بلا تھمتہ
 میں عبد اللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبد اللہ جو ایک روایت کا گوہر
 اور بہت اثر ہوا اس نے میری گرتے بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا اور اتنے شک کے پاس بچھا ہے۔
 ۱۷۔ اُنکی مرتبہ زلزلوں سے پہلے بغداد میں میری طرف سے شائع ہونے لگا کہ دنیا میں بڑے بڑے
 زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائیگی۔ پس وہ زلزلے جو سو فرانس کو اور
 قندھار وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں وہ زلزلے آئے جو
 جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی پٹی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا۔
 جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر تباہ ہوئے اور ہزار ہا جانیں تلف ہوئیں اور

۲۶۷

فانہم لا یقبلون الإصلاح۔ فصرنا الوقت فی نعمہم فی حکم اضاعة الوقت
وطمع قبول الحق منهم کقطع العطاء من العسین ورایت انه یحببني و
یرصدني ویرحم علی ویشیر الی ان عکازتہ معی وهو من الناصرین۔
ورایتني فی المنام عین اللہ ویتقنت اننی هو ولم یبق لی ارادة ولا
خطرة ولا عمل من جهة نفسی وصرنا کانا بمنزلہ بل کشیء تابطہ شیء
آخر و اخفاه فی نفسه حتی ما بقی منه اثر ولا رائحة وصار کالمفلو دین۔ و
اعنی بعین اللہ رجوع الظل الی بصرہ و غیوبة فیہ کما یجری مثل هذه الحالات
فی بعض الاوقات علی المحبتین۔ وتفصیل ذلک ان اللہ اذا اراد شیئاً من نظام
الخیر جعلنی من تجلیاتہ الذاتیة بمنزلة مشیتہ وعلمہ وجوارحہ وتوحیدہ
وتفردہ لا تمام مرادہ وتکمیل مواعیدہ کما جرت عادتہ بالابدال والاقطاب
والصدیقین۔ فرایت ان روحہ احاط علی واستوی علی جسمی ولقی فی ضمنی
وجودہ حتی ما بقی منی ذرة وکنت من الغائبین۔ ونظرت الی جسدی
فاذا جوارحی جوارحہ وعین عینہ واذنی اذنیہ ولسانی لسانہ۔ اخذنی
ربی واستوفانی واكد الاستیفاء حتی کنت من الفائزین۔ ووجدت قدرته
وقوته تفور فی نفسی والوہیتہ تتموج فی روحی وضربت حول قلبی
مرادقات المحضرة ودقق نفسی سلطان الجبروت۔ فما بقیت وما بقی
ارادتی ولا منائی۔ وانهدمت عمارة نفسی کلها وتراءت عما مرأت
رب العلمین۔ وانمحت اطلال وجودی وعفت بقایا انانیة وما بقیت
ذرة من هویتی۔ والالوہیة غلبت علی غلبة شدیدة تاممة و

خدا کا سایہ تیرے پر ہو گا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے مختاریاں بر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمایاں سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگوں تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم مت کرمست ہو۔ وغیرہ۔ ان کے ساتھ مکاشفات ہیں جہاں کا تائید کرتے ہیں پناہ ایک کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ جس کشت کو بھی میں براہین میں چاہا چکا ہوں۔ جسکے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات مدحانی میرے اندر ہی ہیں کہ ان سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور چونکہ کشت ہے جو ان مکاشفات اس میں سفر ۵۹۳ ۵۹۵ میں مت سے چپ چکا ہے اسکو بیحد ذہلی میں دیکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا ہونا کوئی مادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں بلکہ میں ایک سوا خدا ہوں۔ طرح ہو گیا ہوں۔

دیکھتے ہندو بہتیرے ہندو جنوں کے آگے اپنی نیاں دیا یا تھ یا پیر کاٹ دیتے ہیں اور بہتیرے
 سماں ہندو اپنے بچے کو گٹھا میں ڈال کر اس کا نام مل پھاڑ دیتے ہیں۔ اسی میں سے بہتیرے
 لیے گندے ہیں کہ مرادنا جگن ناتھ کے پتے کے نیچے کچلے گئے ہیں۔ سو ایسی ہیودہ حرکات
 غیر دین کے ذاتی نہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت کہلا سکتی ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض
 تھا کہ اسٹے کا دے کے لئے اپنی جان ضائع کرنا قانون قدرت کے مخالف ہے۔ پس کاش
 گریہ لوگ پہلے قانون قدرت کی تعریف میں غور کرتے تو اس فاش غلطی میں نہ پڑتے۔ کیا ہم بعض
 نادانوں کی بے ہودہ حرکات کو جن پر خود قانون قدرت کا اعتراض ہے قانون قدرت کا حکم دے
 سکتے ہیں؟ بر گوبھن۔

ابھر پھر لطیف یہ کہ اس بحث میں پڑنے کا بھی تنگ حیا یوں کا حق ہمارا نہیں۔ کیونکہ وہ اس بات
 کے قائل نہیں کہ وہ حقیقت اقنوم ثانی کو جس کا دوسرا نام ان کے نزدیک ابن اللہ ہے۔ پھانسی دی
 گئی تھی وہ یہ کہ اس کی کو ماننا پڑتا ہے کہ ان کا خدا تین دن تک مراد ہا۔ پس جبکہ خدا ہی مراد ہا تو
 اس مراد تک اس دنیا کا انتظام کون کرتا ہوگا؟

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ باتی حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھی اسی کی تعلیم میں کہ بیت
 کوئی بھی زیادت نہیں تھی۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ میں انسان ہوں۔ ہاں جیسا کہ خدا
 کے مقبولوں کو عزت اور قربت اور محبت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے القاب ملتے ہیں۔ اور ہا
 جیسا کہ وہ لوگ خود مشق الہی کی محبت میں محبت اور کمال کے علاوہ کچھ نہ پڑتے ہیں ایسا ہی ہاں
 کا بھی مل تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت
 کمال کو پہنچتی ہے تو عجب کو ایسا ہی مظلوم ہوتا ہے کہ اس کی مدد خدا اس کے محبوب کی مدد ایک ہو
 گئی ہے اور خدا نظری کے مقام میں بلاوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔
 بیسکاس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو مجھ سے اور میں

نوٹ: یہ کتابیں تین جلدوں میں لکھی گئی ہیں۔ پہلی جلد میں شریعت کی بنیادیں اور دوسری جلد میں شریعت کی تطبیق اور تیسری جلد میں شریعت کی اصلاح۔

تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ
ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد
میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف
کرتا ہے۔ تو اُس سے نکلا اور اُس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری
درگاہ میں وجیم ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا
نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ اور
تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے
تیری مجذ کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کریگا۔
تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت
تیرے پاس آؤنگا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملیگا۔ میں تجھے عزت دؤنگا۔
اور تیری حفاظت کرونگا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے
میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ
میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیا
ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہو۔ میں نے
تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف
کرتے ہیں اور تیرے پروردہ بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو
بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اُس کا نور ہے کمال تک پہنچائیگا۔ ہم اُنکے
دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر
ختم ہوگا اُس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں
تو ہے۔ جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا

ایسا ہی جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اسے احمد تیرے نبیوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادری۔ اگر ایمان ثریا میں جوتا تو تو اسکو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادا سے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جان شین بناؤں تو میں نے آدم کو لینے تجھے پیدا کیا ہے۔

اَوَاہِنَ {خدا تیرے امتا تر آیا} خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی رفیع تجھ میں بھونکی۔ تو مدد دیا جائیگا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کیساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنی فرستادہ کو بھیجا تا اپنی دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اسکو غالب کرے۔ اسکو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور حق کیساتھ اُترا اور حق کیساتھ اُتارا گیا۔ اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کیلئے اُسے بھیجا۔ اسے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری زندگی کا رحمت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا مجھ سے چھپ چھپ لیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ دے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے پتھریاں بر منار بلند تر محکم افتاد میں لہنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نکالی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اُسے لوگوں کے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔ وہ قبول نہ۔ اور ان کے ساتھ احکامات ہیں جن کی تائید کرتے ہیں پناہ دیکھ کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ بس کشت کو بھی میں باہر میں چکا ہوں جسکی ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے خد میں کلمات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور چھوٹا کشت ہے پناہ کلمات اس میں سو ۵۶۴ و ۵۶۵ میں منت سے چپ چکا ہے اُسکو بیہوشی میں صاف کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور حق کیا کہی ہوں اور میں اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں دے گا میں ایک سدا خد برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے پتھریاں پر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نہانی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مست ہو۔ وغیرہ۔ ان کے ساتھ مکاشفات ہیں جن کی تائید کرتے ہیں پناہ ایک کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اللہ حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشت کو بھی میں برہن میں چکا ہوں۔ جسک ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات۔ جہاں میرے بند ہیں وہ جن کلمات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں ہیں۔ وہ چھ ایک اللہ کشت ہے جو آئینکات اسلام صفحہ ۵۶۳ و ۵۶۵ میں صفت سے چھپ چکا ہے جسکو بیحد ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ ۱۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اللہ میرا اپنا کوئی مادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں ملا اور میں ایک سدا خدایتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

یہاں شے کی طرح ہے کسی دوسری شے نے اپنی فعل میں دیا لیا ہوا اسے اپنے اندر بالکل
 جتنی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ
 اللہ تعالیٰ کی صرح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے نہیں کر لیا۔
 یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے احشاء اس کے احشاء
 اور میری اسکل اس کی اسکل اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے
 رب نے مجھے پکڑا لیا پکڑا کر میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور
 قوت مجھ میں جوش ملیں اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے نیچے میرے
 دل کے چاروں طرف ٹکائے گئے اور سلطان ہر وقت نے میرے نفس کو میں نکالا۔ سو نہ تو میں
 نہیں رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی۔ میری اپنی صورت گر گئی اور رب العالمین کی جلالت نظر آنے
 لگی اور الوہیت مجھ سے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے ہاتھوں سے تھیں پک۔ اسکی
 طوٹ کھینچا گیا۔ چرخ ہر مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور یہاں تک بن گیا کہ میں میں کوئی میل
 نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں بھلے ٹال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں
 آتی یا اس قطرہ کی طرح جو صیامی جلتے اور وہ یا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپائے اس حالت
 میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا وہ ہو گیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور
 پشوں میں مسوت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب
 احشاء اپنے کام میں لگائے اور اس ذرہ سے اپنے قبضہ میں کر لیا اس سے زیادہ ممکن نہیں۔
 چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرا احشاء
 میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احشاء میں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے
 معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً محو ہو گیا ہوں اب کوئی شے کہ اسے متاع روک کرنے والا
 نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور توفیق اور شرفی اور
 حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام

یہاں شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی فعل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل
مغنی کر دیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ
اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر استولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے نہیں کر لیا۔
یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء
اور میری ہڈیاں اس کی ہڈیاں اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے
رہنے کے لیے مجھے پڑا اور دیا پڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور
قوت مجھ میں جو شے بدلتی ہو اس کی بلویت مجھ میں موجود ہے۔ حضرت حوت کے نیچے میرے
دل کے چاندوں طرف نکلتے گئے اور سلطان بیروت نے میرے نفس کو پس ٹکلا۔ سو نہ تو میں
میں رہا اور نہ میری کوئی تنہائی باقی رہی۔ میری اپنی عبادت کر گئی اور رب العالمین کی عبادت نظر آنے
لگی اور بلویت پڑنے کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے ہاتھوں سے ناخن پانک۔ اسکی
طوت کھینچا گیا۔ پھر میں ہر مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور دیا تل میں گیا کہ میں میں کوئی میل
نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں بدلتی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں
آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دنیا میں جلتے اور دیا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت
میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ بلویت میری رگوں اور
پیشوں میں سوت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب
اعضا اپنے کام میں لگائے اور اس ذرہ کے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔
چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء
میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ افسوس خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سر سے وجود سے
معدوم اعضاء بلویت سے قطعاً محو ہو جاؤں اب کوئی شریک اور متاع روک کر سنے والا
نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور کئی اور شریک اور
حکمت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم ایک نیا نظام

مشا

انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لا کن فیکون۔ تو در منزل لہو بار بار کہی

تو جس بات کا ارادہ کرتا ہو وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے جو کہ تو میری فردگاہی

خدا پر رحمت بہارید پانے، انا امتنا اربعۃ عشر دوا باء

بار بار آتا ہو اسٹیج اب تو خود کیسے کہ تیرے پدمت کی بدش ہوئی یانہ ہم نے چودہ بار پانوں کہ چک کر دیا۔

ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ سہرا انجام جاہل جہنم بود

کیونکہ وہ تانہ دین میں سر سے کڈ گئے تھے۔ جاہل کا انجام جہنم ہے۔

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود + میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

جاہل کا خاتمہ بالغیر کہہ جاتا ہے میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

انی امرت من الرحمن فاتونی۔ انی حمی الرحمن۔ انی لا جد

میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں میں تم میری طرف کہتا ہوں۔ خدا کا چاگاہ ہوں۔ اور مجھے گشتہ

ربیع یوسف لولا ان تقندون۔ الم ترکیف فعل

ربیع کی خوشبو آتی ہے مگر تم یہ نہ کہو کہ شخص بہک رہا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے

ربک با صحاب الفیل۔ الم یجعل کیدہم فی تضلیل

تو نے صحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے کمر کو الٹ کر انہیں پر نہیں ماریا۔

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے منفق نہیں ہوگا۔

انا عفونا عنک۔ لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذ لکم

ہم نے تمہیں معاف کیا۔ خدا نے بدر میں مجھے جو نصرت دی وہی تمہیں نصرت میں پا کر تباہی مدد کی۔

وقالوا ان هذا الاختلاق قل لو کان من عند غیر اللہ

انہ کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کر کہ یہ کارہ بدر ہجرت کے کس ہمارا ہوتا

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

اگر یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

خلیفہ الہدیہ

۵۵

النِّسَاءَ وَالرِّجَالَ ۝۱۱۰ فَجَعَلَنِي مَظْهَرَ الْمَسِيحِ عَيْنِي

و ذہبی ہم کہہ آید میں مرا جانے پھر بھی

معدنوں پر دم کیا ہے میں مجھ کو مسیح

أَبْنِ مَرْيَمَ لَدَفْعِ الضَّرِّ وَابَادَةِ مَوَادِّ الْغَوَايَةِ ۝۱۱۱

مجھ کو کہ تیرے لئے ضرر دہکھری را تیرے فریاد

بنام کا ظہر بنیا تاکہ ضرر دور کرے کے باروں کو تیرے فریاد

وَجَعَلَنِي مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمُقَدَّسِ أَحْمَدًا أَكْرَمَ

و مر مر ظہر نبوی احمد اکرم فرمود

لِقَاضِيَةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عَهْدِ الدِّرَاسَةِ وَالْهُدَايَةِ ۝۱۱۲

نہ مجھ کو خیر کا قاضی و عہد کے عہد دہکھری

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

فَجُثَّتْ فِي الثَّلَتَيْنِ الْمَهْزُودَتَيْنِ الْمُصِيبَتَيْنِ

و تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

و تَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و عطا کرے لوگوں کو غفلت سے تیرے دہکھری

۵۶

خطبہ الہامیہ

لَا فَنَاءَ وَالْإِحْيَاءُ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَّالِ ۚ فَأَمَّا الْجَلَالُ

کلی کہیں و زندہ کر دینے والا پھر وہ گارے کہ ہر کار قادر است مگر جوئے کہ وہاں شدم
خلی کہنے اور زندہ کرنے کی صفت وہی کہی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی کہی ہے جس سے وہ جلال

الَّذِي أُعْطِيتُ فَهُوَ أَشْرُّ لِرُوزْنِي الْعِيسَىٰ مِنْ

پس آن اثر
جو ہم کو دیا گیا ہے وہ میرے اُس روز کا اثر ہے جو عیسوی زندہ ہے اور جو خدا کی

اللَّهُ ذِي الْجَلَالِ ۚ لَا يَبْدَأُ بِهِ شَرُّ الشِّرْكِ الْمَوَاجِ

خدا کے کہ خدا جلال است
مگر جو اُس شریک کی ہی کو ایجاد کر دیا جو

الْمَوْجُودِ فِي عَقَائِدِ أَهْلِ الضَّلَالِ ۚ الْمَشْتَعِلِ بِكَمَالِ

و موجود وہ عقائد گمراہی است
گمراہی کے عقیدہ میں موجود نہ رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑکی میں

الْأَشْتَعَالِ ۚ الَّذِي هُوَ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِي

مشتعل است
ہر چیز سے بڑا ہے جو حالات جانتے والے خدا کی نظر میں ہر ایک کی سے

قَدْ قُلْتَ خَيْرَ مَرَّةٍ إِنِّي مَا أَتَيْتُكَ بِالسَّيِّئِ وَلَا السَّاتِنِ ۚ وَأَخْلَافُهَا بِالْآيَاتِ

پہلے کہتے کہ میں نے تجھے کبھی بد یا گمراہی سے نہیں لایا
میں نے تجھے کبھی بد یا گمراہی سے نہیں لایا اور میں نے تجھے کبھی بد یا گمراہی سے نہیں لایا

وَالْقُوَّةُ الْقَدْسِيَّةُ وَحَسَنُ الْبَيَانِ فِيهِ لَوَالِي مِنَ الْمَلُوكِ وَالْجُودِ وَالْإِيمَانِ ۚ مَنَاقِبُ

و قوت قدسیہ و حسن بیان میں لوائی کے مالکوں و جود و ایمان کے منافع
قوت قدسیہ و حسن بیان میں لوائی کے مالکوں و جود و ایمان کے منافع

برہن صحیحہ حنیفہ

۸۱

میرے دعوت کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الہی کیا تو ایسے
انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو اس حق قوم میں پھوٹ ڈالتا
ہے۔ یہ علماء کے مسلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو بکے معلوم ہے وہ
نہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور حقیقت میرے اور میرے خدا
کے درمیان ایسے ہر ایک لازم میں جن کو دنیا نہیں جانتی۔ مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے
جو قابل بیان نہیں۔ اس میں نہانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں پس یہی معنی ہیں اس
دی ہستی کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تفسیر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا کرب کمال اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بعض
مخلوق کے لئے انکی طرف توجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ
دعوتوں میں دتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ
کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یعنی بعض خطیایں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اسحق
احضوت علی ہذا غیرہ علم کی طرف اس خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب خطیوں
کو ایک حکمران منصب پر ہو کر ٹھہر کر دے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں
سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھا دے گا۔

پھر انہی شیعوں کے پاس سے میں بلالین احمدیہ میں اور بھی ایسا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ نُحِوتَ وَقَالُوا لَا تَنْحِلِنَ مَنَاسَ۔ اَمْرٌ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِیعُ
مَلْتَعَمُو۔ سَیْهَزَمُ الْجَمْعُ وَیَقُولُونَ الدَّیْر۔ دَانِ یُرَوُّ اَنَّهُ یَعْرِضُوا وَیَقُولُوا
مَعْرِ مَسْمُی۔ قُلُوبُ کُنْزِ قَمْعِیَوْنَ اَطْلُ فَاتْلَعُوْنِیْ یَحْبِبُ کَرَامَہُ۔ وَاَعْلَمُوا
فَتَا اَللّٰہُ یَحْیِیْ اَلْمَیْتِیْنَ بَعْدَ مَوْتِہَا۔ وَمَنْ کَانَ اِلَہُ کَانَ اِلَہُ لَہُ۔ قُلْ اَنْ
اَلْقَرِیْۃَ فَعَلِقَ اَجْرًا مَشْہِدِیْنِ۔ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مَوْلٰی وَیَحْیِیْ خَرِیْۃَ
کَوْلَتَاکَ بَیْدِیْ۔ اَکَانَ لَنَا مَسْجِدًا۔ قُلْ هُوَ اِلَہُ جَمِیْعٍ۔ لَا یُسْخَلُ

۱۲

اسلامی قربانی

۱۳

ظاہر ہے کہ بچہ انجیل فی سماء انجیلا شد سے کے طہر ہے۔ اور صلاحت میں سے
ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود
علیہ السلام نے ایک موعودہ پہلی حالت پہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ وحدت میں۔ اور اللہ تعالیٰ سے
ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
پس جن لوگوں کو میرا وہ رتھ جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت
میں کھنکھاتا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ نلیٹ خائف مقام
دہ جنت ومن دہ نہما جنت پٹا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں بیاں
اللہ تعالیٰ نے دے دے کو دو جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی
تعریف درمیانی تقررات ہیں۔ بچنے اون میں پٹے ہو گئے۔ لوگو اور مرجان ہو گئے
سراٹے ہو گئے درخرو وغیرہ اظہار میں فرماتے ہیں کہ اون دو جنتوں سے ذریعہ دو
جنت اور بھی ہیں بچنے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی
اسی دلی زندگی میں ہی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حلقہ اعلیٰ خلو
فی الاخوتہ اعلیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی، صاحب ہر بانی فرما کر کھول کر کہیں کہ
اُن کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پہ اون جوابوں
اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور جو نے والے ہیں
ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ شاد کے گرد کسی
مسلمان بادشاہ کی پہلی صاڑہ رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

کشتہ فر

تقریر الایمان

کیا جانتے تھے کہ میں مریم کا ہاتھ لے کر آیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی پہلے میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر قتل پنا نام مریم دیکھا اور میرے چکر افتراء کے طور پر یہ الہام پنا نا کہ پہلے زمانہ کی مریم کا طبع مجھ میں بھی جیسی کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفر ۵۵۶ ہجری میں اس صوفیہ میں یہ لکھ دیا گیا کہ میں مریم پر جیسی کی گواہی دے دوں گا اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ فساد کا قائل نہیں۔ ایک اور دینی حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہین اس حجت کی ثابت کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کہوں کہ جس صوفی مسیح اہل مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سوچو کہ خدا جاننا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے سیرے صفحہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے وہ بھی ایک صفت مروتیت میں میں نے پردہ مل پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔

پھر جب سیرہ دہریس گزر گئے تو جیسا کہ باہر احمدیہ کے صفحہ چہارم صفر ۱۴۹۹ میں ذکر ہے مریم کی طرح جیسی کی روح مجھ میں نکل گئی اور استعداد کے رنگ میں مجھے عالمہ ظہور آیا گیا اور اس کی اہمیت کے بعد ہوس جیسے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر بنا میں احمدیہ کے صفحہ چہارم صفر ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے جیسی بتایا گیا پس اس سے میں میں مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس پر ترغیب کی مجھے خبر نہ دی۔

خدا کو کتب اس حدی کی وہی جو اس دراز پر مشکل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھ کو کہ جس قدر قریب پر اطلاع نہ ہو گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی حقیقت براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تاہم یہ سادگی اور عدم بناوٹ پر فہم گواہ ہو۔ وہ کیا لکھتا ہوں کہ میں نے تو محض یہی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دروازہ نہیں ہلکا کہ خود امتحان مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہی

کشتہ ندر

۵۱

تقریباً ۱۰۰

تقاضا تھا کہ براہِ راست میری جگہ میں نہ گئے۔ کرمِ باریک
 وہ اُنرا مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس روحی مسیح جو ہونے میں
 کوئی نئی بات نہیں یہ وہی روحی مسیح براہِ راست میری بار بار تصریح کیا گیا ہے۔ اُنکا ایک
 الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی ساتر یا اشتہار میں
 شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ بعد بالکل کو میں نے شاید خدا اور میری یادداشت
 کے الہامات میں موجود ہیں۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے میری کتاب دینا
 اور پھر نئے روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ فالجامعۃ الخاصۃ بالخ
 النخلۃ قالت یا لیتنی مت قبل هذا و کنت نسیا منیا۔ یعنی پھر میری کوئی
 اس عاجز سے ہے۔ درودِ تہنہ مجھ کی طرف لے آئی تھی جو ہم اس امر جاہل اور
 یہ مجھ ظلم سے واسطہ تھا۔ میں نے اس کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 کالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب میں نے کہا کالیاں میں اس کی پھر پھر پھر پھر
 نام و نشان باقی نہ رہتا ہے اس شوق کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں ہوا ہوں کی طرف
 یہ ہیئت مجھ کی پڑا اور وہ اس وجہ سے کہ برداشت نہ کی کہ مجھے ہر ایک جگہ ہوا تھا
 فکرا چاہا۔ تب اس وقت جبکہ اہلِ حق ناگھو کا شور و طوفان تھا میرے دل پر گزرا۔ اس
 و جگہ خدا تعالیٰ نے فقرہ شکیں پھر یا ہو اور اسکے متعلق میری الہام تھی جس کا فقرہ شکیں
 قرآن۔ حاکم ابوی امر و سنو و ما کانت اُمّی یسیر۔ اور میرے ساتھ الہام
 بار میں اُمّیہ کے صفحہ ۵۱ میں موجود ہے۔ اُمّیہ یسیر۔ لیکن جتنا کہ ایک
 آیت لکھا ہے۔ قد خنت قنا و کاف امر اُمّیہ یسیر۔ لیکن جتنا کہ ایک
 دیکھو کہ میں اُمّیہ صفحہ ۵۱ سطر ۱۰۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ میں نے یہ کیا کیا
 اور قلیلِ نظریں کام دکھایا جو راستی سے قدر ہے۔ تیرا آپ اُمّیہ کی بل آئی ہے۔
 نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد ہے کہ میں نے اس الہام پر ایک نیا شعر یہ ملا ہے۔

وہاں پہنچ

۱۳۱

مجھے معلوم ہوئی تھی کہ وہ ہے کہ جس کا اللہ لا یشعور یا بقوید حسی یا بطور دانا یا بقتضہ حق . اللہ
 وہی اللہ ہے . یعنی خدا تعالیٰ جس کی یاد ہی کو جو کسی قوم کے مثال حال ہے تصویریں کیا جب تک کہ
 قوم میں باتوں کو پہنے سے کہے جو اس کے دل میں ہیں . جس خدا نے اس قوم کو جو اس کے علم
 میں ہے اختیار سے مخلوق رکھا . انہوں نے کہ بعض تمدن کہتے ہیں کہ الہام آپ بایا ہے جس کے
 جواب میں کیا کہیں کہ کیا کہیں . اسے بدست بدگوار کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے
 اور پھر اس کے دست پر رہے . خدا جھوٹوں کو ہٹا کر کہے گا . اور وہ جو اپنے دل سے
 باتیں بتاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہٹا کر کہے گا جس کے کہیں کہیں دلیلی
 کہ کے خدا پر پتہ نہیں باندھا . دستہ ہند کے لئے بھی یہ مقرب ہیں . وہ جھوٹے مغربوں کے لئے بھی
 وقت مقرب رکھے گئے ہیں . جب وہ وقت آئیں گے تو خدا تعالیٰ دکھا دیگا کہ کس نے شوق سے باتیں کہیں
 کہ کس نے شوق سے اللہ کی تعریف کی . خدا کی باتوں کو خدائی نشانوں سے تم شہادت کرو گے
 کہ ان پر شہاد نہیں رہے گی اور نہ ان میں رہے گا . خدا ہمیشہ اپنے میں کمال رکھتا ہے وہ
 آپ بھی مکہ کی گاہ حق کے ساتھ ہے جو وہی ہے اس سے کہتے اندیشی اور پرہیز گاری کا ہونا
 کو اختیار کرتے ہیں ۔

اے لوگو! خدا سے ڈرو . اللہ حقیقت اس سے بے صلح کرو . وہ کچھ ملامت کا ہمار
 ہیں تو ۔ خدا جانتے کہ ہر ایک مخلوق تم سے کہہ چکا ہے . خدا میں نے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ۔
 خدا میں نے انتہا عجیب عقلیں ہیں . خدا میں نے انتہا عظیم علم ہے . وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو
 ایک دم میں خشک کر سکتا ہے ۔ وہی ہے جو ہلکا بلاؤں کو ایک ہی اذی سے اپنے ہاتھ سے
 اٹھا کر دھیرے سے دھیرے کر اس کی عجیب قدرتیں اس کی پرکھتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے
 ہیں ۔ اور وہی ہے خالق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اللہ ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں ۔ وہ اس کے
 آسمان سے پگھلتے ہیں اور اس قطرے کی طرح اس سے ہوتا جتنا ہے صاف ہو جاتے ہیں ۔ اور
 محبت و عشق اور وفا کی سہولت سے چلیں کہ اس کی طرف پہنچتے ہیں تب وہ سمیٹوں میں

۱۱۵

لے الحمد: ۱۲

توضیح مرام

۹۴

کام کا سربراہ

اقل یہ کہ جب دیکھیں شخص کے دھوکے نے غلطی کیا ہے جس کی غلطی کو
 اور غلطی نہ ہوئی نہ جانیت کے تقاضا سے جس میں غلطی کے عمل کو کچھ دخل نہیں اور غلطی
 بنا کر ہوتا ہے تو اس پر کسی غلطی ہونے کی حالت میں جس پر دل تو کاسلہ ڈال دیتا
 ہے تب دیکھیں شخص کی غلطی میں غلطی نہ ہوئی نہ جانیت پر غلطی کرتا ہے یہ
 ایسا ہی جس اس کو مل جاتے ہیں۔

پھر دوسرا کام بھی مل گا یہ ہے کہ جب بندہ کی محبت غلطی سے کی محبت
 کے لیے جتنا آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی ہر یاد حرکت کی وجہ سے جس پر دل مل گیا
 ایک حرکت پیدا ہو کر محبت صادق کے دل پر وہ خود یا پڑتا ہے جتنے اس کو دیکھیں
 محبت صادق کے دل پر چکر لگ گیا کسی تصویر جس پر دل کی اس میں پیدا ہوا ہوتا ہے
 جیسے کہ کبھی یا تو اگر کسی کا کام دیتی ہے وہ دیکھ کر کہ ایسا ہے کہ ہم کے اندر
 دیکھتا ہے۔ ایک سر اس کا جس پر دل کے تو میں غرق ہوتا ہے وہ دوسرے ہم کے
 دل کے اندر داخل ہوتا ہے جس کو دوسرے تعظیم میں مدح و تحسین کا اس کی
 تصویر کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا کام بھی مل گا یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کا حکم
 ہو تو ہوا کی طرح ہوج میں اگر اس کام کو دل کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے یا نہ
 کہہ سکتا ہے میں باخبر ہوں جو کہ اس کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ وہی ہے جو کہ
 دیکھتا ہے میں تمہیں ہی دیکھتا کہ زبان کو ایسا ہی الفاظ کی طوطی بنا جاتا ہے۔

اس جگہ میں ان لوگوں کا دیکھیں کہ تاہم ہوتا ہیں جو کہ شکوک و شبہات
 میں مبتلا ہیں جو اولیاء اللہ انہیں جادو کے ایلات اور مکارشات کو دیکھ کر لوگوں کی
 نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہمیں خود دل میں پامور خود یہ کہتے ہیں
 خود دوسرے لوگوں پر بھی کسی بھی عمل جاتے ہیں۔ مگر بعض خاصوں اور غلطی دوسرے کے

بدکاروں کو بھی یہی خواہش آجاتی ہیں۔ اور بعض پرسلے درجہ کے بد معاشر اور شریر آدمی اپنے اپنے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر سر وہ سچے نکلتے ہیں پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں وہ اپنے بد عمل آدمی بھی شریک ہیں جو بد عمل ہیں اور بد معاشرہ ہیں چھٹے چھٹے اور شریعہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی ہوگی اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ وہ حقیقت یہ سوال جس قدر ہی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جب رسولی نور کا چھیا الیہوائی حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی قاصد اور قاصر اندر نہ رہے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں۔ بلکہ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ تجسید میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی قاصد صورت جو کفر حق کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جو انی بدکاری میں ہی گلدی ہے کسی کی خواب و بیداری ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی صورت کسی ایسی بات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسرفا شستا ہیر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ بھی نکلتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہوتا چاہیے تھا کیونکہ جبریل علیہ السلام کی طرح جو اس کا بیٹا کو ارشاد ہے تمام معبود عالم پر حسب استعداد ان کی مثال بنا ہے پھر کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تارک ہو کم سے کم ایک اندہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سے ادنیٰ سرشت میں ہے۔ اس صورت میں توحید تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مہمان پر بھی کسی قدر کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔ کیونکہ مہمان بھی ان کو تمام انسان جملہ دین چنے بعض حالات میں جو چاہے خلیفہ طوع کے انقلاط کے جیسے بی نور کے ہے۔ پھر پڑھتے ہیں تو کہہ کہ ان کی باطنی آنکھوں پر اس نور کی روشنی پڑتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے تصرفات غیبیہ کو کہہ دیکھنے لگتی ہے مگر وہی خواہش ایسا مکاشفات

۲۸۰

درجہ کے معصوم ہیں مگر مسلمانوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بھی گناہ نہیں کرنا ان اپنے تئیں یا کسی اور کو خدا کے برابر ٹھہراوے۔ غرض یہ طریق مختلف فرقوں کے لیے ہرگز حقیقی نشا کا معیار نہیں ہو سکتا جو بیشپ صاحب نے اختیار کیا ہے۔ ہاں یہ طریق نہایت عمدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علی اور اخلاقی اور تقدسی اور برکاتی اور تائیدی اور ایمانی اور عقلی اور فاضلہ خیر اور فنی معاشرت و فیروہ وجوہ فضائل میں باہم موازنہ اور مقابلہ کیا جائے۔ یعنی دکھلایا جائے کہ ان تمام امور میں کس کی فضیلت اور فوقیت نہایت ہے اور کس کی ثابت نہیں۔ کیونکہ جب ہم کلام کلی کے طور پر تمام طرق فضیلت کو مد نظر رکھ کر ایک نبی کے وجوہ فضائل بیان کریں گے تو ہم پر یہ طریق بھی گھلا ہوگا کہ اسی تقریب پر ہم اس نبی کی پاک باطنی اور تقدس اور طہارت اور معصومیت کے وجوہ بھی جس قدر چارے پائی ہوں بیان کر دیں۔ اور چونکہ اس قسم کا بیان صرف ایک جزوی بیان نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں اور شاخوں پر مشتمل ہے اس لیے ہر ایک کے لیے آسانی ہوگی کہ اس تمام مجموعہ کو زیر نظر رکھ کر اس حقیقت تک پہنچ جائیں کہ ان دونوں نبیوں میں سے وہ حقیقت افضل اور اعلیٰ شان کس نبی کو حاصل ہے اور گو ہر ایک شخص فضائل کو بھی اپنے مذاق پر ہی قرار دیتا ہے مگر چونکہ یہ انسانی فضائل کا ایک کافی مجموعہ ہوگا اس لیے اس طریق سے افضل اور اعلیٰ کے جانچنے میں وہ شکست نہیں پڑے گی جو صرف معصومیت کی بحث میں ہوتی ہے بلکہ ہر ایک مذاق کے انسان کے لیے اس مقابلہ اور موازنہ کے وقت ضرور ایک ایسا قدر مشترک حاصل ہو جائے گا جس سے بہت صاف اور سلی طریقہ پر نتیجہ نکل آئے گا کہ ان تمام فضائل میں سے فضائل کثیرہ کا مالک اور جامع کون ہے۔ پس اگر ہماری بحثیں محض خدا کے لیے ہیں تو ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیے جس میں کوئی اشتباہ اور کہرت نہ ہو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ معصومیت کی بحث میں پہلے قدم میں ہی یہ سوال پیش آئے گا کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رو سے جو شخص حوریت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے تو پھر اس صورت میں معصومیت کیا باقی رہی اور اگر گو کہ ہمارے نزدیک ایسا دعویٰ گناہ نہ کفر کی بات ہے تو پھر اسی الجھن میں آپ پڑ گئے جس سے بچنا چاہیے تھا کیونکہ جیسا آپ کے نزدیک حضرت مسیح کے لیے خطا کا دعویٰ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے ایسا ہی ایک شاکست مت والے کے نزدیک ہاں بہن سے بھی زنا کرنا گناہ کی بات نہیں ہے اور اگر یہ صاحبوں کے نزدیک ہر ایک ذرہ کو اپنے وجود کا آپ ہی خدا جاننا اور اپنی پیدری بیوی کو باوجود اپنی موجودگی کے کسی دوسرے سے ہم بستر کر دینا کچھ بھی گناہ کی بات نہیں اور ساتھ دھما والوں کے نزدیک راجہ رام چند اور کرشن کو اوتار جاننا اور پریشور ناتا اور پتھروں کے آگے سجدہ کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں اور ایک گبر کے نزدیک آگ کی پوجا کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں۔ اور ایک فرقہ یہودیوں کے مذہب موافق غیر قوموں کے مال کو چوری کرنا اور ان کو نقصان پہنچا دینا کچھ گناہ کی بات نہیں اور بجز مسلمانوں کے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

تفہیم گلواریہ

۲۲۳

اسلام ہے؟ اور اگر یہ سوال ہو کہ جیب کہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں لٹا ہوا ہو گا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تہجدی تاویل کی کچھ ضرورت نہیں۔ واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنی کو حل دینے میں یعنی یہ حدیث ایک ایسی قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افضل سے دکھلا دیں گے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں اپنی تحریریں اور تبدیل اور انواع و اقسام کی عبادت اندازیوں سے جو نہایت جرئت اور جیسا کہ دعویٰ سے ہونے لگی اس قدر دخل دینے اور اس قدر اپنی طرف سے تعزیرات کرینگے کہ ترجموں کو عذاباً بگاڑینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پس یہ تو نبوت کا دعویٰ ہی تھا۔ اب خدائی کے دعوے کی بھی تشریح کیجئے اور وہ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ایسا اور صنعت اور خدائی کے کاموں کی کثرت معلوم کرنے میں اور اس دیکھنے میں کہ اہمیت کے ہر ایک کام اور صنعت کی نقل و آثار میں اس قدر حریف ہو گئے کہ گویا وہ خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں؟ وہ چاروں گے کہ مثلاً کسی طرح بارش

۴ ہدایت کی حکمت اور عہدیت کے جمل اور صفات ہدایت کی وضاحت کو ملحوظ رکھ کر دیکھو کہ اب عہدیت کے ساتھ جیسا کہ صنعت کی طرف بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ہے اور اس کے گروہوں کو بڑے بڑے مانع ہیں جو دیکھتے ہیں کہ وہ بعد کے بعد پریشان کر خدا کے پیلوں میں اپنی امانیت کو کسی فعل اور اثر سے ظاہر کرنا بھی دشواری ہے۔ اور دجال کے لحاظ سے ہماری وہ مراد نہیں ہے جو اصل کے لوگوں کو مار لیتے ہیں۔ اس کو ایسا شخص سمجھتے ہیں جس سے وہ غلامی کرینگے کیونکہ ہم سے نزدیک بن جائے گا کوئی ہو اس سے وہی کیسے پہچان کرنا ہے۔ ہر ایک مخلوق سے کچھ ہماری چاہیئے۔ اور اس کے خیالات سب باطل ہیں اور دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام حق میں قرین کوئی اور دھرم کے رنگ میں خدا سے پیدا ہیں۔ اور اس لحاظ میں کوئی اور خطرناک مضمون نہیں ہے بلکہ یہ فقط معرفت کے لحاظ یا دھرم کے لحاظ سے مترادف ہے۔ منقول

۱۴۷

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ ولی اللہ ہے۔
 چوری اللہ فی حل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیل کے حلق میں (دیکھو براہین احمدیہ
 ص ۵۰۵) پھر اسی کتاب میں اس مکار کے قریب ہی یہ ولی اللہ ہے محمد رسول اللہ
 والذین معہ اشداً علی الکفار وجہاً بینہم (اس ولی الہی میں میرا نام رکھا گیا
 اور رسول بھی۔ پھر یہ ولی اللہ ہے محمد ص ۵۰۵ براہین میں ص ۵۰۵ دنیا میں ایک نیر
 آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
 اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہوا پڑا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں مانتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی
 مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ ولی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
 معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئوں کے دور واز سے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں ہند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میرے صدیق
 کی کھلی ہے یعنی تثنائی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

لے الاحزاب : ۵۱

میرے مخالف حضرت غیبی مہرج کی نسبت کہتی کہ وہ ہمارے بنی علی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا
دنیا کی آئی کے۔ اور خود غیبی اس نے اُنکے آنے پر بھی وہی احترام دیا گا جو محمد پر کیا جاتا ہے یعنی
بلکہ خاتم النبیین کی طرح خیریت لوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
جو وہ حیثیت خاتم النبیین تھے مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقطہ سے پتا ہے جانا کوئی احترام کی بات
نہیں آتی اس سے ہر خیریت ٹوٹتا ہے۔ کیونکہ میری بار انا جہاں ہوں کہ میں بموجب آیت و ہر خیر
مستند تھا کہ مستند معجز ہندی وہی بنی خاتم النبیین ہوں۔ اور خدا نے آج سے میں پر اس
پیکر میں سمجھتا ہوں کہ میرا نام محمد اور احمد لکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہود قرار دیا
ہے۔ پس اس ہود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے
کئی تلافی نہیں آیا۔ کیونکہ میں اپنے اصل سے حتمہ نہیں ہوتا۔ اور میری طرف سے محمد ہوں
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس ہود سے خاتم النبیین کی میری نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد
کی ہی ہود پر ہے۔ یعنی میری ہود صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ نہ کہ محمد کی۔ یعنی جب کہ میری ہندی ہود
پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ہندی رنگ میں تمام کائنات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے
انجیز قابلیت میں منکس ہیں تو میری ہود کو نہ الگ انسان ہوا جس سے علیحدہ ہونے پر نہایت کادوای کیا۔
بہر حال مجھے قبول نہیں کرتے تو میں کہہ دو کہ ہندی موجود خلق اور خلق میں ہم رنگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا اس کے کما جناب کے اسم سے مطابق ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور
احمد ہو گا اس کے اہلیت میں سے ہو گا۔ اور جس حدیث میں ہے کہ محمدی سے ہو گا۔ یعنی
اس کے بہت کافروں سے کہ وہ دعایت کے دوسرے اس کی نبی میں سے ہو گا اور اس کی روح کا
روح ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان
کیا۔ یہی رنگ کہ بعض کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس ہود کو اپنا ہندی بیان فرماتا چاہتے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کایشوہا بفرماتا۔ اور ہندی

چونکہ یہ بات میرے سامنے ہوئی تھی اس لیے میں نے ایک دلدی ہماری شریف خانہ میں اس وقت کہ
 بنو ناصر میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خطاب میں بھی فرمایا کہ
 ملائکہ مٹا اہل البیت علی عرش بہ الحسنى میرو نام سلسلی دیکھا یعنی وہ مسلم۔ اور
 مسلم کہیں صالح کہ جتنے ہیں یعنی تعداد ہے کہ وہ صالح ہرے آتھر ہو گی۔ ایک آتھر یعنی جو اللہ علی بن
 اور اللہ کہہ کہ گی۔ دوسری یہ ہیں کہ جو بیرونی خلعت کے دھو کر پامال کر کے اور اسلام کی حکمت

نقہ

۵۰۲

حقیقۃ اللہ

شخص کے نام میں جیسا کہ قرآن شریف میں ہاسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اور آخری میں
 مِنْهُمْ لَتَنَالُنَّكَ بِهٖمْ لَحْمٌ مِّنْهُمْ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ایک
 فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت
 میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم و تربیت
 پاویں۔ پس اسکی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہو گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بروز ہو گا اس لئے جسکے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہیں
 اور جن میں اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔
 وہ اپنے رنگ میں ادا کر چکے۔ پھر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی
 نسبت ایک پیش گوئی ہے وہ نہ کوئی وجہ نہیں کہ پہلے لوگوں کا نام اصحاب رسول یا فقہ کا
 جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا و آخرین من الامة
 بلکہ یہ فرمایا و آخرین منهم۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم ہر اصحاب رضی اللہ عنہم
 کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو
 کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھپیس برس پہلے
 میرا نام براہین احمدیہ میں مختصراً ادا فرمایا رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اُوْزِرْ فَرِيْلًا اَمْ كَلَّ بِرُكَّةً
 مِنْ مَّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَارَكْ مِنْ عِلْمٍ وَتَعْلَمُ اَوَّلُ الْوَكُوْلِيْنَ
 کہ جس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لو کان الايمان معلقا بالاثار بالناسخ و
 من فارسی اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی آدمی
 کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا حوالہ

لے الجملة :۴

اہمیت اور اسے جیسا کہ آیت و نسخہ میں مذکور ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت
 بیان ہے کہ اس کے ساتھ ذکر کیا گیا جو صحابہ میں سے ظہرانے گئے۔ لیکن اس جگہ اس
 مورد پر مذکور تصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کی زندگی سے وہ ایک صحابہ شہید
 اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے گئے۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ
 مطلوب ہے کہ مورد ہمدرد حکم نفی وجہ دکار کھتا ہے اس لئے اس کی ہمدردی نبوت اور رسالت
 سے ہر قیمت پر نہیں ہوتی پس آیت میں اس کا ایک وجہ منفی کی طرح بیچنے دیا اور اس کے عوض میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت انا انصیکم ان لا یغفر الذنوب الا لی
 ایک ہمدردی جو عبادہ و عبادت کے زمانہ میں کہ ظہور میں آئے گا یعنی دینی برکات کے چھٹے
 پہلو میں گئے اور بکثرت دنیا میں چلے آئے اسلام چاہیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری احوال
 کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور ہمدردی اولاد کی پیشگوئی کی گئی اور خدا نے مجھے پرشرف
 بخشا ہے کہ میں ہر شے میں بھی ہوں اور فاطمی بھی ساتھ دونوں دونوں سے حق رہتا ہوں لیکن
 میں خود ممانعت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو ہمدردی نسبت ہے۔ اب اس تمام تقریر سے
 مطلب یہ ہے کہ باہل مخالفت میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول
 ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طوع سے جو وہ خیال کرتے ہیں
 نہ نی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طوع سے ابھی چلتے
 پہلو کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پرشرف تک یہ الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت
 لگاتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے ہمدردی ضرورت ہے نبی اور رسول بنایا ہو اور
 اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر ہمدردی صحت میں۔ میرا شخص
 وہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد بن احمد احمد
 محمد پس نبوت اور رسالت کسی کو جس کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہے۔
 یہی علیہ الصلوٰۃ والسلام

حاکم دینیر اعلیٰ احمد از قادیان

۵۰ زمرہ ۱۹

۲۱۳

میرے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا
 دنیا میں آئی ہے۔ اور جو نبی وہاں سے آئے ان کے آگے ہمیں وہی احترام دینا چاہیے۔ یہ کہنا تھا کہ عیسیٰ
 کے خاتم النبیین کی ہر نسبت کوٹ جائے گی۔ مگر یہ کہتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 جو حقیقت ختم النبیین تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کے بعد جاننا کہی بات
 نہیں اور نہ اس سے ہر حقیقت ڈرتا ہے۔ کیونکہ اس کا جواہر ہونا کہیں بموجب آیت و خبر
 مشہور تھا۔ بلکہ وہی نبی خاتم النبیین ہی تھا۔ اور یہاں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ سے میں پرسنا
 اپنے برائی احمد میں میرا نام لگا اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہد قرآن دیا
 ہے۔ پس اس بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے
 کوئی نزاع نہیں آیا۔ کیونکہ میں اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوں۔ اور میری عمر بھی ان کی عمر سے کم ہے
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس بعد سے خاتم النبیین کی ہر نسبت کوٹ جائے گی۔ کیونکہ میری عمر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے
 تک ہی محدود رہی۔ یعنی میرا حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ نہ کہ کوئی۔ میں جس کے بعد آیا
 ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بعد میں تک میں تمام کائنات کی نبوت میری عمر کے بعد
 آئینہ کلیت میں منکس ہیں تو میرا کوئی نام انسان ہوا جس نے علیہ السلام پر نبوت کا دعویٰ کیا۔
 بعد کے قبول نہیں کرتے تو میں کہہ دوں کہ ہمدانی موجود خلق اور خلق میں ہم تک ان حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاؤ اس کا کیا جواب کے اسم سے مطالبہ ہوگا۔ میں اس کا نام بھی محمد اور
 احمد ہو گا۔ اس کے اہمیت میں سے ہو گا۔ اور میں عرض کرتا ہوں کہ میری عمر کے بعد
 آئے اس بات کا ارف ہے کہ وہ نہایت کمزور ہے اس کا نام بھی ہے محمد اور اس کی روح کا
 وہاں ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں
 کیا۔ یہی تک کہ وہی کے نام ایک کر دینے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس روح کو اپنا بعد بیان فرماتا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا یثوبابہذا۔ اللہ ہند

سچا ہے۔ یہ بات میرا ہوا کہ میری عمر سے نہایت کمزور ایک وادی ہادی شریعت خاموشی سے کہہ
 بنو خاتم النبیین سے تھے۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی کہ وہ صاحب نبی کے فرمایا کہ
 سلامی حنا اهل البيت علیٰ حسن و علیہ السلام یہ وہ نام ہیں جو وہی وہی ہے۔ اور
 سلم خاتم النبیین کہتے ہیں۔ یعنی وہی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا۔ ایک تصدیق وہی ہے
 اور نہ کہ وہ کہی۔ یہی ہے کہ وہی نبی کے بعد آیا۔ یہی ہے کہ وہی نبی کے بعد آیا۔ یہی ہے کہ وہی نبی کے بعد آیا۔

لے البصحة : ۴

ایک قلمی کار از اسطر 8، محمد صالحی خراسانی جلد 18، ص 212 از مراد اسلامی

جہ جلد 216

کشتوف

۴۱

تقریرت الایمان

فہم چہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب
ماہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اُنہیں اس کے سب فوائد میں سے آخری نور ہوں۔
بہت سے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کوئے مکہ میں مثلاً
قرآن شریف میں بظاہر نظر نہ ملنے والی روکھات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور
دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنت نامی کچھ کھول دیا ہے یہ جو کہ نہ لگے کہ سنت اور
حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سوڈیہ سوڈیہ جس کے بعد بھی لگتی ہو سنت کا قرآن شریف کا
ہی جو تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خداوند رسول کی ذمہ داری
کا فرض صحت دوا کر رہے تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو نذر یہ اپنے
قول کے اپنے فہم سے اطلاق دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کر دینی کہ ہر ایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت سے
عملی کارروائی سے مشکلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ حل کرنا حدیث
پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے ذہن سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک
حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے
یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں دوسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کہ یہ حدیث
اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور یہ
بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہیں جو لوگوں کو اوپر قرآن

کا الہ حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نہ دیتے ہیں۔ ہیں ان کی اسطورت کہ قرآن میں بدل
سنت کے۔ جو ان کے ہم خدا تعالیٰ کے بنات خدا فرمایا انصوت انکے بعد میں ہیں۔

۴۲

حقیقۃ الہی

۵۲۱

نثر

اس کے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے بدگمان اٹھاؤں اور کافر اور طغویٰ اعداء تبار کہلاؤں اور حدائق میں کھینچا جاؤں۔ سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زمینه تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صوف عیسیٰ ابن مریم کتنا سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی یہ و زری طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیتا اور میری نسبت جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو جو خدا نے میری پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب ذکر اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ مگر پھر خدا نے کہ صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب کے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا وہ مسیح وقت میں مسیح اُس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خطہ کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی پینتویں صدی میں پھر خدا نے امداد فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہو جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھنے فنا کر نیوالا اور پردیش کر نیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہو پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ابن دونوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن نہیں ہیں ہوں

سروکار نہیں کیا کوئی، خود کام یہ اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اگر اس زمانہ کا بڑا مفسر تیرا
 رسول پہلے عرب میں پیدا کیا جاتا تو ابو جہل سے جہالت میں کم رہتا لہذا اگر اس زمانہ کا مرتد
 پشاور رسول برائی کے وقت کو پاتا تو سید کذاب کی طرح آپ کے غلامی نہ کرتا ۴ دوستو! بہا
 تم نے خود کو حق کا کامل ہر زمانہ ہے وہاں انھوں کے منکرین کو تمہارے منکرین کا کامل ہر روز
 اتے ہوئے تمہیں کو کسی بات نہ دیتی ہے۔ اور پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم
 کی مدد مشق کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے: **هو الذي بعث في الانبياء
 رسولا يتلو عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة
 وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين** ۵۔ و آخرین منهم لهما
 يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا
 ہے کہ جس طرح نبی کریم کو تمہیں دینی تھے وہاں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور
 قوم میں بھی آپ کو نبوت بھیجے گا جو بھی ایک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن چونکہ
 تقویٰ قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں
 لایا جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق قرآن کریم میں صاف فرمادیا ہے
 کہ انھیں زندہ نہ کرے گا۔ وہ اس صورت میں پھر ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم کی
 پشت ثل کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے
 پھر بعد لیا ہو اور جو حسن اوصاف اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہو اور جو آپ کی
 تبار میں مقصد کے محل گیا ہو کہ میں آپ کی ایک نغمہ تصویر بن جاوے تو باریب ایسے
 شخص کا دنیا میں نہ خود نبی کریم کا دنیا میں آپ کے بعد چونکہ مشابہت کامل کی وجہ سے یہ
 نبی کریم میں کوئی دینی باقی نہیں رہی تھی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم
 رکھتے ہیں جیسا کہ خود نبی کریم نے فرمایا ہے کہ ہمارا وجود حق و جبروت ایک ہے اور یہی اللہ ہے
 ص ۱۷۱ ۱۷۲ حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر
 میں دفن کیا جاوے گا جس سے میرا کلمہ نکلے گا اور میں اس موعود نبی کریم سے الگ
 نہ آؤں گا۔ یہی ہے جو ہرگز نہیں ہوگا میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا نہ شامت ہوں

مستقل اور حقیقی نبوتوں کا وہ دائرہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دائرہ کھولا گیا پس اب جو ظلی نبی ہو گا وہ نبوت کی ہر کوئی شے سے جدا نہیں کیونکہ اس کی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ تمہاری نبوت کا ظل ہے۔ یہ کہ مستقل نبوت اور جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا برہمنی نبوت گنہگار قسم کی نبوت ہے، محض ایک نفس کا دھوکہ ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لئے، فردی ہے چنانچہ ان نبی کریم صلی علیہ وسلم کی ابتداء میں استعداد فرق ہوا جسے کہ من و شمع تو من شدی کے دہجہ کو پہلے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی علیہ وسلم کے جیسے مکاتبات کو کھس کے رنگ میں اپنے خاص اثر یا پائیدار مٹی کی ان دونوں میں قرب و تباہی کا کیا کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم کی نبوت کی جادہ بھی اس پر چھائی جائیگی تب ہمارے ظلی نبی کھائے گا پس جب ظل کا یہ تھا فلان ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ نادان جو مسیح موعود کی ظلی نبوت کو ایک گنہگار قسم کی نبوت سمجھا یا اس کے معنی ناقص نبوت کے لئے ہے وہ جو ظلی میں آئے وہ اپنے اسوہ کی فکر کرے کیونکہ اس لئے نبوت کی شان ہے ملکیت ہے جو تمام نبوتوں کی سرکار ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعود کی نبوت پر شک کر گئے ہیں اور کہیں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں کیونکہ تمہارے دیکھتا ہوں کہ آپ حضرت صلی علیہ وسلم کے برعکس ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا یہ بہت بند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام مکاتبات رکھے ہمارے جو نبی کریم صلی علیہ وسلم میں رکھے گئے مگر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو اگر نبوت ملی جب اس نے نبوت عظمیٰ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کے لئے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں بٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور استعداد آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پہلو کر دیا گیا۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مسیح کے لئے ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریم کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا۔ مگر وہ مسیح کے لئے ضروری نہ تھا کہ ان کی خطاب تب دیا جاتا جب وہ حضرت صلی علیہ وسلم کے تمام کمالات سے ہر استعداد لینے اور ہر نبی تو یہی کہوں گا کہ موسیٰ کے لئے بھی یہ ضروری نہ تھا

تفصیل

جلد ۱۲

۱۵۸

متر من کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک میں فرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں جیسی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی آئے تو اس کا کلمہ بناؤ ادا ان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے لکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سر تاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندھا جاتے ہیں ہر ایک کا طبع وہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعودؑ کے آگے نہایت بڑا فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ کے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہذا مسیح موعودؑ کے آگے سے نوذبا سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ داخل نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے اور فرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور اس کے ساتھ کہ ہم بغرض محال بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کہنے لگے کہ ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ کسی موعودؑ نبی کریم سے کوئی ملکی چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود قائل ہے صاس و جوسی و جود کا نیز من خلاق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما سنی اللہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ دوبارہ خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منهم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ہے جو مبعوث اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نے کلمہ کی ضرورت نہیں لائی مگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ قدر دردا

چھٹا اعتراض ہے کہ کلام الفرقا بین احد من رسلہ کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورت بقرہ کے پہلے آیت میں حق کی شان میں

نزل المسیح

۱۸۳

منہ

على زعم شائعه توفي ابتر
بہاولپور کی حالت میں فوت ہوئے جس کے شہر کو کابل

له مثلنا ولد الى يوم يُخشع
جس کے بیٹے کی ولادت ہوئی جس کے دن کو

فاتي ثبوت بعد ذلك يُخضر
آئی ثبوت کے بعد اس کے پھل

غصا القمر ان المشرق ان تنكر
غصا القمر ان المشرق ان تنكر

كذلك لي قول على الكل يهز
کذلك لی قول علی کل

عجبت فاني ظلم بدار ينور
عجبت فاني ظلم بدار ينور

فما فيه في وجهي يلوح ويزهر
فما فيه في وجهي يلوح ويزهر

ومن طينه المعصوم طين مطر
ومن طينه المعصوم طين مطر

وليس لنسب ذو صلاح معير
ولیس لنسب ذو صلاح معیر

له حسب فهو الذی المحقر
له حسب فهو الذی المحقر

اس میں ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کیڑا اور حقیر ہے۔

اتزعم ان رسولنا سيبد الوري
اتزعم ان رسولنا سيبد الوري

فلا والذي خلق السماء لاجله
فلا والذي خلق السماء لاجله

وانا ورثنا مثل ولي متاعه
وانا ورثنا مثل ولي متاعه

له خصف القمر المنير وان لي
له خصف القمر المنير وان لي

وكان كلام معجز آية له
وكان كلام معجز آية له

اذا القوم قالوا يدعي الوحي عامدا
اذا القوم قالوا يدعي الوحي عامدا

واكني لظلي ان يخالف اصله
واكني لظلي ان يخالف اصله

والن لذن ونسب كاصلي اطيعه
والن لذن ونسب كاصلي اطيعه

كفى العبد تقوى القلب عند حبيبنا
كفى العبد تقوى القلب عند حبيبنا

ولكن قضى رب السما لائمة
ولكن قضى رب السما لائمة

ومن كان ذالنسب كريم ولم يكن
ومن كان ذالنسب كريم ولم يكن

اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے

۹۹۱

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء "بافضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے وفد میں رکھے جائیں گے ایک جو اٹلی اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقباس مکتوب نمبر ۱۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مودرہ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشیخہ الاذان جلد ۹ نمبر ۹ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدس کو دیا ہوا کہ جلد علی اگر کتاب ہے کہ باہر ایک ہندو کو کتاب ہے اور دُعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدس اسے کہتے ہیں کہ بے تدبیر ہے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں ان میں وہ یہی جبر کر لایا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے فہم میں جبر میں جبر کر رہا ہے کہ کسی طرح دنیاوی باتوں سے نجات ہو۔" (مکتوب سروری جہاد محمد صاحب مندرجہ تشیخہ الاذان جلد ۹ نمبر ۹ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۴)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کے نماز کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التبیات کے لئے بیٹھا تو ہاتھ التبیات کے ہی دعا پڑھنے لگا گیا صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَعَلِیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ اَخَذَ اَیْدِیْکَ عَلَیْہِمْ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں تو معلوم ہوا کہ اللہ ہے۔ (ادبیت منشئ محمد الہی صاحب واصل باقی فرمیں۔ رجسٹرہ آیات صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴ رجسٹرہ آیات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۷)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمال نعمانی نے یہاں کیا کہ۔
"ایک دور مغرب کی نماز پڑھیں گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سہم پھیر گیا تو آپ نے ہایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التبیات پڑھتا تھا اللہ میری زبان پر جاری ہوا کہ۔"

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ
(الحکم جلد ۲۹ نمبر ۱۹ مودرہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

۱۰ (نوٹ از مرقب) یہ مکتوب حضرت مرقب نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال مدد ہے آگے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدس کو دیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ پھر جب نام بنام فرست چکا تھا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)
۱۱ (ترجمہ از مرقب) اللہ تعالیٰ محمد صلوٰۃ علیہ وسلم اور محمد علیہ وسلم کی بکڑی دعا میں یہ نوٹ جاری ہوا ہے۔

خاکہ عرض کرتا ہے کہ کچھ تھل کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت خلص تھی۔ ان میں سے تین ہوت خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم منشی دولت علی صاحب مرحوم اور منشی غلام احمد صاحب۔ اقل بال ذکر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور ثانی بال ذکر خلافت ثانیہ میں فوت ہوئے اور مؤخر الذکر ابھی تک زندہ ہیں۔ اشد قحط نہیں تاج سلامت کے۔ اور ہر طرح حافظہ نامور ہو۔ آئین بنیز خاکہ عرض کر رہے کہ مکرم منشی غلام احمد صاحب کے اس انعام کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مل گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے خرچ کر دی۔ دوسرے یہ کہ میں بھی اس طرح کی خدمت موعود نہیں تھا تو زید و فرخت کہ کے یہ یہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ میں نہیں کہیں خود اپنی طرف سے زید و فرخت کہ یا بھول۔ بلکہ حضرت صاحب ہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چند جمع کر کے رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی بدوڑے خاں صاحب کا انعام بھی وہ منہ پر کس خدمت میں منشی غلام احمد صاحب سے چھ ماہ تا ماضی رہے کہ اس خدمت کے وقت کی اطلاع کچھ کیوں نہیں دی۔ یہ غلط ہے کہ جس طرح ہر دور کس وہ جاناں (روزمی) اسے لکھا۔ سند کے برگزیدہ مسیح و حجہ پر خدا کا لکھا کہ مدد اور لکھا کہ سلام ہو کہ تیرا شکر کیا شکر ہے۔ اور اسے لکھی مسیح کے صلہ کی شواہم پر خدا کی لکھا کہ لکھا کہ میں ہوں کہ تم نے اپنے ہمدرد خاص و دوفا کو کس خوبصورت اور جلیں قادی کے ساتھ نبھایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم منشی غلام احمد صاحب کچھ تھلوی نے مذکورہ تحریر کے بیان کیا کہ وہ نال میں جیسے قادیان جانا تا اس کو میں شہر تاتھا جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہر کہ حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی روزی علم شخص تھا قادیان آیا۔ بارہ فرور اس کے ساتھ تھے۔ وہ ماکر و غیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ مرثعات کا شوق کرتا تھا ایک مرتبہ اس کو تنہائی میں میرے پاس اس کو میں آگیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائی کہ مرزا صاحب کا رولی تصانیف میں ہیں کہ ان میں کوئی فصیح بیخ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ مرزا صاحب کچھ ملار سے دے کر لکھتے ہونگے۔ اور وہ وقت مات کا ہی ہو سکتا ہے۔ لکھنات کو کچھ آئی اچھے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا کہ

الْمُتَوَكِّلِينَ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِهِمْ - نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي - يَا أَحْمَدُ يَجْعَلُ أَسْمَكَ
وَلَا يَجْعَلُ اسْمِي - كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ عَرِيبٌ أَوْ قَارِبٌ سَبِيلِي - وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ
الْبَصِيحِينَ يَقِينِينَ - أَتَاخُذُكَ وَالْقَيْدُ عَلَيْكَ مَجْبُتٌ وَتَقِي - خُذْ وَالْتَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ
يَا أَبَاكَ الْفَارِسَ - وَبَشِيرَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهْمُ قَدَرٌ مِثْلِي عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
تُغَيِّرُ خَلْقَ اللَّهِ وَلَا تَسْتَعْمِدُ مِنَ النَّاسِ وَالْخُفْضُ جَنَاحُكَ لِلْمُسْلِمِينَ -
أَسْتَأْذِنُكَ الصَّلَاةَ وَمَا أَذْرَاكَ مَا أَمْنُكَ الصَّلَاةُ تَزِي أَمِينُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الذَّمِّ
يَسْأَلُونَ عَلَيْكَ رَبَّنَا إِنَّا سَيَحْنَانُ مَكَارِيهَا يَتَاوَنُ لِلْإِيمَانِ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُمْنَا
مَعَ الْغَائِبِينَ - هَذَا نَفَا عَجِيبٌ وَأَجْرُكَ قَرِيبٌ - وَتَعْلَقُ جُنْدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَنْتَ مِثْقَلُ يَمِينٍ يَسْأَلُونَكَ تَعْلِيْدِي وَتَقْوِيْدِي نَحْنُ أَنْ لَعَانَ وَكُفَرَتْ بَيْنَ النَّاسِ بَوْرِكَ
يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا نِيكَ - أَنْتَ رَجِيْنِي فِي حَضْرَتِي - اخُذْتُكَ
يَتَقِينُ وَأَنْتَ مِثْقَلُ يَسْأَلُونَكَ لَا يَمْلِكُهَا الْخَلْقُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُخْلِكَ حَتَّى يَسْأَلُوا لِيْكَ

فیصل کردے اور ٹوسب فیصلہ کرنے والوں سے جتنی دعا اور تحفہ یہ لوگ ڈالتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے
میں نے تیسرا ہم جن کی ہر دعا خوشی سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر وفادار ہیں
ہیں۔ اتنے تمنا تیرا ہم پر کیا ہو جائے گا اور میرا ہم پر کیا نہیں ہو گا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کر گویا تو ایک غریب آدمی
بلکہ ایک دیہات ہے اور صالح اور راستہ باز لوگوں میں سے ہو چکی ہے اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ تو
کو پڑو۔ توحید کو پڑو اسے قارس کے پڑو! اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سننا کہ ان کا قدم
خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تو گردانی نہ کر اور لوگوں کے لئے سے نہ نک
اور الامت امتیہ کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ جو صفحہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا ہانت
ہے کہ کیا ہیں صفحہ میں رہنے والے۔ تو دیکھ لاکر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ تیرے پر درود
بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے مٹھا! ہم نے ایک مٹا دی کہنے والے کی آواز سننی جو ایمان کی طرف
جھکے۔ اے ہمارے نبی! ہم ایمان لائے ہیں ہمیں بھی گواہوں میں تھ۔ تیرے ہی شان عجیب ہے اور تیرا
جو قریب ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تو تجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید
اور تفرید پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دلیب میں مشہور کیا جائے گا۔ اے اسے اسے
برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیسرا ہی حق تھا۔ تو تیسری درگاہ میں وجہ ہے۔ میں نے تجھے
اپنے لئے چاہا۔ تو تجھ سے ہزاروں ٹوسب کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں جانتی اور مٹھا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک

حضرت امیر المومنین علیه السلام اندر حضرت الغزیری و قساکا معجزان اثر

اور تیرے لیے کا بڑا ہزار سیکڑ ہے
 کہ میں نے حضرت مسیح پر جو عیا سلسلہ
 راسخ کے قدمیہ مدعاہ انہوں
 کے لئے کیا وہ دلاہ کہہ لیا ہو
 کر وہ دے کہ سات تو کہیں آستانہ
 پر تھکتا۔ اور میں چمکتا پر اپنے
 دیکھ وہ دیکھ دیکھ کر جاتا ہوا
 منہ علیٰ علیہ علیہ علیہ علیہ
 المسیح الموعود

آج ایک عظیم روایت کی قطب
 جلیوں میں سرگراں ہے۔ اجڑا
 رعایت کے چکر عاقبت سے
 ہے۔ جمہور رحمان نے اپنے کرم
 ہند میں سکھائے جاری فرمایا ہے
 احباب سندھ میں ذیل واقعہ
 کو جب عام اسلوب کی مدد سے
 شرم کی شہید اس وقت سید
 حضرت امیر عثمان علیہ السلام
 اچانک بغیر وارفتہ کہہ دئے کیا
 سچائی کا

یہ شہر شاہ محمد زید صاحب
 محمد اسلمی کسبیر صاحب کا مکان ہے
 ۱۳۴۱ھ کو غزوہ کے بعد چار سو
 بیست میں تھے۔ وہاں کا اکثر درجن
 کی قلعہ میں نہ کر سکا۔ حالت ہلکے

خیال منصفین میں پیدا ہو سکتا تھا۔
 کہ نہ کہ خود پادشاہی چاہت جیسا کہ
 یہ خیال پیش کیا گیا ہے جس سے
 میں نے غور کی گئی کہ ایسے کاموں
 میں اتنے بڑے کاموں میں جو کچھ
 اور تھا کہ

خدا اقبال کے فضل سے ہم
بزدل نہیں ہیں

ہوتی ہاں تو ہنسکے بیٹے کی
 پستل میں ہم لوگ دھبہ
 پتوں اگرچہ پلے کر کن
 ہن کا ایک رات حد ہو رہے
 ہل تھکتے تھے۔ تھے چہ
 حق۔ یہاں تو ان کی بھی خفیت
 تیار ہوئی تھی۔ پیشاب و عمل
 ہو گیا تھا۔ چپکلی کا شدت حق ہر
 ن سکیے سکھ چکی آتی تھی۔
 اس قلعہ خود پر پرانگندہ ہو چکے
 پیشاب کے اتناں کے بعد
 چلا کر گروہ شد یہ خود پر پڑا
 ہوا تھا۔
 شام میں تھا۔ اور۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو
دیکھا ہے۔ یہ وہی ہے جس کی
پہچان ہو چکی ہے۔
میں نے کہا کہ میں نے اس کو
دیکھا ہے۔ یہ وہی ہے جس کی
پہچان ہو چکی ہے۔

تو یہ حالت ہو گئی کہ چنانچہ وہ
 گھنٹہ سے دو گھنٹہ سہ گھنٹہ
 تھوڑے جگہ بہت ہو گئے۔ سرت کا
 پسینہ لگ آ گیا۔ تین پور سے ملہ پر
 سادہ ہو گئی۔ دل کہ وہ مران میں
 غنیمت سے رہ گئی۔ چاند کے ایک
 پرہ اور کمرہ میں سو رہا تھا۔ اور
 ہر گھر میں یہ بھی تھا کہ وہیں تک
 ہر گھر میں تھا۔ اور کمرہ میں یہ
 ستر تھا۔ یہاں سے ستر کا
 چل گئے۔ اب سے وہ
 ستر کا چل گئے۔ اب سے وہ
 ستر کا چل گئے۔ اب سے وہ

[illegible]

بعض نمبر

۲۲۹

وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوچ یا انکی پیشگوئیوں میں تین کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب لہذا دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افتراء کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت گفتہ کو وجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افتراء کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مسلمانوں کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں بچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں یا بعض انتقاد کے لائق ہیں اور وہ اسی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیسوونگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ حیدر الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پادے۔ میرا سلام اس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت حدیث صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام قوموں کی نسبت قرآن شریف میں

۷

استحسان ہے اور وہ نہیں آداتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جہلی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جہلی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ قبول کی تعلیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے۔ اور پھر وہاں وہ ستاروں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی۔ سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا جو لوگ ظلم سے توار اٹھاتے ہیں وہ توار ہی سے قتل کئے جائیں۔ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے توار اٹھانے والوں کو توار ہی سے خاموش کیا اور اسم محمد جو منکر جلال اللہ شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کی تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمد کا جہل ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چہروں اور ڈانگوں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گزر گئے جو جھوٹے طور پر محمدی کہلاتے تھے اور لوگ ان کو خود غرض سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکا کھا کر محمدی جلال کے ظاہر کرنے کے جہاد سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جہلی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جہلی ظاہر ہو چکا۔ سوچ کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب جہاد کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے

یہ نہایت عمدہ ہے کہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاد میں بیت اللہ کو بھگوانا چاہیے جس کی خدمت میں اللہ تعالیٰ نے طیف بنی پناہ دی رکھتا ہیں کہ ہر ایک ایذا کے وقت منجانب سے نہ دیکھتا اور اس بار میں رہا ہے۔ کیسے پائے میں جو سید میں میگنم کہ میرا سود منہ۔ منہ

لہ وہ احمد کے رنگ میں چوکرش ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظہر کرنے کا وقت ہے۔
 یعنی جہاں طہ کی خدات کے ایام میں اللہ اخلاقی کمالات ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیل موٹی بھی تھے اور ٹیل عینی بھی۔ موٹی جہاں رنگ میں آیا
 تھا اور جہاں اور ہٹی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا مگر عینی جہاں رنگ میں آیا تھا
 اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گئی اللہ علی زندگی
 میں یہ دونوں نمونے جہاں اور جہاں کے ظاہر کر دیئے اور پھر جاؤ کہ آپ کے بعد آپ کی
 فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر
 کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جہاں نمونہ دکھانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو
 مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مطلوبیت کے لئے یہی طبع قرین مصلحت تھا
 پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام
 پر جبر کرے اس لئے خدا نے جہاں رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا
 یعنی جہاں رنگ دکھانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو
 پیدا کیا جو عینی کا اوتار اور احمدی رنگ میں چوکر جہاں اخلاق کو ظاہر کرنے والا
 ہے اور خدا نے ہمیں اس عینی احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب
 وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حق اور جہاں دکھلاؤ۔ چاہیے کہ تم میں خدا کی
 مخلوق کے لئے عام مہمدی ہو اور کوئی چغل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو
 تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو
 اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کا لہو
 پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب عالمین یعنی تمام دنیا کا
 ہانے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں پہنچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی
 اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتے

هُوَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ يَنْقُ

نبی کریم ﷺ سے
 واپس آ کر نبی کریم ﷺ سے

وَيَبِّئُهُ كُنُوسَهُ مِمَّنْ عِلْمٍ وَتَعْلَمُ دَوَائِلَهُ أَشَارَ

نہت اُستاد و شاگرد است
بہت اُستاد و شاگرد کی نہت ہے ۔

سُبْحَانَهُ فِي قَوْلِهِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا فَلَاحُوا

نہ قول کہ دُعا میں نہ تو یہ دعا ہے اور نہ ہی دعا میں نہ تو یہ دعا ہے
نہ قول کہ دُعا میں نہ تو یہ دعا ہے اور نہ ہی دعا میں نہ تو یہ دعا ہے

بِهِمْ فَفَكِّرْ فِي قَوْلِهِ آخِرِينَ۔ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ

پس ملاحظہ فرمائیے
پس انھوں نے مظلوموں کو -

فَيُفِيضُ هَذَا الرَّسُولَ فَاتِّمَعَهُ وَالْعَمَلُ وَبَجَدَبَ

فیلین ہیں رسول کہیں خجند آمد	د آں کا کال گردانید	و
آئی رسول کہیں کا فیل نالہ فرمایا	اسے دس کو کالی بنایا	اور اس

إِلَى لُطْفِهِ وَجُودِهِ حَتَّى صَارَ وَجُودِي وَجُودَهُ

بھٹ دھندل کر مایوس ہو کر بکشتہ کا ایک دھندل دھندل ہو گیا۔

فَمَنْ دَخَلَ فِي جَمَاعَتِي دَخَلَ فِي صَحَابَةِ

پس آنگاه جماعت می داخل شد

پس در جو

فی الحقیقت در محله

در حقیقت میرے

في الجمعة : ١٩

۲۵۹

سَيِّدِي عَزَّوَالَجَلَّالُ الْمُرْسَلِينَ - وَهَذَا هُوَ مَعْنَى الْخَيْرِ بَيْنَهُمَا

آیت میں غیر المرسلین داخل شد ہیں معنی امت مرتقا اثری نہیں رہا
یہاں المرسلین کے غیر میں داخل ہوا۔ اور یہاں سے آخری آیت کے لفظ کے

كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَدَبِّرِينَ - وَمَنْ فَتَقَ بَيْنِي وَ

بیتانگہ پر اندیشہ کنندہ کو پوشیدہ نیست و آنکہ وہ سے وہ مصطفیٰ
بجہوں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور خدا کے میں

بَيْنَ الْمُصْطَفَىٰ بِمَا عَرَفَنِي وَمَا رَأَىٰ دُونَ

تفرق سے کند مراد وہ دعوت و نشانہ امت۔ وہاں سے
تفرق میں ہے جس کے ہیں دیکھتے ہیں یہاں ہے۔ اس کے ایک

نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذْ مَخَرَجَنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ دنیا
جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدُّنْيَا وَمَنْ هِيَ الْأَيَّامُ يَوْخُلِقُ كَأَدَمَ مَرَّحًا

وہاں سے زمانہ یوں دیکھتے ہیں کہ آدم حضرت آدم کے مروج پیدا کئے گئے
اور زمانہ کے دنوں کے مروج کے

مَا خُلِقَ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الدَّوَابِّ

پھر زمین کے ہرگز حشرات
اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کرب کے کربوں سے

وَكُلِّ صُنْفٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْأَنْعَامِ مَوْلَا خَلْقٍ

دوحوش و درندہ پیدا آئندہ
اور چارپائے اور درندہ سے پیدا ہو گئے اور جن وقت

غلبہ الہامیہ

۲۷۱

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

منہم عشق خود اگر رسول کریم نہ آخر میں خود
کا معلوم مکتوب پر اگر رسول کریم آخر میں خود

فِي الْأَخْيَرِينَ لَمَّا كَانِ فِي الْأَوَّلِينَ - فَلَا يُدْرِكُنَّ

نہایت پہنچیں کہ نہ اول میں موجود ہو نہ
دہریوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے ہیں جو کچھ

تَسْلِيْمًا مِمَّا ذُكِّرْنَا لَهُ فَإِنَّهُمْ لَا يَمْنَعُونَ - وَ

تسلیم الہی ذکر کر دیا گیا ہے وہ اپنے حکم سے باز نہیں آتے
پہلے ذکر کیا کہ تسلیم سے پہلے نہیں وہ مکرر کہنے سے باز نہیں آتے

مَنْ أَلْكَرَ مِنْ أَنْ يَبْعَثَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کہ جس سے پہلے کہہ کر کہ بعثت نبی علیہ السلام
جس سے پہلے کہہ کر کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

يَتَخَلَّقُ بِالْأَلْفِ السَّادِسِ كَتَخَلَّقَهُ بِالْأَلْفِ

با ہزار عشق تعلق دارد پہنچیں کہ با ہزار عشق
پہنچے ہزار سے عشق رکتی ہے جیسا کہ با ہزار عشق سے

الْخَامِسِ فَقَدْ أَلْكَرَ الْحَقُّ وَلَعَنَ الْفَرِيقَانِ وَمَا

حق مانت اور چھوڑا دیت پر فرق و لعن فرق زد
حق مانتوں میں ہیں کہ حق کا وہ فرق فرق کا انکار کی

مِنَ الظَّالِمِينَ - بَلِ الْحَقُّ أَنْ رَوْحَانِيَّتَهُ عَلَيْهِ

ظالموں پر بل حق اس کے روحانیت پر ہے
ظالموں پر بل حق اس کے روحانیت پر ہے

بَلِ الْحَقُّ أَنْ رَوْحَانِيَّتَهُ عَلَيْهِ

بل حق اس کے روحانیت پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی روحانیت

۲۷۲

غلبہ الہامیہ

السَّلَامُ كَانَ فِي آخِرِ الْأَلْفِ السَّادِسِ أَعْنَى فِي

یعنی

آخر ہزار ششم
چھ ہزار کے آخر میں

هَذِهِ الْأَيَّامِ أَشَدُّ وَأَقْوَى وَأَكْمَلُ مِنْ تِلْكَ

میں قیام نسبت بہ ان سالوں کے اقویٰ و اشد بہت
یہ دنوں میں بہت تھیں سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

الْأَعْوَامِ بَلْ كَالْبَدْرِ الثَّامِرِ لِذَلِكَ لَا فَخْتَابَ

بلکہ اتنے بد کال است
بلکہ جو دھوس بات کے چاند کی طرح ہے۔ وہ میں نے

لِيَ الْحُسَامِ وَلَا لِي حِزْبٍ مِّنْ مُّحَارِبِينَ - وَ

و
بشیر
توید
و گدہ مذم آسمان
وہ لڑنے والے گدہ کے مقابل نہیں

لَأَجَلَ ذَٰلِكَ اخْتَارَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِبَعْثِ الْمُسْلِمِينَ

بجہت ہیں حق امت
ہی نے خدا تعالیٰ نے
کہ خداوند سبحان تعالیٰ
برائے بعثت مسیح موعود
مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الْمَوْعُودِ عِدَّةٌ مِّنَ الْأَيَّامِ كَعِدَّةِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ مِنْ

شمار حدیث
شمار حدیث
فائدہ شمار شب بدر
صدیقوں کے شمار کو
رسول کریم کی بعثت کے بعد کی باتوں

هَجْرَةِ سَيِّدِنَا خَيْرُ الْكَائِنَاتِ لِتَدُلَّ تِلْكَ الْعِدَّةُ

ہجرت رسول کریم
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا
بجہت رسول کریم
تاکہ ان شمار پر مرتبہ کر
اس مرتبہ پر

تھذوگر لڑویہ

۱۵۳

اب جس تاریخ میں یکھرام کا قتل ہوا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے یکھرام قتل ہوا اور
 کئی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چنانچہ
 اب تک وہ محض نامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں۔
 یہی پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پھر جیدم کی پیدائش تک
 پیشگوئی کے مطابق جیدام حق غزنوی زندہ رہا۔ اس میں کیسی قدرت الہی پائی جاتی ہے
 ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کمری انوریم مولوی حکیم فہرید میں صاحب
 کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے
 ایک سال سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور
 خطرناک اور بدنام اور موٹے اور ناقابل علاج معلوم ہوتے تھے جس کے اب تک داغ
 موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں؟ پھر یہ پیشگوئیاں
 کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ ہر قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب
 تریاق المصوب میں درج ہیں۔ پھر میں سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمدیہ
 کے داماد یا آئینہ کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس کی ایسی ہی
 مثال ہے کہ مشن کئی شریر النفس تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیث کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت
 اندازہ کہہ پر پوری نہیں ہوئی۔ یا مشن حضرت مسیح کی صاف اور صریح پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے
 پاس نام تک نہ لے اور بار بار نفسی ٹھٹھے کے طور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں طلب کیا وہ
 وعدہ پورا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہونگے
 جو میں پھر وہیں آؤں گا۔ یا مشن شرارت کے طور پر دلوں کا تختہ دوبارہ قائم کرنے کی
 پیشگوئی کو مین کر کے پھر ٹھٹھے سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح
 بادشاہ بھی ہو گئے تھے اور دلوں کا تختہ اس کو مل گیا تھا۔ شیخ مسعودی نقل کی نسبت

۶۷

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کہیں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدی کرے۔ اور یہ وہ ہے جس سے کہنے لگو دے۔ اور تو توں لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سننا کہ توں کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو توں کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے پہنچی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ توں سے بدعتی نہ کرے اور تجھے ہضم ہے کہ توں کی کثرت کو دیکھ کر قہقہہ نہ جائے۔ اور یہ لوگ بھی ہونگے جو اپنے دھنوں سے بھرت کر کے تیرے مجہول میں آکر بکرا ہونگے۔ مری ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصدقہ کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ کس شان سے کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصدقہ کے نام سے لوگوں میں وہیمت قوی ہو جائیں ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ توں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ اور تیرے پر ہمدردی ہو جائے گی اور کہیں گے کہ اے ہمدرد خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی گواہی سن لی جو ایمان کی طرف بلا تا ہے۔ سو ہم ایمان لائے ہیں تمام شیگوئیں کو تم بکھلاؤ کہ وقت پہنچ ہوگی۔ میں چند سطحوں میں جو شیگوئیں ہیں اور میں خدا نشاندار شعلوں میں جو حق و کھ سے زیادہ ہونگے وہ نشان بھی ایسے کئے کئے ہیں جو قتل و جبر پر خلاق ملامت میں موسم قول صفائی بیان کئے ہیں شیگوئوں کے اقسام بیان کرتے ہیں بعد اس کے یہ ثبوت دیں گے کہ یہ شیگوئیں پوری ہو گئی ہیں۔ اور حقیقت یہ خلاق ملامت نشان میں اور اگر بہت ہی سہولت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی حق کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دش و کھ سے زیادہ ہونگے۔

شیگوئوں کے اقسام میں سے قتل و پشگوئی ہے جس کی طرف ملامت و انتہائی اصول زمانہ لایا میں شمار ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حد تک ممکن ہو لوگوں کو

نصوح الحق

۶۳

مشتی جلال میں سے جو کاجی کھاتے ہیں لیکن حکیم مطلق نے مومنوں میں ایک قیادی نشا
 دکھا ہے جس کو قرآن فی انفسہ شناخت کر لیتے ہیں۔ اور بہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر
 ایسے ہیں کہ جو میرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض نادانوں نے ان کو پیرا سمجھ کر ہر دو ہار دے
 کا نقصان اٹھالیتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے میرے کے لئے ایک امتیازی نشان رکھا ہوا
 ہے جس کو ایک دانشمند جوہر شناست کر سکتا ہے۔ یہاں ہی دنیا کے کل جو اسرار اور
 عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی مدتی اور لائق مدح کی چیزیں ہیں مگر
 کل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قد جو ہر اپنے امتیازی نشان سے اپنی خصوصیت
 کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اگر عیان نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر ٹپ جاتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ
 وہ صورت میں بہت سے جملات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندے کا ہم اس میں
 ایک امتیازی نشان ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بندہ کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جبکہ اسی
 لکھی دنیا میں جہنا پائیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بے مثال آخرت کے کچھ چیز
 نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشانی قائم کر دیا ہے جس
 کی وجہ سے وہ جوہر سموات شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر زمین میں کی غلطی جو ہم تک پہنچاتی ہے
 اور یہاں تک کہ مستند اور اہل حقہ کا جوہر میں کا انکار شکوت بدی کے گوشوں میں ڈالتا ہے
 کیونکہ حق کیا جائے کہ حق کا شناخت کے لئے کوئی بھی نشانی نہ قطعی نشان نہیں ہیں ایسے
 شخص سے زیادہ کون ایسا حق اور عادل ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ پچھلے مذہب اور پچھلے امتیاز
 کے لئے کوئی امتیازی نشانی خدا نے قائم نہیں کیا۔ خدا کو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں آپ
 فرماتا ہے کہ کتب اللہ جو ہم سب کی خیر ہے امتیازی نشانی اپنے اندر رکھتی ہے جس کی فکر
 کو ہمیشہ نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقہ عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشانی
 جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بتا دیجو کہ پچھلے مذہب اور حقیقی امتیاز خود اپنے ساتھ
 امتیازی نشانی کتا ہے اور ہی کا علم ہر شخصوں میں مجھو اور کرامت اور خالق عبادت امر ہے۔

الحمد لله رب العالمین

۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

شعر و سخن نظم راز اکمل آف گوپکے

امام اپنا عزیز اس زمان میں غلام احمد ہے عرش رب اکرم غلام احمد رسول اللہ ہے برحق غلام احمد میوا سے ہے افضل غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے کسی دل کو جو چاہتی ہے حاصل بھلا اس مجزے سے بڑے کیا ہو قلم سے کام جو کر کے دکھایا	مسلم احمد ہوا دارالامان میں مکان اس کا ہے گویا لامکان میں شرن پایا ہے نزع الہی و جان میں بروز مصطفیٰ ہو کر جہان میں بہ شک جائیگا باغ جنان میں ہے ہے اعجاز احمد کی زبان میں خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں کہیں طاقت تھی یہ سین و سن میں
محمد پھر اتر آئے جنت میں محمد دیکھتے ہوں جس نے اکمل غلام احمد مختار ہو کر تری در صحت سرائی چھوٹے کیا ہو	اور آگے سے ہیں بڑے ایسی ملک میں غلام احمد کو دیکھے قادیان میں ہے رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں اکم سب کچھ لکھ دیا راز بنان میں

لہذا ہے تو۔ خاتمہ ہے ہر دہشت
قرا زتبہ نہیں آتا بیان میں

انصاف پر

حکیم نضامین صاحب قادیان مال دار و بیرو۔ ہندو اخبار کے مال پر چیشہ جبرانی کی نظر
کھانکے تھے۔ یہ اندر انکے واسطے خطہ صادر کیا کہ انکے اس۔ رات کے اس۔

[illegible]

میں نے اپنے عزیز دوستوں کو بھی یاد دلایا کہ ان کے لیے جہاد کیلئے جائیدادیں وقف کرنا اور ان کے

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نام کتاب

اس وقت چھپتا ہے۔ جو کہ ایک کچھ ایسا خاص
ہوتا ہے۔ جو کہ کسی اور کو دیکھنا ہی نہیں

ضلع مظفر نگر میں مباحثہ

یہاں پر ہر خودی کو برای اورین صاحب دلی
 کے تشریف آئے۔ یہ دلی مال علیہ صاحب اس
 نام خراج کے تشریف نہا پر شہرہ تشریف
 دے۔ عین ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء

اول ہذا سوائی مولوی صاحب کے مخالف پر
 یکے بعد دیگرے سوائی مولوی صاحب کے مخالف پر
 سید عالم دین نے یہ مولوی صاحب کے مخالف پر
 جمعہ جس میں مولوی صاحب نے شریعت کے
 فتنہ دم کے ساتھ سوائی مولوی صاحب کے مخالف پر
 اعتراض کیا ایسا لڑا جیسا کہ جیسے وہی کوئی کہتا ہے
 میں میں کا اعتراض اول ہذا کے مخالف پر

[illegible]

جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ میں نے تم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجا ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

تلفذ گوڑا دیہ

۲۰۵

۱۷۔ ہم نے بھی بہتوں میں یہ مادہ موجود ہے۔ میں خبردار رہو اور دنیا میں مشغول نہ رہو تا ٹھوکر نہ کھاؤ۔ لہٰذا اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اسے ہماری پروردگار اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸۔ ہوا ہے کہ گویا ان آدموں میں ایک روح ہے اور دوسری دنیا کی زندگی میں بھی کچھ فوٹ نہیں رہی۔ جہان میں بھی ہے اور اُس جہان میں بھی۔ گویا دونوں طرف اپنے دوسرے پیلا رکھے ہیں۔ ایک پیر دنیا میں اور دوسرا آخرت میں۔ اور دوسری دنیا کی زندگی بھی عجیب کہ باوجود اس قدر امتداد و مدت کے کھانے پینے کی محتاج نہیں اور خند سے بھی فارغ ہے نہ پیر آخری زمانہ میں بڑے کٹر لڑا اور جلالی فرشتوں کے ساتھ اُسوں پر سے اُتے گا۔ اور گویا اسے نبی علیہ السلام کا صریح کی رات میں نہ پڑھنا دیکھا جائے گا۔ اُنہی کے ساتھ تمام موبوں کے دوسرے فرشتوں کے کاغذوں پر ہاتھ رکھتے جوئے فوٹے گا۔ پیر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح نے تمام کام دکھائے جو ہمارے نبی علیہ السلام باوجود اہل ایمانوں کے رکھنا نہ سکے۔ بار بار قرآن مجید کا یہی حوالہ دیا۔ بقول تبارک و تعالیٰ: یسٰی کا کچھ مُردوں کو زندہ کرنا دیا۔ شہر کے لاکھوں انسان ہزاروں برسوں کے مرنے ہوئے زندہ کر ڈالے۔ ایک دفعہ شہر کا شہر زندہ کر دیا۔ مگر

۱۹۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت اُسوں پر زندہ چڑھنے اور امتداد تک پہنچانے پر عرصہ بلند اُترنے کی عطا کی ہے اس کے ہر ایک پوسے ہر ایک نبی علیہ السلام کی توجہ پوری ہے۔ وہ خود بخود کا ایک بڑا اُنسوں میں گا کچھ حد تک نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ تک بھی عمر نہ پہنچی کہ حضرت مسیح اب قرآن اور ہر نبی سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپنے کیلئے ایک ایسی ذیل بیکر توجہ کی جو نہایت شخص سے تک امتداد تک حضرت عیسیٰ کی نبوت کی جگہ سے کہ حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ فرشتوں کی ہوائی گا کہیں ہے جو لیا۔ اب بتلاو سمجھت کس سے زیادہ کی؟ حریت کس کی زیادہ کی؟ قریب کس کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟ سنو!

۲۶۳

تھوڑے گھنٹوں

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل رہا
سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجیے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے
کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو
زمین پر رہتی ہیں قرآن تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت
کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
رعایت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بعد کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤنگا۔ کیونکہ
جوش مذہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل داخل اندام اس اور انہی اسی جگہ ہے اور نیز
آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں
آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیئے تا آخر اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا
ہو جائے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت داخلیت منہم دوبارہ تشریف لانا
بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت نے ایک ایسے شخص کو
پنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خواہ ہمت اور ہمدردی خلاق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور
پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہور تھا لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بحث کس زمانہ میں چاہیئے تھا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ

* چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں جو جہد مسائل اشاعت غیر ممکن تھا اسلئے قرآن شریف کی آیت داخلیت منہم لایحقوقا بہتم میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے ہوئی کہ
کاہل سرافرن نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تکمیل اشاعت ہدایت میں جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا
اسوقت باعث عدم مسائل پورا نہیں تھا اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بعد
نگین تھی اسے نذر میں رکھا گیا جبکہ میں کی تمام قوموں تک، مگر پہنچانے کیلئے ذرا دیر ہو گئی تھی۔

۱۰ : نصف

۱۴۴

یہ جملہ صفحہ 229 پر درج ہے

ماہنامہ 177 مسجد مانی قرآن جلد 17 صفحہ 283 اور ذرا کاروانی

الربیع الثانی

۲۲۵

ایک دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جیسا دعویٰ کرنا والا
ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ محبت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل
تفسیر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تئیس برس تک
ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افتراء
کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ
کوئی گناہ ہوتا اور منہ خدا اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں مرادینا
چاہیے تو اس کے لئے تفسیر ہونی چاہیے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی
کوئی تفسیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی تفسیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تئیس برس تک بلکہ
اس سے زیادہ خدا پر افتراء کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا
کیا جواب ہو گا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک
مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی
قید نہیں لگائی۔ مگر اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی
وحی کے ذریعہ سے چند امر نہ نہیں بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر
کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف
مذہب میں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للو سنین

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے قوی حکم کی تجدید ہے اس خدا تعالیٰ نے میری
تعلیم کا وہ اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلاک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک ایسا نام بھی
کی یہ عبارت ہے۔ واسع الفلاک ہامینا و وحینا ان الذین یابعونک انما یابعون
اللہ ید اللہ فوق یدہم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی
سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا اتھ ہے جو اس
کے ہاتھوں پر ہے۔ اب سمجھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی قرار دیا اور
تمام انسانوں کے لئے اس کشتی کو نجات ٹھکانہ کی آغوش میں رکھا اور جس کشتی کو ہلاک کرنے۔ منہ

۳۰۸

دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت قائب ہوئے جب میں ۷ سال کا
 ہوا تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نہ آپ کو بہتر آپ کو زیادہ غلیظ آپ کو
 زیادہ نیک۔ آپ سے زیادہ بزرگ۔ آپ کو زیادہ اشد اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں
 دیکھا۔ آپ ایک فرد تھے۔ جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایک
 کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی۔ اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت
 ﷺ علیہ السلام کی نسبت ۷ بات بھی کہی تھی کہ کان خلتہا القلکون تو ہم حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کی نسبت اسی طرح ۷ کہہ سکتے ہیں کہ کان خلتہا حب محمد واتباعہ علیہ
 السلاۃ والسلام

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک
 وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ
 پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا انسانی طاقت
 کا کام نہیں۔ ان خدا کو ۷ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ اس کوزے کا خاکہ درج کرتا
 ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 جوی اللہ فی جلیل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا۔

اس فقرہ کو بڑا حکمت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع توجیہ نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے خلیفہ
 تھے اور ہر نبی کی اہل صفات اور اہل اخلاق اور اہل طاقتیں آپ میں ملے۔ مگر غن قیس کسی نے آنحضرت
 ﷺ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔

من بعدہ دم یحییٰ داری انکہ خوباں ہمہ داند تو نہی داری

یہاں وہ آپ کے خلیفہ کامل نے بھی پایا ہو گا۔ مگر وہ صرف تین نہیں کہہ گئے لیکن خدا نے اپنے کوزے میں یہ
 کہ ہوا۔ اللہ جل علی سلعہ محمد وایاتہ وسلم و احسنی لہ تحت قدمیہ ما ذاک خلق بان و اوجہ منہ خیر

آمین شہد آمین

اس جگہ سیرۃ الہدی کا حصہ سوم ختم ہوا۔

وہ خدا دھوندا ان الحمد للہ رب العالمین

ہر اس قدر نامناسب زور دیا ہے اور اتنا مبالغہ سے کام لیا ہے کہ شریعت کی اصل روح سے وہ
ہاتیں باہر ہو گئی ہیں۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں دو غازیوں کے درمیان کوئی قائلہ جگہ نہیں
پڑی مینی چاہئے بلکہ نمازیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئے تاکہ قول توبہ فائدہ جگہ فائدہ نہ جاسے۔ دوسرے
بے ترقی و واقع نہ ہو تیسرے بڑے آدمیوں کو یہ بہانہ نہ ملے کہ دوڑاؤں کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ
کے لوگوں سے فضاہٹ کر الگ کھڑے ہو سکیں وغیرہ الگ۔ مگر اس پر اہل حدیث نے اتنا زور دیا ہے
اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ مسئلہ ایک معنیٰ خیز بات بن گئی۔ اب گویا ایک اہل حدیث کی
نماز ہو نہیں سکتی جب تک وہ اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے سے کندھا اور ٹخنہ سے ٹخنہ اور
پاؤں سے پاؤں رگڑا لے رہے ہوئے نہ لگا امانہ کرے مگر اس قدر قریب کھائے مفید ہونے کے
نماز میں خواہ مخواہ پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(۳۴۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ سن ۱۳۴۰
کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الحکیم صاحب
مرحوم تشریف لائے اس وقت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی
میں مولوی محمد حسن صاحب لہروہی بھی آ گئے۔ اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی
فرادین صاحب خلیفہ قول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرتے گئے۔ اس پر مولوی
عبد الحکیم صاحب کو چوش اٹھیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آغازیں
بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر ملنے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا توضعوا اھلکم
فوق صوت النبی۔ (یعنی اے مومن اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس
حکم کے سنتے ہی مولوی عبد الحکیم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد حسن صاحب
تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے آنکھ نہ
کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔

(۳۴۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں غلام نبی صاحب سیٹھی نے مجھ سے بیان کیا کہ
ایک دفعہ جبکہ میں قادیان میں تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کلمات اسلام تصنیف
فرما رہے تھے حضرت صاحب کرامت کے ساتھ حضور فرمایا کہ علماء اور گدی نشینوں میں تبلیغ

ہوں "اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ الوصیت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تاویل کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت لینی شروع کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہوا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحب "کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں غلام احمد کو احمد بنا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو تعصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ درحقیقت ہمارے مخالفین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت نواں ثبوت حضرت مسیح موعود کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا حصاد اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اور اس آئے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَ مُبَشِّرًا بِرُسُولِي يُثَابِتُنِي مِنَ الْبَغْيِ اِشْعٰهُ اَخَذْتُ مَرِّ هَارِي نِي ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برہمنی بیگم کی مجرد احمد جو اپنے امور حقیقت بیسویت رکھتا ہے بھیہا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا حصاد اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی بیگم کی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی بیگم کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ ﷺ تھے بلکہ یہ کہ اس بیگم کی آپ ہی حصاد ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم ﷺ کو بھی اس آیت کا حصاد قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

۴۴۲

اربعین نمبر ۴

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کسی طرح کے صفحہ یا غایت کا رد صفحہ کا اشتہار شائع کر دینگا اور یا کسی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔ وہ نمبر دہرے میں آج چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی تقریباً تین صفحہ تک نوٹ پہنچ گئی اور وہ حقیقت یہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسالوں کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کیں پھر تکلیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیق کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت ہلایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو جسے مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مہلت کو ماضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے مالی گھروں کو

۱۰۰

نبی جو خاتم النبیین ہے اور جو تمام نبیوں کا سردار ہے۔ اس کی نبوت بھی اس دلیل کے مطابق (نمود باللہ) باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے پانچ شخص ایسے گذرے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ چنانچہ آپ سے پہلے بنو سواۃ میں محمد النخعی گزرا ہے۔ اور ایک محمد اس امیہ کے دربار میں تھا جس نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہ حملہ رسول کریم ﷺ کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہوا۔ اس کی نسبت جاہلیت کا ایک شعر بھی ہے فَذَا الْكُمُذُ وَالْتَّاجِ مِنَّا مُحَقَّدٌ۔ وَرَأَيْتُهُ بِمَنْ حَوَمَةِ النُّبُوتِ تَخَفُّقُ تَمِيراً فَخَضَّ اس نام کا بنو قسیم میں گزرا ہے اور یہ شخص پادری تھا۔ جو قاضی الامیری تھا۔ پانچویں محمد النخعی۔ پس اگر یہی دلیل حضرت مسیح موعود کی نبوت کو باطل کرنے والی ہے تو حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مسیحؑ اور آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے مخالفین ہماری مخالفت میں ان ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں کہ جن سے پہلے نبیوں کی نبوت بھی باطل ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کفار کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ ہمارے رسول (محمد ﷺ) پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو ان کے نبیوں پر بھی پڑتے ہیں جن کو یہ مانتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر چڑھ جا۔ اور ہمارے لئے کلب لا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو جیسے اعتراضات وہ لوگ آنحضرت ﷺ پر کیا کرتے تھے ایسے ہی اعتراضات یہ لوگ آج حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں جن کو اگر سچا مان لیا جائے تو سب نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔

ایک اور اعتراض اور اس کا جواب پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام نہیں رکھے اس لئے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَقَّدٌ وَاَنَا اُحْمَدُ وَاَنَا الْعَاجِزُ الَّذِي يَخْشَوْنَ اللّٰهَ مِنْ اَكْثَرِ وَاَنَا الْعَاجِزُ الَّذِي يَخْشَوْنَ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَفِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ (شکوہ کتاب البواب باب اسماء النبی ومفاتیح) یعنی آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعودؑ کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ

بی طلب مرا ہرگز انتقامت نمود
 بتاج و تخت زین آئندو نیدارم
 مویں است کہ ملک کا دست آید
 و انتہا ملک کہ اندر روز تخت
 ملک خست علیا است مسکن و مایا
 اگر جہاں پر حقیر من کہ چرخے ؟
 منم مسیح زین و منم کلیم خدا
 زینم است کہ بدتر ز بلعم بن باو
 ازاں گیس پریدم بعد کہ دنیا نام
 مویں گشت و خویں حق شدت کند
 کلیم کا صدق مصداق گم شدہ بود
 مرغ از خنم ایک سخت ہے خبری
 کسیک گم شدہ از خنم حق پرست
 نیادم نہ پئے جنگ کا دہار و جہاد
 جنگ و قتال کسی خدا دلویم
 دین من کہ پر لا محبت دوست
 بجو ایسی شمشیر و خنم ہی نیست
 عیادت کہ شمشیر پریدم مرا ہر دم
 بکہ خاد قدرت ہزار ہا نقش نام
 بیادم کہ وہ صدق ما و خنم
 بیادم کہ وہ علم و دانش گشتیم

چہ جرم من چہ عین حکم از خدا باشد
 و شوق افسر شاہی بل ہوا باشد
 کہ ملک و ملک زمین با عینا کہا باشد
 کنول نظر بستر زین ہوا باشد
 ہوا بجزیلہ این نشیب ہوا باشد
 کہ با من ست قدر کہ ذوالعقل باشد
 منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ ہوا شد
 کہ جنگ او بکلیم حق از ہوا باشد
 کنول بکنول عرش جہاں ہوا شد
 مقام من عین قدس و اصفا ہوا شد
 دو بلکہ از سخن و خط من ہوا باشد
 کہ رنگ گفتہ ام از وحی گبریا باشد
 ہوا چہ از دینش بشنویں ہوا باشد
 فرض نہ آئندم و کس اتقا ہوا شد
 بی فرض من کہ برستہ اتقا ہوا شد
 کہ در زمان فطرت از وحیا ہوا شد
 بعد او ہمہ امر حق را دوا ہوا شد
 بر عینا ش اگر تہ چشم خنم ہوا شد
 کہ حقانی و عینا ز نقش ہوا شد
 بدستال بر ما آرا کہ پادشا ہوا شد
 جنگ نیز نمایم کہ در سا ہوا شد

۲۵۲

اربعین ۴

جو ہرٹی گڑھی نے میرے مقابل پر کی۔ کیا میں نے جس کو اس نے بویا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کر کے بیعت کر لوں۔ جس حالت میں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعودؑ کے بھیجا ہے اور مجھے بتا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے معنیوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو شکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق ایتھن پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی مذکورہ چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اب انکو رجوع اللہ من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں میں نے اشتہار دے دیا کہ آئندہ کسی مولوی ذخیرہ سے منقولی بحث نہیں کر دنگا تو انصاف نہ نیک غیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی

کہ پہلے آپ اسلام سے مرتد ہو جائیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی حدیث مذہب دہلی کے رد سے غلط ہے لہذا اس غلطی کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے اصول کے رد سے کاذب ٹھہرے۔ پہلے اس سوال کا جواب دو پھر میرے رافضی بن کر دو۔ اسی طرح احمدیہ کے دلائل کے متعلق بھی شرطی بیگوئی ہے اگر کچھ حیلے باقی ہے تو کیوں شرط کی مستعد نہیں کرتے اور یہ کیسے دیانت تھی کہ مذہبی کتاب میں بیکرام کے متعلق کچھ بیگوئی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ کیا وہ بیگوئی بھی حدیث یا نہیں بلکہ احمدیہ بیگوئی کے مطابق یہ حدیث کے اندر مل جائے گی۔ ابھی کی بات ہے کہ آپ کے حیلے و دھت ڈھٹ فتنے و حیلے و حیلے میرے مستفاد پر بڑے نقص ہے مگر یہی نتیجہ کہ نہایت مسئلے سے بیکرام کے متعلق بیگوئی پھیل چکی۔ اب اسی جماعت میں جو کہ آپ تکذیب کرنے لگے۔ منہ

۱۱۲

أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ قُلُوبَنَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيْنَا أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ
وَلَا تَخِيفُ كَلِمَةُ فِي الْقُرْآنِ - وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ - وَمَا لَوْ أَن
هَذَا إِلَّا الْفِتْرَاءُ - قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى - أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ -
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيُخْرِجَكَ اللَّهُ مَالِكًا مَّرْمِيًا فِي نَجْدِكَ وَتَتَأَخَّرَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ
عَبْدَهُ - فَبَرَأهُ اللَّهُ وَمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ رَاحِمًا - وَاللَّهُ مُؤْمِنٌ كَرِيمٌ -
وَلَنَجْعَلَ لَآيَةِ الْبَاقِينَ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مُّقْضِيًّا - قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ تَمْتَرُونَ -
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَادْعُوا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ - إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ -
إِنَّ شَأْنَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ - يَأْتِي لَمَدُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَأْتِي - يَوْمَ يَبْعَثُ اللَّهُ الْحَقَّ وَ

چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور تجھے انہوں نے
ایک نہیں کی جگہ بنا رکھا ہے کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہ میں ایک آدمی ہوں تم جیسا مجھے خدا
سے الگ ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے اور تمام خطائی قرآن میں ہے۔ اور میں اس سے پہلے ایک مدت
سے تم میں ہی رہتا تھا کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افتراء ہیں۔ کہ حقیقی ہدایت
جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کا غالب ہوتا ہے۔ پہلے تجھے کھلی
کھلی فتح دی ہے تاہم اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔
سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک و محب ہے۔ اور خدا کافروں کے ٹکر
کو مست کر دے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمود ہو گا۔ اور یہی مقدر
قدیر و سچا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم نے
تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں۔ بعد از تیرے نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ
اور قرآن کی تیرا بدگو بے غیر ہے یعنی خدا سے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ نبیوں کا ہانڈا کئے گا

۱۔ یہ الہام کہ اِنَّ شَايَئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اس وقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص
کو مسلم معاف نام نہ ایک نعمت گالیوں سے بھری ہولناکیوں کا جزا کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت
اس ہندو زادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص نہ حقیقت شقی و نجیث نہنت افسوس طلب
نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔ سو یہ الہام اس کے اشتداد اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ اِنَّ
شَايَئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندو زادہ بد نظرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور ہوا
نہمرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ۱۱ انہام انعم ما مشیہ صفحہ ۵۸-۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸-۵۹

۵۰۹

نزل

پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	جس سے میں مشت کیا گیا ہوں اسی نے منہ مجھ پر ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بکائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰
پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	اَلْیَسَّ اَللّٰهُ بِكَ اَنْ تَعْبُدَ قَابِلًا اِلَیَّهِ وَمَقَاتِلًا اَوْ كَانِ یَعْبُدُ اَللّٰهُ تو چاہتا دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۲ ترجمہ کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔ پس وہ اسکو ان تمام ملازمتوں کی برکات جو اس پر لگائے جائیں گے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہو۔ یہ پیشگوئی مطلع پر پڑی ہوئی ہے کہ تین ٹکڑی کشن کے وقت میں میرے پر خن کا الزام لگایا جائے اس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مشرقی ڈپٹی کشن کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا اس سے بھی خدا نے مجھ بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالفت مولویوں کی وجوہات ثابت ہوئی اور پھر میری سب سے بڑی ساری جہت کا الزام لگایا سو اس کا خدا ساق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہاں کہیں نہیں گذرے گا جب تک خدا کی دلچسپی کو نہ دکھائی دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا تب بہتوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ اکھن ہزار غمیر یاد کیا وہ راہ مرثیہ کے کہ ماں بود زب و خمر و	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰
پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	اَنَا اَعْطَيْتُكَ الْكَوْثَرَ یعنی ہم تجھے بہت سے امانتیں عطا کرینگے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو میں برس گذارے۔ اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دونوں میں ایک بھی نہ تھا۔	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰
پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰	جن مقامات میں خدا نے مجھے بری کیا جو بڑے افترا اور افتراق سے پیدا کئے گئے تھے ان کے کھنڈے کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کاغذات میں اور جن صدائے ناشائستہ کے ساتھ سخت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا وہ ناشائستہ میں سے بطور نمونہ اسی فہرست میں موجود ہیں اور نصف کے لئے کافی ہو سکتی ہیں۔	پیشگوئی نمبر ۱۸۷۱۰۷۸۰۷۸۱۰۷۸۲۰

۷۲

يُكَفِّرُ الصَّدَقَ وَيُغْفِرُ الْخَاسِرُونَ. أَقْسِمُ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرُنَّ. أَنْتَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ
سِرُّكَ سِرِّي. وَغَفَا عَنْكَ وَزَرَكَ الَّذِي انْقَضَى ظَهْرُكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. يَوْمَ تَوَدُّ
مِنْ دُونِهِ. آيَةُ الْكُفْرِ. لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى. غَرَسْتُ لَكَ يَدَيَّ رَحْمَتِي
وَقَدْ رَفَعْتُ. لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. يَتَخَوَّكُ اللَّهُ فِي مَوَالِيهِ.
كُتِبَ اللَّهُ لِلْغَالِبِينَ أَكَاوُشٌ. لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ. اللَّهُ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ
ابْنَ مَرْيَمَ. قُلْ هَذَا أَفْضَلُ نَبِيٍّ رَأَيْتُ أَجْرَهُ أَفْضَى مِنْ مَرْوَبِ الْخَطَّابِ
يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَجَائِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ تَوَقَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. نَظَرْتُ إِلَيْكَ مَحْطَرًا. وَقَالُوا: أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا
قَالَ إِلَيَّ أَغْلَبُهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ. وَقَالُوا: كِتَابٌ مُتَكَلِّفٌ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ. قُلْ
تَسْأَلُونَنَا عَنْ آيَاتِنَا وَأَنْبَاءِكُمْ وَإِسَاءَتِكُمْ وَإِسَاءَتِكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ
تَبْتِهَلُونَ لَتَجْعَلَ لِنَفْسِكَ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ. سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ صَالِحًا وَ
نَجِيًّا مِنْ الْفِتْرِ. تَقَرَّرْنَا بِذَلِكَ يَا أَوْدُعَايِلَ الْفَارِسِ رِفْقًا وَاحْتِشَامًا
وَأَفَادَاحِيَّتِكَ. وَاللَّهُ يَعْلَمُكَ مِنَ الْفَارِسِ. لَقَدْ بَوَّأَ بَيْنِي وَكَأَنُوهَا يَسْتَفْزِعُونَ.

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کو لا جائے گا اور جو خسران میں ہیں ان کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ میری یا میں نماز کو قائم کر، تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا جس نے تیری گرفت ڈی۔ تو تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ گنہگار کے پیشوا ہیں۔ امت خدا جل جلالہ کو ہے۔ میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا یہ تدبیر نوشت ہے کہ میں اور میرے مولیٰ غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابی مریم بنایا۔ کہ یہ خدا کا افضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اُسے جیسی ایسی تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرے ساتھ ہوں پر قیامت تک ظہر بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر شہوداً غفر کیا اور لوگوں نے دلائل میں کہا کہ اسے خدا کیا کو ایسے مُفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب گنہگاروں کی ذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور مردوں اور عورتوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مبارک کریں اور شہوٹوں پر رحمت بھیجیں۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور ہم نے خواتین کی اور نامہ کی کام تھا جو ہم نے کیا اُسے دائد لوگوں سے نری اور اسان کے ساتھ مساؤ کہ کو اُن حالت میں تیرے لاکر میں تجھ سے راضی ہوں گا اور خدا تجھ کو لوگوں کے

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظهر اور کونجہ سے امیر مقصود کا مبدع ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فٹل سے کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ ہاتھ کام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیریں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اسے ابراہیم اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں ہیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ مقرب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزن کر دوں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو زور دے سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ ٹھپسی رہے گی۔ اور وہ امر تامل ہو گا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جاتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کتا رعاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔۔۔۔۔ اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ. إِنَّ هَذَا التَّوَجُّلَ يَجُوعُ الدِّينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. قُلْ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ عِنْدَ اللَّهِ تَوَجُّدٌ ثُمَّ فِيهِ اخْتِلَافٌ كَيْفِيٌّ. هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ وَكَلَّمَ فِي الْأَخْلَاقِ. قُلْ إِنَّ الْفَكْرَةَ لَعَلَّكُمْ اجْتَمَعْتُمْ. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تَنْزِيلٌ مِّنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِيُنْذِرَ كَوْمًا مَّا أَنْذَرَ آبَاءَهُمْ. وَلِيُنْذِرَ كَوْمًا آخَرِينَ. عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ هَاهُنَا يُكْفَرُونَ مَوَدَّةً. يَخْشَوْنَ عَلَى الْأَذْقَانِ سَجْدًا أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ كَلَامًا خَاطِئِينَ. لَا تَأْتِرُ بَعْدَ الْيَوْمِ. يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. إِنْ أَنَا اللَّهُ فَأَعْبُدْنِي وَلَا تَلْسِنِي رَاجِمًا أَنْ تُصَلِّيَنِي وَأَسْأَلُ رَبَّكَ وَكُنْ سَعُولًا. اللَّهُ وَرَبُّ حَتَّانَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْبَشَرَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ. نَزَّلْنَا عَلَى هَذِهِ الْوَحْيِ رَحْمَةً وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُؤْتَى. دَلِيلٌ فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ذُنُوبِي وَالْمَكْذِبِينَ إِنْ مَعِيَ الرَّسُولُ أَتَوْهُ. إِنْ يَنْهَى أَنْفُسَهُ عَنِ عَظِيمٍ. وَإِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. وَإِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

لے (ترجمہ ذوق) اور تو ہمارے پانی سے ہے۔

يُحْمَدُكَ اللَّهُ وَيَتَشْنِي إِلَيْكَ
 عَاقِبَتِي تَعْرِيفُ كَرَامَتِي وَتَرْتِي طَرَفِي مَا أَنَا
 إِلَّا ذِيكَ لَعَنَ اللَّهُ قَبْرِي نَبْ
 غُرُودِ هُوَ خُدا کی مدد نزدیک ہے
 شَيْئَانِ الَّذِي أَنزَلِي بِعَبْدِهِ لَيْسَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کرایا۔ یعنی مٹلات اور گمراہی کے زمانہ میں
 جو رات سے مشابہ ہے مٹلات معرفت اور یقینی تک لفظی طور سے پہنچایا۔

بَخْلَقَ أَدَمَ فَأَكْرَمَهُ
 پید کیا آدم کو پس اکرام کیا اس کا
 جَوْنًا اللَّهُ فِي خَلْقِكَ الْأَتْبَعِيكَ
 جوئی اللہ نے تیرے خلق میں
 جَرَّحَ أَهْلَ نَبِيِّنَ كَيْفَ تَعْلَمُونَ

اس فقرہ اسی کے کہ یہ معنی بھی کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد و جی الہی ہونے کا دراصل مخلوق نہیں
 ہے اور اس کے غیر کے طور مستعار ملتا ہے اور یہ مخلوق انبیاء اقدس محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا
 ہے اور اس کی طرف اشارہ ہے جو حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا مَلَكًا أَمِيحًا كَأَنِّي سَيَّوْبِيحِي وَيَسْرُلِي
 ہر وہ ملک اگرچہ نہیں پڑھیں گا کہ اس کو سپرد کیا جائے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ خَلْقًا حَسَنًا فَكَفَرْتَ بِتِلْكَ

میں نے تجھے تم ایک لڑکے کے طور پر سو اس سے تم کو خلاصی بخش۔ میں خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔
 فَخَلَقْنَاكَ تَنَاقُوتًا حَسَنًا فَكَفَرْتَ بِتِلْكَ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا
 خدایا تیرا خلق اس بات کی طرف متوجہ ہو جو تم پر ہم کو ہے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو
 ہم کی سزا اور عسارت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔
 ثُمَّ يَوْمَآذِ أُنْزِلُوا أَذَى اللَّهِ تُجَافُوا وَتَعْلَى اللَّهُ قَوْلُكُمْ وَاسْتَجِيبُوا بِالْقَوْلِ وَالسَّلَامَةِ
 کہ اگر وہ اس وقت اور لمحہ اور گھبراہٹ سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ
 اسی پر اگر تم کہو اور میرا مخلوق کے ساتھ اس سے مدد پاؤ کہ تم نے کیوں سے بیاں نہ ہو جاتی ہیں۔
 بَعَثْنِي اللَّهُ يَا أَلْحَمْدُ لِلَّهِ أَتَى مُسَاوِينَ وَمَعِينٍ فَدَرَسْتُ كَرَامَتِكَ بِسْمِ اللَّهِ

اے عزت من پس میں اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں جس سے اللہ کی کرامت پر مجھ کو ہدایت ملے۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ

۴۳۶

وَاذْكُرْ بِكَ الَّذِي ظَنَرْتَهُ أَزْوَاجًا ثَمَانًا لَعَلَّكَ أَهْلًا عَنَتًا
 پہاڑوں پر کھڑے ہو کر دیکھ کر اس کی عظمت سے حیران رہے اور اس کی
 اِلٰہِ مُؤْمِنِي! وَآيَاتِي لَا تُغْنِي عَنْكَ الْكَافِرِينَ هَٰؤُلَاءِ يَصِبُونَا
 مومنوں کے لئے یہ باتیں اور آیتیں کافروں کے لئے بے فائدہ ہیں۔ ان کے لئے
 وَتَبَّتْ رُءُوسُهُمْ لَآءٍ اَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَتَذَكَّرُونَ اِلَّا خَائِفًا وَمَا مَلَكَتْ
 اور وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے ڈرنا شروع کیا ہے
 الْيُسْنَىٰ هَٰؤُلَاءِ قَاسِيَةً كَمَا صَبَرْنَا اُولَٰئِكَ الْعَذَابُ اِلَّا اَنَّهُمْ يَفْتَخِرُونَ
 اور یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے جس کا وہ پہلے نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ
 لِيُصِيبَتْ حُبًّا جَنًّا. مُجْتَابًا مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ اَلَا كَرِهَ قَوْمًا كَذِبًا يَتَّبِعُونَ
 تاہم تم سے بہت کم عمر کے لوگ اس عذاب سے بچ رہے ہیں اور تم نے ان کی پیروی کی ہے
 عَلَيْهِمْ قَائِمًا وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا اَلَا تَعْلَمُونَ
 جو زمین پر ہے اور آسمان پر ہے تم کو تم سے زیادہ قوی ہے اور وہ تم سے زیادہ
 اَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاِنْ يَتَّخِذْ مِنْكَ اِلَّا هَزْوَءًا اَلَّذِي
 کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور تم کو تم سے زیادہ قوی ہے اور وہ تم سے
 يَقَعُ اللَّهُ كُلَّ اِنْسَانٍ اَنَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُؤْتِي اِلٰی اَنسَابٍ اَلْمُكَرَّمَةِ وَآيَةً
 جس کو خدا نے سب سے زیادہ عزیز رکھا ہے اور وہ تم سے زیادہ قوی ہے اور وہ
 وَالْغَيْرُ كُلُّهُ فِي الْغُرَىٰ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا السَّاعِرُونَ. كُلَّ اِنٍّ هَدَىٰ اللَّهُ
 اور تمام جہانوں اور لوگوں کو قرآن میں ہے اس کی تائید میں اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کی تائید میں

نے سحر سے مراد مولوی ابوسعید محمد عیسیٰ بٹاوی ہے۔ کیونکہ اس نے اشتہار کیا کہ قرآن مجید کے
 ملتے جلتے پیش کیا اور اس ملک میں حکیم کا آگ بھڑکانے والا تیر مسیحی ہی تھا۔ عَلَيْنَا مَا
 يَسْتَحِقُّهُ. منہ

(حجۃ الہی صفر ۱۲۸۱ھ شیعہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۲)

نے ہر جگہ جو کچھ مراد لکھا ہے وہی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ہر جگہ جو کچھ مراد لکھا ہے وہی ہے
 یہاں ناسی شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت حلیہ کا کتبہ بھی لکھا ہے اور اس کی کتبہ سے لکھا ہے کہ اس کی کتبہ سے لکھا ہے
 تھا جس کا کتبہ تھا اس کے برابر کما اور اس کی کتبہ سے لکھا ہے کہ اس کی کتبہ سے لکھا ہے
 (حجۃ الہی صفر ۱۲۸۱ھ شیعہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۲)

هُوَ الْهُدَىٰ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيَّ رِجُلٌ مِّن قَوِيَّتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ
 لَمَّا خَلَكْنَاكَ هَاتِمًا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَٰذَا إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكْرُ مُؤَمَّرَةٍ فِي السَّيِّئِينَ وَيَنْظُرُونَ
 هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 إِلَيْكَ وَهَٰذَا لَا يُبْصَرُونَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 مَكْرُؤًا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 عَلَى رَبِّكَ أَنْ يَتَوَكَّلَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 خَلَقَ آيَاتِهِ تَمَامًا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 حَصِيرًا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 لَوْلَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 إِنِّي عَامِلٌ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 غَيْرِ اتَّقُوا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 تَوَلَّوْنَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 كُنْ إِنَّا فَتَرَيْنَا فَكَلَّ إِنَّا جَدَّامِينَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 كَافِرِينَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 قَبْلَهُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 عَالَمِيًّا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا حَقًّا هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 إِلَيْكَ وَإِنَّا لَمَكْرُؤٌ خَالِدٌ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 تَسْمُرُونَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 تَكُونُونَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ
 تَكُونُونَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ هَٰذَا كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ كَذَٰلِكَ

۱۔ بین برائتوں کو مکرر مکرر کرنے کا جوایہ ہے جو نبی کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں نبی محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر مکرر کیا ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی ص ۲۷۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن ج ۱ ص ۱۸۵)
 ۲۔ الہام کے خلاف الیٰ الصلیٰ علیہ وسلم کا ترجمہ "شہر میں" ہے۔ الہام کے پہلے ایضاً میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

۵۴۷

مَوَالِئُ ذِي دِقَاتٍ لِّأُولَئِكَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَظِيمَةٍ
 وہاں خلیفہ ہوتے ہیں یہ سب کچھ کس کے لیے ہے؟ ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَٰذَا إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ يَتَخَفُونَ
 یہ سب کچھ کس کے لیے ہے؟ ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 إِلَيْكَ وَهَٰذَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 مگر تو نہیں دیکھتا کہ ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 عَلَى رَبِّكَ أَنَّ يَتُوبَكُمْ ۚ وَإِنْ عَذَّبْنَا عِبَادَنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ
 خدا آیا ہے تم پر کہ سب اور ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 حَصِيرًا ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۚ قُلِ اعْمَلُوا عَنِّي مَكَانِكُمْ
 انہوں نے کیلئے یہ نازل کیا ہے اور ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 إِنِّي خَائِفٌ لِّعَذَابِ رَبِّي فَإِنِّي مَتَّعْتُكُمْ مَّالًا وَبَنَاتٍ وَأَزْوَاجًا مِّمَّنْ لَّكُم مِّنْهُنَّ أَفَلَا تَعْلَمُونَ ۚ لَا يَقْبَلُ هَٰذَا إِلَّا الَّذِينَ هُمْ لَئِن مَّاتُوا يَكُونُوا
 اور ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 غَيْرِ الْمُتَّقِينَ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مَخْفُونُونَ ۚ
 قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو ان کے لیے ہیں
 قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُمْ لِقَاءَ رَبِّي فَمَا يَنبَغِي لِي أَن أَجْعَلَ لِكُلِّ بَشَرٍ مِّنْهُ سَبِيلًا ۚ قُلْ إِنِّي خَائِفٌ لِّعَذَابِ رَبِّي فَإِنِّي مَتَّعْتُكُمْ مَّالًا وَبَنَاتٍ وَأَزْوَاجًا مِّمَّنْ لَّكُم مِّنْهُنَّ أَفَلَا تَعْلَمُونَ ۚ لَا يَقْبَلُ هَٰذَا إِلَّا الَّذِينَ هُمْ لَئِن مَّاتُوا يَكُونُوا
 کہ اگر میں نے اپنے رب کے لیے سبیل بنایا ہے اور ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 قَبْلَهُ أَفَلَا تَعْلَمُونَ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۚ وَرَتَّبْنَا آيَةَ
 خدا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لیے
 لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مُّقْضًى ۚ قُلِ الْحَقُّ إِلَىٰ رَبِّي
 ایک نشان اور ایک نمود رحمت بتائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدم تھا یہ وہی امر ہے جس میں تم
 تَمْتَرُونَ ۚ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۚ جُعِلْتَ مِثْرًا ۚ أَنْتَ مُبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 شک کرنے سے تیرے پر سلام۔ تو مہرک کیا گیا۔ کریم اور آخرت میں مبارک ہے

۱۔ میں نے ان کے لیے سبیل بنایا ہے جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں
 ۲۔ (تفسیر القرآن مجلد ۱۰ صفحہ ۵۴۷) (تفسیر القرآن مجلد ۱۰ صفحہ ۵۴۷)
 ۳۔ اہام کے خلاف فی المصلحت کا ترجمہ "شرعی" ہے۔ الہی کے پہلے ایضاً میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مترجم)

وَكُن مِّنَ آيَاتِنَا كُنْتَ. كُنْتَ مَعَهُ اللَّهُ حِينَئِذٍ كُنْتَ. آيَاتِنَا كُنْتَ فَكُنْ رَحْمَةً اللَّهِ.
 كُنْتَ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَآمَنَّا بِالْمُؤْمِنِينَ. وَلَا تَبْخَسْ مِنْ
 زَكَاةٍ إِلَيْهِ الْإِنِّ زَكَاةٍ إِلَيْهِ قَرِيبًا إِلَّا لَعَنَ اللَّهُ قَرِيبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 مِمَّنْ يَأْتِيَكُم مِّنَ الَّذِينَ آمَنُوا قَوْلًا مِّنْ فَمِنْ يَمْشِي يَمْشِي. يَمْشِي اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ. يَمْشِيكَ رَجُلًا
 كَرِيمًا. أَيْمَنُوا مِنَ السَّمَاءِ لَا مَبْدَأَ لَهَا وَلَكِنَّهَا آيَاتُ اللَّهِ. آيَاتُ اللَّهِ فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا
 فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا فَتَحْنَاهَا
 بِالْمُزَيِّنَاتِ لَهُ. أَكْثَرُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ. يَا أَحْمَدُ فَاصْبِرْ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَقَتِكَ.
 إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا يُرِيدُ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَيُبَيِّنُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَوَجَّهَكَ
 سَبِيلًا مُّهْدًى. وَتُكَلِّمُنَا أَيْتُكَ وَتُكَلِّمُنَا أَيْتُكَ وَتُكَلِّمُنَا أَيْتُكَ وَتُكَلِّمُنَا أَيْتُكَ وَتُكَلِّمُنَا أَيْتُكَ
 نَحْمَدُ رَبَّنَا يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْبَرُّ فَانْزِلْ وَرَبَّنَا فَكَلِّمْ. يَا أَحْمَدُ يَسِّرْ أَمْرَكَ

ان کو عذاب کرے۔ تم تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے
 نکالے گئے ہو تم مومنوں کا خیر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نوید مت ہو خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔
 خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے وہ مدد ہر ایک کو کی راہ سے جسے چاہے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی
 کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گمراہ ہو جائیں گے اور وہ اس کثرت سے لوگ تیری طرف
 آئیں گے کہ جی ماہوں پر وہ ملیں گے وہ ملین گے جو تیری طرف آئیں گے خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ
 کریں گے جس کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے اہم کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہم ایک کھلی کھلی
 فتح جہ کو حاکم کریں گے۔ قتل کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قریب بخشا کہ ہمارا اپنا بان
 دہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان لایا سے معلق ہوتا تو وہی سے جا کر اسس کو
 لے لیتا۔ خدا اس کی رحمت روشن کرے گا۔ اے احمد تیرے بھروسے پر رحمت جاری کی گئی۔
 کو تیری احمول کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دینا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا اور ہم نے

اے احمد ان قریب کو جتنی بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم ایک تہہ صحرایی بن کر رہے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

اے احمد ان قریب، اور اس نے جس طرح ہایت پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

اے احمد ان قریب، ایتھے رب کی رحمت کے ہر قسم کے انعام دے دیے جائیں گے ایتھے پیرا اور سننے والے اللہ اور
 لوگوں کو آنے والے خطرات سے، اٹھا اٹھا پے بہت کی بڑائی بیان کر۔

۳ مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْثَرِیْمِ لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَنْلَاقَ"

(بدجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء روایا: ایک شخص نے ایک دوائی کو لاواشن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے

اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر کتیاں لپیٹی ہوئی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دینا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں تمنا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے اس کو نوکر رکھا جائے اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہوا۔

اَللّٰهُ یُعَلِّمُنَا وَ لَا نَعْلَمُ

فرمایا: اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء "پھر بار آئی، تو آئے تلخ کے آنے کے دن

تلخ کا غلظت عربی ہے اس کے ایک تو یہ معنی ہیں کہ وہ بہت جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی

کا سبب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لازم سے ہوتی ہے اس کو عربی میں تلخ کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بار کے دلوں میں آسمان سے ہمارے

فلک میں خدا تعالیٰ طیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برکت اور اس کے لازم سے شدت سردی اور

کثرت بارش غلوں میں آئے گی اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو

کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد مستر آجادیں جس سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ یہی وجہ سے کہتے ہیں کہ نکال قتر

موجب تلخ قلب ہو گئی۔ یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے ہیں سے کل اطمینان ہو گئی۔ اور یہ غلط کسی خوشی اور

راحت پر ہی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

۱۔ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں مگر تونہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا کرتا

۲۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اودھنا کرے گا ہم نے نہیں کئے جانیں گے

بدھ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
 وہ تہہ جس نے نبی کو تھا زید خالص دیا
 وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں گراہ و جبر
 پس ہی ہے رزق جو اس نے کیا منع از جہاد
 تا کہ کھلے ملکوں کو دیں کی ذاتی خویاں
 کہتے ہیں یہ بچے نادان یہ نکال نہیں
 پر بنانا آدمی وحشی کہ ہے ایک بھڑو
 نہ لہے آسمان سے خود بھی وہ اک نور تھے
 لاشیائیں ہر زبان کی بھلا کیا فرق ہو
 اے مرے پیارے فیکٹ ممبر کی عادت کرو
 نفس کو ملو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
 جس نے نفس میں کو ہمت کر کے زیر کیا
 گدایاں سنکر ٹھانڈا دوہا کہ دیکھ توام وہ
 تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیوں دیں ہر گھڑی
 چہم ہوتے دیکھ کر ان کے ساروں میں رستم
 دیکھ کر لگوں کا بوش خیمت کچھ غم کرو
 خزانوں کی نگاہوں میں ہمسایا کاہر ہے
 غیر غریبوں کی غلوں کیا ہم نے جگر
 پاک لہو لگاتی ہے چشتوت کا نشان

میرے آنے سے ہوا کال بھیلہ برگ و بار
 زید دیں کو بنانا ہے وہ اب مثل ستار
 دیں تو خود کیسے بے دل مثل بت میں عذار
 تھٹھاتے دیں کی راہ جو اٹھا تھا ایک خبار
 جس سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار
 وحشیوں میں دیں کو پھیلا نا یہ کیا شکل تھا کھار
 معنی راز نبوت سے صامی سے آشکار
 قوم وحشی میں اگر میل ہوئے کیا جائے عار
 کہے ٹکسٹوم کی سرک یا از زنگبار
 وہ اگر پھیلا میں بدو تم بنو مشک تبار
 چپکے چپکے کرتا ہے پیدانہ سامان دمار
 چیز کیا میں اس کے آگے رستم و اسفندیار
 کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انگسار
 چوٹ دلوں کو کہ چھوڑیں وہ ایسے اشتہار
 دم نہ مارو گروہ مایل اور کر دیں حال زار
 شدت گری کا ہے محتاج باران بہار
 یہ خیال اٹھا لکھو کس قدم ہے تابکار
 جنگ بھی قیامت کی نیست نہ کی سے قرار
 اب تو انگلیں بند ہیں در کھینکے پھر انجا مار

۱۴۸

خطبہ ہمامیہ

فَإَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُتِمَّ النَّبَاَ وَيَكْمَلَ الْبِنَاءَ بِالْبَيْتَةِ

پس خدا ارادہ کیا کہ پیکر کو مکمل کرے اور عبادت گاہ کو مکمل کرے
پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ وہ پیکر کو مکمل کرے اور عبادت گاہ کو مکمل کرے

الْآخِرَةِ فَأَنَا تِلْكَ الْبَيْتَةُ أَيُّهَا النَّاطِرُونَ - وَكَانَ

تمام شد - پس یہی عبادت گاہ ہے -
پس وہ مکمل ہو گیا وہ - میں میں وہی عبادت گاہ ہے -

عِيسَى عَلِمًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَنَا عَلِمٌ لَكُمْ أَيُّهَا

عیسیٰ نشانہ بنائے بنی اسرائیل کے لئے
جیسا کہ میں نے بنی اسرائیل کے لئے نشان قائم کیا۔ ایسا ہی میں تمہارے لئے تمہارے

الْمُفْرَطُونَ - فَسَارِعُوا إِلَى التَّوْبَةِ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ -

بیمشغول رہو -
ایک نشان ہے - میں نے غافلوں کو توبہ کی طرف بلایا ہے -

وَأَلَنِي جُعِلَتْ فَرْدًا أَكْمَلَ مِنَ الَّذِينَ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ

اور میں نے تم کو ایسا ہی بنا دیا کہ تم سے زیادہ مکمل ہو
اور میں نے تم کو ایسا ہی بنا دیا کہ تم سے زیادہ مکمل ہو

فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَلَا تَخْشَوْا رِيبَاءَ وَاللَّهُ فَعَلْ

وہ میں نے تم کو ایسا ہی بنا دیا کہ تم سے زیادہ مکمل ہو
اور میں نے تم کو ایسا ہی بنا دیا کہ تم سے زیادہ مکمل ہو

كَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

کیسے ارادہ کیا وہ خواہاں ہو گیا
پس تم لوگ خدا کے ساتھ لڑ رہے ہو

کَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

کیسے ارادہ کیا وہ خواہاں ہو گیا
پس تم لوگ خدا کے ساتھ لڑ رہے ہو

کَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

کیسے ارادہ کیا وہ خواہاں ہو گیا
پس تم لوگ خدا کے ساتھ لڑ رہے ہو

کَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

کہ کر سچ موعود کو اپنا بدھ بناتا ہے۔

معراج ایک کشف تھا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف اس کو رد کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رد کیا کرتی ہیں۔

حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم بڑا جاتا ہے اس میں کسی جسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتیں دالا ہوتا ہے معراج ہوا۔

پھر آپ نے اس امر کی تائید میں چند آیات سے استدلال کیا کہ جسم آسمان پر نہیں جاتا یہ باتیں قربا پلے ہم بار بار درج کر چکے ہیں خوف طوالت اعانہ نہیں کرتے۔

سکین کی پیدائش اور خدائق عادت امور

سکین کی پیدائش کے ذکر پر فرمایا کہ

خدا کی خدمت طوع پر ہوتی ہے ایک کڑی جیسے عمارت سے صبح ۵ بجے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ قبل الوقوع واقعات خدائق عادت کے جاتے ہیں۔

۴۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء

دربار شام

برادر کرم محمد یوسف صاحب اہل نہیں نے اپنے گاؤں میں بعض لوگوں کے شلوک کے رخ کرنے کے واسطے بعض احباب کو حضرت اقدس کے ایما سے لے جانا چاہا اس کی تجویز ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب اور مولوی سید شاہ صاحب کو بھیجا جائے۔

۱۰ اگست ۱۹۹۲ء مولانا محمد عارف صاحب

حسابات

۱۲۶

انزال اوہام

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہمہ فلتا تو قیستی کنت
انت الرقیب علیہم وانت عن حلق شیء شہید اب جیکہ فوت ہو جاتا ہے
پتہ تو اس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مریاتے ہیں زمین میں دفن
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بصرحت مطلق ہے کہ خطا ان کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔
تہہ ہی تو حضرت مسیح نے آیت موصوفہ میں اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زمین کی
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف بے غار کرتے تو اپنے مریاتے کا ہرگز ذکر کرتے
اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پا کر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہو کر چک
آسمان پر انکی روح ہی گئی تو پھر ماریل ہونے کے وقت جسم کمال سے ساتھ آ جائیگا۔

درجہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے
کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زہریت تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبیعی کی نئی
تحقیقات اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند ہائوں کی پوٹیل پر پہنچ کر اس طبقہ
کی محال سی صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا
کرۂ لمستب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے ؟

۱۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا کسی پرانا فلسفہ میں ہے تو پھر حضرت علیؓ کی روح
سوائے اس جسم کے ساتھ کیونکر جاوے گی۔ تو اس کا جواب ہے کہ یہ سوال اس جسم کی حالت میں نہیں تھا بلکہ وہ
ذات اللہ کی حالت میں تھا جو کہ حقیقت میں بے گشت کی حالت میں تھا۔ ایک فلسفہ
کے ساتھ سب سے پہلے اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ اس فلسفہ کی سرکھٹا ہے۔ پس جو کچھ حضرت علیؓ کی روح کے
فلسفہ کی حالت میں تھا وہ اس فلسفہ کی پہلی پوٹی تھی اس کے بعد اس فلسفہ کی دوسری پوٹی تھی جو کہ
کے انتہائی فلسفہ جو اس فلسفہ کے تیسرے پوٹی کے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی روح کے ساتھ
پر مشابہت بلکہ ایک قسم کی بیحدی ہی ہے۔ اس کا نام نہیں ہو گا اور نہ اس کے ساتھ کسی اور کے
کو سمجھتا ہیں۔ بلکہ کثرت کا جو نتیجہ مقام ہے جو حقیقت میں باری بلکہ اس کثرت میں باری سے ہے حالت
نہایت میں ہے۔ اس فلسفہ کی کثرتوں میں کثرت خود صاحب جو ہے اس کے بلکہ کثرت کی
گنتاں میں نہیں۔ انتہا میں ہے۔ اس فلسفہ کی کثرتوں میں کثرت خود صاحب جو ہے اس کے بلکہ کثرت کی
گنتاں میں نہیں۔ انتہا میں ہے۔ اس فلسفہ کی کثرتوں میں کثرت خود صاحب جو ہے اس کے بلکہ کثرت کی

۱۱۸: ۱۱۸

انزال اوہام صفحہ 47 سے چودھانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 اور مذاق ادبیاتی

یہ جلد صفحہ 237 پر درج

انزال اولام

۱۲۶

حقہ اقل

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم و فلتا تو قیشتی کنت
انت الوقیب علیہم و انت عن حق شیء شہید اب جبکہ فوت ہو جائے گا ثابت
ہوگا قیاس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مر جاتے ہیں زمین میں دفن
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بصرحت ناظر ہے کہ خط ان کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔
تہہ ہا تو حضرت کیسے نے آیت لا یضربہا اللہ فی ابہی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زہدوں کی
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف بے عاز کرتے تو اپنے مرجع نے کاہر گزرتے کرتے
اور اس گزرتے نہ کتے کہ میں وفات پا کر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہو کہ جبکہ
آسمان پر ان کی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آجائے گا۔

درجہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے
کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ عالم طبی کی نئی
تحقیقات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ بعض بلغم ہماروں کی پوٹوں پر پہنچ کر اس طبقہ
کی ہوا کی سی صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا
کہہ مل متک یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے ۔

اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا ساتھ دیا جاتا ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا
سوال اس جسم کے ساتھ کیونکر ہوا ہو گا۔ تو اس کا جواب ہے کہ میرے معراج اس جسم کی طرف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ
ذات الہیہ کے ساتھ تھا جو کہ حقیقت بیداری کے ساتھ ہے۔ ایسے کشف کی حالت میں الہیہ ایک لفظی جسم
کے ساتھ حسب اعتقاد نفس کا نظریہ ہے۔ اس کی سبب سے کہتا ہے۔ پس جو کرا کشف علی اللہ علیہ وسلم کے
فلسفہ کا لفظ الہیہ کی استواء تھی اور انسانی لفظ تک پہنچتی تھی اس لئے یہ لفظ سوا حقیر سے محمود عالم
کے انسانی لفظ تک جو عرض علم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کشف حقیقت یہ کہ کشفی تھا جو بیداری کے ساتھ
پر مشابہ ہو گا۔ یک قسم کی بیداری ہے۔ میں اس کا نام غیب پر گزریں رکھتا اور کشف کے لفظ سے مراد
اکو کشف ہیں۔ لہذا کشف کا یہ تفسیری مقام ہے جو حقیقت بیداری بلکہ اس کشف بیداری سے حالت
زیادہ الہیہ ہے۔ لہذا اس قسم کے کشفوں میں شوق و صاحب تجربہ اس جگہ زیادہ کھنے کی
گناہوں میں غفلت سے کشف میں حاصل طور پر بیان کیا جائے گا۔ منہ

لہ الماشدۃ : ۱۱۸

اس کو بیشک کوئی بھی خوں کسی دوسرے ہی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ دی گئی ہو۔

انچہ خوں بہ طرز ترشہ دہی

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے صلیبوں تو ان میں سے ایک کے بھگت کا ناچا وغیرہ پر ہے
اور دوسرے کو صلیب کا شہید یا صلیب وغیرہ تباہی صلیب کہیں گے کہ کاش ہم میں گھر میں صلیب نہ ہوتے۔ اسی
طرح ایک دھڑک چوہیں ہزار نمبر جو گندہ میں انہوں نے کیا کہ ایک جو فضیلت احمد تہ صلیب اسلام کو دیا جاتا ہے
ان میں سے ایک کو بھی وہ دھڑک۔ ان سب کو فوت ملتے ہو اور ایک جیسی کھنڈہ احمد بھی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ: ۱۱۵) اور حضرت قرآن دھڑک برابر گئے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عمر ۳۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیروں کو گھٹانا اللہ شمع کو سب سے بڑھ کر فضیلت دیتا ہے یہ نہیں
آئی کہ کوئی فضیلت شمع کو دوسروں پر ہے؛ انہوں نے زمزمی دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ دھڑک کوئی دھڑک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کو پہچاننا مقابلہ کی نوبت آئی۔ دھڑک کی شکست اٹھانی پڑی۔ چند آدمی صرف ایمان لائے
وہ بھی پختے گئے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو آپ کا دعویٰ گل جہان کے لیے اور سخت سے
سخت دھڑک اللہ کا لیت آپ کو پہنچے۔ جہیں بھی آپ نے گئے۔ ایک دھڑک نے نیکو صلیب کی تہل میں موجود تھے
پہرہ ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کہنا نہ پڑے کہ جس سے
آپ کی ہنگ جہد دعویٰ نہیں تو فوراً کیا ہے؛ ان کم بختوں سے کوئی بچے کہ چہرہ تم محمد رسول اللہ کہیں کہتے ہو
جیسی رسول اللہ ہی کہو۔

اسم کو پہنچے جہاں تک ہو سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت۔ مگر تم کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے
پہنچتے ہیں تو ہم آج ملتے ہیں گھر میں سے تم کو فیض اللہ فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کو جہد فیض دینے سے
تم کو کیا حاصل؟

تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ تورات۔ جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد ہے۔ یہ
کافر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان کو شرم نہیں آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خالق
چس پائی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو فاد میں جگہ دی اور جیسی کو جب وہ موقع پیش آیا تو صلیب پر باجیہ پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳۳ برس کی کہتے ہیں وہ جیسی کو جب تک زندہ ملتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ
ہے کہ مسلمانوں کا دین غالب ہے۔ آج مسلمان کم ہیں اللہ صیالی زیادہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہی رسول ہیں
کہہ پا رہے ہیں نے مسلمانوں کو صیالی بنایا ہے۔
خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جیسی مر گیا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كَيْ آتِيَتْهُمُ مِنْهُ خَبْرٌ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ عِلْمٌ أَفَلَا كَفَرُوا

۲۹۰

کچھ نہ کہ صحت نیت دل میں رکھ لیتا ہے کہ نہ کہ اس میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں۔ ہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے کیونکہ کسی نبی کی اٹلانہ سے بھی تحقیر کرنا سخت محبت ہے اور موجب قبولِ غنیمت بھی۔

مگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس میں کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہے تو پھر کہ اس میں صلح کا بھی حکم ہے اور یہ صلح کا ذہب بھی یہ ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تحمت ہے اور یہ بات ہر امر بھروسہ ہے کہ دین اسلام میں میرا دین پیسنے کے لئے متکرم دیا گیا تھا کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ منکر میں تیرہ برس تک سخت دلوں کافروں کے ہاتھ سے وہ مصیبتیں اٹھائیں اوروں کو دیکھے کہ بجز ان برگزیدہ لوگوں کے جن کا خدا پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا اور اس صحت میں کوئی جزئیہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت صبر سے قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار نذر و کوب کے موت کے قریب کر دیا اور بعض دلوں کا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر چھر چھلائے کہ آپ سر سے سر تک خون آلود ہو گئے اور آخر کار کافروں نے یہ منصوبہ سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے اس مذہب کا فیصلہ ہی کر دیں۔ تب اس نیت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو محاصروں کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ۔ تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا نام ابو بکر تھا نکل آئے اور خدا کا یہ مجبور تھا کہ باوجودیکہ صد ہا لوگوں نے محاصروں کیا تھا مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر گئے اور ایک چھر چھڑے ہو کر کہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اسے کہ تو میرا پیدا شہر ان پیدا دلی

حقیقۃ الہی

۵۷

نہ

فصل دکر ہے اس تک زندہ ہیں۔ پس خدا کے علم میں مرنے والے کی طرف وہ پیشگوئی منسوب نہیں ہو سکتی اور خدا کے نزدیک وہ کالعدم ہے اور خدا کی پیشگوئی ایک جینے والے لڑکے کے متعلق تھی۔ خدا کا ایسا کوئی الہام نہیں کہ وہ عمر پانے والا لڑکا پہلے حمل سے ہی پیدا ہو گا اور اگر کوئی اجتہادی خیال ہو تو اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو نبی کے اپنے اجتہاد کو واجب الوقوع سمجھتے ہیں تعجب کہ یہ لوگ کیسے اپنے افتراء سے ایک اعتراض بنالیتے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا دوارکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں کہ میری طرف سے کبھی کوئی ایسی پیشگوئی شائع نہیں ہوئی جس کے الہامی الفاظ میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہو گا۔ رہا اجتہاد تو میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔ جب وہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا اجتہادی غلطی سے بچ نہ سکا۔ چنانچہ حدیث کا سفر اجتہادی غلطی تھی۔ یمامہ کی ہجرت گاہ قرار دینا اجتہادی غلطی تھی تو پھر دوسروں پر کیا اعتراض۔ ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ طاک نبی اس راز کو کچھ نہ سکا کہ الیاس نبی کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا حقیقت پر محمول نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہے اور اسرائیل کوئی نبی توریت کی پیشگوئی سے یہ نہ سمجھ سکا کہ آخری نبی بنی اسرائیل میں سے ہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اجتہادی غلطی سے اپنے تئیں بادشاہ بنالیقین کر لیا اور کپڑے بیچ کر اختیار بھی خریدے گئے۔ یہود اس کو بڑی کو بہشت کا ایک تخت بھی دیا گیا۔ پھر اسی زمانہ میں آسمان سے واپس آنے کا بھی پختہ وعدہ دیا آخر وہ سب پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ پس جس امر میں تمام انبیاء شریک ہیں اور ایک بھی ان میں سوا ہر نہیں اس کو اعتراض کی صحت میں پیش کرنا کسی متقی کا کام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کیلئے اس واسطے مقور کر رکھی کہ تا وہ معبود نہ ٹھیلے جائیں مگر اس سے انکی تمام محنت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ کیونکہ ہجرات کثیرہ سے انکی حقیقت ثابت ہو جاتی

انما الامام

۱۳۹۹ھ

مستند

کے شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہو گا اور کسا ہر ہے کہ جس کا فرقہ
 مال کا کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ فرشتے ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں
 بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا قوت ہے وہ عداوت اور بڑے زور
 سے اپنے اہلکات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جنگدان صاحبوں کے اہلکات کی نسبت کہ
 زیادہ کھتا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الامام رضائی ہی ہوتا
 ہے شیطان ہی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
 استکشاف کے لئے بطور استدلال یا استنباط وغیرہ کے تو مجھ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
 میں کہ جب اس کے دل میں یقیناً حقیقی ہوتی ہے کہ کسی مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
 بھلا یا بھلا کلمہ بطور الامام کے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آواز میں دخل
 دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل شیطان کلمہ ہوتا
 ہے۔ یہ دخل بھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف مٹا دیا
 جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشد اشارہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلك
 من رسول الا فلن آتیناہم النی الشیطان فی اعنیہما ثم ارساہی الخیل میں بھی لکھا ہے
 کہ شیطان اپنی شکل نبی فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے یہ کلمہ
 غلام قریشیاں باب آیت ۱۴۰ اور مجموعہ قوریت میں سے سلاطین اہل بابہائیں
 آیت ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
 بارے میں پیش گوئی کی اور وہ مجھ نے ٹھکے اور بادشاہ کو شکست آئی، مگر وہ اسی میدان
 میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل الامام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نبی
 فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا انہوں نے دعویٰ کیا کہ ربانی، کلمہ لیا تھا یہ خیال
 کہتا ہے جیسے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی آمد سے الامام احمدی میں دخل شیطان
 ممکن ہے پہلی کتابیں قوریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بناء پر

۵۳۰۵

یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

امام علی 629 مسجد رضائی عزائن جلد 3 صفحہ 1439 از مرزا قادیانی

نماں اولام

۴۳۹

مضمون

کے شخص اس لحاظ سے کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہو گا اور کفر اس پر ہے کہ جس کافر کا
مال کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ فرض میں دو لیں صاحب نے کہ خدا انہیں
بشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتوہ دے دیا اور بڑے زور
سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جنگ میں صاحب کے الہامات کی نسبت کہ
زیادہ کمنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی ہی ہوتا
ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
استکشاف کے لئے بطور استعارہ یا استنباط وغیرہ کے تو یہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
میں کہ جب اس کے دل میں یہ تصانیق ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
بڑا یا بڑا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل
دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور وہ اس کے شیطان کی کلمہ ہوتا
ہے۔ یہ دخل بھی انبیاء اور رسول کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکلا
جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما أرسلنا من قبلك
من رسول الا بقی القی الشیطان فی امیہ ما یوسوس فی السیئ فی السیئ
کہ شیطان اپنی شکل تو دی فرشتوں کے ساتھ ہل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے دیکھو
خط ہم فرشتیاں بلا آیت آیت ہوا۔ اور مجموعہ تو ریت میں سے سلاطین داخل بابائیس
آیت ایس میں نکلا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست نائی بلکہ وہ اسی میدان
میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا تو اس
فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر رٹائی کہ کیا تھا یہ خیال
کہ یہاں بیٹے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی آمد سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
مکن ہے اور پہلی کتاب میں تو ریت اور خیال اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر

۵۳۱۸

فیر کیا جانے کہ دلبر سے ہیں کیا جڑ ہے
 میں کسی آدم کسی مونی کسی ستوبہ میں
 ایک شجر ہوں جسکو بھٹی صنعت کے پھل ملے
 پر سیاہ بن کے قس بھی دیکھتا رہے صلیب
 دشمنو! ہم اسکی نہ میں سرو ہے میں ہر گھڑی
 سر سے تیر پلوں تک سے یاد مجھ میں ہے نہاں
 کیا کد نہ صریح حق میں کی نہ کیا نکول
 اس قدر عرفاں بڑھا میرا کہ کافر ہو گیا
 اس رخ روشن میری آنکھ بھی روشن ہوئی
 قوم کے لوگو! بدھرتو کہ نکلا آفتاب
 کیا تماشا ہے کہ میں کافر ہوں تم مومن ہو
 کیا یہ جی بات ہے کافر کی کرتا ہے مد
 اہل تقویٰ تھا کہ مہدی بھی تمہاری آنکھ میں
 بے ملامت میں نہ تھا تھی نصرت حق میرے ساتھ
 پر مجھے اُس نے نہ دیکھا آنکھ اس کی بند تھی
 نام بھی کتاب اس کا دفتر میں نہ گیا
 اب کہو کس کی ہوئی نصرت جناب پاک سے
 پھر بدھرتی کچھ نظر کرنا خدا کے خوف سے
 قتل کی ٹھانی شریوں نے چلے تیر کر

وہ ہمدیا ہو گیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
 نیز ہر دم ہوں نفس میں میری بشارت
 میں ہوا دلورہ جلاوت ہے میرا شکوہ
 گر نہ ہوتا نام اسکا جس پر میرا سب دلو
 کیا کہ گے تم پہادی نیستی کا اتکسار
 اسے سر نہ خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پر دلو
 ایک دلا سے ہو گیا میں سیل نفس نکلا کپڑ
 آنکھ میں اسکی کہ ہے وہ دھرتی مومن یا
 ہو گئے سرور اس دلبر کے مجھ پر آشکار
 دادی نصرت میں کیا بیٹھے ہو تم سیل دنیا
 پیو میں کافر کا مہی ہے وہ قبول کا یاد
 وہ خدا جو چاہیے تھا مومنوں کا وہ مستدار
 جس نے حق ظلم کی نہ کیا تھا مجھ پر دلو
 فتح کی دیتی تھی حق بشارت بادبار
 پھر مہر پا کر لگا یا سر نہ دُنبالہ دار
 اب مٹا سکتا نہیں یہ نام تا بعد شمار
 کہوں تمہارا متقی پکڑا گیا ہو کر کے خوار
 کیسے میرے یاد نے مجھ کو بچایا بادبار
 ہیں گئے شیطان کے چیلے نہ نسل ہو نہاد

کشتی نوح

۹

قوتی الارواح

نشان اپنی کے نتیجہ یہ ہو گا طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور عاروق عادت
 ترقی کرے گا اور انکی یہ ترقی توحید سے رکھی جائیگی بلکہ مخالف جو ہر ایک موقع پر شکست پاتے
 رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزل المسیح میں نہیں لکھا ہے۔ اگر اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے
 اس جماعت احمدیہ کی جماعتوں میں کچھ فرقہ زد دکھلایا تو انکا حق ہو گا کہ میری تکذیب کریں۔
 اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو ہر ایک لعنت کو خرید رہا ہے مثلاً بار بار شہر مجلیا کہ
 احمق پرندہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے۔ حالانکہ مشیگنی نے صاف انہوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی
 بات کہتا ہے تو اسے پتہ چلے گا کہ وہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ سوائس نے میں جلسہ مساجد پر شہر نادر میں
 کے رہنے والے احمدیہ علیٰ غرض علیہ السلام کو دجال کہنے سے منع کیا اور نہ صرف یہ بلکہ اس نے
 ہندو بیڑ تک اپنی خاموشی اور خوف سے ہر جماعت کو دیکھ کر مشیگنی کی بناء یہی تھی کہ اس نے
 احمدیہ علیٰ غرض علیہ السلام کو دجال کہا تھا۔ لہذا اس نے ہر جماعت کو صحت و سقم کا اندازہ لگایا کہ پرندہ
 کہنے کے بعد لو کہ مرگیا یہ سچ ہے بلکہ مشیگنی میں یہ بیان تھا کہ فرقہ میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کے
 لئے شہداء ہو جائے گا وہ سب مرگیا ہو گا۔ سچ ہے کہ یہ طریقہ وہ طریقہ کی باتیں جو خدا نے سچے
 بتائی ہیں اور ہم اپنے وقت پر پوری ہوش و مدد سے اس سے کم نہیں ہو گا کتاب نزل المسیح میں جو
 چھپ رہی ہے خود کے طور پر صحت و ثبوت واضح ہے سے منع ثبوت اور گواہوں کے کہی گئی ہیں۔
 اور کوئی ایسا مشیگنی میری نہیں کہہ سکتا کہ وہ سچ ہے یا اسکا دعویٰ صحت میں سے ایک حقتہ اور
 نہیں ہو گا بلکہ کوئی کوشش کرنا کہ اسے سچے فلاحی کوئی مشیگنی جو میرے منہ سے نکل رہا ہے کہ جس
 علی کی نسبت وہ کہتا ہے کہ خالق الہی ہے یا بنی شری سے یا بنی نبی سے جو چاہے کہہ۔ اور میں
 دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ میری سچے سچے مشیگنیوں میں جو نہایت عقلانی سے پہنچا ہو گیا
 میں کے فکس اس کے ساتھ ہیں۔ انکی نظیر اگر گذشتہ خیال میں تلاش کی جائے تو جو احمدیہ علیٰ غرض
 علیہ السلام کے کہنے اور انکی سچے سچے علی کی گریہ سے مخالف اس طریق سے اسکا کہتے تو
 کہیں سچے علی یا کہیں گویا میں احمدیہ علیٰ غرض علیہ السلام دیکھنے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی

چتر معرفت

۱۶۶

عصی کا حکم

۲۱۵

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری نذر تھا اور شیطان کا اس اپنی تمام قدرت کے آخری عمل تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہر ہوشیار انسان ایک جگہ جمع کر دئے تاکہ یہ بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان میں وہ نہیں ملتے اور محض آخر کے طور پر ہوتے ہیں ان کے لئے پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا نام کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے لئے سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں۔ بعض ان میں سے تو یہ گویاں ہیں جن کی غیبت کی خبری میں پر انسان قادر نہیں ہو سکتا مگر یہ تمام دنیا اتنا ہی کہ کہ اس کی نظیر پیش کرنا چاہے اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بدعہ قبول پہنچ کر بندہ خود خدا کی دی کے میں ان کی قوت سے مطلع کیا گیا۔

اور وہ دعائیں ہیں کا اُدھر ذکر ہوا معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ میں سے ان بیماریوں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری وہ حقیقت شدت و عظمت کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا اور بعض دعائیں ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد چھانے سے اُمید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مصیبت میں مبتلا ہو کر جان کے خطر میں پڑ گئے تھے یا ان کی عزت معرض خطر میں تھی یا مال کی تباہی ان کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔

اور خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھائے کہ اس نے ہر ایک مہلک میں میرے

۲۱۶

۴۷۸

کر کے اس میں اپنی روح پھونکی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے لئے اسی طرح نور اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گزشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو عہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے۔ اپنی جسمانی خلقت کے لئے جوڑا پیدا ہو گا۔ یعنی آدم صغی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہو گا۔ اور خاتم الاولاد ہو گا۔ کیونکہ آدم نفع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص

نبی کو نظر خوردیکھا جائے تو بہت کہہ دیں سے ان مکاشفات کو مدد ملے گا۔ لیکن یہ قول اسی حالت میں بھی ٹھہرتا ہے جبکہ عہدی مہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص ملن لیا جائے۔ اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی وہ حدی مقرر کر دی ہیں اور فرمادیا ہے کہ وہ امت جنابت سے محفوظ ہے جس کے اقل میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنی ایک طرف وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار زمین سے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اسی حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں اپنی امت میں داخل نہیں کیا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے۔ اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک جس حد تک اسکے دیکھنے والے یاد رکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ فرض قرین شہد کا ہونا برہانیت منہجہ نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور اس مساحت اللہ کی ارحم الراحمین ہے جس کا طریقہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں جانتا

۳۵۰

۴۷۹

چہرہ بکال و تمام دودھ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس زندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۵۹ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صلی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود و دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے۔ مجھے آدم کی خواہر طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اُن کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے عہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بنیانی کیلئے کہ وہ آخری عہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی عہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست

۴۸۱

ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہو گا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی۔ کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ اُن کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ پہلے میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔ یعنی چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروذات میں دور کو تابہتا ہے اور آخری بروذاتس کا بہ نسبت درمیانی بروذات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اس لئے حکمت الہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص کہ جو آدم صغی اللہ کا آخری بروذہ ہے وہ اسکے واقعات اشد مناسبت پیدا کرے۔ سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا۔ سو یہی واقعہ بروذاتم کے مقام میں آخری آدم کو پیش آیا کہ اسکے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔ اور اسی آخری آدم کا نام عیسیٰ بھی رکھا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو بھی آدم صغی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی۔ لیکن آخری آدم جو بروذی طور پر عیسیٰ بھی ہے آدم صغی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ آدم صغی اللہ کے لئے جس قدر بروذات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروذی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروذی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلیق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم

حصہ چہم

۲۶۰

ضمیمہ ہزارین احمدیہ

۹۹

جو سچ موعود چھٹے ہزار کے اخیر پر قائم ہونا تھا وہ قائم ہو چکا ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قیامت کی گھڑی معلوم نہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ خدا نے قیامت کے بارے میں انسان کو کوئی اجمالی علم بھی نہیں دیا بعد قیامت کے علامات بھی بیان کرنا ایک نیکو کام ہو جاتا ہے کیونکہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اس طرح پر مخفی رکھنا چاہتا ہے اس کے علامات بیان کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ایسی آیات سے مطلب یہ ہے کہ قیامت کی خاص گھڑی تو کسی کو معلوم نہیں مگر خدا نے محل کے دنوں کی طرح انسانوں کو اس قدر علم دے دیا ہے کہ مائوں ہزار کے گندے تک اس زمین کے باشندوں پر قیامت آجائگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے

✱ خدا نے آدم کو چھٹے دن بعد جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ قدرت اور قریب اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سات دن مقرر کئے ہیں اور ان دنوں کے مقابل پر خدا کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہے اس کی مدد سے متنبہ کیا گیا ہے کہ آدم سے عمر دنیا کی سات ہزار سال ہے اور چھٹے ہزار سال کے مقابل پر ہے وہ آدم ثانی کے ظہور کا دن ہے۔ یعنی تقدیروں سے کہ چھٹے ہزار کے اندر دینداروں کی مدد دنیا سے مغرور ہو جائیگی اور لوگ سخت فاضل اور بے دین ہو جائیں گے تب انہیں کدو دھانی سلسلہ کو قائم کرنے کیلئے مسیح موعود آئیں گے۔ اور وہ پہلے آدم کی طرح ہزار ششم کے اخیر میں جو خدا کا چٹا دن ہے ظاہر ہو گا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہو چکا اور وہ وہی ہے جو اس وقت اس تصویر کی آئینہ تبلیغ حق کر رہا ہے۔ میرا کم آدم رکھنے سے اس جگہ یہ مقصود ہے کہ نوع انسان کا قبو کمال آدم سے ہی شروع ہوا اور آدم پر ہی ختم ہوا۔ کیونکہ اس عالم کی وضع مندی ہے اور دائرہ کمال اس میں ہے کہ جس نقطہ سے شروع ہوا ہے اسی نقطہ پر ختم ہو جائے۔ پس خاتم الخلق و الکلام ہم دیکھنا مندی تھا اور اسی دم سے جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام سے ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ دھماکے والی تامل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اجعل فیہا من یفصد فیہا۔ قال لی اطمع ما لا تطعون۔ اور جس طرح آدم کیلئے جہنم کا حکم ہوا۔ میری نسبت بھی دھماکے والی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخترون علی الذلک مجدداً یرتدوا یخترون انما کانتا خاطئین۔ منہ

وعدا اللہ انہ یمساک النفس بالحق قضی علیہا الموت واللہ لا یخلف وعده وفکنکم قوم
 یجہلون من اعدائہم انہ یرسل عیسیٰ الی الدنیا ویروی الیہ الی اربعین سنۃ ویجہلونکم
 الانبیاء ویسی قتلہ وکن رسول اللہ وخاتم النبیین سہمانہ وتطالی عما تصفون -
 ان تتبعون الا افاننا لا تطعون حقیقتہا ولو رد قواہا الی حکم من اللہ الذی ارسل
 الیکم لکان عیذانکم ان کنتم تعلمون - یا صرۃ علیکم انکم جطقم علم الذین صرنا و
 تمادون علیہ بخلا وحسدا - ولہب اللہ علی قلوبکم فلا تبصرون - الا تودون الی
 السلسلین المتقابلین لو غلبتکم شقوتکم فلا توائسون - ولقولن لیس ذکر
 المسیح الموعود فی القرآن - وقد کفی القرین من ذکرہ ونکی لا یراہ الامون - الا
 ان لعنة اللہ علی کافرین الذین یکذبون کتاب اللہ ویحرفونہ ولا یخافون - واذا
 قیل لہم تعالوا نبینکم حکم جبر اللہ قلوبا انما نحن المحدثون - وما فی یدیرہم الا
 قصص باطلۃ ولا یستقون - ویحرفون من الذین انما وہم یطعون - وما کان مجبیا
 فی انحر السلسلۃ الحممدیۃ - ولا کمال اسمائۃ - وتوہیۃ من المعاملۃ - ویرد مکرۃ
 انہم بعد مکرۃ الشیطانیۃ - فما لہم لا یفکرون - انک عسیرا علی اللہ ان یخلق
 کعیسی ابن مریم عیسی بنو سہمانہ اذا قضی امرنا ننما یقول لکن فیکون - هو املہ
 الذی بعث مثل موصی فی الال السلسلۃ الحممدیۃ - فظہر منہ انہ کان یرید
 ان یخلق مثل عیسی فی انحرہا لیتشابه السلسلۃ بالمشابہۃ التامۃ - فما لکم لا
 تومنون - بما کائن منہموا ولا تومنوا ان اللہ ان یقول ہذہ السلسلۃ دلی بقتلہا و
 ان یرزق حیتہ ادم حتی یقتلہا فوعدا ما اذا داملہ ان کنتم تقدرون - اتردون

ان اللہ یخلق انہم وجعلہ سیداد حکما وامیرا علی کل ذی روح من الانس والجان کما
 یقولہم مرفیۃ احمد علیہ السلام شہد ان الشیطان ونحوہ من الجنان - ذلک لکونہ الی ہذا
 الثبات - ومنہم ذلک وغیرہ فی غزۃ العرب والوہان ومن العرب عہد ولا تہلک
 منہم من خلق اللہ سیدہم علی الارض والسماء والارض والسماء والارض والسماء والارض

ہونے کی وجہ سے کلاویہ کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت علی رضی اللہ عنہ سے

بقیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جمع سے سرسنگ بھی بنا دیا گئے تھے جو تھیں ان کا نام ہے۔ یہ درو
خیز کے لئے پیش کیا جاتا ہے جس کا نام گندہ مرغان ہے۔ یہ درو گئے کرنا گندہ مرغان
تو ہمیں بزرگ سے شورش کر سکتے ہیں۔ غافیل نے اپنے وقت کا تصور کیا ہے۔ اس سے
بہتر میں نے اس کا سب سے اعلیٰ درجہ میں۔ اس میں اپنا اندیشہ شریعت کی نسبت سے لکھا ہے
وہ شہر و ملک میں شرب کو اس قدر کثرت میں کہ صاب کیا گیا کہ گندہ مرغان کی طرح
میں میں مذہب و دین کی شورش میں اس قدر کثرت ہے کہ اس میں شرب کو کھانے کے لئے
ہوں گی۔ اور جو خیر و برکت پر پا کر میں دیکھتا ہوں کہ یہ اس سے وہ اہم ہوتا ہے جس نے صاب کا
ہے کہ وہ فیصدی ۵۰ میں۔ تو اس قدر کہ وہ خود شرب سے کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں
کے دلوں سے غلبہ ہو جائے کہ یہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہاں کوئی شک نہیں ہے۔
تو یہ ہے کہ اس کی خوشبو کے غلبہ سے اس کو کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں کھانے
ہے چنے کے متعلق اس قدر کہ وہ بول رہے ہیں کہ اس کے لئے کھانے سے نہایت کڑی اس سے
اس کے شہر میں اس کو کہ ہے جس میں شہر کو خوشبو پانی سے کھانے میں سے نہیں کرتا کہ
اس میں کون سی شہر میں اس کی کالی و حراش ہے۔ اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے۔
کھانے میں اس میں کہ ہے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں
یہ پتے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے
جس کا انہوں نے خود کتاب کیا اور خود اس کی دیکھ کر اس کو کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں
کہ اس کو اس کی دیکھ کر اس کو کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے
میں اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے
کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے کہ اس میں اس کے لئے کھانے کا نام دیا ہے

بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔

(۲) دوسرے یہ کہ کسی شخص کی نسبت واقعی طور پر ایک پیشگوئی تو ہو مگر وہ پیشگوئی وعید اور عذاب کے رنگ میں تھی اور اپنی شرط کے موافق پوری ہو گئی یا کسی وقت اس کا ظہور ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض ایک اجتہادی امر ہے اور اس کو خدا کا کلام قرار دے کر پھر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی تھی جو پوری نہیں ہوئی جبکہ یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی باطنی زبان سے بچ نہیں سکتا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نمبروں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کو جس سے ہمیشہ دُعا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوع کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دےں وہ اس خیر و طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہو کہ رات ہونے نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو پیش از وقت طاعون کی خبر دی اور فرمایا الامراض تشاع والنفوس تصنع مگر انہوں نے اس نشان کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ پھر خدا نے طیر معمولی زلزلہ کی خبر دی جو اسی ملک میں ۱۹۰۵ء اپریل ۱۱ء کو آیا تھا اور وہ آیا اور صد ہا آدمیوں کو ہلاک کر گیا۔ مگر ان لوگوں نے اس کی بھی کچھ پروا نہ کی۔ پھر خدا نے فرمایا کہ بہار میں ایک اور زلزلہ آئیگا۔ سو وہ بھی آیا مگر ان لوگوں نے اس کو بھی نظر انداز کیا۔ پھر خدا نے ایک آتش شعلہ کی خبر دی تھی سو ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو ظہر ہوا اور قریباً ہزار میل تک عجیب شکل میں مشاہد کیا گیا۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی کچھ سبق حاصل نہ کیا۔ پھر خدا نے یہ پیشگوئی کی کہ بہار کے موسم میں سخت بارشیں ہونگی سخت برف اور بے پٹیلے اور سخت درجہ کی سردی ہوگی مگر ان لوگوں نے اس عظیم الشان نشان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پھر خدا نے اسی ۱۹۰۶ء میں ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو پشاور

کئی ہی۔ خلاصہ مطلب یہ کہ اگر کوئی عدوت ایسی خواہش کرے تو میں اپنے نفس کے لئے اس کٹر
 قید ہوا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی دعا تھی جس دعا کی وجہ
 سے وہ قید ہو گئے اور میرا بھی یہی کلمہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے کج سے بھٹس ریس چلے
 براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ صرف یہ فرق ہے کہ یوسف بن یعقوب اپنی اس دعا کی وجہ سے
 قید ہو گیا۔ مگر خدا نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں میری نسبت یہ فرمایا **يُصَلِّ عَلَىٰ**
مَنْ عِنْدَهُ وان لم يصلي فلناس یعنی خدا تعالیٰ مجھے خود پکارے گا اگرچہ لوگ تیرے
 پھنسانے پر آمادہ ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ سنی کر مہربان کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو
 مجسٹریٹ کا ارادہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے مگر خدا تعالیٰ نے کسی غیبی سالن سے اس کے
 دل کو اس ارادہ سے روک دیا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ آخر کار سزا دینے کے ارادہ سے قطعاً
 ناکام رہے گا۔ پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ
 یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچا یا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈبو گیا اور
 اس امت کے یوسف کی برت کیلئے پھٹس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور
 تم بھی نشان دکھائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی برت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج
 ہوا۔ اور ان پیشگوئیوں کی گواہی کے بعد زلزلہ شدیدہ نے بھی گواہی دی جسکی گیدہ بیٹے
 پہلے میں نے خبر دی تھی۔ کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ یہ وحی الہی بھی ہوئی تھی۔
قُلْ هِنْدِي شَهِادَةٌ مِنْ اِلَٰهِ فَمَنْ اِنْتَقَرِ مَوْسُونَ۔ پس یہ دو گواہ ہو گئے اور
 نہ معلوم کہ بعد میں میں کے کتنے گواہ ہیں۔

✽ جبکہ پر خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کہ **قُلْ هِنْدِي شَهِادَةٌ مِنْ اِلَٰهِ فَمَنْ اِنْتَقَرِ مَوْسُونَ** یعنی
 میں کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے جو انسان کی گواہی پر مقدم ہے۔ وہ یہی
 گواہی ہے کہ خدا نے ایک مدت بعد از پہلے میں بے جا ہستانوں کی خبر دی۔ منکلا

نثر

۵۱۹

حقیقہ لاری

دیکھا گیا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
 آگ برسی ہے جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ آسمان اُسے غافل و اب آگ برسانے کو ہے
 سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ اگرچہ اس کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف بعض آدمی بیہوش
 ہو گئے مگر آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔ اُسے سننے والو! اُنشیاء
 جو جاؤ بعد میں بچتاؤ گے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جسکی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا
 کہ میں ساٹھ یا ستر اور نشان دکھلاؤنگا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کوتاہ و بالا کر دیا جائے گا
 اور ایک ہی دم میں لاکھوں انسان مر جائیں گے۔ کیونکہ لوگوں نے اس کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔
 ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی! اُنہوں نے طور پر عذاب
 نازل ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہو نیا والا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ
 زمین مرگئی اور انسانوں نے خدا کے نشان دیکھے اور پھر انکو قبول نہ کیا۔ وہ ان کیڑوں سے بدتر
 ہو گئے جو خواست میں ہوتے ہیں اور خدا کے وجود پر ان کا ایمان نہ رہا اسلئے خدا فرماتا ہے کہ
 میں ایک ہولناک جہنم کروں گا اور خوفناک نشان دکھلاؤنگا اور لاکھوں کو زمین پر بڑا مٹاؤنگا
 مگر کون ہے جو ہم پر ایمان لایا اور کس نے ہماری یہ باتیں قبول کیں۔

آج سے چھیتر برس پہلے خدا نے عز و جل باہن احمدیہ میں فرمایا ہے۔ میں اپنی
 چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نامائی سے تم کو اٹھاؤں گا۔ دنیا
 میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کر لیا
 اور بڑے زور اور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ سو ان حملوں
 میں سے یہ آتشیں اٹھ جائیں گی اس ملک میں بارش ہوئی یہ اسی قسم کے نشان ہیں جیسا کہ
 موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے بلکہ وہ نشان جو ظاہر ہو چکے ہیں وہ موسیٰ نبی
 کے نشانوں سے بڑھ کر ہونگے۔ جیسے خدا میرا نام موسیٰ رکھ کر فرماتا ہے۔ ایک موسیٰ ہے
 کہ میں اُس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اُس کو عزت دوں گا یہ جس نے

ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل
 رہ کر نابود ہو جائے۔ تاہم دونوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو۔ لہذا اس نے پہلے
 سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع اباؤک و مبدو منک۔ یعنی تیرے
 بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔
 اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی
 اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا۔ جیسا کہ فرمایا
 سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم۔ واتخذوا من مقام
 ابراہیم محلی۔ قل رب لا تذرنی فدا و انت خیر الوارثین۔ یعنی
 سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) تم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک
 غم سے اس کو نجات دیدی۔ اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدوس
 کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا:
 مجھے ایکلامت چھوڑ۔ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا
 ایکلامت نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتر ہے اس نسل سے
 برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم محلی یہ قرآن شریف
 کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی

جن کی خدا تعالیٰ نے تصریح نہیں کی تھی یہی رحمت نازل ہوگی اور ان کی قوتوں اور قوتوں
 میں خود نہیں آئیگا۔ اب جو تم نے دنیا میں کس کذاب کو دیکھا کہ اپنی عمر بکا تا ہے۔ اپنی
 صحت بھری اور دوسرے دو اعضاء صحت کا آخر عمر تک دھوٹی کرتا ہے۔ ایسا ہی چونکہ
 خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ لوگ تل کے منصوبے کریں گے اُس نے پہلے سے براہین میں خبر دیدی
 یصحبہ طہ و لولم یصحبہ الناس۔ منہ

۴۲

عہدوں سے عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ۔ لہٰذا ہر ایک سر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ جیسا کہ آیت و مبعثوا برحمتی یاقی من بعدی احمدہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آفرینانہ میں ایک نظریہ ہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک نمونہ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جلالی طور پر دین کو پھیلے گا۔ ایسا ہی یہ آیت و اتخذنا من مقام ابراہیم مثلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آفرینانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔

اب ہم یہ دو نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوهام میں صفحہ ۶۴۴ سے آخر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جطناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا۔ مگر تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور الہام پر متکلف ہو۔ اور پھر ایک الہام ہے لہٰذا وہ یہ ہے۔ الحمد للہ الذی

یاد ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جلالی ہیں اسی نمونہ پر جو نمونہ ہر ایک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے منظر اتم میں لہٰذا خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی دو دونوں ہاتھ رحمت اور شریعت کے مظاہر لہٰذا جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں دعا اور سلاطین الہیۃ العالمین علیہم السلام تمام دنیا پر رحمت کر کے تجھے بھیجا ہے اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے و ما رمیت لاذریت و لکن اللہ رعی۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں نمود پذیر ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے سنت جلال کو حدیثی شریعت کے ذریعہ ظاہر فرمایا اور سنت جلال کو مسیح و محمد اور اس کے بعد کے خلیفہ کے ذریعہ ظاہر کیا۔ چنانچہ اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے و انحریت منہم لتالیقوا بہم۔ منہ

لہ الصفا : ۷ کے بقول : ۱۲۶ کے الانبیاء : ۱۰۸ کے الانفال : ۷۷ کے الجمعہ : ۷

یہ جملہ صفحہ 250,249 پر درج ہے

۳۸ مسجد حلالی خزانہ جلد ۱۷ صفحہ 421,420 از مرزا قادیانی

۷۰

طلبہ الہامیہ

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبَوَةِ ۚ وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۚ

وہ خاتم انبیاء است

نبوت ختم کر دیہ

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے بنے

وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۚ لَا وَلِيَّ بَعْدِي ۚ إِلَّا الَّذِي هُوَ

میرے بعد کوئی نہیں

بچے دل بعد ہی نیست

وہی ختم الیاء

میرے بعد کوئی نہیں

میرے بعد کوئی نہیں

میرے بعد کوئی نہیں

مَبْنِيَّ وَعَلَى عَهْدِي ۚ وَإِنِّي أَرْسَلْتُ مِنْ رِزْقِي بِكُلِّ

تمام تر

دیں اذ خدا سے خود

از ہی ہر جہت و ہر جہت

میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

مجھ سے جو کچھ میرے ہر جہت

قُوَّةٍ وَبَرَكَاتٍ وَعِزَّةٍ ۚ وَإِنَّ قَدْرِي خُذُهُ عَلَى

میں ہر جہت

وہیں قدم ہی

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام

میں ہر جہت

میں ہر جہت

قوت و برکت و عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں

مَنَارَةٍ خُصِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رُفْعَةٍ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

میں سے جو انہاں

مندانست کہ ہر وہ بلندی ختم کر دیہ

میں خدا سے خود

تاکہ ہر جہت جو ایک بلندی ختم کر دیہ

الْفِتْيَانِ ۚ وَاعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

بترسید

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

بِالْعَصْيَانِ ۚ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۚ وَحَانَ أَنْ

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

وہ جو انہاں

نمبر ۳

ریویو آف ریویو

۱۱۷

جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا کہ اسرائیل خاندان کے سارے بیٹے بھی ترانہ میں رکھے جائیں تو تب بھی انہیں باوجود جھکا رہے اسی طرح اور شیک اسی طرح میٹک کہلاتے کہ بہت سے نبی خدا کے لئے عطا ہوئے لیکن قرآن کی خدمت کے لئے جو نبی آئے تھے ان میں پیدا کیا گیا وہی شان میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔

علاوہ اسکے ہیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا منظر ہے جیسا کہ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء اسے آئے سے گرا آئے تھے ان میں تمام گزشتہ نبی پیدا کیے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر ہے کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو قرینت کی خدمت کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس آیت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیے گئے جو موسیٰؑ کے پہلے گئے تھے بلکہ خود موسیٰؑ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور سب کچھ مسیح موعودؑ کے وجود باوجود میں پورا ہوا چلن کیا ہے پہلے وہ جہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم کا خفق بین محمد من سلسلہ میں داؤد اور سلیمان ذکر کیا اور یحییٰ عیسیٰ السلام کو شامل کرتے ہیں جہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حقیقی اور مستقل نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ثبوت پیش کیا جاوے۔ ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں رسول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے جس طرح رسول کا لفظ حقیقی اور مستقل نبیوں پر روا جائیگا اسی طرح ظلی اور بروزی نبی پر بھی روا جائیگا اور اگر ظلی اور بروزی نبی کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو بارہا نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ خدا نے تو اچھا کلام میں کبھی بھی ظلی یا بروزی کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ صرف نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرتا رہا پس اگر مسیح موعودؑ کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو خود باللہ سب سے پہلے ناجائز حرکت کرنے والا خود ہے۔ مگر دراصل یہ مسئلہ نفس کا دھوکا ہے کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبیوں کی نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبیوں کی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے مگر حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ صرف نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے

نزل فیج

۴۷۷

۹۹
 آنچل عشق تیر مرکب راند کہ از انی مشت غلجیچ نہاد کشتہ دلبر و دلار سے رستہ بکسر رنگ از طے
 پرہ عشق و تہی زہر آن سے قصہ کو نکا کر آہ لہ سے آن غنائے یقیں کہ گوش شنید کرد کہ در غیر حق برید
 رفتہ بیرون ز حلقہ اختیار دل برید ز غیر آن دلدار پاک گشتہ ز لوث ہستی خلیش رستہ از بند پستی خویش
 آنچل یار در کنڈانخت کرد اندید بجسے پرداخت قدم خود زده براہ عدم گم یاروش ز فرق تا قدم
 دیگر دلبر قدائے او گشتہ ہمہ دلبر برائے او گشتہ سخت ہر غرض بکسر دلدار دوختہ چشم دل ز غیر نگار
 دل و جان بر رخ خدا کردہ وصل لو اسل مدعا کردہ سروہ و خویش تن فدا کردہ عشق جو شید و کار ہا کردہ
 از خودی ہائے خود فدا و جدا سیل پر زور بود بوز جا تن جو فرسودہ لستان یاد دل چاند ست فتن جلیل یاد
 عشق دلبر بر دے او باریہ ابد محبت کجائے لو باریہ از یقینے کشتہ ز گفتار سے در دل بو برست گلزار سے
 ہر غلو سے کے سبب دارد دانہ آن کو بل طلب دارد پس جنس شمع شمع محبت یار کہ شمع ہم از خودی آثار
 ایں میسر نے شود ز نہار بجز سخن ہائے دلبر دلدار عشق کہ رو نمائید از دیدار نیز کہ کہ بر غیر و دل گفتار
 بالخصوص آن سخن کہ اندلدار خاصیت و مددائے ایں امرا کشتہ او نیک نہ دہند ہزار ایں قیلاں او بروی نہ شمار
 ہر طے قلیل تازہ بخوات خدائے روئے او ہم شہد است ایں سعادت جو ہو قسمت ما رفتہ رفتہ رسید فیت ما
 کہ کھنات شیر ہر آنم حسین است مد گریبانم آؤمک نیز احمد مختار در برم جامہ ہمہ ابرار
 کہ ہائے کرد با می یار بر تر آن دفتر است از انجا آنچہ مدد است ہر نبی را جام و دان جان جام و سروا تیمار
 دل میں ردہ لغت خود اور خود مرشد بر حق خود استاد و حق اور واجب اثر و یدیم روئے آن ہر زنی فردیم
 دیدیم از خلق مدح و مکروہات و آنچہ پیر است شکی لذات دیدیم از ہر خلق جلوت یار کہ دیگر برید از یک کہ
 آنچہ میں شوم مذوقی خدا بخدا ایک ہمیشہ خطا ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطا ہمیں است ایانم
 من خدا را بدو شناختم دل میں آنش گمانم بخدا ہست میں کا مجید از دہان خدائے پاک و عید
 آنچہ بر من عیاں شد از داور آفتاب است با دھ افواہ ایں خلعت ست مہار با ہم بکند آدم امانہ ما کیم
 انبیا و گرو پروردہ اندہ ہمیں عرفان دگر ہمیں کہ دولت مصطفیٰ شدم بر یقین شدہ رنگیں برنگ یقین
 اکی یقینے کہ بدو عینے را بر کلا جے کہ شہید و قتلاہ و یقین کلیم بنو مات و یقینے ہدایت

کرم زوی ہر دین و دین حق ہر کرم زوی ہر دین و دین حق است آن دین و دین حق آدم کی دنیا کی دنیا عاشق نہ شد عاشق جہ پس ہوا چنانچہ بگوید کردید خدا داد من نیم کہ تاج کورانی گم ہونے بدست غیب دخت ہو کہ کو چاشی نرم خدای عشق است ہر وقت کرم چوں مگر تیرے نور غافل من زیار آمد ام آدم تا نگاہ آید فہ ظہام پھر بار صبا یزدان نور منی تیرے نور از قندار برکت تیرے نور از بیکر کہ در دنیا کہ کہ دلت بیکر بود کانیا ز نفس خود بیرون کہ خوشتر بکر فانی	ایک آیت نام زرت فنی خالص آمد کلام حق و داد لیکن این دین با یقین حق است در مشایخ فانی و تزییر فانی این دین و دین حق خلق و مردم نصیحت بکنند حق و تکرار کلام حق من نہ آن کہ ترک اد گوئم فانی کرم و عشق صورت تیار حاصل ما خبر عالم نیست شود افکند و لیم کہ تا دین ملک ہی نام نام زمانہ گزارد دست فہیم پیر و ہر دم زندہ شد ہر نبی بآمد نم بنما جنگا گنی بیہات نہ پند خلق و ملک نام ہی جو را چو رشتنی لہ نام ہمہ دین و دین حق کہ نہ ملک شد و دین حق ہی دین و دین حق	ہر کرم زوی ہر دین و دین حق ہر کرم زوی ہر دین و دین حق است آن دین و دین حق آدم کی دنیا کی دنیا عاشق نہ شد عاشق جہ پس ہوا چنانچہ بگوید کردید خدا داد من نیم کہ تاج کورانی گم ہونے بدست غیب دخت ہو کہ کو چاشی نرم خدای عشق است ہر وقت کرم چوں مگر تیرے نور غافل من زیار آمد ام آدم تا نگاہ آید فہ ظہام پھر بار صبا یزدان نور منی تیرے نور از قندار برکت تیرے نور از بیکر کہ در دنیا کہ کہ دلت بیکر بود کانیا ز نفس خود بیرون کہ خوشتر بکر فانی	کرم زوی ہر دین و دین حق ہر کرم زوی ہر دین و دین حق است آن دین و دین حق آدم کی دنیا کی دنیا عاشق نہ شد عاشق جہ پس ہوا چنانچہ بگوید کردید خدا داد من نیم کہ تاج کورانی گم ہونے بدست غیب دخت ہو کہ کو چاشی نرم خدای عشق است ہر وقت کرم چوں مگر تیرے نور غافل من زیار آمد ام آدم تا نگاہ آید فہ ظہام پھر بار صبا یزدان نور منی تیرے نور از قندار برکت تیرے نور از بیکر کہ در دنیا کہ کہ دلت بیکر بود کانیا ز نفس خود بیرون کہ خوشتر بکر فانی

اور رسول اور محدث کے بارے میں جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور
تمام قوموں کے لئے واجب الامامت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خدائے تعالیٰ کا ایک
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے بھی بیان کیے ہیں کہ ایسے اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے
یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور انہوں میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے
حکم اور الہام سے خدا کی طرف بجاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک منتخب حکومت اور خدائے
کالیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سرور اور پیشوا
سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے
ان نائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدائے تعالیٰ
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا
ہم قبول کرنے اور انکی اطاعت کا بیجا اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو اور
نہی نہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھا دیں۔ اور
ان کو ایسا ابتلا پیش آوے جو انکو اس سعادت حظ سے محروم رکھے کہ وہ
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رگ جائیں کہ اس شخص کی بیخ
قوم کے لحاظ سے تنگ اور اندر اپنے غالب ہو۔ اور وہ بلی عزت کے ساتھ اس
بات سے کراہت کریں کہ اس کے تابع بنیں اور اسکو اپنا بزرگ قرار دیں۔ اور انسانی
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ ٹھوکر کھانا نوع
انسان کو پیش نہ جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہا بنے جسکی بے شمار ایک

گاہوں کے شریف مسلمانوں کی بیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت
 اُنکے گھروں کی گھڑی تائیل کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پانچاؤں کی نجات
 اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی
 گرفتار ہو کر اُس کی رُسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیلخانہ میں قید بھی رہ چکا
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاہوں کے زبرداروں نے اُسکو جوتے بھی دیے
 ہیں اور اُسکی مل اور دایاں اور تانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی خمس کلام میں مشغول
 رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گدہ اُٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے
 اور اُسی گاہوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کیسے خدا نے ایسا نہیں کیا۔
 کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقٹ ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشت در پشت
 رسول پہلے آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُس کا باپ اور دادا
 اور پڑدادا اور بہن بھائی سب قوم کے نیچے ہیں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر
 لوگوں سے اُسکی اطاعت کر لئی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کریں گے۔
 کیونکہ ایسا جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کا تعلیم
 قانون اور سنت یہ ہے کہ وہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت یعنی نبوت وغیرہ
 مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی چل چلی اچھے رکھتے

ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بریگنہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پسندیدہ تھے۔ نبیؐ میں وہ لگ جھپ پر یہ شہتیں لگاتے ہیں۔ ہاں آپ نے اجتہاد کی غلطی سے داؤد کے تخت کی مثال بھی مگر وہ قسطنطین نہ ہوئی اور سلطان مثل مشہور کہ میں مانگے موقی طیس مانگے نہ بھیگا۔ آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے مگر وہ برگزیدہ خدا سید المرسلینؐ و نیکی بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تھا کہ انظر فخری یعنی فخر میرا فخر ہے اس کو خدا نے بادشاہت دیدی۔ اس نے کہا تھا کہ میں ایک نیک طاقتور ہوں اور ایک نیک موقی مگر خدا نے اس کو فقر و قافہ سے بچایا۔ یہ خاص فضل ہے۔

حضرت مسیحؑ کے اجتہاد جو اکثر غلط نکلتے اس کا سبب شاید یہ ہو گا کہ احوال میں جو آپ کے ادا سے تھے وہ پورے منہ ہو سکے۔ غرض میں باتوں سے نبوت میں کچھ غلط نہیں کیا۔ نبیؐ کے ساتھ ہمارے اقدار جوتے ہیں میں سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ اور جو اس کے دعویٰ کی پہلی غلطی ہو۔ پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو تو اصل دعویٰ میں کچھ فرق نہیں آتا مثلاً آنکہ اگر وہ کے فائدہ سے انسان کو نیک تصور کرے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنکہ کا دھوکہ بیفائدہ ہے یا نہ کی بدیت قابل اعتبار نہیں پس یہ کیلئے اس کے دعویٰ اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قرآن کے آنکہ عزیزوں کو دیکھتی ہو اور حق میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہادوں کا دعویٰ غلطی کی ایسی مثال ہے جیسے داؤد دراز کی چیزوں کو آنکہ دیکھتی ہو تو کسی انجی شخص میں غلطی کر جاتی ہو۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو جو یہودیوں کی بھلائی کیلئے اپنی بادشاہت کا خیال تھا۔ اسلئے بموجب آیت کریمہ **إِذَا تَمَنَّیَ الْوَلِیُّ الشَّیْطَانُ** **فَیْ أَفْبَیْئَتْهُ شَیْطَانٌ** نے آپ کو دھوکا دیا اور داؤد کے تخت کا لالچ دل میں ڈال دیا۔

یہ نوٹ یہ عیاں بھی ہیں کہ اس شخصیت علیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہیں اور حضرت مسیحؑ پر بھی ایک مرتبہ ایسا ہی لازم لگا دیا تھا۔ منہ

خدا ہم سے جانتے ہیں پس گویا چلو صاحب بنان حال ہر یک ضرر کے کفار کو کہہ رہا ہے کہ
اسے حال تو کہہ رہا ہے اور کن غیرت میں لگے ہو کہ ہے مذہب کا لاشعہ تو اور آں
اُس خدا پر ایمان لائیں کی طرف اے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
خدا اور ہم جیوں سے منزہ اور ہم صفت کا طے سے صفت ہے۔

یا وانا نکت صاحب کے پاروں کا حملہ

عجیب بات ہے کہ اس نکتہ کو پاہی میں قدر دوسرے مذہب پر کچھ جینی کہنے کیلئے اپنا وقت
اور اپنا مال خرچ کر رہے ہیں اس کا کہ شعلہ صحت بھی اپنے مذہب کی آتش میں جلتی ہو
کہ تھوڑے شخص ایک طبع فاسد کو مذہب بنا رہے ہیں اس نکتہ کی غیر متغیر غلط پر یہ حیثیت
ہو سکتا ہے کہ وہ ایک صحت کے برعکس ہیں تو ہونے تک کہ یہ کہہ کر ان کو فاسد اور فاسد
کی طرح لکھ گئے ہیں۔ یہ سب پیدا ہوا ہے کہ ان کو صلیب پر کھینچا گیا اور اسے قابل شرم و خوار
پائیے تھا کہ کفار کا ایک عجیب و غریب مشین کرنے سے پہلے اس قابل رحم انسان کی
خدا کی عبادت کرتے اور پھر دوسرے لگوں کو اس عجیب خدا کی طرف پکارتے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ
ان لوگوں کو اپنے مذہب کا فائدہ بھی ہو کر نہیں۔ قوطے میں بھٹے ہیں کہ ایک ہر کچھ شمس
پس اس حیران میں سے مذہب انھیں ایک سوانحی کی کہہ سائیں کیا اسطرح دلی جانور کے
ہو نام سے نکالے ہیں کی سوانحی ہے۔ مگر وہ فاسد کو خدا کا فرزند بنا رہے ہیں پھر میں
کہہ سکتا ہوں کہ ان کے لئے اگر گزشتہ شمس شرارتی تقریر میں کہہ رہے۔

جے سوچا نا مگرین صبح چڑھے ہزار۔ ایسا چاہتا ہوں کہ میں کہہ سکوں
یعنی اگر سوچا نا لگے اور ہزار صبح طلوع کرے تو حق و حقیقت میں کہہ سکتے ہیں کہ
اس آدمی کے بغیر حق و حقیقت ہے پھر اس کے بعد کہہ رہے کہ ان کو کہہ سکتی تھی
وہ بدشعور کو کہہ سکتے ہیں اس وقت کہہ سکتے ہیں کہ وہ بدشعور کو کہہ سکتے ہیں

میں حالت میں بیسی مشورہ شدہ کلمات کو قبول نہیں کیا گیا جتنکے قبول کرنے میں
چندل سے نہ تھا تو پھر کہیں بیسے شخص کی طرف سے باتیں مضروب کی جاتی ہیں جو نہ صرف
قرآن شریف کی مشاد کے برخلاف ہیں بلکہ جیسے پرستی کے شرک کو ان سے حدود ملتی ہے
میں نے چاہیں کہ مشافہات کو خود امتداد کی توحید سے محروم کر دیا ہے تو نہیں سمجھ سکتا
کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو لہجوں پر کیا زیادتی اور کیا خصوصیت ہے۔ پھر ان کو ایک
خصوصیت دینا جو شرک کی طرح ہے کس قدر کمال کی خلالت ہے جس سے ایک بڑی قوم تباہ
ہو چکی ہے۔ انھوں نے انھوں نے محض صوفی لفظ پر بھروسہ کر کے اپنے تئیں ہاک کیا
اور بغیر دلیل کے انھیں کائنات سے ہی پلہ ہو گا جو اپنی کشتی اپنے ہاتھ سے بنایا
اور نہ ہی کسی دیکھ کر پتا کہ کپڑے کا وہ ہی نقصوں سے بھگا جو پتا بوجھ پٹائی
یہ کسی غلط فہمی کے تصور سے متاثر ہو کر دوسرے غماں پر اپنی کامیابی کیلئے بھروسہ
کرے کہ کسی کی عقل و قوت کو اپنی مدد ملنی زندگی کے مفید کچے۔ خدا کا فضل ہے کہ اس
نے کسی انسان کو کسی سر میں خصوصیت نہیں دی اور کئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں
ایک ہی خصوصیت ہے جو دوسرے انسانوں میں نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسے انسان کو مافی طور
پر عجب ظہور کے سے فیض ملتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض
عیسائیوں نے حضرت جیسے عیسائیوں کی یہ خصوصیت پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے
پیدا ہوئے تھے تو انھوں نے مشافہات سے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا۔ ایت
مثل حیثی عند اللہ کمثل ادم خلقتہ من تراب ثم قال لا کن فی کون یعنی
تجسّس کمال آدم کی مثال ہے خلقتہ من تراب یعنی پیدا کیا پھر ان کو کہا کہ ہو جا سو
ہو گیا۔ عیسیٰ عیسیٰ بن مریم کے خون سے اور مریم کے منی سے پیدا ہوا اور پھر
خود لے لیا کہ ہو جا سو ہو گیا۔ پس ان بات میں کانس خطن اور کانس خصوصیت اس میں
پیدا ہو گئی۔ ہمارے ہاتھ میں ہر وہ کلمہ ہے بغیر ان سے باپ کے خود بخود نہیں سے

لے ال سے لے : +

پہلی فصل

۴۴۰

برائے صاحبزادہ

ما محتج کا آپ بند و بست کرتا۔ لیکن اسکی اولاد کے لئے ضرورت پیش نہیں آئی
کیونکہ اب کروڑوں انسان مختلف بولیاں بولتے اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔
مساو اس کے جیسا کہ ہم نے ابھی اوپر بیان کیا ہے۔ ذاتی قابلیت بھی کہ

تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور اس کے مصلوب
ہونے کے وقت بھی یہودیوں نے کہا کہ اگر وہ اب ہم سے زور و زور نہ دے تو ہم ابھی
کاشیں گے۔ لیکن اسی حق کو زندہ ہو کر نہ دکھایا اور اپنی خدائی اور قدرت کا طرہ ایک ذرہ
ثبوت نہ دید۔ اور اگر بعض معجزات بھی دکھائے تو وہ دکھائے کہ اس سے پہلے اور بھی کثرت
دیکھا چکے تھے۔ بلکہ اسی زمانہ میں ایک شخص کے پانی سے بھی ایسی ہی عجائبات ظہور میں
آئے تھے۔ دیکھو اب ہم آج کل کا محتاج عرض نہ اپنے خدا ہونے کا کوئی نشان دکھانے سکا۔
جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں خدا کی اقرار موجود ہے۔ بلکہ ایک ضعیف عاجز مسکوت سے
تو اقرار (بقول عیسائیوں) ذات اور رسوائی اور ناتوانی اور خوارگی عمر بھر دیکھی کہ جو
انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بسمت اللہ بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر
ذات تک غفلت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی جدر و گ
پیدا ہو کر ہر ایک قسم کی مالدہ حالت کو اپنے نو پر بار کر لیا۔ اور شرکاء لادگیوں اور انصاف
میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ پیشاب کا بدنام کفرہ قوت نہ ہو۔

اور پھر اس نے اپنی جہالت اللہ بے ظنی اللہ بے قدرتی اور نیو اپنے نیک نہ ہونے کا
اپنی کتاب میں آپ ہی اقرار کر لیا۔ اور پھر وہ صورتیکہ عاجز زندہ کہ خواہ خواہ خدا کا
بیٹا قرار دیا گیا۔ بعض بزرگ فیصلوں سے فضائل ظنی اور عملی میں کہ بھی تھا۔ اللہ اس کی
تعلیم بھی ایک ناقص تعلیم تھی کہ جو توحید کی شریعت کی ایک فرع تھی۔ تو پھر کہو ٹکڑا تھو ہے

نے آپ کو کہیں سے کہیں تک پہنچایا۔ اور ابھی ٹھہریے اسی پر ختم نہیں تاکہ آپ کے ہر اعتقاد
سے تو خدا کی ہستی کی بھی غیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جیسا ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ بڑا بھاری

کے ساتھ تھی کہ انہم کی موت کو جو عین الہام کے موافق پیدا کی کے بعد بلا توقع ظاہر میں کی کسی نے اس کو نشان الہی قرار نہ دیا۔ وہ گنہگاروں کو اس جو انہم کے مودت تھے۔ پیشگوئی کی حقیقت کھٹکے کے بعد ایسے چھل سے چُپ ہوئے کہ گویا ہر گئے۔ اب انہیں کھو لو ادا مظلوم اور جاگو اور تماشوں کرو۔ کہ انہم کہاں ہے کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچایا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا

جائے ملا دیکھو یسوع کو کسی ٹھکانے کسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حواس کار اور بدکار بنے تو اس سے جوہر مانگے یہ تو وہی بات تھی کہ جیسا کہ ایک شریر نکاح نے جس میں سرسری یسوع کی نود تھی لوگوں میں شہرہ کیا کہ میں ایک ہی واحد بتلا سکتا ہوں جس کے پٹھنے سے پہلی ہی بات میں خدا نظر آجایا بشیہ پڑھنے وہ سلام کی دعا نہ ہو۔ اب جو لوگ ہر ایک کی دعا بنے اور کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک ظنی کو یہ کہنا پڑتا تھا کہ کیا صاحب نظر آگیا، یسوع کی زندگی میں اچھے دیر وں پر تو وہی بیگیاں ہنسیاں چھڑانے کے ٹکسہ دیکھو یہی آپ کا طریق تھا کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شہوت آتالے کے طے سوال کیا کہ اسے مسکو قیصر کو خراج و ساز و اسے یا نہیں۔ آپ کو یہ سوال سننے پر ہنسیاں ہان کی ٹکر چڑ گئی کہ کہیں باہی کہہ کر پکڑ نہ جائوں۔ سو جیسا کہ ہم نے دیکھا وہی ایک لطیفہ منکر ہنسیاں سننے سے ملک جاتا تھا اس جگہ بھی وہی کا سوال کی اور کہا کہ قیصر کو قیصر کا دار و دار خدا کا خدا کو۔ یہ کہہ کر صورت کا ہر تھپتھپتہ کر دیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہتے نہ کہ یوسی۔ اسی بدستور سے تحقیق جتنی فریب کے شہرہ ہو گیا مگر تقدیر نے یہودی نہ کی۔

متح کی ذیل سے سلام ہو تاکہ آپ کی عقل بہت ہوتی تھی۔ آپ جاہل عقول اور عوامانہ اس کی طرح رہی کہ یہودی نہیں سمجھتے تھے حکمران کا آسیب خیال کرتے تھے۔

اب آپ کو گالیاں دینی اور بد بانی کی اکثر ملوت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جنہات سے بچا نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جہالت تھی نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی اتنے سے کسر نہ کر لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر عجوبہ بولنے کی بھی طاقت تھی جس میں پیشگوئی کی جنی ذات کی نسبت قدرت میں پایا جاتا آپ نے فرمایا ہے۔ اس کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا

مگر شاید بعض ہفتات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور مشکوک نشاں الہی ہے جس کا ذکر بڑھین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۱ میں ہے اور وہ یہ ہے
ما آخوند فاضلت الرحمة علی شفتیک۔ اسے احمد فاضلت بلاغت کے چشمے تیری لہریں بہا رہی
کئے گئے ہوں اس کی تصدیق کئی سال سے کرتا ہوں۔ کئی کتابیں عربی، ہینڈ فیسج میں تالیف کر کے

بلکہ ماحول کے حق میں یقین ہے آپ کے توفیق سے پہلے ہی ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے
کہ آپ نے پیاری تعلیم کو ہانپ لیا اور کبھی آپ نے یہودیوں کی کتاب طالمووسے چرا کر لکھا
ہے اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری ہو گئی تھی میری
بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی حد تک تعلیم کا غور نہ دکھا کر رسوخ
حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت دوسیا ہو گئی اور پھر افسوس
کہ وہ تعلیم بھی کچھ عرصہ نہیں چل سکی اور کائناتوں میں اس تعلیم کے منہ پر لٹنے لگے ہیں۔ آپ کا
ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سبوتا جیٹا اور اس کا معلوم ہوتا ہے کہ باوقار و قہر
نے آپ کو ایک سے کچھ بیت حد نہیں دیا تھا اور اس استاد کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کو
بعض سالہ روح نکال کر بھول آپ علی علی توئی میں بہت کچھ تھے اسی وجہ سے آپ ایک مڑھیلا
کے زچہ چلے گئے۔

ایک داخل پاوی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمدن نگاری میں تین مرتبہ شیطان الہام بھی ہوا
تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے
آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بدراضن رہتے تھے اور
یقین تھا کہ آپ کے مدبر میں ضرور کچھ غلط ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شہادت میں آپ کا
ہاتھ مل جائے اور شاید خدا تعالیٰ شفا بخٹے۔

جیسے میں نے بہت سے آپ کے بھوت لکھے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ سے کئی گھنٹوں
نہیں ہوئے اور اس دن سے کہ آپ نے جو کچھ وہ لوگ کہہ دی گئیں ان میں اور میں کو وہم و گم
کی بدھ شہرا۔ اسی دفعہ سے شریفوں نے آپ سے کہا کہ۔ اے خدا کا جو ملاک کہ وہ ملاک

اگر فاضل ہفت روزہ سے اقلونہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔
 پہلی کتاب گوئی نشان نامی ہے جس کا نگراں محمد علی کے مخطوطات میں ہے اور یہ ہے
 یا آئین فاضل الرحمن علی شہ کمال۔ اسے احمد فصاحت بافت کے چشمے تریبیوں کی ہدی
 کے گئے۔ اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی، بلخ، فصیح میں تالیف کے

ہندوستان کے حق میں تھیں۔ آپ کے وقت سے پہلے ہی وہ گئیں یا منہایت شرم کی بات یہ ہے
 کہ آپ نے پہلی تعلیم کو جو نہیں لایا تھا وہی ہے۔ یہاں کی کتاب طالعہ دوسرے چرا کر لکھا
 ہے۔ اور یہاں لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری ہوئی گئی وہاں
 بہت شرمندہ ہوں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عہدہ تعلیم کا نمونہ دکھا کر رسوم
 حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت دوسیا ہوئی اور پھر افسوس ہے
 کہ وہ تعلیم بھی کہ عہدہ نہیں۔ عقل کا لٹھس ہڈوں میں تعلیم کے منہ پر ٹپنے مار رہے ہیں۔ آپ کا
 ایک یہ بھی متاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سبنا سبنا پٹھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ راقیہ نسبت
 نے آپ کو نیک سے کہ بہت حسد نہیں دیا تھا اور یہاں اس راقیہ کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کو
 حسن روح دکھا ہوا ہے آپ علی علی قویٰ شہرت کہتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک بڑے شہساز
 کو بھگت چلے گئے۔

ایک لفظ یہ بھی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو دینی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا
 تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔
 آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بد امن پہنچتے تھے۔ ان کو
 جین تھا کہ آپ کے دل میں ضرور کچھ غفل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے تھے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا
 ہاتھ دیکھیں اور شاید خدا قتلے خدا قتلے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے بھرت لکھیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کئی گونو
 نویں دوسرے اس سے کہ آپ نے جو کچھ دلوں کو گندی لگایا دیں اور ان کو حرام کار اور حرام
 کی حرام ٹھہرایا۔ اسی منہ سے شریعتوں نے آپ سے کچھ لگایا۔ اس نے چاہا کہ جو لوگ کرنا چاہتے تھے

حصہ اول

۲۵۲

از اہل اوزام

ابہ کر یہ کہا ہوا ہے کہ قرآن شریف کے ایسے معنی کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں بلکہ
جیسے مولوی جبرائیل صابری اور مولوی محمد رفیع الدین نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں کہتا
ہوں کہ میں نے کوئی ایسا جہیز سے نہیں دیکھا جو مخالفین منقول کے ہل میں پر صوبہ کریم آباد
- تابعین اور تبع تابعین کا قلعہ ہو۔ اکثر صحابہ کرام کا فوت ہو جانا مانتے رہے، و قتل صہود کا
فوت ہو جانا مانتے رہے پھر مخالفانہ جماع کس سے ثابت ہوا۔ قرآن شریف میں منسل کے
قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت تھیں کہ یہی میں غرض یہ
بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ آتے گا نہایت لغو

جہ میں اس کی تائید سے اس کو کچھ منسل نہیں رہتا جیسے شیخ باقر جو جہ سے تائید دہائی نہیں دیتے بلکہ
لا سمحہ تمام مخالفانہ کفریہ تصانیف نے ایک استنباط اور کال نبی کی حالت ظاہر کرنے کے لئے
اس کو نکالا تھا اور دوسرے مخالف جہاد میں اس خلاف عدالت فعل کے ذریعہ سے جہاد پر جہاد
ہیں جو اہل ایمان کے لئے ہے جیسے حضرت علیؓ کا وہ مجروح جو فتح مکہ کے وقت قتل ہوئے تھے جس کو
پاک کر رکھیں کہ وہ بھی نصیب ہوا۔

اب ہذا پہلے کہ ظاہر ایسا معلوم ہو کہ یہ دعویٰ مسیح کا مجروح حضرت یحییٰ کے مجروح
کا حق دعویٰ تھا۔ مسیح سے ثابت ہے کہ وہ لوہ میں ایسا سور کی طرف لوگوں کے غیبت ہجے
ہوئے تھے کہ وہ مسجد باندی کی قسم میں سے اس کے واسطے کہ وہ وہاں کو فریاد کرنے والے تھے۔
وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں اپنے اپنے کام کرتے تھے جو سانپ بن کر دیکھ دیتے تھے اور
کچھ قسم کے جانور پیدا کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں
ہم ظہر پر یہودیوں کے گلوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساتھ کام کیا
تھے جیسے کہ قرآن کریم میں اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ قہر کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے
حضرت مسیح کو حقیقی طور سے ایسے طریق پر اظہار و بعد دی جو جو ایک شی کا کھلونا کسی نکل کے دبانے
یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا ہی فلز کرنا ہو جیسے پرندہ پھانڈ کر کے ہے یا اگر پرواز نہیں تو
پیر دل سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک

۱۵۲

۱۵۵: ۴۵

ہزار ہا برس کے نفع عام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے مابین فتنوں کی گتیں مگر کسی نچر و
اُٹھاپا احکام کی مقابل پر نہ آیا۔ کیا یہ خلا کا نشان ہے یا انسان کا فساد ہے۔

پھر ایک اور بیگمونی نشاں الہی ہے جو ملائکہ کے صلہ ۲۳۸ میں مذکور ہے۔ ان دونوں سے
الرحمن علیٰ انقرن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ کیا تھا۔ سو اس وعدہ کو لیتے ہو

کی باتیں نہیں تھپکائی کہنا کہ میرے پیو نہ ہو کہ میں گے اور کو کہہ از نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ
 سکا۔ کیونکہ اجل زید کے غلو سے لاپ میں بہت خوشی ہو رہی ہے۔ جزا ادا کرتے ہیں۔ ایک
 پادری کو کیا ہی مٹا ہو۔ تیرہ تہی اسٹریٹیا کھانے سے دو گھنٹہ تک ہتھائی رہ سکتا ہے۔ پھر یہ مجھ
 کہہ گیا۔ یہاں ہی تپ فرماتے ہیں کہ میرے پیو پر ڈاکو بیٹے کر رہا ہے۔ اس طرح وہ آٹھ طے
 ہے کس قدر جھوٹ ہے۔ کچھ ایک پادری موت بات سے ایک آٹھنی کو سیدھا کر کے تو
 دکھائے۔

وہاں سے۔
 ہمیں چکناچے معمولی تلوں کے ساتھ کسی شب کے درخیز کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی
 بیساری کا احوال کیا ہو۔ مگر آپ کی قسمت سے انسانی زندگی کا ایک ایسا ہی موقود تھا جس سے کبھی
 ٹھنڈے سناٹوں کا ہر جوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کی مٹی آپ ہی ہاتھوں سے لگتی
 اسی کتاب سے آپ کے سیرت کی پوری وہ حقیقت کھلتی ہے جس کی کتاب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ
 اگر آپ کی مٹی میں بھی کچھ ہوا ہو تو وہ مٹی آپ کی نہیں بلکہ اس کتاب کا ہو ہے۔ اس کتاب کے ساتھ میں
 ہرگز اس فرق کے اندر نہیں تھا چلوں کہ اس مٹی میں سے کونسا شخص کو خلا بنا رہا ہے۔

سطرانہ درجہ کا ہے جس کا چاروں طرف سے لکھا گیا ہے۔
 آپ کا خاندانی بھی نہایت پاک اور طہیں ہے۔ عیسائیوں میں بھی آپ کی زندگانی کسی
 مرتبہ میں تھیں جس کے خزان سے آپ کا روح و گھر و پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شوا
 ہوگی۔ آپ کا گھر لوں سے میں اور صحت بھی شاید اسی وجہ سے جو کہ ہند کی مناسبت سے دیوں ہے
 صحت کوئی پرہیز گار انسان ایک سو جن گھری کو یہ موقع نہیں ہے کہ وہ اس کے سر پہ ناک ادا
 لگے۔ وہ نہ ہونے کی کئی کو یہ سطرانہ کے برعکس ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس کے سر پہ پڑے
 بجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس میں کا آدمی ہو سکتا ہے۔

حیات اول

سید

بازار احیاء

حق کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشا اللہ بوقت ضرورت شائع
کئے جائیں گے۔

ابن مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمادیں کہ جبکہ سلف صالح کے
پر خلاف قرآن شریف کے متعین کرنے سے اللہ تعالیٰ ملحد ہو جائے اور اسی وجہ سے
عاجز بھی ان کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی میں
ظاہر کر رہے تو پھر مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو سنگم شدید کیا تو کبھی؟

صاف ظاہر ہے کہ سچ جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ اس کے ذہن پر گز نہیں تھے اور قرآن شریف
میں اس کی کوئی ذکر نہیں کہ سچ یا اس کے سچا کرنے یا پرہیز کے بارے میں وقت و ماکر یا خدا کے پہلے
دے کے مذہب کے جس کو روح القدس کے فیضان سے بہت بخشنی گئی تھی اسے ایسے کام اقتدار میں ملکہ دکھاتا
تھا جتنا ہمیں نے کبھی نہ سنا تھا کہ سچ کی جگہ پر اس کے اسرار کی برقی تمام تصدیق کر چکے
قرآن شریف کی آیات کی آواز سن کر ہی اس کی سچ کے یہ عجائب کا مول میں اس کو طاقت بخشی
گئی تھی خدا تعالیٰ نے صفات فرما دی ہیں کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشری فطرت میں
موجود ہے سچ سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اسی زمانہ میں ہوا ہے۔ سچ کے
مجموعہ میں سچ کی وجہ سے روحانی اور بے تدبیر سچ کے حوادث سے ہی پہلے ظہر عجائبات
تھا جس میں ہر قسم کے تاویل تمام عجز و معلوم نہیں وہی ایک ہی فطرہ ہر ایک پر چلتی تھی
لیکن سچ کے دامن میں جو لوگ نے اس قسم کے فوائد کھائے اس وقت تو کوئی شک نہیں تھا
غرض یہ اعتقاد بالاطلاق و سداد و مشرکانہ خیال ہے کہ سچ کی کچھ نہ بتا کر انسان میں
ہمکنہ انکسار کا کچھ کے باوجود بنا دیتا تھا لیکن جو مرنے والے اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر
جوئی تھا وہ سچا کہ ہے کہ سچ ایسے کام کے لئے اس کتاب کا مٹی تھا جس میں روح القدس کی
تائید کی گئی تھی۔ ہر ملے جو روح پاک کمال کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی نہ حقیقت و کاشی
تھا جو تھی جیسے ماری کا گولہ۔ قند و فانی نہ کثرت و جلیقہ ما یلقیہا الا
ذو جود و عظمیٰ۔ منہ

حجۃ الاولیٰ

سید

ازالہ اہام

حق کے بعض مکتوبات میں عاجز کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع
کئے جائیں گے۔

آیت مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمادیں کہ جبکہ سلف صالح کے
بر خلاف قرآن شریف کے معنی کو نہ سمجھنے کے ساتھ ہی ان کے سلف صالح کے
عاجز کی ان کی نفی میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معنی میں
ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو کلمہ شریف کیا ہے؟

صاف ظاہر ہے کہ اس جو کام لکھا تو قوم کو دکھانا تھا وہ ملک کے مذہب کے گروہ نہیں تھے اور قرآن شریف
میں کسی کی ملکہ ذکر نہیں کہ اس کا نام نہ ملے گا کہ نہ یا پڑھنے کے لئے نہ کے لئے نہ ملے گا کہ نہ
نہ کے لئے نہ ملے گا کہ جس کا نام اللہ کے لئے ہے بلکہ کسی کی نہیں ہے بلکہ اس کا نام اللہ کے لئے ہے
تو چاہا پھر اس نے کسی کی نہیں ہے بلکہ اس کا نام اللہ کے لئے ہے بلکہ اس کا نام اللہ کے لئے ہے
قرآن شریف کی آیات میں بھی بآواز جنتی ہی پکارا ہے کہ اس کے یہ عجیب کا مولیٰ اس کو طاعت کرنی
کے لئے ہی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک خود شریعت میں
موجود ہے اس سے اس کا کلمہ صریح نہیں۔ چنانچہ اس بات کا جو اس مذہب میں ہوتا ہے اس کے
مجموعہ تو اس کتاب کی وجہ سے رد فی اللہ ہے تو اسے جو سچ کی طاقت ہے بلکہ پھر اس کتاب
کا جس میں ہر قسم کے تاثر اور تمام مذہبوں میں مغلوبہ ہر قسم کے غیر ایک ہی خود نہ کر کے پھر جو ملکہ تھے
لیکن جس کے ذہن میں جو لوگوں نے اس قسم کے فوائد کو نہ سمجھے تو کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں
فرق یہ تھا کہ بالکل غلط فہم اور شک کا خیال ہے کہ سچ کی کلمہ پڑھنے کے لئے اس میں
ہر ایک کی ان کی کلمہ کے باوجود بنا دیتا تھا کہ نہیں بلکہ صرف اس کی طرف توجہ کرتے تھے۔
یہ تو اس کے لئے کہ اس کے لئے اس کتاب کا لکھنا تھا کہ جس میں اللہ کے
تائید کی گئی تھی۔ ہر حال میں جو کلمہ ایک کلمہ کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی نہ حقیقت بلکہ مٹی
ہی رہتی تھی۔ جیسے ساری کا گولہ۔ خدا پروردگار نہ نکتہ جلیقہ ما یلقاها الا
ذو حظ عظیم۔ منہ

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا
امریکی یا کسی اور ملک کا جو طرز و رسم و احباب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و
حقائق و علوم حکمیہ و انسانیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے مطابق کھلتے جاتے ہیں
اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مستحق سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں مگر
قرآن خریفانہ اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز نہ سجدۂ تائید نہیں
شہر سکتا تھا فقط باوقت و فصاحت و سہر نہیں ہے جس کی اچھلائی کیفیت ہر ایک غافل
ناخوانہ کو معلوم ہو جائے کہ کچھ اچھا اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق

ہے بلکہ جو دھندلے بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کہ اگر عمل الترتیب میں جس کے ذرا نہ عمل میں سمر نہ کہتے ہیں
 ایسا یہ ثابت ہو گیا کہ اس میں پہلے ایک شق کہنے والا ہے یعنی وضع کی گئی دوسری چیز وہ ہے پر مثال کر
 میں چیزوں کے ذہن کے ساتھ کہہ دیتے ہیں۔ انسان کی وضع میں پہلے اس خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی
 کا کوئی ایک دور پر جو بالکل یہ بھی ہے مشق کہتے ہیں۔ تب جہاں سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو
 ذہن سے صادر ہوتا کرتے ہیں۔ ماقوم و ملکہ اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھتے ہیں انہوں
 نے ایک کڑی کی تہی پر ہاتھ لگا کر اپنی حیوانی وضع سے اُسے گرم کیا کہ اس نے چار پائوں کی طرح
 حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اکتے کتے کتے کے کی طرح اس پر سوار ہوتے اور اس کی تیزی اور حرکت
 میں کچھ کی دھنک۔ سو قلعہ طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کمال مشق رکھنے والا
 ہو گا ایک پرندہ ہنگر اس کو پر ہوا کرتا تھا۔ یہ دیکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا
 کہ اس فن کے کمال کی کتنی تک افتاد ہے۔ جس کے ہم گوشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے
 ایک جہاد میں حرکت پر یہ ہوتا ہے اور وہ ہماروں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں
 پروردگار تو یہ کیا ہے۔ مگر یہ کہتا ہے کہ اس جہاد جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا
 ہوتا ہے عمل القرب سے اپنی وضع کی گئی اس کو پسپا لیا جاتا ہے وہ درحقیقت ذہن
 نہیں ہوتا بلکہ یہ ستم ہے جو اس جہاد ہوتا ہے صرف حال کے وضع کی گئی ہمارے ملک کی طرح اس کو
 جنبش میں ہوتی ہے۔ اس کے ہاں اس کا ہاں یہ کہہ پندوں کا پروردگار کرنا قرآن شریف سے

بقائے اہام

۲۵۸

حق اقل

برہنہ یابد مذہب و ادیان آئید یا کسی اور مذہب کا فلسفی کوئی ایسی اہم صداقت نکال نہیں سکتا جو
قرآن حکایت میں پہلے سے موجود ہو۔ قرآن شریعت کے عجائبات کیسے ختم نہیں ہو سکے اور
جس طرح صحیفہ و فطرت کے عجائب و غرائب خواہ کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید
و جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال حق صحت مظهر و کاسہ ہوا خدا کے تعالیٰ کے قول اور فعل
میں مطابقت ثابت ہے۔ اور میں اس سے پہلے لکھا چکا ہوں کہ قرآن شریعت کے عجائبات اکثر ذریعہ
اہام میرے پرکھتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں
پایا جاتا۔ مثلاً جو اس باب پر لکھا ہے کہ ابتداء خلق آدم جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ہم اس میں کوئی خیال کرتے ہیں۔ اگر اس حال کو مگر وہ اقل قدرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و
توفیق سے میری قیادت کرتا کہ ان عجیب و غریبوں میں جو کچھ میں نے مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق
پسند ہے جس پر میرے پیچھے اللہ عزوجل نے قدم در لایا اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جہانی کو جو دیالوں
کے جہانی اہمیت خیریت کے درمیان میں کائنات میں مرکز تھے باقی و حکم الہی اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ
سبحانہ کو یوں مل پسند تھا۔ واضح ہے کہ اس عمل جہانی کو ایک نہایت بڑا خاص یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں
اس مضمون میں شامل ہے وہ صرف اس مضمون کے لیے وضع کرنے کے لیے اپنا لایا۔ حق تعالیٰ کو خیر کرنا ہے وہ
اپنا حق روحانی تاثیر میں جو صریح پافور ڈال کر روحانی بیداری کو دور کرتی ہے بہت ضیعت کو بگاڑتا
ہے اور ترغیب باطنی کو دیکھ کر اس کا اصل مقصد ہے اس کے بعد بہت کم انجام پذیر ہو تا ہے اور وہ
کہ جو کچھ جہانی بیابان کو اس عمل کے بعد سے اچھا کرتا ہے۔ مگر حاکمیت اور توحید اور دینی
استقامتوں کے کامل طور پر دل میں قائم کرنے کے بعد میں باقی کاروائیوں کا ہر ایسا کام کہ بیکار یا
قرب بالام کے ہے۔ لیکن خاصہ یہی عمل خیرہ سلم نے چونکہ حق جہانی اس کی طاقت اور برتری
فرق نہ تامل نہ اپنی مدد کا دل میں بہت پیدا ہونے لگے۔ اسی وجہ سے تکمیل نفس میں سب سے
بڑا کام ہے اور ہر روز اپنی فطرت کا کل کے درجہ تک پہنچا۔ اور اصلاح خلق اور اخلاقی تبدیلیوں میں
وہ یہ بینا ہو کر جس کی ابتداء غنیہ سے کج تک نظیر نہیں پائی جاتی جو کچھ کے عمل بالتریب
سے مریم و زکریا ہوتے تھے۔ حق تعالیٰ کی ہمت کو دیکھ کر اپنے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ باوجود

۲۵۶

چشمہ سید

قوم کے بندگان نے مریم کا روستہ ہم ایک جگہ سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی
 ایک دو ماہ کے بعد مریم کو حیا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے ہم سے موصوف ہوا۔ اب
 اعتراض ہے کہ اگر حقیقت سچ ہو کہ وہ پرے محل تھا تو کیوں وضع محل تک جبرئیل گیا کیونکہ
 دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جہد تو یہ تھا کہ مریم صحت و صبر و تحمل کی خدمت میں پہنچ کر کہیں جہد نہ
 کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یسوع جگہ کی جوی بنایا گیا؛ تیسرا
 اعتراض ہے کہ تدریت کے اندر سے باطل حکم اور ناجائز تھا کہ محل کی حالت میں کسی عورت کا
 نکاح کیا جائے۔ پھر کہیں خرافہ حکم تدریت مریم کا نکاح میں محل کی حالت میں روستہ سے
 کیا گیا حالانکہ روستہ اس نکاح سے بلا واسطہ تھا اور اس کی پہلی عروسی جہد تھی۔ حالانکہ جو
 تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید حق کو روستہ کے اس نکاح کی بدولت نہیں سمجھیں اس جگہ
 ایک اعتراض کا حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بندگان
 کو مریم کی نسبت ناجائز محل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ حکم ہم قرآن شریف کی تعبیر کے اندر
 سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ محل محل خدا کی قدرت سے تھا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت
 کا نشان دے کہ جس حالت میں بروایت کے ظہور ہی ہرگز باکیرے کھڑے خود بخود پیدا ہو
 جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر اس باب کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی
 میں پیدا ہونے سے کون کی حق کی نسبت نہیں ہوتی بلکہ خیر باب کے پیدا ہونا جس قوی سے
 محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ حقیقتہً حضرت مریم کا نکاح محل شبہ کی وجہ سے ہوا
 تھا۔ نہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے تھوڑی سی تھی اس کے نکاح کی
 کیا ضرورت تھی یا فوس؛ اس نکاح سے بڑے قہر پیدا ہوئے اور یہودیوں نے یہاں تک
 کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قائل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا
 ارادہ بھائی قرار دینا کہہ اعتراض ہے قرآن شریف میں تو یہ بھی مذکور نہیں کہ بھائی کی
 مریم کا مشیر و تھی۔ عورت بھائی کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

۲۲

فیض

۱۲۱

نزدول المسیح

صلیب پر لٹکی مشابہ لہذا البزور مندرہ نسوان اس آیت میں دونوں حملوں کا جواب ہے اور
 خاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی تابا ناز ولادت سے ہاور نہ وہ صلیب پر مرنا بلکہ دھڑکے
 سے بھول گیا کہ مر گیا ہے۔ اس لئے وہ مقبل ہے اور اس کا اور نہیں کی طرح خدا کی طرف
 رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو کہان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچا تھے یہاں تو
 سب جملہ ان کی نوع کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔
 غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس کہ کتنا بڑا ہے کہ
 ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے صرف
 قرآن کے سہارے سے ہم نے مل لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے
 ان کی تہمت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو ان کی خدائی کو دیتے ہیں مگر یہاں
 تہمت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ باتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر نبیوں کی پیشگوئیاں کی طرح ہیں جو اس عقد کو حل کیے
 ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بناتا ہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل جو کہیں وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا
 جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی
 کی محبت ڈال دوں جو تقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنس ان کا کام ہے اور مسخری
 ان کا شیوہ ہے۔ خدا انشاؤں آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر ان کے نزدیک اب تک کوئی
 نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے بلکہ مولوی شاد احمد اترسری کی دستخطی تحریر میں نے
 دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بل خواہشمند
 ہوں کہ فریقین عیسیٰ میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے چھوٹا ہو وہ سچے کی
 زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہو کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار
 کرے جو ایسی ہی فصیح طبع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی شاد احمد صاحب نے

سہ النساء : ۱۵۷-۱۵۸

۱۶

۱۲۱ امیری، فیض نزدول المسیح، ص ۱۷، معجمہ دینی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۲۱، الامردا کا دیانی، یہ جملہ صفحہ 264 پر درج ہے

نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیاں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں
 میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خواہی یا چاہی عیسائیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوتے
 ہوں کیا تالاب کا قلعہ مسیحی معجزات کی روئی دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال
 اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ ممکن ہے کہ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑیں گی
 لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قحطی افسوس ہے اور ہے کہ جس قدر حضرت
 مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ انہوں نے یہود اور مسکروں کی پیشگوئیاں
 اور قحطوں میں سے ایک تخت دیا تھا جس سے آخر وہ محروم رہ گیا اور بطرس کو نہ صرف تخت بلکہ
 آسمان کی گنجائش بھی دیدی تھیں اور بہشت کے دروازے کسی پر بند ہونے یا کھلنے اسی کے
 اختیار میں رکھے تھے مگر بطرس جس آنکھ کی نگاہ کے ساتھ حضرت مسیح سے الوداع ہوا وہ یہ تھا کہ
 اُس نے مسیح کے نور کو مسیح پر لعنت بھیجا اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ایسی ہی اور
 بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے قابل نہیں کیونکہ امور اخباریہ
 کشفیہ میں اجتہادی غلطیاں گنہگار سے بھی ہوا کرتی ہیں۔ حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت
 پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت
 بالی مہاب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں انہوں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلط نفس الہام
 میں نہیں بلکہ کج اجتہاد کی غلطی ہے۔ چونکہ انسانیں تھیں اور انسان کی دماغی غلطیاں اور صواب
 دونوں کی طرف ہا سکتی ہے اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آ گئیں۔

اس مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح جو ہر خدائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں
 کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی وہ انہیں ایک نابار معجزات کا انکی طرف
 منسوب کر رہے ہیں۔ نہیں دیکھتے کہ وہ زکھ کھل کھل کھاتے ہیں۔ چنانچہ حیل و دیس
 کے سامنے حضرت مسیح جب پیش آئے گئے تو ہیرودیس مسیح کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ اس نے
 اس کی کوئی کرامت دیکھنے کی اُمید تھی۔ ہیرودیس نے ہر چند اس بارہ میں مسیح سے

کیلئے حادث کر لیا جاتا ہے۔ مذہ و ملحق کو خراب کرنا اور آخر ہلاک کرنا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔
 ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کہو کہ میں چیزوں کا استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا
 تہا ہے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے گورچکھتے جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔
 پر مہیزگار انسان ہیں جاؤ تا مہیا کی عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ
 عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے چہرہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔
 حد سے زیادہ خدا یا اللہ کے بندوں کی ہمدی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک اللہ پر خدا
 کے حقوق اور انسانوں کے حقوق کو ویسا ہی اچھا جانتا جیسا کہ ایک فقیر ملک اس کی نیادہ پس کیلپی
 قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے کل خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے مرام
 کو ایسی مہیا کی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ مرام اس کیلئے حلال ہو۔ حلال کی حالت میں نہ لانا
 کسی کو گالی کسی کو جھڑپی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار نہ جاتا ہے۔ اور شہوان کے جوش میں بھی ان کی
 طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ بھی خوشحالی کو انہیں پائیگا یہاں تک کہ مر جائے۔ عین
 تم قحط سے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ اوروہ بھی بھوکے گند چکے۔ سو اپنے بھائی کو تلافی موت کو
 ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو مگر تم سے تلافی نہ دے تو تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم
 سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ہمارا حسی سے کیونکر تم پر چسکتے ہو۔ مگر تم غلامی آنکھوں کے آگے کھینچ پڑو
 تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تباہی و فسادت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے
 درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظہ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر
 یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قرار رہو۔ زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بٹے غم

ہر ایک کو ملے گا جس قدر شربے نقصان پہنچا ہے۔ جس کا سبب یہ تھا کہ میں علی السہم شربہ پیا کرتے تھے۔
 شاید کسی بیلے کی وجہ سے اپنی حالت کی وجہ سے گمراہ مسلمان بنے ہوئے علی السہم شربہ پیا کرتے تھے۔
 معصوم تھے جیسا کہ فی الحقیقت معصوم ہر مسلم کہ جس کی بیوی کرتے تھے۔ قرآن مجید کا طرز
 شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ ہر قوم کس مستاد سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہیں کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ

ہی ایک طرف ہر سولے پر بازار میں ہاٹھاتی ہیں۔
 ہر شراب کو دیکھو کہ نام کلام کی جگہ ہے اس کی تم ریزی کا نے کی۔ شراب کے جائز
 رکھنے سے گنہگار لوگوں کی گنتی پر چھری پھرنی جب انہیں شراب کا طاری ہو جاتا ہے تو پھر ہونا
 مشکل ہے یہ شراب بھی کیا ہے۔ کہ ایک طرف دیکھی ہو کھا جاتا ہے دوسری طرف دیکھی کا شیر
 اکی ہے شراب کا کوئی نہ جانتا صرف کہ یہ شراب بھی جاتی ہے۔

ایک شراب کا حال

ایک دفعہ ایک عورت مجھے پاس بلائی اور کہنے لگی کہ مجھے تم جانتے ہو شراب میں اس کی
 حالت کتنی خرابی اور شر کے لئے مجھ سے یہ شراب کتنی خرابی میں نے سمجھ لیا کہ یہ نہ بدلی کا
 سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور شر کے لئے یہ قرار ہے۔ اسے حالت ہو گی اور اب اس کی زندگی
 کا کیا جتہ ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے مکان میں نہا جان کر میں نے ایک جگہ اسے دے دیا۔
 اس موقع پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد
 انسان کسی شراب کا ایسا طاری ہو جاتا ہے کہ پھر اسے پھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے حکیم
 صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید ظہر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔
 حضرت اقدس نے لہلہا کہ نہ۔

ہر ایک شراب کے لئے چالیس دن ہی ہیں اس لئے کہ شراب اور اس کے بہن بھرانہ
 (المن و نفوس) ایسی شراب ہے کہ ان سے مٹی پید ہو جاتی ہے مگر یہ شراب کبھی اچھا ہو سکتا
 ہے جس میں ایسی تعلیم ہو وہی ایک صورت ہے یہ شراب پھوٹ گئے کہ جھگڑا میں نہ ہو دایرہ
 ہی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ حالت پھوٹ جاوے۔
 لہلہا کہ نہ۔

میں نے شراب میں چھ جگہ تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی صبح کا شکار نے مرنے کی قید کیوں نہ
 کی۔

شاید کہلی ہے اعتراض کرے کہ لہلہا کی اس حدیث میں تو عورت خرابی میں۔ عورتوں کے بعد
 عورت ہوئی تو جواب ہے کہ اسلام تو کھڑا ہے نہ کھڑا کھڑا کرنا جانا تھا اور قوم میں بھی خرابی
 قوم میں گی تو حکم آیا ابتدا میں تو صحابہ کو یہ صفت تھی کہ پانی میں بیٹھا ہوا ہو گا شراب کا کیا ذکر
 ہے۔

پیدا کرتا ہے۔ جن سے اب یورپ بھی دن بدن واقف ہوتا جا رہا ہے۔ آخر کچھ بہت سے
 تہذیب کے بعد طلاق کا قانون پاس ہو گیا ہے۔ اس طرح کسی دن دیکھ لو گے کہ تنگ آکر
 اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی قانون شائع ہوگا۔ ہندو انجیام میں ہوگا۔ کہ
 چار پائیل کی طرح حد میں اور مرد جو ہائیں گے۔ اور مشکل ہوگا کہ یہ شناخت کیا جائے
 کہ انھوں شخص کس کا بیٹا ہے۔ اور وہ لوگ کیونکر پاک دل ہوں۔ پاک دل تو وہ ہوتے
 ہیں۔ جن کی آنکھوں کے آگے ہر وقت خدا رہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک موت تو کو
 یاد ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہر وقت عظمت الہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حالت
 شرب خوری میں کیونکر پیدا ہو۔ شراب اور خدا ترسی ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔
 حق سبح کی دلیلی اور شرب کا جو شش قہقہ کی بیگنی میں لایا رہا ہو گیا ہے۔ ہمارا اندازہ
 نہیں لگا سکتے کہ آیا کفارہ کے مسئلہ نے یہ خوبیاں زیادہ پیدا کی ہیں یا شرب نے۔ مگر
 اس قسم کی طرح ہمدلی دسم ہوتی۔ تو پھر بھی کچھ پردہ رہتا۔ مگر یورپ تو پردہ کی رسم کا
 دشمن ہے۔ ہم صیب کے اس فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ اس امر سے باز نہیں آتے۔
 تو شوق سے شرب پرا کریں کہ اس کے ذریعہ سے کفارہ کے فوائد بہت ظاہر ہوتے ہیں۔
 کیونکہ اس کے خون کے بہاؤ پر جو لوگ کتا کتہ ہیں شرب کے وسیلے سے ان کی میراں
 برہمتی ہے۔ ہم اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا ایک ملک
 ہمیں تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی منع ہے۔ چہ بیشک
 پانی کی جگہ بھی شراب پی جائے۔ مجھے اس وقت ایک ایسا سرگرم شخص قلم یاد آتا ہے۔ اور
 قلم بیکہ کچھ کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری سے۔ ہندو نہیں مرتے وہ پیشاب آتا ہے۔
 اور بعض وقت تو تڑو تڑو ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور جو اس کے کہ پیشاب
 میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خدشہ کا باعث بھی ہو جاتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت
 ضعف تک ذہن پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ علاج دی کہ ذیابیطس

۴۲۲

]

نسیہ موت

۴۲۵

کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی مرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے ڈی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں ڈرنا ہوں کہ لوگ ششکا کو کے یہ نہ کہیں کہ پہلا کسی تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب میں نے خرابی تو گل کیا۔ تو خائف مجھے وہ غیثت عزیز دل کا علاج نہیں کیا۔ اور بار بار جب مجھے غلہ مرض کا ہوتا تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ میں نے تجھے شکار دی۔ تب میری وقت مجھے آرام ہو گیا۔ انہی باتوں سے میں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ مجھ سے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اُس نے شروع پیدا کی اور نہ ذرات بحکم۔ وہ خدا سے قائل ہیں۔ ہم ہر روز اس کی نئی بیادش دیکھتے ہیں۔ اور ترقیات سے نئی نئی شروع وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ غیثت سے ہست کر نوازا ہوتا۔ تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے۔ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں بعض وقت حکمت اس کی ایک کام کرنے سے نہ دیکھتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے وہ مرض دے گا کہ ایک جسم کے اندر کے محتصر میں کہ سرور اور دور دوری اور وہ میں غنیمت کہ ہرگز تھوڑے سرور میں کم ہو جائے۔ تو میرے جسم کے نیچے کے محتصر میں کہ پیشاب اکثر سے نکلتا اور اکثر دست آتے رہتا یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی قحط سے اس وقت ہوجاتی ہیں کہ گویا قحط ہو گئیں۔ مگر پھر شروع ہوجاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل قحط کی جائیں۔ تو جواب ملا۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔

وہ انہی جب تک خود خدا کی قوت سے نہ تھا کہ وہ اس کے دور پر اطلاع نہ پاسے تب تک وہ خدا کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خیال کی پرستش کرتا ہے۔ محض خیال کی پرستش کرتا اور وہی گنہگار نہیں کرتا۔ دیکھ لو کہ پھر خود پرستش کرتے ہیں کہ خود اس کا پتہ لگاتے ہیں۔ مینہ

۲۹۶

کو ایک غلام مستقیم میں ہر ہم نکلیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی وہ منزل طے کرنے تک بھی نہ نکلتا
 قہر نہ ملے عیالات سے نفرت نہ ہو نہ رات سو رہا شیوہ دنیا چرتی کے لاکھوں میں
 نہ تحقیقات سے شہوت نہ ہو کہ بعد کے صواب ہونے سے اس کو ایسا نہ ہونے لگے سے کہ نہیں کے
 بلکہ یہ کہ نہ لڑنے سے ایک تیز رو نہ دیکھا جانی ہو کہ کے جیت کو تہا کر جا کہ یہ ایسا ہی نکلا
 پر ایسا نہ ملے مگر اصل ہو رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ اس میں نہایت خجست نہیں کریں گے
 کیونکہ مسلمانوں میں بھی یہی لوگ ہیں کہ اس خدا کا فرشتہ تھا تقدیر کا کھوکھوہ کا لوگ نہ
 سا تو یہ کہ یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں اور یہ ہیں
 عیسائیوں کے خدا کی کیفیت ہے یہ ہم یہاں کر چکے۔

تیسرا مذہب ان حد ہوں کے مقابل پر چکا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں اس مذہب
 اس مذہب کی خدا شناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ مگر تمام مذہبوں
 کی کتابیں یہ افسوس کہ ان کے ساتھ سے تیسری خبیثت اور قصورت بھی ہو رہی ہے تب بھی وہ خدا جس
 کی طرف اس کے صفاتی کر ہے۔ آئینہ قانون قدرت میں صاف صاف نظر آجیگا احاس کی
 قدرت و حکمت سے پوری پوری صحت ہر ایک فرقہ میں چسکتی ہوئی نکلائی دے گی فرض وہ خدا
 میں کوئی قرآن شریف ہے کہ وہ حق و حقیقت ہے فقط تہی حکومت نہیں نکلا بلکہ سوائی آیت
 کو یہ السمت برویکہ قالوا ابلی کے ہر ایک ذہن کو اپنی طبیعت اور روحانیت سے
 اس کا حکم ہوتا ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر ایک طبیعت میں یکیش میں پائی جاتی ہے۔ اس
 کشش سے ایک ذہن بھی نکلی نہیں اور ایک بڑی ذیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر ایک کی طرف
 ہے کہ نہ کہ وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ کشش ہواں کی طرف جھکنے کے لئے ہر ایک میں پائی جاتی
 ہے وہ ہر ایک کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس بات میں اسی بات کی طرف
 اشارہ کیا ہے کہ ان میں شہی الا یہ بنو بعدہ یعنی ہر ایک چیزوں کو ان کی اصل کو
 پا کر ہے گناہ اس سے چھوٹ جاتی نہیں قانون میں ہر ایک میں خدا کی طرف کشش کی پائی جاتی ہے

کیونکہ یہ ہے کہ ہر ایک میں خدا کی طرف کشش کی پائی جاتی ہے

پڑ گیا ہے کرہ کھاؤ مویہ سے اس سے کس تقویٰ اور نیک سنجی کی امید ہو سکتی ہے
ہمارے سید مولیٰ افضل الزبیر خیر الامینہ محمد مصطفیٰ علیہ السلام

کا تقویٰ دیکھئے کہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے قصور پر اکتفا نہ
نیک بخت ہوتی تھیں اور ہیبت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ درگاہ کو صوف ذبالی
تقین تو بکرتے تھے مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو
ان عورتوں کے چھوٹے سے چھوٹے نہیں کرتا ایک کجری خوبصورت ایسی قریب
بیمیں ہے گویا نخل میں ہے کسی ہاتھ لبا کو کے سر پر چڑھ کر رہی ہے یہی بیرون
کو کڑی ہے اور یہی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو بیرون پر رکھ دیتی ہے اور
کو میں تماشہ کر رہی ہے شروع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں
اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرز کے گھر جان
اور شرب پینے کی عادت اور پھر خود ایک خوبصورت کسی عورت
سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم گاری ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے
اساں پر کیا دلیل ہے کہ اس کسی شخص نے سے شروع کی شہوت نے
جبش نہیں کی تھی انہوں نے شروع کو یہ بھی نہیں تھا کہ اس فاسق پر
نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بوی سے صحبت کر لیتا کج بخت ذلیل کے چھوٹے
سے امتیاز وادار کرنے سے کیا کچھ انسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے
اور شہوت کے جوش سے پورے طور پر کام کیا ہو گا اسی وجہ سے کچھ ع کے
مت سے یہ بھی دیکھا کہ اسے حرام کار عورت مجھ سے دور رہے۔ اور یہ
بات انہیں سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی یہ
رہا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی

۲۲۰

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور
تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز
کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع
کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

انسان جب حیات اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن
سچ کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔
بلکہ کچھ نئی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ خوب نہیں چاہتا تھا اور کسی نہیں مانگتا
کہ کسی خاصہ صفت نے اگر اپنی کمائی کے مل سے اس کے سر پر طوطا تھا۔ یا ہاتھوں اور
پانے سر کے بالوں سے اس کے بدن پر چھوڑا تھا۔ یا کوئی بے عقل سمجھوتہ کی خدمت کرتی
تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے فرق میں دینی کا نام حضرت محمد کر سچ کیا تاہم نہ لکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ صورت میں طوطا لٹکا ہونے کے باوجود جس کو
جسٹس اور مخالف تھے، یہ بھی دیکھنا یا لکھنا کہ اس سے تو بیک تھی اور اس کے خاص کر عین
میں داخل ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بیداشت ثابت کرتی ہو کہ نہ
بتقابل اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ کچھ نہ بھی کسی کے ہاتھ پر توہم کی تھی۔ پس اس کا مسودہ ہوتا
یہ بھی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ بھی شہد ہو کہ میں اس کی میں متی شیطان سے پاک ہیں اسکے منہ
کا دہن لگ نہیں جیتے۔ اس بات سے کہ یہ یہ ہیں جو حدیث میں اس کی میں پرعت ناپاک الام
لکھتے تھے اور وہ ان کی نسبت تعذبات شیطان کا سوا کی قیمت لکھتے تھے۔ میں ان کے لکھتے ہوئے
تھا کہ اس میں کچھ نہیں ہے نہ کہ یہ اس کا نام جو صورت میں اس کی میں لکھتے تھے ہیں،
میں نہیں بلکہ ان میں کہ کہ یہ شیطان کی ہے۔ اس کے کہ لکھتے تھے کہ میں نے اس کی میں لکھتے تھے

نہ آن عمران : ۴۰

کہ۔ حضرت اقدس نے فرمایا :-

کیا وجہ ہے کہ اس نے سچ کا ذکر نہ کیا کہ ایک آنحضرت کی طرف گیا اور جاننا تھا کہ اس میں کچل نہیں ہے پھر جاننا تھا کہ صلیب ملی ہے اور دعائیں کرتا رہا کہ مجھے نجات ملے۔
 پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نبوت میں فَقَدْ لَیْسَتْ فِیْکُمْ عَشْرًا (س : ۷۷) کی دلیل پیش کرتے ہیں اس کے مقابلہ کا ایک قصہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور پھر خدا کی تمام عمر کا یہ حوالہ ہے فَقَدْ لَیْسَتْ فِیْکُمْ عَشْرًا (س : ۷۷)

استقرار کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں اور ہر سب سے بچوں اور اس سے بچے رہوں یہ ہیں کہ میرے گناہ کے بد نتائج جو مجھے ملے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں۔

سچ تو خود کچریوں سے چل کر ملتا رہا۔ اگر استقرار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

(بعد از نماز مغرب)

پھر اس کے بعد اذان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ فقین پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ :-

الزامی جواب

مفت محمد صادق صاحب جو کتاب شایع کرتے ہیں جس میں شیعہ عورت اور شیخ یسوی ماثق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی شیخ کو پھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لئے اس شیخ نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بٹایا گیا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک لیت پہنچائی۔

جس طرح یہ کتابیں ان لوگوں نے لکھی ہیں ویسے ہی طاراجی حق ہے ان کے نزدیک نواہ شایعوں کو گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت طرقتی ہے چل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں گھسی کرتی ہے اور یہ محنت کی طرح پٹھے ہوئے توبے سے سب کو داتے جاتے ہیں یہ بھی پھوڑ کہ گناہ ہے یا نہیں۔ ان کو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں وہی پیش کرنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دیں۔ یہ کوئی پھوڑا اعتراض نہیں ہے کہ ان کو کچریوں نے کیا قتل تھا اور اگر کہو کہ اس کچری نے توبہ کی تھی تو کچری کی توبہ کا اقرار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی

لے اللہ علیہا رحمۃً عظمیٰ وعلیٰ ہر ایک رحمہ

۴۲۲

ہیں ایک طرف پھر موٹے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔
پھر شراب کو دیکھ کر تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی عم ریزی کھانے کی۔ شراب کے جانے
رکتے سے انکو دیا لوگوں کی گھننا پہ چھری پھر گئی منہ انسان خد کا مادی ہو جانا ہے تو پھر مہر لانا
خصل ہے یہ خد بھی کیا ہے کہ ایک طرف دیکھ کر کھانا جانا ہے دوسری طرف دیکھ کر کاشمیر
ہی ہے خد وہیں کو نہ نہ طاعت تک نہ تھی جاتی ہے۔

ایک نشہ کا سال

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تم جانتا ہے خد نہیں ہے اس کی
حالت بہت بری تھی اور خد کے لئے مجھ سے یہ طلب کر لی تھی میں نے جواب کیا کہ یہ نہ مٹاؤ گا
سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور خد کے لئے ہے قرار ہے۔ اسے حالت ہو گی اور اب اس کی لنگی
کا کھانا جو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر جان کر میں نے ایک دفعہ اسے دے دیا۔
اس موقع پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عورت کے یہ
انسان کسی خد کا ایسا مادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ دینا سکنا خود مجبور ہو جاتا ہے حکیم
صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر ہائیں ملتا میں ایسا ہو سکتا ہے۔
حضرت اقدس نے فرمایا کہ نہ۔

ہر ایک شخص کے لئے ہائیں ملتا ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا رنگ
انہیں دیکھو ایسی شراب ہے جس میں سے سلی پیدا ہوتی ہے کہ پھر یہ بہن کیسے اچھا ہو سکتا
ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت ہے یہ خد پھرتے کے کہ جھگڑتے میں نہ ملتا داند
ہی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ حالت پھوٹ جاوے۔
فرمایا کہ نہ۔

مجی جو خد نہیں ہے وہ تو معلوم ہوا کہ اس وقت ہی صبح کا سچا نے مرشد کی تعلیم کیلئے
کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ لہذا کی اسلام میں تو عورت تھی نہیں۔ ۳ برس کے بعد
حرم ہوئی تو شراب یہ ہے کہ اسلام تو عورت کو نہ ملتا تھا اور قوم میں ہی تھی جب
قوم میں کی تو حکم آیا اب اس میں تو صاحب کو یہ سمجھت تھی کہ پہلی ہی بے گناہ ہو گا شراب کا کیا ذکر
ہے۔

۲۹۷

ایک خود کرنے والا خدایہ خواہاں بات کو قبول کر لیا کہ کسی مفسی تعلق کی وجہ سے کپشن ہے پس اگر
 تعلق خدا کا تعلق ہی نہیں تو کوئی توبہ خواہاں بات کا جواب دیں کہ اس تعلق کی دید و فیور کیا
 ہوگی کسی سے اس کا کیا ہم ہے کیا یہی ہے کہ خدا صرف زبردستی ہر ایک چیز پر حکومت کر
 رہا ہے اس چیزوں میں کوئی طبیعت اور شوق خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کا نہیں ہے معاف نہ
 ہو کہ ایسا نہیں بلکہ یہ خیال کن نہ مومن ہوتے بلکہ یہ بے دھڑکی غیبت بھی ہے مگر اس کو اس کے
 آپس کے عین خدا تعالیٰ کی حقیقت سے الگ کر کے اس روحانی تعلق کو قبول نہیں کیا جس پر طبیعت
 طاقت ہر ایک چیز کی موقوف ہے اور یہ کہ دقیق معرفت اور دقیق گیان سے وہ جہادوں کو اس
 تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ہے ہر شے راہ ہے کہ ضرورت ہم اجسام اور ارواح کو ایک فلسفی
 تعلق اس ذات قدیم سے ہوا ہے اور خدا کی حکومت مومن بناوٹ اور زبردستی کی حکومت نہیں
 بلکہ ہر ایک چیز پر اس سے اس کے سمجھ کر ہی ہے کیونکہ وہ اس کے بے انتہا احساس میں
 مستغرق ہے اس کے اپنے سے نکلا ہوا ہے مگر اسوں کہ تمام مخالفت مذہب و دین نے خدا تعالیٰ کے وسیع
 مہمانت و رحمت اور تفہیم کو اپنی تنگ دلی کی وجہ سے نہ دیکھی رکھا چاہا ہے اور اس میں وہ
 سے خود کے فرضی خداؤں پر کردی اور پاکی اور عبادت اور بجا غضب اور بے جا حکومت
 کے طرح طرح کے مار گسگے ہیں لیکن مومن نے خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کی تیز رو و عمارتوں
 کو اس غور و نگاہ سے دیکھ لیا کہ اس حقیقت کی تعلیم نہیں دیتا کہ زمین و آسمان کی زندگی اور حقیقت
 اجسام پختہ و پختہ کے آپ ہی خستہ ہیں اور میں کا پرستار ہم ہے وہ کسی نامعلوم مہم
 سے جس ایک مہم کے طور پر ان چکران ہے اور نہ جیسا کہ مذہب کی طرح یہ سمجھتا ہے کہ
 غلے و دان کی طرح ایک صورت کے پیٹ سے نرم یا اللہ موت و حیات تک نکلان جھین
 کا ایک گہرا جسم ہے ہر نہت سطح اور تھر تھر راہب جیسی حریم کارحوں کے غیر سے ہوا
 انسانی کیفیت کا حصہ تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ کپڑوں کے نانہ میں
 اور ہڈیوں کی سورتیں اور جیسے جیسے چمک دانتوں کی کالیفت و خیر و تکلیفیں وہ سب

۲۹۸

کے ساتھ لگے ہرے میں اور تھوڑے جتنا داز سے بلکہ چھین مار کر ہیں تیار رہا ہے کہ
بچانہ عورتوں کو دیکھنے میں ہرگز انجام بخیر نہیں ہوتا۔ یورپ پر جوزنا کاری سے
بھر گیا اس کا کیا سبب ہے یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا
عادت ہو گیا اول تو نظر کی ہماریاں ہوں اور پھر معاملہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا
پھر اس سے ترقی ہو کر دوسرے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ استاد جوان
لو کیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں رہنا سنا سنی کرتے ہیں۔ اور
کوئی منع نہیں کرتا شہر میں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں
میں نہایت عجز کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے عورتیں خود چھپوانتی
ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری تاک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔
اور ان کے عاشقوں کے تامل لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا
بہا بہا کہ نہ تو قانون کو بھانکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو یہ
یسوع صاحب کی تعلیم ہے کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

تلمیذ بدکاریاں عہد میں نہ آئیں اس شخص نے ہارسا کی اور قہوی کا خون کر دیا اور
بھلا ہوا دوا باعث کو تمام ملک میں پھیلا دیا کہ کوئی جہالت نہیں کوئی مجاہد نہیں
بچ کر کھائے پلٹے اور بد نظریوں کے اور کوئی بھی شک نہیں پھر
زیر ہد ہر یہ کہ ایک مجبور نے قمار کی ابھروسے کر گت ہوں پر دلیر کر دیا کون
ختم ہوا اس بات کو اوپر سے گا کہ زید کو سہل دیا جائے اور بکر کے زہر چلے
ماد اس سے گل جائیں وہی حقیقی طور پر بھی دود ہوئی ہے کہ جب یہی
اس کی جگہ لے لے یہی قرآنی تعلیم ہے کسی کی خود کشی سے
دوسرے کو کیا فائدہ کس حد تک نادانی کا خیال اور قانون تعلیم کے

سیرت النبی ص 270

۱۹۱

فرمایا: وہاں سے تکلید پر جواب دے گا۔ خدا اس کا سارا علم سب کر لے گا۔ سو یہاں ہی فرمادیں: یا کرمہ کوئی
جواب نہیں دے گا۔

فلک اندر سے کہتا ہے کہ میں نے شہین میں کتا ہری علم کے لحاظ سے مولوی محمد حسین خاں کو
بڑے علم سے اور کسی زمانہ میں نہدستان کے علم دست بقیہ میں اس کی بڑی قدر تھی۔ مگر خدا کے
سچ کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے سب کچھ گھوڑ دیا۔

۹۳۳ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ مستغنیہ صاحبہ
سے کچھ عرصہ پہلے میں ملاحق ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ خشت
نئے عین حق میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مستغنیہ صاحبہ دونی رجوع کر لیں گے۔ اس پر
آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے سے خدا کی قسم کہ تاویل ہی ہو سکتی ہے۔ آخر وہ ملاحق سے ہی ہو گیا۔
خاکہ درون کہتا ہے کہ مستغنیہ صاحبہ دونی سے الگ الگ پیش کا لائنٹ ہوئے۔ مگر وہ بھی
مستغنیہ صاحبہ کو آخر وقت نکلت ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود خشت درون قرار دیکر
اس کے قابل رہا چنانچہ کو مرنے کے بعد پر پیش کیا گیا۔ آخر حضرت صاحب کے سامنے ملاحق سے
چمک ہو کر نکلی ہی ہو گیا۔

۹۳۴ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ میں ایک
روز ملاحق سے ملنے کے لیے ملاحق سے ملنے میں بیٹا ملاحق تھا تو مولوی محمد حسین صاحب کے
پچھو مجھ سے ملنے لگا۔ انہوں نے ملاحق میں غیظ و دلی سجد میں مجھ سے ملنے لگا تھا۔ جب انہوں نے
غیظ سے لپکا تو کہنے لگے کہ یہ کہہ دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہ ملاحق نے غیظ سے لپکا
ہے۔ ایک لمحہ کے لیے یہ ملاحق نے نہایت جوش پیدا ہوا۔ اس نے اس وقت خشت
ملاحق سے کہہ دیا کہ ملاحق سے کہہ دیا کہ آپ پیش کرتے ہیں۔ اگلے دن ہونے اور کس سے شہید ہو گیا
مگر وہ ملاحق کے لیے یہی بات کہ کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی یہ کہا کہ غیظ میں رہنا منع ہے۔ بلکہ
خوشی سے بات کرنی گئی۔ اس وقت ایسی حالت کے پیچھے چار پڑنے کی طاقت نہ ہوئی تھی۔

۹۳۵ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ حضرت
سید محمد علیہ السلام کو فرمایا کرتے تھے کہ قتل ہمارے مخالفین کے جب کبھی آئے گا اور لگا لگا کر

ٹلے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر دا سے کہیں گے کہ سبج صاحب باہر جگہ میں سٹوڈار نیچے
لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا سبج ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے
اللہ باہر سڑکوں کا شکار کیلئے پھر تا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کا نام تو ساہنسیوں اور گھوڑوں
کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان
کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میر حضرت سبج کو
علیہ السلام کو عربی کے دواغ دینے کا طرت توجہ تھی تو ان دنوں میں حضرت صاحب مجھے بھی عربی
فطرت سکھاتے تھے اور ان میں نصیحت کے لئے بھی کسی بھی مناسب فقرے کو ادا دیتے تھے چنانچہ
ایک دفعہ کا سبق شعروں میں بنا کر دیا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ دس سال بعد تھوڑے سے تفر کے ساتھ
وہی اشعار آپ نے اتمامِ مقیم میں صحت کر دیئے اور وہ شعرو اس وقت یاد کرائے تھے ہیں۔

۱۔ اَلطَّيْرُ رِقَابُ الْجَبَّارِ اَهْلُ الْاَدَامِ ۱۔ وَخَفَ قَهْرُهُ وَتَرَكَ طَرِيقَ الْجَبَّارِ ۱۔

۱۔ چنے جبار اور صاحبِ حکم کی علامت کہ ۱۔ وہاں کے قہر سے ڈا اور دیری کا طریقہ چھوڑ دے

۲۔ وَكَيْفَ عَلَى النَّارِ النَّهَا بِرِ تَصْدِ ۲۔ وَاَنْتَ نَأْذِيْ هِنْدَ حَرِّ الْهَوَاجِدِ ۲۔

۲۔ اور تو دوزخ کا آگ پر کس طرح میر کہے گا ۲۔ تو نے نازی ہند حرا ہوا جہد

۳۔ وَوَاللّٰهُ اِنَّ الْفَسْقَ يَسْلُ مَدْقَرِ ۳۔ اِنَّ اَكْبَرَ اَكْبَرِ اَكْبَرِ اَكْبَرِ ۳۔

۳۔ واللہ انفسق یسل مدقور ۳۔ اللہ کی قسم بگاڑا ایک پاک کرنا سنا ہے

۴۔ فَلَا تَخْشَوْا الطُّغْيَانِ الْهَمَا ۴۔ اِنَّ رُكْبَةَ الْخَيْلِ كَرِهَتْ اَمَامَا ۴۔

۴۔ فلا تخفوا الطغوی فلان الہما ۴۔ میں سرکھن اختیار کر کہہ کر ہما اضا

۵۔ وَلَا تَقْعُدَتِ يَابِ الْكَلَامِ بِمُفْسَدِ ۵۔ اِنَّ اَكْبَرَ اَكْبَرِ اَكْبَرِ اَكْبَرِ ۵۔

۵۔ ولا تقعدت یابین الکلام بمفسد ۵۔ سنا ہے ہندوں کے پہلے تو شریوں کے پاس بیٹھا

۶۔ وَلَا تَحْسِبَنَّ ذُنُوبًا ضَعِيفًا كَهَيْبَتِ ۶۔ اِنَّ اَكْبَرَ اَكْبَرِ اَكْبَرِ اَكْبَرِ ۶۔

۶۔ ولا تحسبن ذنبا ضعیفا کھیت ۶۔ اللہ چھوٹے گناہ کو بگاڑ دے

۷۔ وَاعْلَمْ أَنَّ قَوْمًا ثَلَاثَةً قَوْمَةٌ ۷۔ اِنَّ اَكْبَرَ اَكْبَرِ اَكْبَرِ اَكْبَرِ ۷۔

۷۔ واعلم ان قوما ثلثة قومة ۷۔ موت لافانی خیز لہ من منا حکم

۲۷۲

غیر حلال کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچا پاڑتا ہے۔ شراب اور ہر ایک نشہ سے اپنے تئیں دھڑکھٹا کر رکھتا ہے۔ غصہ سے غصہ سے خوف کر کے حقوق عباد کا لحاظ رکھتا ہے۔ ہر ایک سال میں برابر تیس یا اسی روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روز رکھتا ہے۔ اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادت کو بجالا کر رکھتا ہے۔ پھر جب ایک بد بخت جو پہلے مسلمان تھا جیسا کہ ہو گیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اتار لیتا ہے۔ اور سونا اور کھانا اور شراب پینا اور اپنے بدن کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور بیک وقت تمام اعمال شاذ سے دست کش ہو جاتا ہے۔ اور حیوانوں کی طرح بھراکل و شرب اور نا پاک حیاشی کے اور کوئی کام اس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر مسیح کے گزشتہ بلا فقرہ کے یہی معنی ہیں کہ میں تمہیں آرام دے گا تو بیشک ہم قبل کرتے ہیں کہ درحقیقت جیسا کہ اس چند دفعہ نقل زندگی میں دیکھا ہے بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے۔ یہاں تک کہ ان کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکمل طور پر ایک چیز پر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور وہ غریب کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز کرتے ہیں اور مسلمان سور سے۔ مگر یہ بلا نوشی و دہلے، مضم کر جاتے ہیں۔ سچ ہے۔ جیسا کہ ہاش ہر چہ خواہی کہیں: سور کو حرام ٹھہرانے میں تہیت میں کیا گیا تاکہ میں تمہیں یہاں تک کہ اس کا چھوڑنا بھی حرام تھا اور صاف دیکھا تھا کہ اس کی حرمت ابھی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا اور تمام بیویوں کی نظر میں غرق تھا۔ یسوع کا شرابی کہا جاتا ہے۔ یہ ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ تو ایک مثال میں بیان کرتا ہے کہ تم اپنے موتی سودوں کے آگے مت بھینکو۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک کلمے ہیں تو سودوں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف کہہ رہا ہے کہ سور پلید ہے۔ کیونکہ خشیا اور مشتبہ پر میں مناسب شرط ہے۔

خرمن جیسا کہ ان کا نام ہے، اگر وہ ہے۔ پتھری اور اجاست کا نام ہے۔

۲۷۳

بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصول مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور مگنہ کی ترغیب دی گئی ہے اور نفسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قوتی کے مدد غت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی حیثیت قطعاً ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود انسانی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے مدد غت کو بغیر عمل کے دیکھ کر تم پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھوایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو حق مت کہو۔ مگر خود اس قسم بدذہنی میں بڑھ گئے کہ یہودی بندگوں کو دلہ انحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک دخل میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے فن کے نام رکھے۔ انسانی عقلم کا فرض یہ ہے کہ پیسے آپ انسانی کریمہ دکھا دے پس کیا ایسی تعلیم بخش جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی مدد غت کی ہر ایک شاخ کی پھوش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر نہ نہیں ڈالتا بلکہ کسی تو عفو اور مگنہ کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرآن صحت ہو اور کسی مناسب عمل اور دقت کے مجرم کو مزاحمت نہ فرماتا ہے۔ پس حقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس توفیق قدر کی تعریف ہے جو ہمیشہ ہماری فکر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قلم اور فعل حدوں مطابق ہوئے ہمارے نہیں۔ لیکن جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اچھی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

* قرآن شریف نہ صرف عفو اور مگنہ کو جائز نہیں بلکہ یہ کہ اس سے انسانی مشق بڑھتی ہے اور فیروز تکمیل پر ہم پر مدد ہے مگر اس عفو کی جہالت ہی ہے جس سے کوئی اصول ہو سکے۔ نہ

ہم تار مار۔ بلکہ خدا نے اس کی چھاتی گرم کر کے کو ایک اور لڑکی بھی اُسے دی اور
 آپ کے خدا کی شہادت ہو چھوٹے کہ داؤد اور ایسا کے قصہ کے سوا اپنے تمام
 کاموں میں راستہ بنا دے کیا کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ اگر کثرت اندواج
 خدا کی لطف میں بڑی تھی تو خدا اس لڑکیوں کو کثرت اندواج میں سب
 سے بڑھ کر خود میں۔ ایک دوسری اس فعل پر سرزنش نہ کر تو پس بھت بے ایمانی
 سے کہ جو بات خدا کے پہلے قبول میں ہو وہ ہے اور خدا نے اسے بال وحش
 نہیں ٹھہرایا اب شہادت اور خدشات سے جناب مقدس نبوی کی
 نسبت تغافل و اعتراض ٹھہرائی جاوے۔ افسوس یہ لوگ ایسے بے شرم ہیں کہ
 آنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ایک سے اور نبی کی کارنامہ کاری ہے تو حضرت
 مسیح جو داؤد کی اہلاد کھلاتے ہیں ان کی پاک ولادت کی نسبت سخت
 شہر پیدا ہو گا اور کون ثابت کر سکے گا کہ ان کی بڑی نانی حضرت داؤد
 کی بیٹی ہی نبی تھی ؟

پھر آپ حضرت علیہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہم نے اعتراض
 کرتے ہیں کہ جناب مقدس نبوی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان چوستنا
 خلاف شرع تھا اب اس ناپاک تعصب پر کہاں تک رو دیں۔ ایسے
 نادان جو حلال اور جائز نکاح میں ان میں یہ سب باتیں جائز سمجھتی ہیں
 یہ اعتراض کیسا ہے کیا ہمیں خبر نہیں کہ صوفی اور جو لیت زبان کی
 صفات محمود ہیں سے یہ یہ سب باتیں کوئی اچھی صفت نہیں۔
 جیسے پرہ اور گوشت کھانا کسی خوبی میں داخل نہیں ہوتا یہ اعتراض بہت
 بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مروانہ صفات کی اعلیٰ ترین
 صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث اندواج سے بھی اور کمال

حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ دے سکے اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آکادی سے قائمہ انگار کا احتیال کے دائرہ سے باہر اور ہر مکمل گتیں۔ اور آخر تا کفالتی فسق و فجور تک نوبت پہنچی ہے۔

اسے تلو ان فطرت انسانی اور اس کے بچے پاک

ہذبات سے اپنی بیویوں سے پیار کرنا اور حسن معاشرت کے بہرہ جاتوں سے اس کو برتنا انسان کا طبی اور فطرتی خاصہ ہے اسلام کے مانی حلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسے برتا اور اپنی جماعت کو ایک نمونہ دیا۔ جس نے اپنے نقص تعلیم کی وجہ سے اپنے غفلت اور اہمل میں یہ کمی رکھ دی۔ مگر جو کچھ طبی تعلقات تھا اس لئے یورپ اور مسیحیت نے خود اس کے لئے ضروریات نکالے۔ اب تم خود انصاف سے دیکھ لو کہ گندی میاہ بدکاری اور ملک کا ملک زمینوں کا پاک چکر بن جانا یا پھر پارکوں میں ہزاروں ہزار کاروباروں میں کتوں اور کتوں کی طرح لڑنے سے ہونا اور اس ناجائز آداب سے تنگ آ کر آہ و فغان کرنا اور ہر سول دیو شیول اور سیماہ دیو شیول کے مصائب جیل کرنا خیر میں مسودہ طلاق پاس کرنا یہ کس بات کا نتیجہ ہے کیا اس قدوس مصلحت سے منہ مٹا سکتی ہیں اپنی ہی معاشرت کے لئے اس نمونہ کا جس پر خفاشت ہانپنی کی تحریک سے آپ معترض ہیں۔ یہ خجہ ہے۔ اور مالک اسلامیت میں کچھ اور دہریہ ہوا چلی ہوئی ہے یا ایک مختصر نام لائق کتاب پولوسی راجیل کی مخالف فطرت اور ادھوری تعلیم کا اثر ہے اب دودا نو ہو کر چھو۔ اور پوم اجسٹرا کی تصویر کھینچ کر فوڈ کرو۔

۲۳۳

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مخلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری اس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے مجھ اس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اُسے جیسائی مشنریوں: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک
جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعوں پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا بھائی ہے
کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہو۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
دکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت سے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈبل رہا ہو اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ کیا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا
ظلی جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیق کی یہی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
پاؤں سے بدل لے لیا کیونکہ جیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
تیبہ و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابیں سے زمین کو نجس کر دیا اُس لئے
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ جیسائیوں کا سچ کیسا خدائی جو احمد کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یہ ہے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

یہ کہ تو باوجود صبر کر کہ میں تجھے ایک لڑکا عنقریب حلا کر دوں گا۔ اور یہ خوشنہ
 کہی تھا اور ذی القعدة کی صبح تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے
 ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رب افتح زوجتی ہذا۔ یعنی اے میرے خدا میری
 اس بیوی کو بیدار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف
 اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام
 کو میں نے اس تمام جماعت کو سنایا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور
 انور محمد مولوی عبدالکیم صاحب نے بہت سنا لکھا کہ اپنے تمام معزز دوستوں کو اس
 الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۳۱ جون ۱۸۹۹ء کا دن پڑھا جس پر الہام ہوا
 کی تاریخ کو ۳۱ جون ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا۔ پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ
 کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح لہلی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا
 میں نے سنا۔ اے اسقط من اللہ واصیبہ۔ یعنی اب میرا وقت آگیا اور
 میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گر دوں گا۔ اور پھر اسی کی
 طرف باؤں لگا اور اس لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۹ء
 میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں
 ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنی اے میرے بھائیو۔ میں پورے ایک دن کے بعد
 قبیل میں چلے گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور سو برس وہ ہے
 جس میں پیدائش ہوئی۔ اور عجیب بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف مہر میں
 ہی باتیں کہیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کہیں۔ اور پھر بعد اسی کے
 ۳۱ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ جو تھا لڑکا تھا اس مناسبت کے

بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیدار ہو گئی چنانچہ ایک بعض
 عارض مرض موجود تھا اور عارض شدید سے بظاہر تعلق صحت ہو گئی ہے۔ منہ

سمت
 سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو فنا کامل سمجھ لیں۔ خدا
 نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مردہ اور ناتمام کلام ہے۔
 پھر زمرہ کو مردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب سب ردی اور
 باطل ہے اور آج اسکی کینچے بجز فرقائی حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ کسی سے بائیس برس پہلے
 براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صریح ہے جو اسکے ص ۲۴۱
 میں پائے گئے اور وہ یہ ہے۔ **وَلَمَّا تَرَفُوْا عَنْكَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ وَخَرَقُوْا لَهُ بَنِيْنَ وَ**
بَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ۔ وَبِمَكَرَتِ وَيَمَكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ الْفِتْنَةُ فُتِنَا فَاَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ
اٰدَمُ وَالْحَزَنُ وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا
 کبھی مصالحتہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے نصاریٰ سے مراد پادری اور
 انجیلوں کے حامی ہیں اور پھر فرمایا کہ میں لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹھے اور
 بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ میں مریم ایک عاجز انسان تھا مگر خدا چاہے تو
 عیسیٰ ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔
 مگر وہ خدا تو واحد شریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس
 بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شہ عیار کھاتھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور مہابت
 کے نواسے واحد شریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس
 سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام مسیح ہے یعنی احمد کا غلام۔

زمین کی بخش جاہم احمد ہے
 لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
 کیلک پیارا یہ نام احمد ہے
 میراث ستل کلام احمد ہے
 سب سے بڑھکر مقام احمد ہے
 اُس سے بہتر غلام احمد ہے
 ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
 یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اعلیٰ مرتبہ کے نواسے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے

سبح کا شیل بن کر آوے کیونکہ فیوں کے شیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں
بلکہ قدامتے قدامتے ایک قدامتے ہی میں میرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
ہی قدامتے ہی ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں اس سے مشابہت ہوگی وہ اس
سے آئے گا اور زمین و آسمان کی راہ سیدھی کرے گا وہ امیروں کو رستہ دکھائے گا
یونان کو جو شہزادے کے تختہ پر بیٹھا تھا وہاں سے رانی دے گا۔ فرزند بے گرامی
وہ رحمت مظهر الحق والصلوات کائن اللہ نزل من السماء لیکن واجبہ
ایک خاص پیشگوئی کے مطابق جو قدامتے قدامتے کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی
ہے سبح موعود کے ہم پناہ ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

گویم سخن اگر چہ ہمارے ہمارے ہمارے
کلاں برگزیدہ راز و صدق مظهر
حیف است گر بیدہ نہ بینند منظر
زانسان کہ آمد انت جہان مہرور
ستید جدا کند ز سجدائے احرار
ہوں خود مشرق و مغرب تیری
حیاتی کہ است تبارہ نہ ہا ہنہم

جائیکہ از سبح و نزولش سخن رود
کاندردلم و مید خداوند کردگار
موعودم و بحلیہ ماوراء آدم
رنگم ہو گندم است و فرق بینات
این مقدم نہ جارشکوشت اللہاس
از کلمہ متان مشرقی مجید
بیشک منم کہ حسب اشارت قدم

کرا سے ہٹا۔ لیکن وہ پھر آکر بیٹھ گئی۔ اس نے پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گئی پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گئی۔ اس پر اسے کسی پر سخت طیش آیا اور ایک چوہا پھراٹھا کر اس کسی پر دے مارا کہ یہ کبخت میرے آقا کو سونے نہیں دیتی لیکن اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس کا آقا اس کسی کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ ۱۰۲۔ کج موجود کی نبوت کا انکار کرنے والا یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ بھی اس توکر کی طرح ایک کسی کے اڑانے کے لئے جو در حقیقت اس کے اپنے خود ہم کا نتیجہ ہے (اور نہ اسکی حقیقت کوئی نہیں) اپنے آقا کا سر پکڑنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اسلام کو چہا کر رہا ہے جو شخص ایک شلخ کے پچانے کے لئے جڑہ کاٹتا ہے وہ یاد رکھے کہ نہ جڑہ رہے گی نہ شلخ۔ اسلام میں نبوت کا مسئلہ ہی تو ایک زبردست مسئلہ ہے جو اسے پچھلے ایران پر فضیلت دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت کامل جلتی تو ایک کامل ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء سے افضل ثابت کرتا ہے ورنہ محدث تو پہلے انبیاء کی امتوں میں بھی ہوتے تھے پس اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی محدث ہی آسکتے ہیں تو آپ کو دوسرے انبیاء پر کیا فضیلت ہوئی؟ اور انہی قائم القیمن ہے وہ کل کلمات کا مع کرنے والا ہے کل خوبیاں اس پر ختم ہو گئیں وہ قائم القیمن ہی نہیں وہ قائم الثمنین بھی ہے دنیا کے پرہیزگار کسی جگہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکا جب تک اس سے فیض نہ پائے لیکن اس کا سب سے بڑا کامل یہ ہے کہ وہ قائم القیمن ہے یعنی نہ صرف نبی ہے بلکہ نبی کریم دنیا میں امت سے نبی کریم ہیں مگر ان کے شاگرد و محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے تارے نبی ﷺ کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علامہ امت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کلمات کو نقلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ چنانچہ خدا نے تعالیٰ نے کج ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی اور یہ سب کچھ صرف آنحضرت ﷺ کے فیضان سے ہوا نہ اس کے اپنے زور سے۔ پس اے آنحضرت ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والا کج موجود کی نبوت کا انکار کرنا در حقیقت آنحضرت ﷺ کی قوت فیضان کا انکار کرنا ہے اور کج موجود کے نبی ہونے سے آنحضرت ﷺ کی شان میں قص نہیں آتا۔ اور نہ آپ ﷺ کی اس میں ہجرت ہے بلکہ یہ سراسر عزت ہے اور وہ عزت ہے جس میں کوئی اور رسول آپ کے ساتھ شامل نہیں جہاں فیروارث ہو وہاں غیرت ہوتی ہے لیکن جہاں اپنا شاگرد اور روحانی فرزند وارث ہو وہاں غیرت کا کیا نقل شاگرد کا بوجھنا استاد کی قابلیت پر دلیل ہو تا ہے نہ کہ اس سے استاد کی قابلیت پر کوئی حرف آتا ہے پس کج

E



ہاں گے ہیں مٹی ہو کر مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے لئے سخت محاب ہو جائے گا جس سے
 باہر نکلتا اور پھر شہر کردہ رائے سے رجوع کرنا اس کے لئے مشکل بلکہ محال ہو گا کیونکہ ہمیشہ ہی
 دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی مولوی ایک رائے کو اپنی رائے سے بالکل جدا کر دیتا ہے اور اپنا فیصلہ
 باطنی اسکو قرار دیتا ہے تو پھر اس رائے سے عموماً کرنا اسکو موت کے بعد تر دکھائی دیتا ہے لہذا
 میں نے ترغیباً اشارہ کیا کہ قبل اس کے کہ وہ مقابل پر آ کر بیٹھ اور ضد کی غلامی میں پھنس جائیں
 آپ ہی انکو ایسے صاف دلائل اور پر سکھانے والے کہ جو ایک ذاتی اور نصف طوطا لب حق
 کی تسلی کھاتے کافی ہو۔ اگر بعد میں پھر ٹکھنے کی ضرورت پڑے گی تو شاید ایسے لوگوں کے لئے وہ
 ضرورت پیش آوے کہ جو فطرت اور حجت کے ساتھ لوح اور غیبی میں جن کو اس کی کتابوں کے
 استعارات مصطلحات و مقامات اور طرقات کی کچھ بھی خبر نہ ہو مگر میں یہاں لا افسوس
 کی نفی کے نیچے داخل ہیں۔

اب پہلے ہم صفاتی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل میں یہاں یہاں اور
 انجیل کی کتابوں کے رو سے جن فیصلوں کا اسی دور عصری کے ساتھ اس میں یہاں تصور کیا گیا ہے
 وہ وہ وہی ہیں ایک یہ حنا جس کا نام یہاں اور اس میں بھی ہے۔ دوسرے اس میں جو کہ
 یعنی اور یہ بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں فیصلوں کی نسبت حدیث پر اور جدید کے بعض
 صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمانی کی طرح اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر
 اتریں گے اور تمہاری کو آسمانی سے آئے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر حقہ جلتے
 الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن حضرت ائمہ کی نسبت جو بائبل میں
 پوچھا یا ایلیا کے نام سے پکارے گئے ہیں انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ یہی وہی ذکر کیا گئے
 پیدا ہونے کے بعد ان کا آسمان سے اترنا تو اس میں آگیا ہو۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ صاف صاف
 انکار میں فرماتے ہیں کہ یہ حنا جو آئیوا لا تھا یہی ہے چاہے ہو تو قبول کرو۔ سچا ایک نبی کے
 حکم سے ایک آسمان پر جانے والے اور پھر کسی وقت اترنے والے یعنی یہ حنا کا مقدمہ

یہ وہی آسمان ہے جہاں ہے۔

زمانہ میں بہادری سے خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنا اور ان کے ہاتھوں میں مقبول کیا تھا جس کی بدولت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تھی۔ وہ بھی یہی تھی۔ اور مکالمات الہیہ اور ظالمات و طاغیہ اس معانی اور تواتر سے اس بارے میں ہوتے تھے کہ شکی شبہ کی جگہ نہ رہی ہر ایک وہی جوتی ایک فوری بیخ کی طرح دلی میں وحشت تھی اور یہ تمام مکالمات الہیہ ایسی عظیم الشان و بیگونیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ روشنی کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور ان کی قوت اور کثرت اور اجماعی طاقتوں کے کڑھنے نے مجھے اس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدۃ الشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ خدا میں اس یکتدریت اور انجیل کا نام نہیں لینا کیونکہ تدریت اور انجیل تفریق کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر صحت و متبادل ہو گئی ہیں کہ ابھی کتابوں کا خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی جیسی ہے پر خدا کی جوتی ایسی تھی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعے میں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ متوجہ تھیں بلکہ بھیجے۔ بلکہ ہر ایک حقیقت اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوتا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشانیں آتی رہتے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا لہجہ بھی تھا جیسا کہ کبھی تھا کہ اس مہینے کے وقت میں سورج اور چاند کا لہجہ ہو گا۔ اور انہیں ایام میں طالعوں بھی کثرت سے پنجاب میں ہوتی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی تھی کہ ان دنوں میں مری بہت چلیگی۔ اور ایسا ہو گا کہ کوئی گناہ اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہوا ہے۔ اور خدا نے اُس وقت کہ اُس ملک میں طالعوں کا نام نشان و علامت قریباً بائیس برس طالعوں کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اُس کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ پھر اُس بارہ میں الہامات بارش کی طرح ہوئے اور نگار ان فقرات کا مختلف بیان میں ہوا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل میں اس طرح پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِنَّ اَمْرًا قَدْ تَعْلَمُ بِشَارَةِ تَقَاہَا النَّبِیُّ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُذْنِبِ اَتَقَوَّ

چشم معرفت

۱۲۶۱

زمرہ

ایک سال اس وقت کیا ہے جبکہ دنیا خدا کے راہ کو قبول کی تھی اور جو یہاں سے گئے تھے
 ان کو اس نے چنگا کر کے دکھا دیا اور نہ تو ریت اور نہ نچیل وہ اس طرح کر کے جو قرآن شریف
 نے کی کیا نہ تو ریت کی تعلیم پر چلنے والے یعنی یہودی ہمیشہ بار بار بت پرستی میں مبتلا
 رہے چنانچہ تدریج جلتے والے اس پر گواہ ہیں اور وہ کتابیں کیا باعتبار عملی تعلیم کے لکھ کر
 باعتبار عملی تعلیم کے مہاجر تھے جس میں ان پر چلنے والے بہت جملہ گروہی میں جنس
 کے نچیل رہا یعنی تیس برس بھی نہیں گئے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک ہزار
 سالہ کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے اور تمام نیک عمل کے
 چھوڑ کر ذریعہ معافی گناہ یہ ٹھیکہ دیا کہ ان کے مصلوب ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر ایمان
 لایا جائے پس کیا ہی کتابیں تھیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی بلکہ سچ تو یہ ہے
 کہ وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک سنہ کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت بھڑک
 ان میں سے گئے تھے جیسا کہ کسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں حق و تبارک
 ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے متفق
 اگر نبیوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محض مہمل ہو چکی تھی اور جو بائبل
 کے حامی تھے وہ بتول یا ندی فتنل اور دوسرے متفق بیانیوں کے اس زمانہ میں نہایت
 بدھ بد چلی ہو چکے تھے اور زمین پر باپ اور گناہ سے بھر گئی تھی اور آسمان کے نیچے بجز
 معصیت اور مخلوق پرستی کے اور کوئی عمل نہ تھا اس طرف تادیب و درت بھی غائب ہو چکا
 تھا اس کے لئے پنڈت دیانند کی گواہی مستیارتھ میں کافی ہے اور قرآن شریف نے
 خود اپنے آسنے کی فردوس پریش کی ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک قسم کی بد چلی اور بد اعتدالی
 اور بد کاری زمین کے رہنے والوں پر محیط ہو گئی تھی اور اب خدا کا خوف کر کے سوچا جائے
 کہ کیا باوجود جمع ہونے اتنی ضرورتوں کے پھر بھی خدا نے نہ چاہا کہ اپنے تادم اور زندہ کلام سے

حالا کہ حضرت مسیح کی مادی بولی عبرانی تھی کوئی ثابت نہیں کر سکا کہ کسی حضرت مسیح نے ایک
 فتویٰ یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا اور نہ وہ بولنے والے جو آتی تھیں تھے کسی مکتب میں پڑھائی تھی
 بلکہ وہ ہمیشہ ایسی گیروں کے کام کرتے تھے۔ اب چونکہ عیسائیوں کو یہ سخت مصیبت پیش آئی
 کہ کوئی عبرانی انجیل موجود نہیں صرف قریباً ساٹھ انجیلیں یونانی میں ہیں جو باہم متناقض ہیں۔
 جن میں سے یہ چار پچیس کی گنتیں جو وہ بھی باہم مخالفت رکھتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک انجیل اپنی ذات
 میں ایک مجموعہ تناقضات ہے۔ ان مشکلات کے لحاظ سے یونانی کو اصل زبان ٹھہرا گیا ہے۔
 لیکن یہ اس قدر پیچیدہ بات ہے کہ اس کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان پادری صاحبوں نے کتنی
 جھوٹ اور جعل سازی پھر کرنا دیکھی ہے۔ حضرت مسیح کے وقت میں رومی سلطنت تھی اور گورنٹ
 کی لاطینی زبان تھی۔ اور حضرت مسیح کو چونکہ گورنٹ سے کوئی تعلق طوڑ مت نہ تھا اور نہ ریاست
 اور جاہ طلبی کی خواہش تھی۔ اس لئے انہوں نے لاطینی کو بھی نہیں سیکھا۔ وہ ایک مسکین اور
 عاجز اور غریب طبع اور سادہ وضع انسان تھا۔ اُس کو وہی بولی یاد تھی جو ناقصو میں اپنی ماں
 کے بچے تھی۔ یعنی عبرانی۔ جو یہودیوں کی قومی بولی ہے۔ اسی بولی میں تدریس و تفسیر کی کتابیں
 تھیں۔ غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلانی جاتی ہیں۔ ایک
 ذمہ قابلِ مقصد نہیں۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا جلال
 اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہو۔ بلکہ انجیلیں حضرت مسیح کو
 بدنام کر رہی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان انجیلوں میں سچے عیسائی کی یہ علامتیں ظہور الی گئی
 ہیں کہ وہ آسمانی نشانوں کے دکھانے پر قادر ہو۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا یہ حال
 ہے کہ وہ ایک مژدہ حالت میں رہتے ہیں۔ جو سچے میں اور ایک ذرہ آسمانی برکت ان کے ساتھ
 نہیں۔ اور کوئی نشان دکھانے نہیں سکتے۔ اس لئے وہ علامتوں کا ذکر کرنے کے وقت ہمیشہ

چھ مہینہ ہر چھ مہینہ کا کہتے کہ اس سے معلوم ہوتا تھا اس وقت بھی عبرانی فتویٰ زبان پر چلی تھا۔
 اور یہ ہے کہ انجیلوں میں اختلاف ہے۔

چتر سیکھی

۲۲۶

تصویر

مجھ کو خط یہ پہنچا ہے۔ سو وہ اپنے خط میں کتاب ینسیر لاسلام کی نسبت جو ایک
 عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک خنز کا منظر دکھاتی ہے۔ خنزوں کے کٹر مسلح ہونے
 غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے۔ لہذا یہ کات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر
 نازل کئے یہ لوگ باطل میں سے بے خبر ہیں۔ لہذا ان مولویوں نے ہمیں کٹر کفر کرنے
 سے ہم میں نہ علم مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ رکھی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ
 اب وہ ناپاک جہاد کیا کہ جس میں حیثیت کے گرد فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اب
 چٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آگے ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی۔ لہذا
 دشمنی سے ہماری یہ آخری جنگ ہے جس میں دشمنی منقرض ہو گا۔ جو جانیگی۔
 لہذا تاریکی کا خاتمہ ہے۔ لہذا کچھ عرصہ تھا کہ پادری صاحبوں کے من پر سیب خیالات
 پر کچھ نکھڑا جاتا لیکن ایک شخص کے اصرار سے میں کا ذکر اب کیا گیا ہے، یہ عقیدہ
 نکھڑا پٹا خدا تعالیٰ میں برکت ڈالے لہذا لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین
 لہذا وہ ہے کہ ہم حضرت جیسی حیرت انگیز کی عزت کرتے ہیں لہذا کو خدا کا نبی بگھڑیں

ج

اس جگہ کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گویا بائبل میں یہ جگہ ہو گئی جو کہ ہم میں
 کے جہاد خدا تعالیٰ نے منہ کر دی ہے کہ عرصہ تھا کہ مسیح روح کے وقت میں میں تم کے جہاد
 منہ کر رہے تھے جہاد کے قریب شروع نے پہلے سے یہ خبر دی ہے کہ مسیح بخدا کی جگہ سے
 کا نسبت یہ درست ہے کیضح الحروب۔ نہ

چتر سیکھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خوبشوں کے تھے وہ لاکھوں روپے
 لگے ہیں۔ لہذا وہ اصل مسلمانوں کے لئے ہم نے نقل کیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ
 صاحبی تہذیب لہذا خدا کی سے کام میں لے لیا ہے یہی ملتا ہے وہ علم کو گاہیں دیتی تو
 وہی طوفان مسلمانوں کا کرت ہے یہی نہیں سمجھتے لہذا اب کا خیال ہے۔ نہ

چشمہ سیدی

۲۲۷

مقدمہ

اب ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے خلاف ہمیں جو آجکل شائع ہوئے ہیں۔ مگر میں یہ دیکھنا مستحکم ہے کہ جس طرح یہود بھی تعصب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریقہ میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔ لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے نڈے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ انہی کی ہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب یتیم لاسوم کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خواب عادیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہذا اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسوم ہی ہے جس کی برکات تازہ بہ تازہ موجود ہیں۔ اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ نذر خدا تعالیٰ نکل رہا تھا ہے۔ وہ نہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر دھند خانیاں کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔ اب ہم اپنی کے صاحب راقم کی طرف توجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی یکم ۱۹۰۶ء

۲۹۱

ہر مسلمان جو پادری کا دالین وغیرہ لوگوں کی تیو اور گندی تحریریں سے اشتغال میں آچکے تھے یکہ فرار کے اشتغال فرو ہو گئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہو کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اس کا حوصلہ دیکھ لیتا ہے تو اس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بائیں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچا یا گیا ہے کہ وہ جیسے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا یہ جوصلہ ہی نہیں کہ تیو زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ ایک عہدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے ہیں ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض درجہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا ہے کہ حکمت علی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دھوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اقل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے عین باتوں نے غیر خواہی میں اقل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اقل والد مرحوم کے اثر نے۔ (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ اب میں اس گورنمنٹ محنت کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف ایک رنج اور درد غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے

۲۷۲

رکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے حاصل ہے۔
اور ان کا ملل میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو عجیبی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے
میں بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ
طلاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا
حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ
حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کشف اور تثلیث اور ابدانیت
ہے۔ ایسے متفرق پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔
دعویٰ ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت ہے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین
لکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے
پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھتا چلا ہے تو میری
توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ہاں سے باتیں بھی کر سکتا ہے
اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی
روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا
تحفہ ہے جو حضرت ملک مغربیہ و انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش
کرنے کے لائق ہے۔

دنیا کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے کہ وہ آسمانی مسطور پر کم ایمان
رکتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اب بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ کو ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک
کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آئندہ میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا
گیا ہے۔ وہ دوسروں کے دلوں میں کہہ کر اتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

۲۸

محبوب حقیقی کو جانے کہ کثیر کے غلطے کو اپنے پاک نزلہ سے ہمیشہ کے لئے فریخت کیا ہی خوش قسمت ہے مگر یہ نفلہ اور غلو کا حصہ جس کا خاک پاک میں اس بڑی شہزادہ خدا کے مقدس نبی نے اپنا مطہر جسم ودیعت کیا۔ اور بیت سے کثیر کے مقدسوں کو حیات ہلادانی اور حقیقی نجات سے محروم دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ اُمیں سوچیں کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا۔ اور غربت اور مسکینی اور علم کا دنیا کو نمود دکھایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نونے پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظاہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات مشابہت رکھتا ہوں ان لوگوں میں کھڑا کرے جو عکوتی اخلاق سے بیت اور جا پڑے ہیں۔ سو اس نونے پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ تم غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہو۔ خدا کے کلام میں تعلیم سے دھو تھا کہ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو جیسے مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمزگ ہے۔ خدا نے مسیح علیہ السلام کو دی مسطرت طاقت جگہ دی تھی اور اس مسطرت نے حق کے حق میں عدا کوئی کھڑی نہیں کیا مگر یہودیوں نے جو حق کی قوم تھے بہت غم کیا اور بڑی قوم کی اور کوشش کی کہ مسطرت کی نظریں اس کو ہٹا لیں۔ مگر حق جانتا ہوں کہ پہلی یہ مسطرت جو مسطرت برطانیہ ہے خدا اس کو سلامت رکھے دوسروں کی نسبت تو انہی عدالت بہت صاف اور اس کے حکم پر ان سے زیادہ تیزی کی اور ہم اور عدالت کی روشنی اپنے دل میں رکھیں اور اس مسطرت کی عدالت کی چمک بھی مسطرت کی نسبت اعلیٰ وجہ پر ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل کا شکر ہے کہ اس نے یہی مسطرت کے حق حیات کے نیچے لے لکھا ہے جس کی حقیقت کا پتہ جہات کے پتے سے بڑھ کر ہے۔

غرض مسیح موعود کا نام جو آسمان سے میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے لئے

کشتہ فزع

۵۲

تقویۃ الایمان

مہانت کا حقہ لیا ہے۔ مگر اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور انفل سے
اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے تا موعود ہی اور محمدی سلسلہ کی مہانت سمجھا جائے۔
اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس
ابن مریم پر ابتلاء بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اول جیسا کہ عیسیٰ ہی مریم محض خدا
کے نفع سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے
نفع سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ اور جیسا کہ عیسیٰ ہی مریم کی پیدائش پر بہت شور
اٹھا۔ اور اعدائے مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لقد جئتہا شاماً یائما۔ اسی طرح اس جگہ بھی
کہا گیا اور شور کیا امت مجاہد کیا گیا۔ اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت معلوم
کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا وَلَقَدْ جَاءَتْهُنَّ الْآيَاتُ الْفَتَاوِیْنَ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَقْرَبَ مَقْصِدًا
یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین اسحیہ میں نہ ملانی وضع حمل کے وقت ہر
استعداد کے رنگ میں تھا مخالفوں کو دید۔ اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نالید نہیں
کر سکتے۔ میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا۔ اور ایسا ہونا ابتداء
سے مقتدہ تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا
اور ایک شریر قاضی یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا۔ اور دوسرے قاضیوں نے اس پر فتویٰ
دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدر عالم قاضی جو اکثر ائمہ دین تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ
پر تکفیر کی ٹہریں لگا دیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ

حاشیہ جنوت میں اس قسم کے وقت میں یہودی ائمہ بہت غصہ تھے۔ اور یہ بھی ہوا کہ وہ فریضے
ہو گئے تھے۔ (۱) ایک مہاجریت کے پابند تھے۔ اسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے۔ وہاں
فرقہ ائمہ دین تھا جو تورات پر مبنی تھا۔ اور حدیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ یہ ائمہ دین اسرائیلی ہاؤز میں پہنچیں۔ لگاتار
ایسا ایسے حوٹل پر مل گئے کہ وہ کفر و کفریت کی مبارک فیض تھیں۔ اور ان کی یہ محنت تھی کہ بعض مسائل شرع
مشابہات اور مماثلت اور تانہ و تہانہ کے مسائل قدرتی طور پر نہیں ہیں۔ وہ یہودیوں کی رو سے اطلاق

۵۵

مریم: ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

یہ جملہ صفحہ 276 پر درج ہے

کشتہ فزع 49، معجمہ حوالی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی

سکھوں کے نانہ کے عوض ہم کو ملی ہے یوں ہی مد کریں۔

لہٰذا میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے کیسج موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ میں ناپاک عادات سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو کیسج موعود کے بھیجا ہے اور حضرت کیسج ابن مریم کا ہمارے لیے پتہ دیا ہے اس لیے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ حق ہممدی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہممدی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھر ہے۔ مومن جو میرے ساتھ ہو اپنے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مومن کو ایسی تہذیبیں ہوں جن میں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی نیز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا انہوں سے تم پر رحم ہو سکو میں نہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تہذیب اور تمام اوصاف پر غالب ہے اور وہ ہے کہ تم تمام منفی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہممدی نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اس کے ساتھ اعلیٰ صبح کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے خدا کے لئے آتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے جتنی سیکھو جو کپڑوں کو اقل بھلی میں جوش دیتا ہے اور دینے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صحیح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھر دھو پھینکتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھیں ان کو جڑوں میں گئی تھی کچھ آگ سے معدیات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے اندر سے مار کھا کر یکہ فہ جدا ہوتی شوع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے بے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید چنے

ہر حالت میں اسوی قوموں میں سے کہ وہ ہا لوگ دوسے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں جو جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا ان کا شیوہ ہے بلکہ جیل کو ایک عسکرینٹ کے زیرِ مباحہ کر بھی پہلی صفائی سے ان سے محبت نہیں کر سکتے۔ سچی ہمدردی کو کمال تک نہیں پہنچا سکتے اور نہ نفاق اور دورنگی سے بگلی ہاک ہو سکتے ہیں اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خود طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ وہ اس نائن کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے۔ اور کہ وہ ہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے کار بند ہیں۔ وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن باہم یہ سخت غلطی اور کفر ہے کہ اس برگزیدہ کو خدا بتایا جائے۔ خدا کے پیادوں کو خدا سے ایک بڑا تعاقب ہوتا ہے اس تعاقب کے لحاظ سے اگر وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہہ دیں یا یہ کہہ دیں کہ خدا ہی ہے جو ان میں بولتا ہے اور وہی ہے جس کا جلوہ ہے تو یہ باتیں بھی کسی حال کے موقع میں ایک سنے کے دوسرے سمجھ ہوتے ہیں جن کی تائید کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسانی جب خدا میں فنا ہو کر اور پھر اس کے نور سے ہمہ کسش پاکر نئے سرے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے فقط اس کی نسبت بھانا بولنا قدیم علامہ اہل معرفت ہے کہ وہ خود نہیں بلکہ خدا ہے جو اس میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اس سے حقیقت یہ نہیں کھلتا کہ وہی شخص حقیقت رب العالمین ہے اس نازک محل میں اکثر عوام کا قدم پسل جاتا ہے اور ہزار بزرگ اور دلی اور اوتار جو خدا بنائے گئے وہ بھی حاصل اپنی نغز شعل کی وجہ سے بے گئے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب

پہلی فصل

۵۹۳

براہین احمدیہ

۴۹۹ تحفہ ہشتام جو امر خالق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس قبوع کا مجزہ ہے جس کی وہ اہمیت ہے اور یہ بدیہی اور

۴۹۸ کہ قادر مطلق کو جس کے علم قدیم سے ایک فترہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کئی نقصان اور خسران غایہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہر ایک قسم کے جہل اور نادانگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کر اس چیز کا مین ہو سکتا ہے کہ جو

برہنہ یقین کامل پہنچ کر ہر منکر میں پھر یہ اسکے فرمایا: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَكَانَ اَمْرًا مِّنْ مَّعْجُوٰلٍ۔ یعنی ہم نے اس شانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر اس معارف و حقائق کو قدیابی کے قریب آتا رہا ہے اور ضرورت حقد کے ساتھ آتا رہا ہے اور ضرورت حقد آتا رہا ہے۔ خدا اور اسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدا نے تو اسے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرما چکا ہے چنانچہ وہ ارشاد ہے: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ فِيَّ نَبِيًّا مِّنْكُمْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَكْفِي مَا يَخْتَارُ۔ یہ آیت جہاں اس کی سیاست کل کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کامل دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے نمودار میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ارشاد آیات اور انوار کے رُوسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابه واقع ہوئی ہے کہ یا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بعدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

لے الصف ۱۰

کشتہ فوج

تقریرت الامین

کیا جائے کہ تمہیں کہوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے میں بائیس برس پہلے ہمارے
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر
 اقل پناہ نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر ان کے طوطہ پر یہ الہام پناہ تاکہ پہلے زمانہ کی طرح
 کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر کلا صفر ۵۵۵ء میں اسحق علیہ السلام نے
 رکھ دیا تاکہ اب میں مریم ہی کہوں عیسیٰ ہی کہائے عزیز و عزیز اور خدا سے ڈرو ہرگز فرسائے
 کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق ممکن انسانوں کے فہم اور قیاس سے بہتر ہے مگر براہی اسکا
 کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال یہ تھا تو میں
 اسے براہی اسحق علیہ السلام میں یہ کہوں کہ عیسیٰ مسیح اسی مریم اسحاق سے دوبارہ آئے گا۔
 سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس وقت پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ پہلے گو
 اس نے براہی اسحق علیہ السلام کے حلقہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہی اسحق علیہ السلام
 ظاہر ہے وہ بھی ایک صفت مروتیت میں میں نے بعد ازاں پناہ پڑھ میں نشوونما پاتا ہوں۔
 پھر جب اس پر وہ برس گزرنے لگے تو جیسا کہ براہی اسحق علیہ السلام کے حلقہ چہارم صفر ۵۵۹ء میں یہ جو مریم
 کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں فلح کی گئی اور استعمال کے رنگ میں مجھے ملنا شروع ہوا گیا اور
 آخر کی عیسیٰ کے بعد چھ برس پہلے سے زیادہ نہیں خذیجہ اس الہام کے جو سب سے آخر
 براہی اسحق علیہ السلام کے حلقہ چہارم صفر ۵۵۹ء میں وہ جسے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا ہے اس
 سے میں ابن مریم شہر اور خدا نے براہی اسحق علیہ السلام کے وقت میں اس ہتر حق کی مجھے خبر نہ تھی۔
 حالانکہ وہ سب خدا کی وحی ہے اس راز پر مشکوک نہیں ہے پر تازل ہوئی اور براہی میں وہ
 ہوئی۔ مگر مجھے اس کے مستند اور ترتیب پر اطلاع نہ تھی۔ اس واسطے میں نے مسلمانوں کی
 عقیدہ براہی اسحق علیہ السلام میں رکھ دیا۔ تاہم یہ سادگی اور عدم بناوٹ پر خدا کا وہ خود بخود لکھتا
 جو الہامی نہ تھا محض رہی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود طریقہ
 دہی نہیں پہنچتا کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ لکھا ہے۔ سو اس وقت تک کہتے ہیں کہ

و قتل کر دیں اور بھی ایک خدمت تھی جو ان کے سپرد کی گئی تھی اس سوال کا جواب ہم بخیر اس
صحت کے لئے کسی طرح سے دے نہیں سکتے کہ آخری زمانہ میں وہاں موجود کائنات میں
ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ مشعلی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی
دوسری حدیث کے ساتھ اعتبار بخیر فی ہے اور مسیح ثابت ہوتا ہے کہ قاسم
لوی نے اس حدیث کو پہلی کرنے میں دھوکہ کھایا ہے یہ فرض صاحب مسلم کے سر پر تھا
کہ وہ اپنی ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے مدفع کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا
ذکر کیا نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن الحنفیہ کی حدیث کو نہایت قطعاً اور
جیسے ہی وہ صاف اور مسیح سمجھتے تھے اور وہ اس میں سمجھانے کی حدیث کو لا قبیل بہ تعارضات
و کئی بات خیال کرتے تھے اور اس کی حقیقت صاف بخدا کرتے تھے۔

فرض ہے کہ وہ خود بخود مشعلی حدیث کو ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کسی حدیث
کے لوگوں نے وہاں موجود کے بارے میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ
میں آئے گا اور مسیح عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کرے گا بلکہ وہ تو ابن مسیحا کو ہی
وہاں موجود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ابن مسیحا کو وہاں
موجود نہیں کیا اور پھر وہی اپنی زندگی میں مکہ لیا کہ وہ مشرق باسلام ہو گیا اور پھر
یہ بھی مکہ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز
پڑھی یہ بخیر صحت میں ہیں یہ لوگ اس بات پر کہ محمد بن الحنفیہ کا انتقال ہو سکتا تھا کہ
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں وہاں موجود کے قتل کرنے کے لئے آسماں سے اتریں گے
کہ انہوں نے جو کہ لوگ تو پہلے ہی وہاں موجود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس
اعتقاد کے ساتھ یہ وہ مسند اعتقاد کی طرح ہو گیا کہ اس کا کس کو سچا ہی مریم کے ساتھ
سے اترنے اور وہاں موجود کے قتل کرنے کی بات ساری ہوئی تھی یہ تو مسیح اجتہاد بتائیں
پھر کوئی ناشعہ اور قائم اس آدمی سے وہ اعتقاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

۱۲۶

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے یہاں صاحب کے اشد میں اپنی موت سے اشد ملا دیکھے ہیں
 اور قیصر ہما کہ ان اشد میں تاقض پیدا ہو گیا مگر صحت کا ہر ہے کہ کسی پیر اور شکر
 صحت میں انسان کی کوسم میں ہرگز تاقض نہیں ہوتا۔ ان انگ کی پاکی میں ہیں یہاں تاقض
 ہو کہ خوشامد کے طور پر ان میں ان کا وقت ہو۔ اس کا کام بے شک تاقض ہوتا ہے۔
 رہا یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر تاقض میں سے کوسم کو ملے میں فرق کر سکیں اور کہہ کر کہیں
 کہ ان میں سے یہ اشد ہاں صاحب کے کوسم سے ملے ہیں یہ ہے اشد میں پہلے شون
 کی تاقض ہے ان وہ کسی نے ہاں صاحب کی موت منسوب کر دیتے ہیں۔ تو واضح ہے
 کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریق فیصلہ ہے کہ ان کا پہلی پر فوہ صحت سے نظر
 نکالی جائے جو ہاں صاحب کے مسلمان ہونے پر مطلق ہیں سو وہ فوہ اگر یہ صحت ہو کہ مسلمان
 صحیح نہیں ہیں اصل ہاں صاحب ہرگز ہی تھے اور دیکھتے تھے۔ اور ان کا صحت
 میں انہوں نے پیدا اس کو صحت کا ہر کیا بلکہ اس کی صحت کا ہر کی تو اس صحت میں ہیں
 اور ان کا پہلے لگے کہ یہ اشد صاحب کی صحت مسلمان کا یہ پہلا خیال ہوتا ہے کہ حقیقت میں
 مسلمان ہی تھے اور ان کی وقت نہ لگتی تھی تھے اور ان کا بھی کیا تھا یہ خیال ہے نہیں ہے۔
 اور اس صحت میں ان کا شکر اللہ کے لئے ہاں کے ہاں صاحب کے کوسم پر دلالت
 بقیصر ہما ہے فیصلہ کہ یہ ہاں صاحب کو فوہ سے ملنے کہ یہ ہاں صاحب کا ہے اور نہ ہاں صاحب کا
 پیر ہاں صاحب کے صحت میں ایک قسم کے ہاں کے ہاں میں ہیں۔
 اور ہر کہ یہ کہ صحت میں ہاں صاحب کے ہاں میں کہ ہاں صاحب کے ہاں میں
 نہیں ہوتا ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں
 ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں
 ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں
 ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں
 ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں ہاں صاحب کے ہاں میں

۳۰

کہ ہے نہ حقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت جو آپ نے محض جسطاوی
 سے میری طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ "براہین احمدیہ کی مشکوٰۃ سے مجھے بہت
 صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قسم کی
 بدگوئی اور تلخی کے خوف سے اس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اور میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں
 اس فعل سے خدا کے گناہ کیسے کا مرتکب ہوا۔ اور ہمیشہ میں تک اسی گناہ پر قائم اور
 معترب رہا۔" اے مغتری ہیکلہ! کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت جس نے
 آپ عبارت بتا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اے سخت دل ظالم! تجھے مولوی کہلا
 کر شرم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدم میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے
 کہ میرے اشتہاد ازمنہ ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہاد میں کسی جگہ میں یہ عبارت موجود
 ہے جو تو نے نکلی: لعنة الله على الكاذبين۔

اس جگہ میں لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور یا خدائے مجھ کر
 لیں کے قول پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے
 کے کلام میں تناقض مزید ہوتا ہے۔ اس نے مولوی صاحب المصوت کا یہ بیان بھی متاقل
 سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم نمبر ۳۷ میں پندرہویں سطر و
 چوٹیویں سطر میں میرے اشتہاد کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ "میں نے براہین احمدیہ میں
 اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اس وقت اس خدای عادت بات کی طرف ذہن مشغول
 نہ ہو سکا۔ لیکن اب میں پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالے
 زلزلہ کی نسبت میں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔"

اب ناظرین خود دیکھیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اپنے
 میں کہ جب براہین احمدیہ کے لکھنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف مشغول نہ ہو سکا کہ زلزلہ
 سے مراد درحقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب ہمیشہ میں

اپنے کے سر پر ندی کا کلاہ تھا اور گدہ سپرد کے قدموں میں ندی ولد لنگی تھی۔

غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ حضرت خلیفہ عادل کا دوسرا شاعر خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے تھا
تھانیر غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ملل کی ٹوپی ہوتی تھی
جس کے اندر نرم روی ٹوپی بٹھا کر لگی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جہا پوری نے مجھ سے ہندیہ تقریر بیان
کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میری ایک شہ
کی والدہ کی خاتونائے نے مدیہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے
فرمایا کہ خاتونائے نے اس جگہ حضرت پیلے کی الوہیت قرآن کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے۔
مدیہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں جبروائی کا نئے
سلام آکھان ماں جس سے قصود کا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا اسی طرح اس نیت
میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو مافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی حق تعالیٰ
کا اظہار۔

غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ چٹائی کا معروف محاورہ بھائی کا نئے سلام ہے اس لئے شاید
صاحب کی خاتون کے متعلق کچھ سوچا گیا ہے۔ نیز غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ حضرت صاحب کی بیٹی
نہیں تھا کہ قصود باشد حضرت مریم مدیہ نہیں تھیں بلکہ غرض ہے کہ حضرت بیٹے کی والدہ کے
ذکر سے خاتونائے کی اصل غرض ہے کہ حضرت بیٹے کو نشان ثابت کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جہا پوری نے مجھ سے ہندیہ تقریر بیان
کی کہ ایک دفعہ بام علیہ میں غلام محمد کے لئے ہمسہا قسط میں تمام لوگ سمانہ سکتے تھے۔ تو کہ
لوگ مین میں خراج کمال بالین صاحب ہی تھے۔ ان کو خوشی پر درج آب مسجد میں شامل ہو کر
میں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نازا ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔ اس پر ایک ہندو
مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہ باکھانے کے لئے آئے ہو اور
مکان گرا نے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک یہ زبانی کرتا رہا۔ خانہ سے سلام پیر تھے ہی
علیہ السلام نے فرمایا کہ بدست مسجد میں جاؤ۔ چنانچہ بدست آ گئے اور بعد میں صلیبی

شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں میری موت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں
 بھائیوں کی بھی موت کرنا ہوا کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ
 میں تو حضرت مسیح کی وہ فوج تھی، بشیروں کو بھی مقتدر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ سب بزرگ میری قتل
 کے پیٹ سے ہیں۔ اور میں کی وہ شاہنشاہ ہے جس نے ایک وقت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
 بزرگوں قوم کے نہایت اصول سے اور عمل کے نکاح کر لیا۔ گو ایک اعتراض کرتے ہیں کہ بزرگوں تعلیم
 قدرت میں عمل میں کیا تو نکاح کیا گیا، یہ تو قتل کے بعد کو کہیں تاویق توڑ گیا اور تعدد ازدواج کی کوئی
 بنیاد ملے گی۔ یعنی باوجود یہ صفت خدا کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر میری پہلی بیوی ہوئی کہ پوسٹ
 خدا کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبور ہیں نہیں جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اس صفت
 میں وہ ایک قابل ہے جس نے نکاح کیا اور اس سے

ابن سب باتوں کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت
 کر لی۔ ظاہر کہ صحیح نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو کھینچ کر دے اسی کے ساتھ حق تم سے معاملہ کرے گا۔
 دیکھو میں یہ کہہ کر فریض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک ذہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا
 کی تفریق ایک گندی صفت ہے اس کو بچو۔ وہ مکر و مکاری میں طاقت ملے جو شخص دھوکے کے وقت خدا کو
 ہر ایک بات پر قائل نہیں سمجھتا۔ جو وہ دھوکے کی مستحیاء کے وہ میری جماعت میں ہو نہیں۔ جو شخص
 جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں
 پھنسا ہوا ہو آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں ہو نہیں۔
 جو شخص حقیقت میں کوئی دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص
 اپنے سے ملے ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدی سے یعنی شراب کے اور قمار بازی کو۔ بد نظری سے

چھٹا۔ یہ مسیح کے چار بھائی اور دو بیٹیاں تھیں۔ یہ سب مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بیٹیاں تھیں۔
 سب یسوع اور میری ایک ہی شخصیت ہیں۔ یہ سب مسیح کے چار بھائی اور دو بیٹیاں تھیں۔
 یہ تھا آئینہ یسوع اور میری ایک ہی شخصیت ہیں۔ یہ سب مسیح کے چار بھائی اور دو بیٹیاں تھیں۔

کشتہ

۱۸

تقریر الایمان

شخص جو کہتا ہے کہ میں مسیح ہی ہوں کی حوت نہیں کرتا بلکہ مسیح نہیں تو اس کے چاروں
بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ
میں تو حضرت مسیح کی وہ فوج حقیقی، مشیروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں کیونکہ سب بزرگ عظیم تہل
کے پیٹ سے ہیں۔ اور میں کی وہ شاخ ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
بزرگوں قوم کے نہایت اہمیت سے ہر عمل کے نکاح کر لیا گوئیگ اس شخص کو قسم ہے کہ ہر خلعت عظیم
قدرت میں ملے گی کہ ہر نکاح کیلئے اس سے ملے گا۔ اور ان کے ہر ایک کو یہ نصیب ہوگا کہ وہ خود اس کے لئے
بنیاد ڈالے گی۔ یعنی بارہویہ سنت خدا کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر میں کہیں رہتی ہوں گی کہ یہ سنت
خدا کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ سب مجھ پر ان کے جوشیں ناکشیں۔ اس صحت
میں وہ لگ قابل رحم تھے قابل اعتراض۔

ابن سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ سنت خلیل کہہ میں نے ظاہری طور پر بیعت
کر لی ہے ظاہر کہ میری نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کے کچھ سے روک دے اس کے ساتھ حق تم سے معاملہ کرے گا۔
دیکھو میں یہ کہ کفر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک نہ ہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا
کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس کو بچو۔ خدا کو ہر ایک میں ملالت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو
ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وہ خدا کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص
جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں
پھنسا ہوا ہو اس صورت کی طرف اس کو اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
جو شخص حقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص
اپنے سے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک جملے سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بد نظری سے

چھٹا۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بیٹی تھیں۔ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بیٹی تھیں۔
سب یسوع اور میں کی اولاد تھیں۔ چار بھائی تھے۔ یسوع، یعقوب، یوسف، اور قزحیل کے نام
یہ تھے آئیہ۔ لیڈیا۔ دیکھو کتب بائبل میں یہ شخص مسیح ہی ہیں لیکن ان کے نام یسوع اور قزحیل

ہے لوگ مال خود ہی رکھتی ہیں۔ لہٰذا برقیہ صاحب اپنی کتاب دفعہ عالمگیری میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

یاد رکھو کہ اگر غیر مسلموں کو عرب میں جہاد میں حصہ دیا جائے گا، تو یہ بڑا نقصان ہے۔

تیسوا قرینہ ایک ہے جس سے کہ غفلتوں کی شکایات بھی امر فیصلوں سے بہت ملتی ہیں۔ مگر ایک خاص قسم کے غفلتوں کی ایک غفلتوں کی غفلت کے ساتھ کڑی کے جانے تو فی کتب ہیں کہ ان کے موہنہ اور حق کا لا چا تاگ سے چرہ
 غفلتوں میں باہم مشابہ معلوم ہو گا کہ خود دل بول اٹھیں گے کہ یہ لوگ ایک قسم ہی غفلتوں میں سے ہیں۔
 چوتھا قرینہ غفلتوں کی پریشانی بھی ہے۔ غفلتوں کے لیے کرتے سے پہنچے، یہاں واضح اور پیرے
 امر فیصلوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچویں قرینہ اس کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت تھیں۔ مثلاً اس کے بعض قبائل کا طہرہ
شکار میں کچر چنیں، فرقہ نہیں بگتے نہ حد میں اپنے منسوب سے بلکہ ملک قحیہ میں اسی طرح کہتے ہیں۔ حضرت
سید محمدؐ کا اپنے منسوب یسوع کے ساتھ قبل نکاح کے پیرا اس میں لکھا ہے کہ یہ تہذیب ہے۔ مگر
انہیں موسیٰ کے بعض قبائل میں یہ مشابہت عقائد کی اپنے منسوبوں سے نہ ہے زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً کہ
بعض مذہبات نکاح سے پہلے عمل بھی چاہتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ منسوب کا شے میں بات کو ٹال دیتے ہیں
کیونکہ یہ منسوب کا طہرہ، رنگ کا ایک قسم کا نکاح ہی مانتے ہیں میں ہی ہے مگر یہ منسوب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ تاریخ متغیوں کے بنی مسئلہ جو بنی پر ہے کہ تغلیوں کا یہ ہیں کہ قیاسی مباحثہ اعلیٰ ہے ان کے
بنی مسئلہ پر لکھی گئی ہیں۔ یہ بنی مسئلہ کی کتاب مقدمہ میں ہے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے
اس کے باب ۱۰ آیت ۲۴ میں قیاس کا ذکر ہے۔ مقدمہ بنی مسئلہ میں ہے قضا۔ اس سے میں پتہ چلتا ہے کہ اگر
اسی قیاس کی تعداد میں سے کوئی اور قیاس ہوگا۔ جو مسلمین ہو گیا ہو یا یہ کہ مسلمین پر نہ ملے گا کوئی ایسا
ہوگا کہ وہ اس قیاس کی تعداد میں سے ہوگا۔ بعد پھر یہ مباحثہ حنفیہ اس کا نام بھی قیاس سمجھا گیا ہے
ایک ایسی قوم کے واسطے سے قیاس کا نقطہ نکالنا جو کتاب میں سے داخل ہے غیر قیاسی اور بعض ناخواندہ قیاسی۔ لیکن
مذہب پر کھانا ہے کہ یہ قیاس کا نقطہ انہوں نے اپنے ذہن سے منہ قضا کہ ان کا مباحثہ اعلیٰ ہے پہلی تاریخ
آیت ۱۱ کی یہ مباحثہ ہے۔ "اور نیز کے قیاس پر پڑا اور قیاس سے منسلک پڑا اور منسلک سے جو قیاس"

[illegible]

چتر سیم

۳۵۵

تو یہاں کفر و کفر پر نہ آتے۔ خدا تو تین ہی طرفیں دیتا ہے کہ تم اس دھول کی کال پیروی کی
برکت سے تمام دھول کے متعلق کہوت بہنے نہ دے سکتے ہو۔ یہ تم موت ایک ہی کے
کہوت حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر سلام ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک متعصب مذہب جو خدا تعالیٰ
کی طرف سے ہے مشائخت ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ وہی مہذب ہے جس کے ذریعہ
خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا انسان کا
خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا۔ مگر اس قسم میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک ناناہ میں
اپنی تَنَالِیْہُ جُود کی کواڑ سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس ناناہ میں بھی وہ مجھ
پر ظاہر ہوا۔ پس اس دھول پر ہر مذہب اسلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو مشائخت کیا۔
پھر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا تخت ہارون
ہو، آپ پر بد اثر ہوتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت عداوت ظاہر کرتا ہے۔ اس بے ہوش
اعتراض پر پیچھے ہٹنے سے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استدلال کے رنگ میں یا اللہ بنا پر خدا کا
نے مریم کو ہارون کی مشیرو شہرہ آفاق تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا۔ جبکہ قرآن شریف بیان
بداد بیان کر چکا ہے کہ ہارون ہی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا۔ یہ مریم حضرت عیسیٰ کی
والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ
میں واقعات سے بے خبر ہے۔ نہ خود ہارون نے مریم کو ہارون کی مشیرو شہرہ آفاق میں غلطی کی ہے
کس وجہ کے خبیث طبع ہے لوگ میں کہ یہ وہ اعتراضات کر کے خوش ہوتے ہیں۔ کہ ممکن ہے کہ
مریم کا کوئی پہلا جو جس کا نام ہارون ہو۔ دم دم سے دم دم سے کو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ
بہنے گریں میں نہ نہیں ڈالتے وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ دیکھو
یہ کہی قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہارون کی قدر کر دیا گیا۔ کہ ہمیشہ بیت المقدس کی خلاصہ ہو۔ کہ
تمام عمر خوند نہ کہے لیکن جب چہرہ مات پیچھے کا عمل نمایاں ہو گیا۔ تب اس کی کفایت میں ہی

۲۲

قوم کے بندگان نے مریم کا پوست نام ایک نیکر کر دیا جس کے گھر جاتے ہی ایک مہل کے بعد مریم کو چٹا پیدا ہوا۔ وہی مہل یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر حقیقت سچوہ کے طور پر یہ عمل تھا تو کیوں وضع عمل تک مہر نہیں کیا گیا۔ مہر اعتراض یہ ہے کہ جہد تو یہ تھا کہ مریم صلیب کی خدمت میں پہنچی پھر کہیں پہنچ کر کے وہاں کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے پوست نیکر کی پوری بنایا گیا؛ مہر اعتراض یہ ہے کہ قدیم کتب سے باطل حوالہ عاجز تھا کہ عمل کی حالت میں کسی صورت کا نیکر کیا جائے۔ پھر کہیں خلاف حکم قدیم مریم کا نیکر میں عمل کی حالت میں پوست سے کیا گیا مہل نکر پوست اس نیکر سے نکلنا تھا اور اس کی پہلی پوری موجود تھی۔ وہ لوگ جو قصد فساد سے فکر میں شاید تھے کہ پوست کے اس نیکر کی بطلان نہیں غرض میں جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہے کہ اس نیکر کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بندگان کو مریم کی نسبت عاجز عمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ ہم قرآن شریف کی تفسیر کی مد سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ عمل معنی خدا کی قدرت سے تھا خدا تعالیٰ مسیحیوں کو قیامت کا نشان دے کہ جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کپڑے کوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر لباس کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت مسیح کی میں پیدائش سے کوئی رنگ ترقی کی ثابت نہیں ہوتا بلکہ بغیر لباس کے پیدا ہونا جس قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مقتضی حضرت مریم کا نیکر محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ جو خدمت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے تشریف لے چکی تھی اس کے نیکر کی کیا ضرورت تھی۔ مہر اعتراض یہ ہے کہ اس نیکر سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے مہر تعلق کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قبل حل ہے تو یہ اعتراض ہے کہ مریم کا لباس بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی عطا نہیں کہ ہادی بھی کی مریم کشیدہ تھی۔ صحت لباس کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

۶۰

محب قدرت دیکھا تا جب کہ جب امام مذکور بحالت زار تزار گھروا ہیں آیا تو اثر امام
برعکس پایا یعنی لڑکے کے کما کر لڑکھوت دیکھے غرض کہ موندہ مخوس سے یکسر ٹکنا ہی تھا
کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے محیب الدعوات صاحب زیہ و بی
لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے اکی بنسی اڑانی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا
وایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام حقائق پر افترا کر یہ کا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کبھی جو دلالت داتا کھاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے
شرکتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدم میں شرم باقی نہ رہی۔ میں قوم میں اس شخص کے
شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات کی یہ
فرمن ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بتان کی تصدیق کرا مے تا اصل راوی
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس پر اصل بتان کے لئے نہ موت ہم اس راوی کو حلف
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر
پچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے باورہ کہ پیش میں نہ بیان نہیں کیا تو
اے خدا کے قادر مطلق اور اے ہمیشہ سرکش تہی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے
ایسی میری بیخ کنی کرا اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے بھڑا ہونے کا حق شتمل
دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا قائل ہے ایسے بتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک طہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی
تواہب یا الہام شائبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طوطہ پکٹی مٹھے کئے جائیں مگر افترا
کہ قطعی طور پر یہیں الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

۲۸۶

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے آیام و حوت کا سلسلہ ہو سکتا ہے لوگ باوجود مولوی کہانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہمارا فرما کر نوالا اور جھوٹا طہم ہٹنے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اسے بیگ لٹو! جھوٹ بولنا کہ وہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف حکم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت و رزاد میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک قدم جو میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو روک لیا۔ مگر اس وقت اور اس تائید اور نصرت کی تمنا ہے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَشْيَاءِ لَأَنزَلْنَا بِهِ عَذَابًا لَّا تُبْصَرُ

۱۹۔ انیسویں نشان یہ کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو جواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خوب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے موقوفات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پہنچتا ہے اس پر ایمان لگاتے ہیں۔ پس جو ننگہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اور اپنے خدا نے ان پر میری سچائی کی حقیقت کو مولیٰ اور کئی مولیٰ جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا کذب بنانے کیلئے آپکے گائوں میں پہنچے جیسے کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غور نویس کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

یہ یاد رکھو کہ میرے عنان الہام کو اس تاریخ سے لیا جلتے ہیں اقل حدتہ ہمارے اسیر کا کتب خانہ تھا تو اس سال سے میرے الہام کے زلمہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب ہمارے اسیر کے چہم حدتہ سے ٹکڑا کیا جلتے تو تب پہلے سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زلمہ لیا جلتے کر جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے تھے۔ منہ

حصہ خیم

۲۸۵

ضمیمہ ایچ احمدی

از صاحب کے دل پر کیا کہ وہ دریہ کے بلاطل میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے گویا اسی دن قتال ہوئی تھی۔ صاحب عام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ گر سہ طوی صاحب! آپ کو صاحب کے اس اجماع سے کیا غرض۔ آپکا مذہب تو نصیب ہے نہ کہ اسلام۔

مذہب اسلام ایسے باطل عقیدوں سے دن بدن تباہ ہوتا جاتا ہے کہ آپ لوگ خوش ہیں۔ مفتی جن مخالفت برہہ و دشمنی شاد و یار آئندہ

سورہ ہاکہ میں اجماع سے پہلے جو تمام انبیاء و مرسلین کی وفات پر پڑا بعض ملاحین صحابی جن کو مریت سے کچھ حصہ تھا۔ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ لہذا اسی وجہ سے متوق فی مذہب کو اس آیت کے شتانے کی ضرورت پڑی تھی۔ اس آیت کے شتانے کے بعد سب سے پہلے یہیں کر لیا کہ تمام گزشتہ لوگ داخل قبور ہو چکے ہیں۔ اسی وجہ سے متانوں میں ثابت رہی اللہ نے، چند شعر آخرت ملے اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں بنائے ہیں میں اس نے اس طرف اشارہ کیا ہے لہذا وہ یہ ہیں۔

کتبت اللہ لاناظر فی حبیبک مناظر و من شاد بعدک فلیمت فضلیک کتبت احادیثا
ترجمہ تو میری آنکھوں کی بتلی تھا پس میں تو تیرے مرثیے اذھا ہو گیا۔ اب بعد تیرے جو شخص چاہے مرے رحمتی ہو یا ملامی میں مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا۔ جزاء اللہ خیر الجزاء
محبت اسی کا کام ہے؟

۱۔ عزت ہو کر صریح فی اللہ مراد اس بات پر اظہار اسلوب ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا مگر تمام صلی اللہ علیہ وسلم کو سہرہ نوی میں لکھے کہ آیت دشتانے کفرام گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ استہکاک ہو جاتی۔ کیونکہ ایسے صحت میں اس شتانے کے مفہد حاصل ہو چکے تھے کہ صاحب جن اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ اگر اب صریح بکرا کہ آیت محمد پیش کرنے سے اس بات پر دل صاحب کا اجماع ہو چکا کہ کل گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں بلکہ

منیر

۱۲۷

نزلہ

[

۱۹

جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔ جیسا میں نے کہا تو اہل شکر جو ارد گرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ
 خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ہم پر یہ جو غیبی تھا اور روایت اچھی نہیں رکھتا
 تھا لیکن جب حضرت ابو بکر نے جس کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پر بھی تو سب
 صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور
 اُن کا وہ صدمہ جو اُن کے پیارے نبی کی موت کا اُن کے دل پر تھا جا گیا۔ اور
 مرید کی گلیوں کو چل میں یہ آیت پڑھتے پھرے۔ اسی قریب پر حسان بن ثابت نے
 مرثیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بتائے شعر
 كُنْتَ الْمَسْوَادَ لَيْسَ كَطَرِيٍّ + فَحَسِبْنِي عَلَىكَ الشَّاطِرُ
 مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَهْتَ + فَكُنْتُ لَكَ أَحَاذِرُ
 یعنی تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی ٹپکی تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا
 اب جو چاہے مرے میں سے ہوا ہوئی۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا یعنی تیرے مرے
 کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ وہ مرے تمام نبی مر گئے ہیں ان کی کچھ پروا نہیں۔ مگر وہ
 عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو
 پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے
 بعد ہنسنا عاصی کی دل کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا جو چشمے
 جیسی تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَذُؤِ نِيْلَهَا إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ قَرَارٌ وَحِطَّتْ بِمَنْ سَفَهَ قَوْمَ صَالِبٍ بَعْدَ جَوَابِكِ بَرِيٍّ مَصِيبَتِ تَمِيٍّ عِلْمِيٍّ أَوْ أَمِيٍّ
 میں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطہ کشمیر۔
 اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ سمجھ میں نہ آئے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آوی کا لفظ اُسی ہوتے
 پاتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمد سے بچ کر پناہ دیکھائی ہے۔ یہی محاورہ تمام قرآن شریف
 میں اور تمام قول عرب میں اور احادیث میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام میں ثابت ہے کہ

۲۲

المؤمنون : ۵۱

۲۹۶

مولوی عبداللہ غزنوی سے بستر بچوں کا اور نہجتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو وہ نشان دکھاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور ان کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمت سے مسیح موعود کو پایا اور اسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم ماند گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے لیکن میں بد بدکتا ہوں کہ میں مہدی ہوں اور اس ٹھکانے میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس ٹور کا ولایت مہدی آخر زمان چاہئے تھا۔ میں مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے اگر کوئی نخل سے مریجی جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر پر ہمد سے نالامی ہو تب اس کو فخر خدا سے خرم کر کے اپنے نفس سے ہی سوال کرتا چاہیے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا گا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ اُمت جو دیتا ہوں کہ اندیشہ ایک میں جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام کمالات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نہایت پائیں گے۔ اس بن فرمائیے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کو کہ عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے نالامی ہوتا ہے اس کا کیا حل ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے صلہ۔ اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔ پھر اگر یہ سچا ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور بد بدیہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کریم کی وصیتوں سے لا پرواہی ہے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ عبداللہ غزنوی سے نکالا جائے گا اور پنجاب میں آئے گا اس کو تم ہلاک کرنا اور میرا سلام اس کو پہنچانا؟ یا یہ نصیحت فرمائی تھی کہ خلیفہ صلیب کے وقت مسیح موعود ظاہر ہو گا اور وہ نبیوں کی شان لے کر آئے گا اور خدا اس کے ہاتھ پر صلیبی ذہب کو شکست دے گا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اس و میری طرف سے یہ پہنچانا؟ اور اگر یہ کہو کہ وہ آ کر نصاریٰ سے لڑے گا اور ان کی صلیبوں کو توڑے گا اور ان کے خنزیروں کو قتل کرے گا تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ علماء ماسیوم کی خطیاں ہیں بلکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود فری اور ملوکاری کے ساتھ آتا اور مسیح بخاری میں بھی کھاتا کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا اور نہ تو اور اوشھائے گا بلکہ اس کا حربہ آسمانی حربہ ہو گا اور اس کی سکھار و قتل قاطع ہوگی۔ سو وہ اپنے وقت پر آچکا۔ اب کسی فرضی مہدی اور فرضی مسیح موعود کی انتظار کرنا اور غوریزی کے زمانہ کا منتظر رہنا سراسر کوتاہی کا نتیجہ ہے جو خدا نے میرے ہاتھ بدست سے نشان دکھلائے اور وہ ایسے قیصری طور پر ظاہر ہوئے کہ تیرے سو برس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میرزا بی بی حکیم

۳۷

کہ خود اظہارِ غدیہ محبت تھا کوئی کے مدعا پر محبت دیکھ جاتے تھے اور مرثیہ محبت والے افسانہ جاتے
ہاتے تھے میں بچہ ہی تھا اور ساتھ چلا گیا تھا محبت کے میرا خالہ زاد بھائی بھی میرا تھا۔ ہم نے حضرت صاحب
سے کہا کہ ہم بھی افسانہ چلیں گے اس وقت گوشت پوسے ہو چکے تھے۔ اور ہم باہر کو ہندی طرف بھیجی
دے دیتے تھے۔ مگر حضرت صاحب نے ہماری خطاست پر ایک آدمی ڈپٹی عبداللہ اسماعیل پوری بلانے کا
کے پاس بھیجا کہ اسے ہر روز دروازے آگے میں اگر کپاہانت میں تو یہاں کو اپنے ہوا ملے آئیں
انہوں نے اجالت دیدی اور ہم سب کے ساتھ افسانہ چلے گئے کوئی باہر ہوتا تو ہم کو واپس مگر یہ سب دیکھ
تھا اما یہاں کوئی کام نہیں۔ مگر حضرت صاحب ہی کی ہلاکتی تھی وہ آپ نے یہاں کیا۔

پس اشراق الرحمن الرحیم خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہم سے ہندی بھیجوا مبارک یگم صاحب نے بیان کیا
ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں ہاتھ تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک
کام ہمیشہ سے تھا کہ وہ اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارک یگم نے خواب دیکھا کہ چوہا
پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی قادیان صاحب ایک کتاب لے کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے اس
کتاب میں میرے حلق حضرت صاحب کے اہانت میں اور میں اب بکریوں دوسرے دن میں ہلاک
ہے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارک یگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب
نے فرمایا یہ خواب اپنی امان کو دشمنانہ مبارک یگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں بھیجی تھی کہ اس سکھا
مرا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت عارض ہے اور اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت صاحب کی عطا
کا وقت آن پہنچا ہے اور کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہونگے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے
کہ اس وقت میرا مبارک یگم صاحب کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے یہ ظاہر ہے کہ حضرت
صاحب اس سفر پر تشریف لے جانے ہوئے بہت متامل تھے کیونکہ حضور کریم احساس ہو چکا تھا کہ اس
سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے۔ مگر غصہ لے سوائے اٹھانے کا آپ کے اس کا اظہار
نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہندی ہاشیرہ کا یہ خواب خیر ہاشیرین کے خوف ہی محبت ہے۔
کہ عکاس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد وفات کی طرف مرجع اشارہ ہے۔

پس اشراق الرحمن الرحیم۔ حافظ محمد صاحب ہاشیرین ہاشیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہاں کیا

الیاء لودہ محامدی رذت کلہا
 ہرگز نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 وقالوا علی الحسن بن فضل بن فضال
 کہ ہرگز نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 ولو کنتم کذا ابائا لما کنتم بعدہ
 کہ اگر تم ایسے لوگوں میں سے ہو تو پھر اس کے بعد
 ولکنی من امر ربی خلیفۃ
 مگر میں اپنے خدا کے حکم سے خلیفہ
 فمما شان موعود و ما فی عندکم
 اس میں سے جو موعود کی شان ہے وہ تم میں سے ہے
 حدیث صحیح عندکم تقرؤنہ
 حدیث صحیح تم میں سے ہے پڑھو
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 ومن یکن شہادۃ کل عند
 وہ جس کی شہادت ہر ایک کے پاس ہے
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 فلا تمسکوا کذا با علیکم حقوبۃ
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 پس تم جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچے ہیں
 ترکت طریق کراہ قوم و خلقہم
 تم نے ترک کر دیا ہے جو قوم و خلق کے لیے حرام ہے
 و شتان ما بایں الکرام و بینکم
 اور تم میں سے ان کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب سچے ہیں
 کہیں شریف اور کہیں تم لوگ
 ترکناک حق قیل لا یعرف القیل
 تم نے جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچے ہیں
 ہرگز نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو

وما انا الا مثل ذرری یعقر
 اور میں تو صرف ذرری کی طرح ہوں جو کچھ کہتے ہیں
 اقول نعم والله ربی سیظہر
 میں کہتا ہوں نعم اور اللہ ربی ہی ظاہر ہوگا
 تم لوگوں میں سے جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچے ہیں
 کمثل یهودی ومن یتنصر
 کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو جو یہودیوں کی طرح ہیں
 نہیں بلکہ یہودیوں کی طرح ہیں
 مسیح حق و عدا فتفکروا
 مسیح حق ہے اور تم لوگوں میں سے جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچے ہیں
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 من القول قل نبینا فقد بروا
 میں نے کہا کہ تم نبی ہو کہ تم نے سچے ہو کر
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 فلا تمسکوا ما تعلمون و اظہروا
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 فسوف یرى تعذیب نالہم
 سو تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 پس تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 و ذع یا ثناء اللہ قولاً شروفاً
 اور تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 حکوت بمذہبنا الحق
 حکومت ہمارے مذہب کے ساتھ ہے جو حق ہے
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 وان الفیض الحسوب یحذر
 اور ان کے پاس جو کچھ ہے وہ سب سچے ہیں
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو
 فحسبنا خیرا ایہا المستکبر
 سو ہمیں خیر ہے اور تم لوگوں میں سے جو کچھ کہتے ہو وہ سب سچے ہیں
 نہ ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو کہ تم کو خدا کی کتاب میں لکھا گیا ہو

تفطرون لولا وقتها متقرر
بہت جاتی اگر ان کے چھٹنے کا وقت معقول نہ ہو
اكان شفيح الانبياء وموثر
کیا وہی نہیں کا شفیع اللہ سب سے بزرگ و بڑا تھا۔
يمين باطراء ولا يتبصر
جو بالذات امیر باقر ہو جوٹوٹ رہا ہے اللہ نہیں دیکھتا
يحمدي من عرشه ويوقر
عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے
نسيم الصبا من شانها تحير
اللہ صبح صبا اس کے شان سے حیران ہو رہا ہے۔
الى آخر الايام لا تتكدر
اللہ ہمارا پانی اخیر زمانہ تک دکھ نہیں ہوگا۔
و هل من نقول عند عين تبصر
اللہ کیا قوت دیکھنے کے مقابل پر کچھ چھو ہیں۔
فاني اؤيد كل اين وانصر
کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید و مدد مل رہی ہے۔
الى هذه الايام تبكون فانظروا
اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
اربي واعصم من ليام تفتروا
اللہ تمہارے لئے سہارا بنے گا اور تمہاری ہمت میں اضافہ کرے گا۔
فوالله اني احفظن واظفر
پس بخواتین بچایا جاؤں گا اللہ مجھے فتح ملے گی۔

وہویم فعلتم ما فعلتم بغدارکم
 اور جسکے تم نے کلام کیا جو کیا حسین کے بھائی
 فظلم الأوساری یلعنون دفاؤکم
 پس تم قیدی بنی ہو بیت تمہاری وفا پر لعنت کرتے تھے
 هناك تراوی عجز من تمسبونہ
 اب مجھ پر جسے اس شخص نے عین عین کا ظہر کیا
 زعمتم حسیناً انه سید الوری
 تم کہیں کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے
 فان کان هذا الشک الذی یجارتا
 پس اگر یہ شک دین میں ہے تو ہوتا
 وذلك بهتان وتوہین شانہم
 اور یہ بہتان ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں
 طلبتم فلا حاص قتلہ مخیبة
 تم نے اس کو شہید نہیں کیا کہ جزیرہ سے مرگیا
 والله لیست فیہ متی زیادة
 اور تمہارا ہے مجھ سے کہ زیادت نہیں
 وانی قتیل الحبت لکن حسنتکم
 اور میں تھا کا گتہ میں لیکن تمہارا حسن
 حذرنا سفاکتکم الی اسفل الثری
 ہم نے تمہارے کشتن سے تمہاری طرف کی طرف انکری
 والله ان الدھر فی کل وقتہ
 اور خدا کہ زمانہ اپنے ہمراہ ہر وقت میں

باخ الحسین وولده اذ احصوا
 باخ کے ساتھ اس کی اولاد کے ساتھ گنتی کرتے
 فترتموا هذا البيت او ذروا ودعوا
 تم یہاں گئے اور البیت نہ بیٹے گئے نہ فک گئے
 شفیع النبی محمد فتفکروا
 شفیع نبی محمد کے متفکر ہو
 وکل نبی منہ یخو و یخفر
 اور کل نبی اس میں سے ڈرتا ہے اور ڈھکتا ہے
 فما للفرس من الله فی الناس بعثوا
 تو عام پیغمبر بنی انور پر مبعوث شدہ کے ہاتھ
 لك الویل یا حول الفلا کیف تجسر
 اے ہنگام کے غلام، ویل، تو کیا دیر لگا
 فخیبتکم رب غیور متکبر
 میں تم کو اپنے غم سے ہار گیا ہے اور تم کو شکست دے گا
 وعندی شہادات من الله فانظروا
 اور میرے پاس شاہد ہیں کہ وہاں ہیں، پس تمہارے
 قتل العدا فالفرق اجل و اظہر
 دشمنوں کا کٹنا ہے پس فرق گتہ اور ظاہر
 واوثانکم فی کل وقتہ نکسر
 اور تمہارے بت ہر وقت ٹوٹ رہے ہیں
 نعمینج ال کڈ فی غنمہ لا یقتور
 نہیں نصیب کر رہا ہے اس غنم سے کہ قسوت نہیں کرتا

وَمَقُولُكُمْ يَجْرِي وَلَا يَتَحَسَّرُ

مہ تہا ہی ہوں ایک حالت ہونے پر بدیہ ہو گیا کہ نہیں ہو سکتا۔

فَاجْرُواطَرِيقَكُمْ فَإِنْ شَقَّكُمْ أَنْظَرُوا

پس، انہوں نے بھی یہ طریق بدیہ کر دیا اگر چاہتے ہو کہ

وَلَمْ يَكْ دِينَ اللَّهُ مِنْكُمْ بِمُحْتَرَا

اللہ خدا کا دین تمہارے سبب سے تیار نہ ہوگا۔

وَجَعَلَ تَمَحُّدًا وَدَالِصًا وَيَنْظُرُ

مہ سچائی کے حصوں سے آگے گئے۔

كَأَنَّ حُسَيْنًا رُبَّكُمْ يَا مُزَوَّرُ

گویا حسین تمہارا بہت بڑا بہت بڑا بہت بڑا بہت بڑا

فَمَا جَرَمَ قَوْمَ أَشْرَ كَوَا أَوْ تَنْصَرُّوا

پس اب تمہارے گروہ انصاریوں کا کیا گناہ ہے۔

وَمَا وَزَدَكُمْ إِلَّا حُسَيْنًا أَنْ تَكُونُوا

مہ تمہارا وہ دعوت حسین ہو گیا تو انکار کرتے۔

لَهُ نَفَاحَاتُ الْمَشَاكِقِ تَذَرُ مَقَطَرُ

کستوری کی خوشبو کے پس منظر کا ڈھیر ہے۔

فَبِالْغُرُورِ رَسُلَ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ يَخْبَرُوا

پس خدا کے پیغمبر یہود و نصاریٰ کو لوگوں میں بھیج گئے

الَّتِي حَرَّبَ حَرْبُ الْمَشْرِكِ لِيَنْفَقُوا قُرُوءَا

مشرکوں کے لڑائی کے مقابلے میں ان کو ہلاک کیا۔

تَنَافَى لِسَانُ النَّاسِ عَنْ دَاخِلِ شَيْءٍ

تمام لوگوں نے جہیز میں کی بات چھوڑ دی۔

أَشْفَعُمْ طَرِيقَ الْعَمَى فِي أَهْلِ سُبَّةٍ

تہذیب کے اندر گھر میں کہیں نہ گئے بلکہ بیرون میں گئے

فَمَا لَيْتَ مَقْبَلُ تِلْكَ الطَّرَاقِ

پس کاش تمہیں تمام طریقوں سے پہلے وہ سر ہاتھ۔

جَعَلَتْكُمْ حُسَيْنًا الْفَضْلَ التَّرْصُلَ كُلِّكُمْ

تم نے حسین کو تمام نیکو سے افضل ٹھہرا دیا۔

وَعِنْدَ النَّوَائِبِ وَالْأَذَى تَذَكُّرُونَهُ

مہ صبر و رازدگس کے وقت تم کو یاد کرتے ہو۔

وَنَحَرَاتُ لَهْ لَمَّا كُنْتُمْ مَسْجِدًا

مہ تمہارے عبادت گاہ کے اندر کہ تمہارے گھر کے گئے۔

نَسِيتُمْ جَلَالَ اللَّهِ وَالْجِدَّةَ وَالْعَلَى

تم نے خدا کے جلال اور عہد کو بھول دیا۔

فَلَمَّا عَلِ الْأَسْلَامَ أَحَدِي الْمَصَابِ

پس یہ اسلام پر ایک صیبت ہے۔

وَأَنْ كَانَ هَذَا الشَّرُّ فِي الدِّينِ جَانِبًا

مہ اگر مشرک دین میں جانو ہے۔

وَأَتَى صَلَاحَ سَأَى جُنْدَ نَبِيَّتِنَا

مہ کیا حق ہو کہ تمہارے لشکر کا لشکر غلام ہو گیا۔

معاشرہ۔ میں شرکاء میں سے ہوں کہ ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب کی بات کی ہے اور میں نے اس کی

غیرت سے مسلمانوں کو قتل کیا ہے اور انہیں ہلاک کیا ہے اور میں نے ان کو ہلاک کیا ہے اور میں نے ان کو ہلاک کیا ہے

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مطلق کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
 ہماری اس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کرو۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے مجھ اس
 مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں۔ باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شفیع آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
 شفاعت ہے۔ اُسے جیساٹی مشنری: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک
 جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا خلیفہ ہے
 کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہو۔ وہ اگر نہیں اپنی
 طرف سے یہ باہم کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
 رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
 اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو
 اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
 نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہو اور کوئی بچنے کا
 سامان اُسکے پاس نہیں۔ کما شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا
 ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یہی حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
 پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ جیساٹی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
 تہ و مہولی حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بد زبان کی کتابوں سے زمین کو بھس کر دیا اس لئے
 اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
 جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانوں میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے
 مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ جیساٹیل کا سچ کیسا غلط ہے جو اس کے
 اپنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

۴۲

اُن اِز انہم قوموں کی ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے قویٰ کو مسلط کر دیا۔ بڑی خوش قسمتی ہے کہ فتنہ کو مستحکم
یہ سلام پر جاوے کہ خدا ہے۔

جس قدر اہم سماجی اور فطرت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں قس ہے۔ یہی قس کی
وجہ سے گاہ میں ولیری ہوتی ہے۔ یہی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخر کار بدعتی کی وجہ سے تنگی کی زیت
اُتی ہے پھر اس سے ہڈم ہوتا ہے جس سے زیت موت تک پہنچتی ہے۔ وہ گھر بگڑاؤ کی بدعتی میں فتنہ
سائل دیکھو تو خدا تعالیٰ سے فتنہ اور طرقتی سے دوسے دیکھا اس کے جائز و سائل ہم پہنچا دے گا۔ شواہد
بعد چوری کرتا ترک کرے تو خدا تعالیٰ اسے مقصد بنی ایسا طرقتی سے دیکھے گا کہ حلال پر اور حرام کا درجہ انکساری
دیکھے تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال حد تک کا حد و اندازہ بند نہیں کر دیا کی لیے بدعتی بدعتی سے پہنچے
کے لیے ہم نے بدعتی جماعت کو کثرت اندولج کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقویٰ کے لئے ہے اگر وہ ایک سے زیادہ
بیروں کی چاہیں تو کریں مگر خدا تعالیٰ کی نصیحت کے مرتبہ ہوں۔ پھر گناہ کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے
(ابتداء جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲۰۰ جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲۰۰)

۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء

ماہر اور عبد القلیف صاحب
کی نسبت حضرت اقدس نے

ماہر اور عبد القلیف صاحب کی شہاد کا درجہ

فرمایا کہ

وہ ایک اُسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں۔ اُن کے خد سے دیکھا جاوے تو اُن کا واقعہ حضرت بہام میں عیسویوں کے
واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو عقیدہ نہ تھے۔ نہ اُن کو زنجیریں ڈالی گئی تھیں۔ صرف ایک قسم کا جنگ
بہام میں عیسویوں کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی۔ مگر اُن کے کوئی ماسے گئے تو اُن کے آویس نے بھی تو بڑے دیکھے ہیں
کو مارا۔ اور نہ جان بچانے کا کئی موقع اُن کو ملا۔ مگر یہاں عبد القلیف صاحب عقیدہ تھے۔ زنجیریں اُن کے ہاتھ
پانک میں پڑی ہوئی تھیں۔ متبادل کرنے کی اُن کو تبت نہ تھی اور بار بار جان بچانے کا موقع دیا جاتا تھا۔ یہاں ہم
کی شہادت دلچسپ ہوتی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں مٹی حلال ہے۔ عام معمول زندگی کا چھوٹا حال ہوا
کرتا ہے وہ کہ اُن کی زندگی ایک قسم کی زندگی تھی۔ سال۔ دولت۔ جاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا۔ اور اگر
بیر کا کتا مان لیتے تو اُن کی عزت اُن کے برابر جاتی مگر انہوں نے ان سب پر فطرت مار کر اور ویدہ دانت بلدی ہیں

ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے رکھتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا فحلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر رہ جاتے ہیں، لیکن بد نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ ظاہر مہتر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقوس نے اور محبت الہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدار کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو علیٰ رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الہی کے تمام نقوش انکاسی طور پر کمال پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدم گروہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ وہ شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؑ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے نام میں محبت کی تائید سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جاتے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے حقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو فناء کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیادوں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا من طعن کرتا ہے اس کے محض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت محبت ہے۔ ایسے موقع پر دگر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بستر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کوئی کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور مغتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ میں مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بمشوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت مغتری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مغتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مغتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مرید کیسے نہیں ہوا کرتے۔ سوائے عزیز و صبر کر دے کہ آخر وہ امر جو غنی ہے کُل جلتے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا بھی کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "تُیَا میں ایک نذیر آیا ہر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا"

جو نکر میں ظاہری طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اس طور سے خاتم النبیین کی ہر نہیں
 لڑی۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی ہر حال مستند
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہوں اور بروزی تک میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمد کے میرے آئینہ ظہوریت
 میں منعکس ہیں پھر کونسا لاکھ انسان ہو جس نے علیہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا بھلا
 اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہر رنگ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور اس کا اسم آج تک کے اسم سے مطابق ہو گا یعنی اس کا نام بھی
 محمد اور اسم ہو گا اور اسکے اہلبیت میں سے ہو گا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ محمد میں سے ہو گا
 یہی حقیقت اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ نہ مانیت کے لئے اسی نبی میں ہو گا ہو گا
 اور اسی کی روح کا روپ ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

حاشیہ۔ یہ بات میرے اجلا کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک وادی ہمدی شریف خانہ سادات
 سے اور بنی قاطر میں سے تھی۔ انکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا اور خواہد میں مجھے فرمایا کہ
 سلطان متا اہل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلطان رکھا جائے وہ سلم۔ اور سلم عربی میں
 صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدمہ ہے کہ صلح میرے ہاتھ پر ہوئی۔ ایک اندوہی جو اندوہی بنی ہمدان
 دور کر گئی۔ وہ سری بیرونی کہ جو بیرونی عادت کے درجہ کو پائل کے اور اسوہ کی عظمت دکھا کر
 خیر ذابہب اللوں کو اسوہ کی طرقت چکاوی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلطان آیا ہے اسی سے
 بھی نہیں مراد ہوں۔ وہ نہ اس سلطان پر وہ صلح کی پیشگوئی صادق نہیں پائی۔ اور میں خاصہ وہی پاک
 کتاب ہیں کہ میں بنی ہمدان سے ہوا۔ جو حسب اس حدیث کے جو کنز العمال میں آیا ہے۔ بنی ہمدان
 بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے تھے اور حضرت قاطر بن شکیل حالت میں اپنی زبان پر یہاں سے
 اور مجھے دکھایا کہ میں ہمدان سے ہوں۔ چنانچہ یہ کلمہ پڑھا اور میں ہمدان سے ہوں۔

یسی آئینہ خالقِ نما ہے یہی اک جوہرِ سیفِ دُعا ہے
ہر اک نیکی کی جو یہ اُلقا ہے اگر یہ جو وہی سب کچھ دُعا ہے
یسی اک فزِ شاہینِ اولیاء ہے بجزِ تقویٰ نہ اُدتِ ابنِ مرثیاء ہے
نَدِ پلید کہ وہ پیتا دُعا ہے اگر سوچو، یہی دارُ الجِزاء ہے
بچے تقویٰ سے اُس نے یہ جِوا دی

قَسْبَعَلَنَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الْاَعْمَادِی

جب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ بُدک دُعا ہے جس کا کام تقویٰ
نُور ہے مائلِ اسلامِ تقویٰ خدا کا مِلّٰتِ دُعا ہے نامِ تقویٰ
سُلمانِ بَازِ تمامِ تقویٰ کہاں ایساں اگر ہے خامِ تقویٰ
یہ دولت تُو نے مجھ کو اسے دُعا دی

قَسْبَعَلَنَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الْاَعْمَادِی

خدا یا تیرے فضلوں کو کر دیں یاد بشارت تُو نے دی ابدِ پیرِ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد جو ہیں گے جیسے بانوں میں ہوں شلاد
خبر مجھ کو یہ تُو نے بارِ دُعا

قَسْبَعَلَنَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الْاَعْمَادِی

مری اولاد سب تیری عطا ہے ہر اک تیری بشارت سے پہلے ہے
یہ پانچوں جو کہ لیلِ سیدہ ہے یہی ہیں پنجِ تنِ جن پر پنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اسے میرے ادنیٰ

قَسْبَعَلَنَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الْاَعْمَادِی

دیے تُو نے مجھے یہ ہر وقتاب یہ سب ہیں میرے پیکرِ تیرے باب
* خالی سرور

۵۵۵

قرنہ دنیا کی طرف سے تو آپ کا خدا ہی ہے جو کہ آپ کا رب ہے جبکہ کابل تو قحطی ہو جیسے ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کابل کی شکل میں تھے دیے ہی کابل کی شکل میں تھے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت ہمارے خدا سے اور قوم
کابل کے واسطے واسطہ کی ذرا بھی پروا نہیں کی اس کی غافلت سے کہہ رہی ہیں سارا دھنسنے لپٹ میں ایک نئی شکل
یعنی خدا تعالیٰ کی ذات پر تھلائی ہے اس قدر غلام شاہی ہو کر آپ نے انھیں ایسا ہی دیکھا ہے دنیا کی غافلت کی
اور اس کی کہہ رہی ہے ہستی دیکھی ہے یہ بڑا خود ہے تو کابل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لیے کہ اس میں خدا کو پسند
کر کے دنیا کو غافل بنایا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ گویا خدا کو دیکھتے ہیں تاکہ یہ یہ
نہ ہو کہ اس کے بعد وہ سر اور دوزخ فرود کھٹنے ملا ہے۔ جب یہ ایسا ہو جاتا ہے تو وہ خود کو غفلت کو غفلت
راہ میں دھکیں بناتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اللہ دوست بنا دے گا۔ ہاں یاد رکھو کہ یہ کابل کے
بہتر سے کہہ رہی ہے کہ ہے۔

خدا سے کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو خود کو متاثر نہیں ہے اور پھر تو کابل تو کابل تو کابل تو کابل تو کابل
اور تو کابل کی شرط ہے تو کابل ہی ہمارا مذہب اس میں ہے۔

۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء بدھ سڑک

”اتم المونیین کے لفظ کا استعمال“
”اتم المونیین“ کا لفظ جو سید محمد کی بیوی کی نسبت استعمال
کیا جاتا ہے اس پر میں ایک اعتراض کرتی۔ حضرت عائشہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کی فرمایا،
”اعتراض کرنے والے بیت ہی کم خود کہتے ہیں اس قسم کے اعتراض صحت سے ہیں کہ وہ کینا خدا کی
بناد پر کیے جاتے ہیں اور نہ میری زبان سے کہنا غفلت کی بیویوں کی گواہات میں سے نہیں ہوتی اور نہ گواہ
خدا تعالیٰ کی شہادت کا کافی قوت کے اس حال سے کہ یہ نہ گواہ ہے کہ کبھی کوئی بیوی سے کہیں نے
شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ اس رنگ سے ہمارا اعتراض کہتے ہیں کہ ”اتم المونیین“ کہتے ہیں یہ تو پتا
پا بیٹے کہ تم بناؤ ہو سیدہ عائشہ میں سے ہے کہ تم کہتے ہو کہ اگر سیدہ عائشہ کی اس کی بیوی
کو تم ”اتم المونیین“ کہتے یا نہیں؟ مسلم میں تو یہ سیدہ عائشہ کی گواہی ہے کہ اگر ان میں سے کسی نے یہ کہنا

نہ ان کے کہہ جانے پر ۲۵۰ روپے ہر ایک پر ۲۵۰

۱۱) ستارہ قیصر ص ۳۔

۱۲) اشتہار ۱۰ اردو مجلہ ۱۳۳۳ء و اشتہار ۴ فروری ۱۳۳۴ء وغیرہ

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ تو بعض دستوں نے غلط لکھ کر خندہ بھلا نام بھی اس فہرست میں دے دیا جیسے یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ خندہ علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا بھلا نام دے دیا گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں نے حضرت حاج غوثی عبد العزیز صاحب خندہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت کیا اس پر خندہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے مع اہل بیت لکھنا عامی نام لکھے تھے۔

خاندان عوفی کرتا ہے کہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۳۳۳ء میں تیار کی تھی۔ اور اسے ضمیمہ انجیل اتم میں دے دیا تھا۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صلح نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عوفی کرتا ہے کہ عین سوتیلو کا مذکور اصحاب ہدیہ کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ ہدیہ کے ساتھ اصحاب ہدیہ کی تعداد کے مطابق ۳۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہونگے اور دیگر ضمیمہ انجیل اتم ص ۴۰ تا ۴۵

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاعون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائیگی کہ یا تو یہ گناہ کو کھا جائے گی۔ اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

خاندان عوفی کرتا ہے کہ معنوی رنگ میں طاعون کا خدوہ دوسرے عذاب بھی شامل ہیں جو خدا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گھنٹ کے آگے بھاگے۔ تو وہ بکرا بھانا ہے لیکن اگر وہ اٹھائے کے سامنے پہنچے تو چھوٹ جاتا ہے۔

ہیں لیں۔ اور کوئی معیت باقی ہے جس کی انتظار میں تم لوگ بیٹھے ہو کاش اب بھی تم لوگ بکھتے اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکتے مگر افسوس ہے جسے خدا اندھا کرے اسے کوئی دکھا نہیں سکتا۔

خدا نے ہم کو اس مقام پر کھڑا نہیں کیا کہ ہم ان لوگوں کی دل ہم کس مقام پر کھڑے ہیں آزار یوں اور تکلیف دیوں سے گھبرا جائیں کیونکہ جیسا کہ ہمیشہ سے سنت ہے ضرور ہے کہ ان پر ہمیں ظاہری فتح بھی حاصل ہو جو قاتح گاریاں کھلاتے ہیں اُس وقت ان کی اولاد اسی طرح ان کے نام سے شرابائی کی جس طرح ابو جہل کی اولاد شرابی تھی۔ دنیا دیکھے گی کہ میری نیت باتیں جو نکسی اور پھاپی جائیں گی پوری ہو گی اور ضرور پوری ہو گی ان لوگوں کی فطرت جو بعد میں آئیں گی وہ یہ کہنا پسند نہ کریں گی کہ محمد حسین علیہ السلام کی اولاد ہیں وہ یہ کہنے سے شرمائیں گی ان کے نام بن کر ان کی گردنیں نیچی ہو جائیں گی اور مرتضیٰ حسن جو سید کھلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی ابتلا میں داخل ہو گا اب پر اثر شدت کام نہ آئے گا کہ ان رشتہ داروں نے اس کی ہتک کی۔ مسلمان کھلا کر اسلام کے نام لیا کھلا کر انہوں نے پیکر دیئے کیا احمدی آریوں سے بھی بدتر ہیں جس خدا کی کتب سے ان کی سیادت مٹائی گئی اور یہ ذلیل اور حقیر کئے گئے اور کئے جائیں گے اگر انہوں نے توبہ نہ کی ان کے تمام دعویٰ باطل اور تمام خوشیاں بچ ہو جائیں گی کیا وہ اپنی اس وقت تک کی حالت پر نظر نہیں کرتے کسی امر میں بھی انہیں کامیابی اور خوشی نصیب ہوئی؟ ہرگز نہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے اگر ہمیں ایک غم آیا تو خدا تعالیٰ نے چار خوشیاں دکھائیں ہیں ہم انکی مخالفتوں اور شرارتوں سے گھبراتے نہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے جس اے عزیز دہا اور دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا کے بن کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے یہ لوگ ہیں جن کے حلق تم دیکھ سکتے ہو کہ ایک نبی کا آثار اور مخالفت کرنے سے ان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی ہے پس تم خدا کے لئے ہو جاؤ اور پھر نہ ڈرو جو کچھ ہو گا ہے ہو جائے کہ جو خدا کا ہو جائے پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(الفضل ۱۲/۱۳ مئی ۱۹۳۳ء)

۱۔ یس: ۳۱ ۲۔ لیس: ۵۶ ۳۔ البقرة: ۱۹ ۴۔ المص: ۳۶

۵۔ تفسیر مجلوی جلد ۲ صفحہ ۹۱ تفسیر سورۃ الحج ذر کہ تَوَلَّوْا زُنُجًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ۔ الخ

یہ جملہ صفحہ 304 پر درج ہے

قول الحق صفحہ 32 سے پہلے انوار العلوم جلد 8 صفحہ 180 از مرزا بشیر الدین محمود

يُخَوِّضُوا وَيَكُونُوا مِنْكُمْ مُنْتَمِدِينَ. وَنَسِيَ قَتْلَهَا أَنْتُمْ مَنَاسِبَ.
فَمَا تَعْمَلُونَ فِيهَا لِلَّهِ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْقَتْلِ لَأَنْتُمْ مَنَاسِبَ.
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ.

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ مگر یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی اور پیٹھے پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمول اور قدیمی عہدہ ہے ملا کر اگلے دن اُن نشانوں پر بھی کھڑے ہیں اور دلائل میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تم ان پر نرم ہو جاؤ اور اگر کوئی سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تم سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ دشمنانی سبب سے یہاں تک پہنچا ہے۔

یہ بات اُن بسوں لوگوں کے حق میں بطور المام تھا جو انہیں جی کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی تھے جو اس قسم کی باتیں کریں اور بددعا دیتے ہیں کہ لہجہ پر کچھ مکر رہیں۔
(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ۱/۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶

خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں جس کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بجز قرآن
 پر ہی ہو جس کے ذریعے کہ انسان راہ راست کو اختیار کر کے خلافتِ تعالیٰ تک پہنچ سکتا
 ہے اور ہم پختہ عقیدے کے ہاتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب الہی
 ہے اور ایک شے یا قطعہ اس کی شہادت اور حدود اور احکام اور احادیث سے زیادہ نہیں
 ہو سکتا اور دکم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وی یا ایسا امام ملنا نہیں ہے جو اس
 کا حکم و قیام کی جگہ پر آج تک کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکا ہو اگر کوئی ایسا
 عمل کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مؤمنین سے خارج اور محدود کاغذ ہے اور
 ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ اونی و صریح و مستقیم کا بھی ایسا اتباع ہمارے نبی کا علیٰ اشد
 طریقہ علم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ درجے پر
 اقتدا اس امام المرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام و مرتبہ
 اور قرب کا بجز کمالِ کامل و حیاتِ حقیقی علیہ السلام کے ہم ہرگز حاصل نہیں
 سکتے ہیں جو کچھ کتاب و سنت میں مذکور ہے اور ہم اس واقعہ پر بھی ایمان رکھتے
 ہیں کہ جو استہانہ اور کمال و شرف و محبت آنحضرت علیہ السلام کے شرف ہو کر
 تکمیل و تامل سے کہیں کے کہیں کی نسبت ہی ہمارے کلمات میں حاصل
 ہوں یا کمال کے حلقہ میں ہوں یا یہ بعض ایسے بڑے فضائل ہیں جن پر کسی طرح سے
 حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہر اونی تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں مذکور
 ہے اور آنحضرت علیہ السلام خدا نے تعالیٰ کی طرف سے اس کے بعد تمام عبادت اور
 عبادت کی تمام فاضل و ضلالت اور محنت و سہاگت کے لیے راہِ یقین رکھنے والوں کو
 کہ ہماری قوم میں ایسا لوگ دست میں ہی اس حقائق اور معانی قرآنیہ اور حقائقِ انوار
 کو پہنچا دیتے ہیں اور کشف و الہام و ایہ قرصانی کے کلمات میں عبادت و عبادت
 ہی حاصل کر لیتے ہیں اور اس معانی و حقائق و حقائقِ کشف و کشف کے ہیں

حساوول

۱۴۰

ازالہ اوہام

علاؤ اللہ بھائے خود اپنے دشمنوں کو سزا دیتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جمنا ہوا ہے کہ ہم انہیں بھی آسمان پر اُترتے
دیکھیں گے اور ہمارے ہم پیشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پٹیاں پہنے ہوئے
آسمان سے اُترتے چلے آئے ہیں اور انہیں بائبل فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بتاری لوگ
اور وہانت کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

لے اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع الله اجمعون کم لفسدت السموات والارض
ومن فیہن ولبطلت حکمتہ وحکام الله عزیز احکما۔ قل لو کان البحر
مذقاً لاهیئات ذی البصر قبل ان تنفد مہلمات ربی ولوجئت اشیاء
مذذاً۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحسب کما مللہ وکلن الله خفیو
ا وحبواہ پہلوں کے ہمہ الامام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بھل ڈالا۔ میری عبادت گاہ
میں ان کے چولے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے کپڑے اور ٹھوٹیاں رکھی ہوئی ہیں اور
جو بھول کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں رٹھوٹیاں وہ چوٹی بیا لیاں ہیں ان کو ہندوستان
میں گوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے ملو اس مقام میں مندر مال کے کٹر مولویوں کے دل میں عذریاں
ہوتے ہیں اس کے بجائے مانا کہ جس روز وہ امام ملے گا وہاں جس میں قاریوں میں نازل ہونے کا
کوک ہے پتا تھا اس روز کھنڈن طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب سرجم میرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر آمار بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے بین قرات کو بٹھا کر
انا انزلنہ قرآننا من القادحی قوم نے شکر بیت تھپ کیا کہ کیا قاریان کا نام ہی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تہ انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ بھائی ہے نبی نے ظاہر کر دیا کہ وہ قاریان کا نام ہی قرآن
فی الحقیقت قرآن شریف کے نام ہیں مگر میں نے قریب نصف کے موقع پر یہی بلائی عبادت گاہ میں ہوئی وہ
ہے تہ انہوں نے پہلے طریں کہا کہ ان میں سے کچھ قاریان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تم کچھ میں کا نام انوار کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے کہ وہ قرآن شریف قاریان کا نصف تھا

۶۶۹

۴ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی گھر سے ہیں اور میں یہ آیت مشہد آن شریف کی پڑھتا ہوں غَلَبَتِ الرَّؤُفُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهَمْدُ قِنِّ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اور کتا ہوں کہ آذَانِ الْأَرْضِ سے قادیان مل رہا ہے اور میں کتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام دیا ہے۔"

مکتوب پر سراج الحق صاحب لعلانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے ہیں۔

(ب) "ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ۔"

"غَلَبَتِ الرَّؤُفُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهَمْدُ قِنِّ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ" صحیح لکھا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر عروت ہیں ان میں مکمل اور اخلص مومنین کے نام بھی لکھے ہیں اور جو اشد انکار و عناد مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔

پھر نسخہ پایا۔ اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے آذَانِ الْأَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔

(تذکرہ قادیان حصہ دوم صفحہ ۴۴ و مکتوب پر سراج الحق صاحب لعلانی)

۲۴ فروری ۱۸۹۱ء "فَإِنَّ قَدْرَ الْكِتَابِ قَدْرُ مَوَاقِفِ" مکتوب پر سراج الحق صاحب لعلانی (۱۰ بشری صفحہ ۱۰)

۶۱۸۹۱ خواب میں نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس اس ذیل ہے۔

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا کی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دیر تک زندہ رہیں اور سالوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"

(انتھل جلد ۲۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۴ بحوالہ اخبار مناد کا دہلی ایست ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۰ اتھارڈ رٹب، پھر کتاب کی کتبہ میں شکست ہوئی۔ (نوٹ) یہ صاحب لکھتے ہیں۔ یہ عدم حلوۃ قدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

۱۰ البھڑی بحوالہ ایضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی طبعہ قریری سراج الحق صاحب لعلانی (رقبہ)

اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ میری پیشگوئیوں میں کئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے
انبیاء و پیغمبروں کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ ہیں کہ ہر ایک
علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادیۃ اللہ سے واقف ہوں
نیل کے پھوش سے اعتراض کرنے کے لئے مدد سے میں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ یوسف
بکم اللہ واثقو میری کسی گردش کے متظر ہیں اور علیہم دائرۃ السورۃ کے مضمون سے
بجانب ان میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ ”بندو جفر
میں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔“ مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر ہی جھوٹا
اور مردود علم ہے جس کے مذہب سے شیعوں نے بایں نکال کر تے ہیں کہ ابوبکر اور عمر خود بائد
نہلم اور دھرم ایمان سے خارج ہیں پس یہ جھوٹے طریق کا ہی لوگ اختیار کریں گے جس کے
دل تپائی سے مسابقت نہیں رکھتے۔ مگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط
ہندو مذہب ہی کچا ہے اور باقی تمام خیول کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے
ہو جائیں گے؟ انہوں نے یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف
غوب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں پڑتے۔ وہ کاش کشف جس کو قرآن شریف میں انہی مذہب
سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پچھلے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا
صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بلا قرآن کو
بیت شریفہ کرتا ہے۔ انہی مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر
درگاہ کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آسکتی ہے لیکن
جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے
بہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ اُن کی نظر کو اونچے مکان تک لے
جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انہی کی خبر دیتے ہیں۔ اور

مستأول

۱۷۸

اقالہ اولیام

ہمارے نزدیک مسیح نہیں بلکہ پتھری حدیثیں موعود ہیں اور
آنحضرت کے قول سے بذریعہ کشف کے مسیح ہو جاتی ہیں نہ کلامہ

اور فتوحات کبیرہ میں ابن عربی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ
علوم لدنیہ کھلتے ہیں جو اہل نظر و استدلال کو حاصل نہیں ہوتے اور یہ علوم لدنیہ اور
اسرار و معانی انبیاء و اولیاء کے مخصوص ہیں اور جنیہ و خدادادی کو نقل کیا ہے
کہ انہوں نے تیس سال اس درجہ میں رہ کر پرتیرہ حاصل کیا ہے اور ابورزق بیاضی
نے نقل کیا ہے کہ علامہ غیاثی نے علم مریدوں سے لیا ہے اور ام نے زمرہ سے جو
خدا تعالیٰ ہے نہ کلامہ

ایسا ہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے تیس حدیثیں حضرت شاہ ولی اللہ
قدس سرہ کے کلمات قدسیہ میں بارہ حدیثیں لکھے ہیں اور دوسرے علامہ غیاثی کے
بھی مشہور ہیں مگر ہم ان سب کو اس رسالہ میں نہیں لکھ سکتے اور نہ لکھنے کی
بکے ضرورت ہے اہم اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن و شریعت کا ثابت ہے وہ
شخص جس نے کشف کو توڑا اور ایک محسوس بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے
وہ صرف ایک علم ہی تھا نہ ہی نہیں تھا اہم اور کشف کا مسئلہ اسلام میں ایسا ضعیف
نہیں سمجھا گیا کہ جس کا لغوی شعلہ صرف عام فاس کے ترنگ پر توکن سے منطقی ہو سکے
یہی ایک صداقت تو اسلام کے لئے وہ اصل مدبر کا نشانہ ہے جو قیامت تک سب کا ظہیر
شاہ و شوکت اسلام کی لبر کر رہے ہیں تو وہ خاص پرکھیں گے جو غیر مذہب و ملی
ہم پائی نہیں پائیں۔ علامہ اس اہم کے حاکم ہیں کہ اسلام کے نبی کے منتخب
شہرے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک مسلمان ہر ایک چھوڑا
کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کو چاہیے کہ ہر ایک کا دم بھرتے ہیں انھار کے

نمبر

یہ یونانی تفسیر

۱۷۳

قرار دیا۔ صاحب شریعت نبی کا قرآن میں ذکر ہے وہ دودھی میں حضرت موسیٰ اور نبی کریم
 انکے ساتھ تھے نبی میں وہ سب غیر شرعی ہیں۔ تو گرا کہ معرض کے اصل کو یکساں دودھیوں کے
 مسئلہ خیال کے باقی تمام نہیں کہ چھوڑا ہوا ہے۔ خود بائبل میں ذکر۔ خدا تو کہتا ہے کہ میں کا
 بے قول ہونا چاہیے کہ لا فرق بین احدی من سلسلہ لیکن ہم کو بتایا جاتا ہے کہ
 نہیں صرف وہ فیصلہ کو اتنا ضروری ہے یا یوں کہ نہ ماننے سے کوئی جمع و جمع نہیں ہوتا۔ اسے
 کامل ہے مخالفت معرض کرنے سے پہلے قرآنی شریعت پر تو غور کر لیجئے۔ قرآنی کھلے اور غیر قابل
 طلب الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرون ومنذرون یعنی
 مرسلین کے بھیجنے کے ہمارے مطلب صرف ہے ہر کسی کو وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور نہ ماننے
 والوں کو عذاب لکھیں۔ خدا میں پس جب مہرین کے بیوٹ کرنے کی بڑی غرض ہی ہذا اور تبشیر
 ہوئی ہے کہ شرعی اور غیر شرعی کا سہل ہی ہے۔ یہ ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریم کے بعد کسی اور کے تو
 کی ضرورت نہیں بلکہ خود نبی کریم نے صحیح معنی میں بیان کرنے کو ضروری قرار دیا اور اس کا انکار کرنے
 والوں کو یہودی اور نصرانی۔ اگر میں سوچوں کہ ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا غلطی ہے تو غلطی
 سے کہتا خود نبی کریم سے مراد ہوئی خود بائبل میں ذکر۔ اور پھر غلطی اللہ تعالیٰ سے سرزد
 ہوئی جس نے ایک ایسے شخص کی خاطر جس پر ایمان کا ضروری نہیں تھا کہ خدا مال سے بھریا۔ دیکھ
 تمہارے تمہارے نبی کریم تو وہ لوگوں کی ایک دقت میری امت ہاں ایسا آئیگا کہ ان کے سامان سے
 قاتل نہ ہائے گا۔ وگ قرآن کو پڑھیں گے کہ وہ دیکھتے ملنے سے بچے نہیں آؤں گا لیکن ہم کو یہ کیا
 جاتا ہے کہ قرآن کے چوتھے پورے کسی شخص کو اتنا ضروری کیسے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو اس وجہ سے
 اگر قرآن محمد پر آؤں گے کسی کے لئے کی کیا جرأت تھی۔ شکل قرآنی ہے کہ قرآن دنیا سے آٹھ لیا ہے۔
 اسی لئے تو حضرت شریعتی کہ محمد رسول اللہ کہ بہت ہی طویل وہ بارہ دنیا میں بیوٹ کے کہہ رہے
 قرآن طریقہ آنا جاتا ہے۔ معرض کو ہاں ہے کہ بشت مہرین کی اور عرض پر خود کرے کیونکہ
 یہ حق کا حکم تہر کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے ہندوستان میں ہر کوئی بزرگ و نہ بہت ہیں اس لئے

منہ حاشیہ: اہلک موسیٰ ایسا لکھو کہ انبیاء کا ذکر ہے۔ منہ

THE ALFAZL QADIAN

مکتبہ اسلامیہ قادیان، قادیان، پاکستان
 مکتبہ اسلامیہ قادیان، قادیان، پاکستان
 مکتبہ اسلامیہ قادیان، قادیان، پاکستان

فہرست مضامین

تو تائیں اگر سچا آیا۔ پھر نیلے ہو کر نل گیا۔ لیکن خدا کے قیام کا
 اور پھر خدا کے قیام کے آگے جان نکل کر گیا۔ دہم دہم دہم

مضامین بنام ایڈیٹر

کامیابی کے
 شوق خط و کتابت نام
 منہ پر

الفاظ

ایڈیٹر۔ غلام نبی • اسسٹنٹ۔ فہرست خان •

جلد 10 نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء

انسانی زندگی کا ایک حقیقی
 ہی جی جی کی وی کا شاندار بیان
 دل کی بات، دل کی بات، دل کی بات
 ہم جی جی کے لیے ہیں جی جی کے لیے
 دلوں کا ماحول، دلوں کا ماحول، دلوں کا ماحول
 ملے لگے، ملے لگے، ملے لگے
 آج کی دنیا میں، آج کی دنیا میں، آج کی دنیا میں
 جیسے کہنا، جیسے کہنا، جیسے کہنا
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات

رسولِ قدس

اور جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات

مستقیم

جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات
 جی جی کی بات، جی جی کی بات، جی جی کی بات

نہیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء مجھ سے پہلے گزرتے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ بھی کہنے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا، اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو کبھی سے طور پر ہانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس لکھ سے کم نہیں ہو گا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

تتمت

خدا کے کلام میں یا مرقہ یافتہ تھک و دھرم اس وقت کا وہ ہو گا جو سچ و سچ کی جامع ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس راحت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: و آخر ما منہم لهما بطعوا بہم یعنی امت محمدیہ میں سوا ایک اور فرقہ بھی ہو بعد میں آخری زمانہ میں آئیے لے لیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلطان قدوسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الايمان معلقا بالثریا لثنا لدجلت من قارون اور میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر تازل کی اور وحی کی روش سے مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خود کی وحی نے مجھے عین کر دیا۔ فالحمد لله منہ

الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔
(برایں احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ ۵۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء ”پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فarsi اور اردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا..... اور وہ یہ ہے۔“

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک
محمد مصطفیٰ قیوم کا سر وار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری
ساری مزاویں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان
کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب
الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ
ہیں۔ وحی دیز شیل کم وشن گاڈ شیل ہیلپ یو۔ گوری بی ٹو ویس لارڈ گوڈ میکر
او ف اڈ تھ ایسٹڈ مینون۔

وہ دن کہتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال و افرقندہ زمین و آسمان۔
(برایں احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ ۵۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۲۲)

۹۔ (تجدید صلیح موعود علیہ السلام) ”اب ہرگز مدد مل کرے تو وقت تریکے آگیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گنہگاروں سے
ظلم ہٹ جائے گا اور ایک بھلا اور مضبوط مینڈ پر ان کا قدم پڑے گا۔“ (ذیل صلیح صفحہ ۱۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۵۱۱)
۱۰۔ حضرت کا موعود فیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال وٹا تھا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے ”قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے
منہ کی باتیں اس الہام الہی میں“ میرے ”کافر“ کی طرف بھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔
فرمایا: خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے حقائق کے اختلاف کی حالت قرآن
شریف میں موجود ہیں۔ (جلد ۶ نمبر ۱۸۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۶)

9. The days shall come when God shall help you.

10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

بعض اہم امور کے جواب

۲۲۰

حقیقۃ الہی

اس الہام الہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دھنک زخم کسی مرہم سے
ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بار بار آزمایا گیا ہے کہ وہی الہام الہی کسی
دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑ اس خاصیت کی وہ یقین ہے جو الہی
پر ہو جاتا ہے۔ انہوں میں ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے
ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطان ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا
ضرر ان کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر
اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح
میں قرآن شریف کو یقیناً اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے
پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقیناً کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الہی چمک اور نور دیکھتا ہوں
اور اُس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہو کہ الیسرا
بکاف عبد تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے مناجات نہیں کرے گا تب میں نے ایک
ہندو کھتری ملاو اعلیٰ نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور
سارا قصداً سکو سنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تاجیک مولوی محمد شریف کلاوری کی معرفت اسکو
کسی گونہ میں گھدوا کر ادھر نہ لے کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اس
غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی
گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعے سے وہ انگشتی لکھوٹا ^{الشریف} ^{ابن بکاب}
مبلغ پانچو پیسہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گیا اور اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے
یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری محاش اور آرام کا تمام دار ہمارے والد صاحب کی محض
ایک محض آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گناہ
انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گناہی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے
اپنی پیشگوئی کے معاف ایک دنیا کو میری طرف رجوع فرمادیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

۲۲۰

حشر اہل

۱۱۶

ازالہ اوہام

جو ایسا فیقوری سے مستعد پڑی ہوئی ہے ہمارے علماء کے طبع کو بھی کسی قدر دیا
 لیا ہے اس سخت اندھی کے چلنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں بھی کچھ غبار سا پڑ گیا ہے
 ان کی غلط سنی کمزوری اس نزلہ کو قبول کر گئی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے خیالات پر
 زور دیتے ہیں جن کا کوئی اصل صحیح حدیث و قرآن میں نہیں پایا جاتا بلکہ یہ وہی وہی کی اخلاقی
 کتاب میں تو ضرور پایا جاتا ہے اور ان اخلاقی میں وہی نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ
 ایک جوان عورت سے ایک نامحرم طالب کی بگلی مل شکنج مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر کیا
 قرآن شریف و روایہ کے ان اخلاقی سے اتفاق دے کر ہے؟ کیا وہ ایسے لوگوں کا مہم جو
 نہیں رکھتا؟ میں ایسے علماء کو محض شہ متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی سخت چینیان کرنے اور ایسے
 خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق جتنی نسبت خدا جل جلالہ سے ہیں اگر وہ مجھ سے
 لڑنے کو تیار ہوں تو اپنی خشاک شعل سے جو پاؤں کیسے لیکیں اگر وہ خدا کے تعالیٰ کو خوف
 کر کے کسی قدر سوچیں تو یہ ایسی بات نہیں ہے جو ان کی نظر سے پوشیدہ رہے گی کیسے سخت

تذیب کے یہ غلط ہے لیکن علماء کے کہنے نے قرآن شریف میں بعض کلام ایسا لکھا ہے جن کا
 ہم کب بھی شہر کا اور ہر محل تو غور محسوس ہوتا ہے اور یہاں یہ غور کیا ہے؟ کیا یہ کلمہ
 بہت ہی صورت ظاہر گئی ہے یا ان محسوس ہوتے ہیں استعمال کئے ہیں جس کا فرمان ہے فلا
 تلعن الکاذبین و ذوالاوتدھن لیدھنوں ولا تلحق علی حلالہ مہون
 ہتھا کہ مشکوٰۃ بنیم مناع لظہیر مقتدی اثم عتل بعد ذالک (بنیم
 منسعد علی الخراطوم و کلمہ سہا قلم الجور لیرور۔ معنی تو ان کلموں کے کہنے سے
 جو بدل اس بات کے آثار مند ہیں کہ ہمارے معصوموں کو ہلاکت کا مار ہوئے عذیب کی جو
 مت کہہ تو ہم بھی تمہارے عذیب کا بہت اندی اہل حق پر چنگ آگے جب وہی کا خیال ہو کر
 یہ شخص جو نماز پڑھتا ہے وہی کہنے والے اور ضعیف والا ہے اور یہی کہنے والے
 کہہ سکتے ہیں کہ عذیب ڈھونڈنے والا اور حق جو کہنے والے ہیں کہنے والے والا اور یہی کہنے

لے القلم : ۱۱۶

و شاعت السنۃ میں کیا لکھا ہو اور اب کید کہتے ہیں۔ صاحب من قرآن کے بسکفۃ ہی لکھ نہیں
سکتا۔ آپ تو اقرآن کرچکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہو ان کیلئے ضروری ہے
ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مردوں کو روایت کی ہے
اب اہل کشف زندہ ہی و قیوم سے کشف میں پس آپ اس شخص کی نسبت کیا لگائی ہو جس کا نام
حکم رکھا گیا ہو۔ کیا یہ مرتباً سکھ حاصل نہیں جو آپ وہ مردوں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل
میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ
سادہ لوح یا تو افراسیاب کہتے ہیں اور یا محض حماقت کا دور ہوا اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کی
قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہی ہے
جو میرے پر نازل ہوا۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف
کے مطابق ہیں اور میری دعویٰ کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح
پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کا کچھ
سچ نہ پہنچتا تھا ہاں خدا نے میری دعویٰ میں جا بجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم
براہمی احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جا بجا
خدا تعالیٰ نے میری دعویٰ میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ روضہ مزہرب دہی
کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک بھی خیال
انہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث جہدی کے ظہور کی علامت ہے جو
دار قطنی اور کتب الکمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قرآن کا خسوف تیرہ تاریخ کو پہلے کسی
ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد ہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند
تحریف ہے۔ خدا نے قمر کے خسوف کیلئے اپنی سنت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی

ضمیمہ

۱۰۹

نزدل المیر

جو کہ تم نے ہائے نوح علی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا تھا سو تم ہر اس نقطہ سے رنجوع نہیں کر سکتے
 چند ہی عرصہ میں ہلاکت کے جاؤ گے۔ سو آخر قہر میں جبر کیا اور کہا کہ سزا اللہ میں نے
 آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور نہ ہونہ سنکال
 اور زخم ہوئے نہ بلی سے اٹھایا جس کے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ عیسائی بھی گواہ ہیں
 گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا! اور کیا اس کا ثبوت اور معادہ مشکوٰۃ میں اس بحث کو
 بالکل ترک کر دینا جو بیستہ میسب ساتھ کرنا تھا اور شیخ غلام حسن صاحب مروجہ میں غلام قمر
 کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب ہادیہ میں اسد اللہ صاحب مروجہ میں ابرقوس کے ساتھ بھی
 کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہو کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اس کا ابرقوس کو چھوڑنا اور غربت میں
 خاموش زندگی بسر کرنا اور کثرت و کثرت رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہو کہ اس کا بول تو سالن اور
 گزناں ہو سارا اور کیا اس کا بارہ و چار ہزار روپیہ لینے کے قسم نہ کھا تھا کہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ
 عیسائی فریب میں جو لڑتے تھے وہ خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولس نے بھی۔ اس بات کی
 دلیل نہیں ہو کہ وہ ڈر گیا؟ پس کیا اب تک دجال کہنے کے قتل سے اس کا رجوع ثابت نہیں ہوا؟
 اور کون ثابت کر سکتا ہو کہ بعد اسکے اس نے پیشگوئی کی میعاد میں شخصیت علی اللہ علیہ وسلم کو قتل
 کر کے پکھا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسے کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں
 مر جائے گا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرے۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دیکھو کہ تمام کہیں ہو۔
 اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۳۳ سال کے۔ اگر شک ہو تو اس کی پیشگوئی کے
 کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھو کہ کب اور کس عمر میں اس نے پیشگوئی پائی۔ پس اگر پیشگوئی
 صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اسی لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔
 جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روک سکے۔
 دیکھو لیکچر ام کثرت جو مشکوٰۃ کی گئی تھی اس میں صاف بتایا گیا تھا کہ جو برس کے
 آدمہ قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا بائیکاٹ اور حید کے دن سے وہ دن طوفان ہوا۔ دیکھو صفائی

علاوہ پہلے خود اپنے تئیں معذرت سمجھتے تھے کیونکہ ان کی ہائیل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔
 افشوش کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
 یہ دلائل کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہ خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں کچھ آسمان پر آتے
 دیکھیں گے اور یہ عجیب ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح نورنگ کی پٹیاں پہنے ہوئے
 آسمان سے اترتے چلے آئے ہیں اور انہیں ہائیل فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بڑاری لوگ
 اور وہاں کے آدمی ایک بڑے میسل کی طرح اکٹھے ہو کر اُسے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

یہ اختلافاً لکھیا۔ قل لو اتبع الله اجمعوا لفسدت السموات والارض
 ومن فيهن ولبطلت حکمتہ وکان الله عزیزاً حکیمًا۔ قل لو کان البحر
 مدیناً لنعیمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد معلمات ربی ولو جئنا مثلاً
 مبدلاً۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحببکم الله وکلوا الله غفیراً
 وحیثا یرس کے بعد اہم کیا گیا کہ ان تمام نے میرے گھر کو بل ڈالا۔ میری عبادت گاہ
 میں ان کے چلے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے کھڑے اور کھڑکیاں رکھی ہوئی ہیں اور
 جو محل کی طرح میری عبادت گاہوں کو کتر رہے ہیں (میں نے ان کو بلایا اور ان کو اپنا گھر
 میں کھڑا کیا۔ عبادت گاہ سے وہاں تمام میں منانہ حال کے اکثر لوگوں کے دل میں میری عبادت
 میرے ہونے میں اس طرح بے باک ہو گئے کہ جس روز وہ تمام مکہ بلا جس میں قراہوں میں داخل ہونے کا
 کوہ پہنچا تھا اس روز کشتیوں پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحبِ جسم میری افلاکِ قادر میرے
 قریب ہیں کہ آوازِ جبرِ قرآنِ شریف پھر ہے میں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان شرات کو چھوڑ کر
 انا انوار اللہ قرینا من القادحان قوم نے شکر مت تمہیں کیا کہ کیا قادیان کا نام ہی قرآنِ شریف
 میں لکھا ہوا ہے؟ تم انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ شکر ہے تمہیں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ
 فی الحقیقت قرآنِ شریف کے نامی صلی علیہ وسلم کے مقبرے میں ایسی عبادت گاہیں ہوتی ہیں
 ہے تمہیں نے اپنے طریق کیا کہ ان میں سے کچھ عبادت گاہیں کا نام قرآنِ شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
 کہ تمہیں میں کا نام ان کے ساتھ قرآنِ شریف میں درج کیا گیا ہے کہ اور تمہیں ان عبادت گاہوں کا

اب پہلے مخالف گو اس دمشق حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب
نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے
شمارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بعید ہے؛ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

پس مسیح موعود کا زمانہ الزمان الہی تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں
فرما دیا کہ نازل ہوا۔ یعنی مسیح موعود کی فرود گاہ کے مدد گاہاں نظر ڈالو گے ہر طرف برکتیں
نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہو گئی۔ بارش کیسے بکثرت ہو گئی۔ ہری کیسی
بکثرت ہادی ہو گئیں۔ تعلق آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہو گئیں۔ پس یہ زمین برکات
میں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمین اور آسمانی برکتیں کثرت سے ہر طرف ہو گئی ہیں ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں تمیزات کا بھی ایک دریا پل رہا تھا۔

فما مل البیان ان الزمان زمانان۔ زمان النبیات ودفن الأوقات۔ و
زمان الطیبات والظلمات۔ والیہ اشار عزامہ بقولہ سبحان الذی اعز
بعبدة لیلا من المسجد الحرام الی المسجد النکصا الذی بارکتا حوالہ۔ فاعلم
ان لفظ المسجد الحرام فی قولہ تعالیٰ یدل علی زمان فیہ ظہرت عزة حرمانہ
بتأیید من اللہ وظہرت عزة حدودہ واحکامہ وقرائنہ۔ وقرائن شوكة
دینہ ورحب ملتہ۔ وهو زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم واما المسجد الحرام
الذی بناہ ابراہیم علیہ السلام فی مکة وهو موجود الی هذا الوقت
حرمہ اللہ من کل امة۔ واما قولہ عزامہ بعد هذا القول اعنی
المسجد النکصا الذی بارکتا حوالہ۔ فیدل علی زمان فیہ ینظر برکات فی
الارض من کل بعة کما ذکرناہ انفا وهو زمان المسیح الموعود والمہدی
المعہود والمہدی النکص الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان

فرج سے ہے کہ تائیں کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس بابا کے بیان کی گئی کہ مسیح کا ستارہ جس کے قریب اس کا زول ہو گا دمشق سے شرقی طور ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو گورداسپور سے

کچھ ٹک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت علیہ السلام کا ایک زمانی مندرج بھی تھا جس سے یہ فرج بھی کہنا آپ کی فکر کشی کا مکمل ٹکڑا ہے۔ اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی ناز کے بکات بھی حقیقت آپ ہی کے بکات ہی جو آپ کی توجہ اور محنت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طرف سے آپ ہی کا مدعا ہے۔ اور دوسری طرف یعنی شرقی فکر کشی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے ناز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس مندرج میں جو آنحضرت علیہ السلام مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک میر فرما چکے ہیں وہ مسجد اقصیٰ میں ہے جو کربلا میں یمن شرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جمالی طور پر مسیح و محمد کے علم سے بنائی گئی ہے اور مدافعی طور پر مسیح و محمد کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت علیہ السلام کی طرف سے بطور نصیحت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء و انبیاء کے کمالات ہیں۔ جیسا کہ مسیح و محمد کی مسجد اقصیٰ میں کافرتوں کی شریعت میں ذکر ہے اس کے مدافعی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس حقیقت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام کی مندرج میں ناز گذشتہ کی طرف مسجد ہے اور داد آگاہ کی طرف زول ہے۔ اور حاصل اس مندرج کا یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام غیر محمدی و غیر قریشی ہیں۔ مندرج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات اور برکات خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت علیہ السلام میں موجود ہیں اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت علیہ السلام کا علم کافی ہے

۱۸۸۲ء

الْفِتْنَةُ هُمُنَا قَاضِي كَعَا صَبْرًا أَوْ كَوَالْعَذِيرِ

اس جگہ ایک فقرہ ہے سوا اور الحرم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ بِذَنبِهِ لَذَابِلَ جَحَنَّمَ دَحَا

جب خدا مشکلات کے پاڑ پر چل کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمَنِ يُبْسِدُ اللَّهُ الْقَمَدَ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غن مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقْلُوبًا لِّمَنْ تَرَى النَّبِيَّ يُسْخِرُ الْأَعْمَالِ

یعنی خدا اللہ احمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق مودیت خاص خطابے گوششوں سے حاصل

نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوُدُ عَاوِلَ بِالنَّاسِ بِفَقَارِ احْسَانًا وَوَلَا اِحْتِيَانًا بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاِحْسَنَ

منقلا۔ وَاَمَّا بِتَحِيَّةٍ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ يَوْمَ تَشْأُوهُ وَوَدَّ اَنْ اَسَى لَوْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ كَرَامًا يَكُنْ

جو میں نے فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ رَاَيْتَ خَدَّيْهِ تَحِيَّتِي۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَكُلِّ حَقِّكَ عِلْمًا

اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ اَللّٰهُ۔ قِيلَ مَا دَاوُدُ قِيَّتَ۔

اُسے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفیق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے

اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ اُنچ

تجہ عظیم ہے کہ حضرت اللہ ہے جس میں مادہ فاروقی ہے۔

مَلَا حَقْلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيمَ۔ اَللّٰهُ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيَّةٌ اَمِيَّةٌ۔ دُوَّ عَقِلَ قَتِيَّةٌ

حَبَّ اَللّٰهُ حَلِيلُ اَللّٰهُ اَسَدُ اَللّٰهُ وَمَنْ عَلَى مَعْمَدٍ۔ مَّا وَدَّكَ وَرَبُّكَ وَمَا لَكَ

اَلَمْ تَكُنْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ سَمُوكَةَ فِي عِلِّ امِيرٍ۔ بَيِّنْتَ الْفِكْرَ

وَبَيِّنْتَ الدُّلُورَ۔ وَمَنْ تَحْلَهُ كَانَ اِمْنًا۔

تیرے پر سلام ہے۔ ابراہیم اُور آج ہم سے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور تیری اسفل

ہے اور دوست خطا ہے۔ عقیل اللہ ہے۔ اللہ اللہ ہے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اس کی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر غلامی ہے۔ کیا اہم نے تیرا میر نہیں

You must do what I told you. لے

۳۵۲

مسند بر نشانی استخوان کریں تو میں آپ کیلئے دیکھ کر نکلا کیا خوب ہو کہ یہ آئندہ میرے زہر ہو گا۔ تاہم یہی آہ
 نہ یاد ہو۔ آپ پر کچھ ہی شکل نہیں لوگ معمول بعد غفلت پر گرج کر نے کو بھی جانتے ہیں مگر کچھ غفلت سے
 ثواب زیادہ ہے بعد غفلت رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی پر اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور مسخ
 آہستی کی طرح اندکھٹب جاتی ہے اور دل اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس کی نورانیت اور مہبت بل بل پر
 طاری ہو جاتی ہے۔ میں آپ سے حمد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے زہر و اند میری ہدایت اور تعلیم کے موافق
 اس کام میں مشغول رہیں تو میں آپ کے لئے بہت کوشش کروں گا کیونکہ میرا خیال آپ کی نسبت بہت نیک ہے
 اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ضائع نہ کرے اور رشادہ سعادت میں ترقی دے۔ اب میں نے آپ کا
 وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کا مکرر خط پڑھا ایک بات کچھ زیادہ میل کی تھی کہ معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخوان کے لئے لکھا
 جانے والے ہر ایک شخص کا استخوان شیطانی کے دخل سے محفوظ ہو کر رہے گا۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے قانون
 قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیطانی کو ان کے مواقع مناسب سے معطل کر دیتا ہے۔ اللہ جل شانہ مقرر کریم
 میں فرماتا ہے ما یعلق الشیطان من قبلک وحدسول ولا ینحی الا اذا تقی القی الشیطان فی امنیتہ
 فینسخ اللہ ما یعلق الشیطان ثم ینحی اللہ ما یتلوہ واللہ علیم حکیم یعنی جس نے کوئی ایسا عمل
 اور نہ ہی نہیں بھیجا اس کی یہ حالت نہ ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو
 شیطان اس کی خواہش میں کچھ نہ ملائے۔ جب کوئی عمل یا کوئی تمنا اپنے نفس کی خواہش سے کسی بات کو چاہے
 تو شیطان اس میں تیزی دخل دیتا ہے تب وہی محتو جو شوکت اور مہبت اور رشادہ نام رکھتی ہے اس دخل کو
 اٹھا دیتی ہے اور فتنہ الہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو
 خیالات اٹھتے ہیں اور جو کچھ خواہش اس کے نفس میں پیدا ہوتی ہیں وہ حقیقت وہ تمام وہی ہوتی ہیں جیسا کہ
 قرآن کریم اس پر شاہد ہے۔ وما یعلق من اللہ فی ان حوالہ دینی یوشی۔ لیکن قرآن کی وہی دوسری
 وہی ہے جو صرف معانی منہجہ اللہ ہوتی ہیں تیز لڑی رکھتی ہے کہ اپنے تمام احوال وہی غیر محتو
 میں داخل ہوتے ہیں کہ کرم اللہ تعالیٰ کی برکت اور چمک پیشہ نبی کے مثال میں ہوتی ہے اور ہر ایک بات
 اس کی برکت سے بھری ہوتی ہوتی ہے اور وہ برکت روح اللہ سے اس کام میں رکھتی ہے اور ہر ایک

لے جا رہا ہے یہ خیمہ

یہ لڑیں کر کے پہل دیا ہی پایا انت لے انہیں کیا کیا دکھایا
 خدا لے پھر تمہیں اب ہے بلایا کہ سوچ عزت خیر الہیایا
 ہمیں یہ وہ خدا نے خود دکھا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْسَنُ

کوئی مُردوں سے کیونکر راہ پائے مہرے تپ سنگھاں مُردوں میں جاوے
 خدا عیشی کو کیوں مُردوں سے لٹے وہ خود کیوں نہرِ عقیقت بناوے
 کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے کوئی اک نام ہی ہم کو بتاوے
 تمہیں کس لے یہ تعلیم عطا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْسَنُ

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات ستمہ کھل گیا روشن بونی بات
 دکھائیں آسمان لے ساری آیات زمیں لے وقت کی دیدیں شہادت
 پھر اس کے بعد کون آیا یہاں خدا سے کچھ ڈر نہ چھوڑو مبادات
 خدا لے اک جہاں کو یہ سنا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْسَنُ

بیچ وقت اب دنیا میں آیا خدا لے حمد کا دن ہے دکھایا
 مُبارک وہ جو اب ایمان لایا صحابہ سے ملا جب تجھ کو پایا
 وہی نے اُن کو ساتی لے پلا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْسَنُ

خدا کا ہم پہ بس کُلف و کرم ہے وہ نعمت کون سی باقی جو کہ ہے
 زمین قادیان اب محترم ہے بخونِ خلی سے ارضِ مزم ہے

اپنے لوگ شاید یہ کہیں کہ یہ سلسلہ چلتا رہا کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں ایسی آواہانی ہے۔ مگر شکیانہ
 نہیں ہے۔ اس میں سب سے پہلے مولیٰ باغ میں مولیٰ باغ کی تاکہ کی جان ہے۔ کچھ پڑائے
 لے کر کھانے کی فریست ہوتی ہے۔ اس کے لئے سلسلہ کے ایام کے علاوہ ہی ضرورت ہوتا ہے۔ اس کے لئے
 سلسلہ کے علاوہ اور قوتوں میں بھی آتا چاہیے۔ جو وہ بہت اور دنوں میں آتے ہیں۔ انہوں نے جو کو
 کچھ فرمایا ہے کہ پانچ اور دنوں کے روزہ میں کیا فریق ہے۔ اس لئے وہ کرنی چھوٹا ہوا کوئی شخص
 ایسا نہیں دیتے دیتے کہ یہاں نہیں آجاتے۔ فریق کی بجائے روایت کرتے ہیں۔ مگر کے ایام تک
 کو ترک کرتے ہیں۔ پوری توجہ سے یہاں رہتے ہیں۔ مگر آتے ہی وہ دن۔ اور انہیں قطعاً ہی بہت
 پختہ ہے۔ ان کا بلکہ ایسا ہی ہے کہ ان میں تاہم حاصل ہوتا ہے۔ وہ دنوں کی توجہ دیتا
 آتا بہت ضروری ہے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ اس کے متعلق فرمادیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ
 ایسا چاہا نہیں آئے۔ کہ ان کے زمانے کا خطرہ ہے اس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھتا
 مگر ایسا ہی ہے کہ ان میں سے کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ روزہ دو روکتے ہیں۔ مگر ایسا ہی ہے کہ
 اس سے روکتا ہے۔ کیا کہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ روزہ روکتا ہے۔ ایسی طرح ایک
 وقت بھی آئے گا۔ خدا تعالیٰ اور دنوں اور دنوں کی اولادوں سے بھی پرے اسے
 کیونکہ یہ ہے۔ جبکہ یہ روزہ جو کہ چاہیگا۔ لیکن یہ وقت آئے گا ضرور۔ اس لئے تمہیں چاہیے کہ
 اس روزہ کو جو چاہیں سے قانونہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک وقت تمہارا آنا کوئی زیادہ نہیں
 ہو سکتا۔ مگر آخر میں ہے کہ اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر روزی اور فائدہ بخش تعلیم پر
 کسی وقت دے سکتا ہے۔ جب کہ طالب علم سے اچھی طرح واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اور اس کی عادات
 کو خوب جاننا ہو۔ مگر صرف جلسہ کے موقع پر آنے والے دوستوں سے ہیں ایسی واقفیت نہیں ہو سکتی
 بیسیوں لوگوں کے جو مجھے چاروں مجلسوں پر ملے ہر گز۔ اور انہوں نے اپنے نام بھی بتائے ہر گز
 لیکن پھر بھی میں انہیں نہیں پہچان سکتا۔ کیونکہ اس قدر جہوم میں کوئی پتہ نہیں رہتا۔ اور تعلیم
 غیر روزی واقفیت کے دی نہیں جاسکتی۔ اور واقفیت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوست بلکہ باتیں
 اور جلسہ کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ ایسی صورت میں معلوم ہو سکیگا۔ کہ ظاہر کو کس طرح
 سے شائستگی کی ضرورت ہے۔ اور لفظ کو کس علم کی حاجت ہے۔ پھر روزی کے مطابق اس کی تعلیم کا
 انتظام کیا جائیگا۔ جو دوست ہاں آتے رہتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی رنگ میں تعلیم دیا جاتا ہے۔ اور
 انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمارے پاس حضرت شیخ رحمہ اللہ کی کتابیں جو موجود ہیں

پیشوا کے ہاتھوں کی اطاعت کرتے میں لگا دیں۔ چاہے غلط طریق پر بیڑے دیں کہ دنیا کو جہاد کر لے
 دیکھو صحابہ کرام کے وقت لڑائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ جوش کے ساتھ اپنی جانیں لیکر میدانِ قتال
 میں نکلے۔ اور جب تک مخالفین کے مقابلہ میں اس جوش کو اہتہال کرتے رہے۔ اس سے بڑی بڑی
 عظیم الشان کامیابیاں ظہور میں آئیں۔ لیکن جب ان کے سامنے مخالفین نہ رہے۔ تو اس آگ سے اپنے
 لوگوں کو ہی جیلا کا شہر بن کر دیا۔ یہ ان کا وہی جوش تھا جو کفار کو تباہ اور زیادہ کرتا رہا۔ مگر جب یہ قاعدہ
 بھگتا شروع ہو۔ تو وہ دن ہی کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گیا۔ اس زمانہ میں وہ جوش جو ایک راست
 بازی کی ہمت کو لا کرتا ہے۔ وہ ہمیں ملا ہے۔ تم اگر اس کو قنات کے ماتحت کلم میں ڈال دے۔ تو
 اس قدر خستہ پاؤں گے کہ تمہارے گھر پر جانچکے۔ لیکن اگر ٹھیک طور پر استعمال نہ کرو گے تو ایسے خطرناک
 اور تباہ کن نقصانات اٹھاؤ گے۔ کہ جن کا خیال کر کے ہی دل کانپ اٹھتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے
 ہیں۔ پس جہانِ تنگ بڑے تم علم دین کے سکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے جوشوں کو اس کام میں لگاؤ
 ورنہ میں نے اپنا نسخہ عرض کر دیا ہے۔ اور تمہیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر اپنے جوشوں سے صحیح طور پر کام نہ
 لے گے۔ تو پھر اٹھ ہی حالت ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح تم اپنے جوشوں کو علم دین سکھنے میں صرف کر دے۔
علم دین سکھنے کا پہلا طریق یہ ہے کہ تمہارا ایک جیسے مرکز سے تعلق ہے۔ جسے اس زمانہ
 میں خالق تعالیٰ نے تمام دنیا کی اُمم بنایا ہے۔ اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے
 اقرار کرے یا نہ کرے لیکن درست بات یہی ہے۔ کہ بچہ کی پہلی تربیت
 اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی اپنی ماں کے دودھ سے پرورش ہو۔ بکری۔ گائے۔ بھیڑ کے
 دودھ سے بچہ پل تو جاتا ہے۔ مگر پوری طاقت اور قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اصل قوت ماں
 ہی کے دودھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قاریان کو تمام دنیا کی بستیوں
 کی نام کر رکھا ہے۔ اس لئے اب وہی کسی پورے طور پر مدد مان زندگی پائیگی۔ جو اس کی چاہیوں
 ہے۔ وہ پتہ لگی۔ اس لئے علم دین سکھنے کا اصل اور کامل طریق یہی ہے۔ کہ یہاں اگر سیکھا جائے
 اگر کوئی کہے کہ دودھ تو دور دراز جگہوں میں ہی ڈبوں میں بند ہو کر جاتا ہے۔ اسی سے کیونچ قاعدہ
 اٹھائیں۔ مگر کھانا زہ دودھ اور کھانا باسی۔ بے شک یہ دودھ بھی ڈبوں (دھبوں) میں بھر کر بیڑہ بچا
 جاتا ہے۔ مگر اس میں ہی فرق ہے۔ جو تازہ اور باسی دودھ میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم لوگ واقعی اس
 حقیقی منبع حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو یہاں آکر کرو۔ ورنہ ڈبوں کے ذریعہ تو ہم پہنچا ہی دینگے۔

ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں یہ بات جو پختہ پڑی ہے اسی میں حج کے ستن احکام ہیں۔ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے حج کچھ معلوم جینے ہیں (مخمس وقتہ حرجب ذی الحج سداہینہ یا دس دن) پس جو
کوئی اس میں حج کا قصد کرے اس کو کیا کرنا چاہیے وہ یہ کہ حج میں وقتہ فسوق اور
جدال نہ کرے۔ یہ اس کے لئے جائز نہیں ہے ہر شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اس کے لئے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں وقتہ فسوق اور جدال نہ کرے۔ رفت کیا ہے۔ ہجر کو
کہتے ہیں یہ بھی حج میں منع ہے لیکن اس کے معنی یہ بھی ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور
یہ ہیں۔ ہلائی۔ گالیاں دینا گندی باتیں بیان کرنا گندے قہقہے سنانا۔ لہذا یہ بیوقوف باتیں
کرنا جسے بجا بنی نہیں گئیں۔ ارنہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اسے کسی قسم
کی بدکاری نہیں کرنی چاہیے گندے قہقہے بیان کرنے یا ایسی گیس نہ دینی یا کسی قسم
کے سنے میں ملامت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا تو مایوس کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو سلا لیں پھر یہیں لوگوں کو ملے ہوئے ہیں
وہ دنیا کی ہی ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ لوگوں کی مختلف طبقات ہوتی ہیں اور بعض تو بالکل غافل ہوتے
ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں خداوندی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس نے میری
جگہ لے لی مجھے دھکا دیرید وغیرہ وہ اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب جمعہ کے لئے نکلو تو تین باتیں یاد رکھو۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے
اور جانا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مسلمان کی ترکی کے لئے مقرر کیا تھا۔ حج
اچھڑیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض
یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقاصد یہ
لوگوں کے قبضہ میں ہے جو ہمیں کو قتل کر رہا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ
نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ
توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے تصور ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی اٹھتا ہے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس غرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے۔ خدا کے کسی
حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے +

پہلے نہ والے پیچھے گئے ہوئے ہیں۔ ایسے شریف لوگ ہر ایک قوم میں کم و بیش موجود ہوتے ہیں جو مفسدانہ اور غیر مہذب تقریروں کو بالطبع پسند نہیں کرتے اور مختلف فرقوں کے بزرگ و ادیبوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرتا پہلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ اور فی الواقع سچ بھی ہے کہ جن مقدسوں کو خدا نے اپنی خاص مصلحت اور ذاتی ارادہ سے مقبرا اور پیشواؤں کا بنایا۔ اور جن روشن جوہروں کو اُس نے دنیا پر چمکا کر ایک عالم کو ان کے ہاتھ سے نور خدا پرستی اور توحید کا بخشا۔ جن کی پروردہ تعلیمات سے شرک اور مخلوق پرستی جو اقم الخباثت ہے۔ اکثر محصول زمین سے معدوم ہو گئی اور درخت ذکر وحدانیت الہی کا جو شوک گیا تھا پھر سرسبز اور شاداب اور خوشحال ہو گیا۔ اور عمارت خدا پرستی کی جو گرہ پڑی تھی۔ پھر اپنے مضبوط چٹائی پر بنائی گئی۔ جن مقبولوں کو خدا نے اپنے خاص سایہ عاطفت میں لیکر ایسے عجائب طور پر تائید کی کہ وہ کروٹوں مخالفوں سے نہ ڈرے اور نہ ٹھکے اور نہ گھٹے۔ اور نہ ان کی کارروائیوں میں کچھ تنزل ہوا۔ اور نہ ان پر کچھ بلا آئی جب تک کہ انہوں نے راستی کو ہر ایک موذی سے امن میں رہ کر زمین پر قائم نہ کر لیا۔ ایسے مقبول الہی کی نسبت زبان درازی کرنا نہایت درجہ کی ناپاکی اور نااہلی اور ہٹ دھرمی ہے۔

ہر کہ تفت انگند بہ ہر منیر ہم برویش فت تفت حقیر
تا قیامت تفت ست بر روش قدسیاں دور تر ز بدویش

اور جو کچھ میں اس مقام میں ادب اور حفظ لسان کے بارے میں نصیحت کر رہا ہوں یہ بلا وجہ اور بلا خاص معنی کے نہیں ہیں۔ وقت میرے ذہن میں کئی ایک ایسے لوگ حاضر ہیں کہ جو انبیاء اور رسولوں کی تحقیر کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا ایک بڑے ثواب کا کام کر رہے

اور قتل و کربانیاں کا ذمہ دہرہ گا۔ اور مقلد اس کا سودا شیوں اور دہیوں کی طرح بغیر
بسنے کے کاٹنے کا امید کرتے۔ ایسی ظاہر ہے کہ ایسی کتب کہ جسک احمدیوں کی سرسبزی
مقل کی پٹھان پر روت ہے۔ اسلئے کو کسی نوع کی بھلائی نہیں پہنچا سکتی۔ منہ

۱۰۳

۷۰

طلبہ الہامیہ

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبَوَةِ ۖ وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۖ

وہ خاتم الانبیاء است

نبوت ختم کر دیہ

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے

لہ وہ خاتم الانبیاء ہیں -

وَأَنَا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ ۖ لَا وَلِيَ بَعْدِي ۖ إِلَّا الَّذِي هُوَ

وہی ختم اولیاء ہیں

پس دل بعد میں بہت

لہ میں خاتم اولیاء ہوں

میرے بعد کوئی دلی نہیں

مگر وہ جو

بِمَنِّي وَعَلَى عَهْدِي ۖ وَإِنِّي أَرْسَلْتُ مِنْ رَجُلٍ بِكُلِّ

ان کے عہدہ پر بھیجا ہے

مجھے ہر گاہ کہ میرے عہد پر ہوگا

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوَّةٍ وَبَرَكَاتٍ وَعِزَّةٍ ۖ وَإِنِّي قَدْ مَنِي هَذِهِ عَلَى

قوت و برکت و عزت فرستے ہوئے ہوں

قوت و برکت و عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں

میں نے یہ پورا قدم ایک ایسے

مَنَارَةٍ خَضِرَ عَلَيْهَا كُلُّ رَفْعَةٍ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

مناست کہ ہر بلند بنی تم کو دے

تک پہنچے جو اس پر ایک بلند بنی تم کو دے

میں نے خدا سے ڈرو

الْفِتْيَانُ ۖ وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

خیر سید

میں جانوروں سے بھیجے ہوا ہوں

لہ ان کو ان کی موت کو

بِالْعَصْيَانِ ۖ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۖ وَحَانَ أَنْ

نہ میرے

وہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید

لہ وہ وقت

مَتَّ مَرَدٌ ۖ نَمَّا زَوْدِكِ أَكْبَرُ ۖ

موت مرد

نہ نماز نزدیک آگیا ہے

لہ وہ وقت

(۳) تَقْذِرْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ

(بد جملہ نمبر ۳۳ صفحہ ۲۸، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴، الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ سورہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) میرا دشمن ہلاک ہو گیا میں اُسدا ایک خدا نال جا پایا ہے۔

یعنی مقرب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور میرا اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

(۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

یعنی اُسندہ مقرب ہلاک ہوں گے۔

(۳) اِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

(۴) کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاسے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا

سے محفوظ نہیں رہے گا۔

یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہے گا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس

فکرم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

(۵) سلطان عبد القادر

اس عالم میں میرا نام سلطان خدا رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دو سرور پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح

مجھ کو تمام ممالک صابریوں پر افسر کا کٹی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں

رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا بھاری گروہ پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے

بِیْسَاکِیْ فِقْرَہُ کَرَقْدِیْنِ هٰذِیْنِ عَلٰی رَقْبَتِیْ فِیْ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ یہ فقرہ مستید عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے

معنی ہیں کہ ہر ایک کوئی گروہ میرا قہم ہے۔

(۶) اٰیِسَ لَکَ الْاٰیِسَ لَکَ قُلْنَا مَا تَعْلَمُ اَلَا مَّا اَمَرْنَا اللّٰہُ۔

(تشریح) اس سلطان عبد القادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا

جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ یہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔

(۷) پھر بعد اس کے کشتی رنگ میں وہ مشہور مجھ دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور

۱۔ (توبہ از مرقب) (۳) بے شک تجھ اللہ نے ہم پر بھیج دی۔

۲۔ (توبہ) خدا ایسوں کے ساتھ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر سید علی شاہ صاحب نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھڑی سے گر پڑا۔ میری داہنی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس سے یہ ہاتھ کھو گیا تھا۔ کچھ عرصہ نہیں کا بیان میں صدمہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کڑھ گئی ہیں اور ابھی طرح مٹھی بند نہیں ہوتی۔ حضور حاضر فرما میں کہ فریم ٹیک ہوا ہے۔ مجھ کو تسن تھا کہ اگر حضور نے حاضر فرمائی۔ تو شفا بھی اپنا کام عرصہ کی۔ لیکن پھر ٹافل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے منہ سے یہی ضرب آئی تھی۔ میں کی وجہ سے اب تک کڑھ رہا ہے۔ ساتھ ہی حضور نے مجھے ہتھ اندر نکال کر کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ بھی صبر کریں۔ پس اس وقت سے وہی ہاتھ کی کڑھ رہی مجھ کو تھی اور میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب اپنی صحبت سے کس قدر بے غفلت تھے کہ فرما اپنا ہتھ اندر نکال کر کے دکھادیا۔ تاکہ شاہ صاحب سے دیکھ کر تسلی پائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض آباد چک نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض روز بیت کے بعد حضرت سید محمد سے پوچھتے تھے کہ یا حضرت اہم کو شاد و فخر پڑھا کریں۔ تو حضور فرماتے کہ الحمد للہ وہ دشرین احمد مستغفار احمد عابد و مت اختیار کرو احمد ما احمد نا الصراط المستقیم کثرت سے پڑھا کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرد دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کر کے مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کرو کی بیڑیوں کے پاس کڑے پہن کر فرمایا کہ آؤ ہم اہم تم ہمارے بارے کڑے ہو کہ تم میں پھر انہوں نے میرے ہاتھ میں کڑے پہن کر فرمایا کہ کھانا کھاؤ۔ تو اس وقت وہ نون ہمارے ہمارے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ امثال زمانہ کا وہ یاد ہو گا۔ کہ تکرید میں تو آپ کو وہ مالی ترسہ حاصل ہوا کہ متوجہ تھے میں آپ سب پر بیعت لے لے جیسا کہ آپ کا یہ بیہام میں ظاہر کرتا ہے کہ آسمان سے کئی تخت آتے پر تیرا تخت سب سے اوپر رکھا گیا اور صاحب نے صحت کے ساتھ کھا

غیر نزول کے

۱۸۸

التقصید

وقل تمت الاخبار والاعمال قیہر

کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو

وذلك في القرآن تباً مکرر

اللہ یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آچکی ہے۔

لتصرون بغیا من انی من کلکم

کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو

وقل قیل منکم یا تیناً ما مکم

اللہ تم میں سے تینوں کے ہر ایک پر نام تم میں سے ہے کہ تم

کتاب نبیہ کا عقارب یا بر

یہ نبیہ کتاب اللہ ہے جو کہ طرح نہیں دیتا

لعت بلعون فانتم تدقرون

وہ لو کہ کتب سے کھو جائیں تو یہی قیامت کہتے ہیں کہ

وکل امرہ عند القصاص کثیر

اللہ ہر ایک کی حد کے ساتھ ہی دیتا ہے۔

تقول فاعلم ان ذلی مظهر

یہاں جو پس ہوں میرا ماسی جوش ہے کہ

سیدنی لکھتے ہیں کہ ان کی آفت گنہگار

عما حقیر یہ ہے پتھر کرنا جس پر کافر نے مظلوم

فماضت جموع العیون القلبیہ

وہ لو کہ جموع انسو جلدی ہوئے اندر دل سے

اھذا هو الاسلام یا متکبر

کیا یہ اسم ہے اسے متکبر۔

ففرم الی رحمانیو البغوا حذر

پس میری رحمت ہو کہ نہ غفلت نہ غفلت نہ

وما کان ان یطعن ویلغی ویجی

وہ لو کہ نہ ہر حال میں نہ ہر حال میں نہ

اتانی کتاب من کذب یزور

یہ لو کہ کتاب کذب کا طعن ہے یہی ہے

فقلت للعالیلات یا ارض جری

پس میں نے کہا کہ گولہ کی زمین تیرے ہر

تکلم هذا النکس کا ترجمہ شام

میں لو کہ یہ کتب کے طرح کے ہوں کہ

فماضت جموع العیون القلبیہ

یہاں جو پس ہوں میرا ماسی جوش ہے کہ

سیدنی لکھتے ہیں کہ ان کی آفت گنہگار

عما حقیر یہ ہے پتھر کرنا جس پر کافر نے مظلوم

فماضت جموع العیون القلبیہ

وہ لو کہ جموع انسو جلدی ہوئے اندر دل سے

اھذا هو الاسلام یا متکبر

کیا یہ اسم ہے اسے متکبر۔

ففرم الی رحمانیو البغوا حذر

پس میری رحمت ہو کہ نہ غفلت نہ غفلت نہ

وما کان ان یطعن ویلغی ویجی

وہ لو کہ نہ ہر حال میں نہ ہر حال میں نہ

۴۴۸

نزل ہستی

مگر شرط یہ ہے کہ اس تاریخ سے کریدہ سال شائع ہو شیک شیک صورت میں یوم تک اسی مقدار اور
اسی بلاغت فصاحت کے لحاظ سے اور انہیں مضامین کے مقابل پر اشعار نہ کر لے طبع کر لے
ملک میں شائع کر دیں وہ نہ اختیار کے ذریعہ سے فن کا لہر شائع کر دیا جائے گا۔ اور ہم
دوبارہ اقرار کرتے ہیں کہ اگر ان اشعار میں تاریخ مینہ کے اندر وہ پہلا مقابلہ کر سکیں گے
اور اہل علم کی شہادت سے فن کے اشعار ہمارے اشعار کے ہم مرتبہ ہونگے اور تعداد میں بھی برابر

یقیناً حیاتِ قریب کا سرور میری طرف منسوب کرنے کے ساتھ ہر ایک پر ایک کتاب کا صدق عین ہو گیا اگر
ان کی اس حسنِ صیغہ قیادگیں خدا تعالیٰ نے انکو دے دی ہیں اور جب انکو دیکھ کر ان کے ہونے کی شہادت
کا تصور کر لیں تو وہ ان کی طبعِ قابلِ شرم و ہمت کی ہے اور حسنِ فن کے وہ ستارے ہیں ان کی طرف
خدا کیسے کیا کیا کرنا مناسب نہ تھا تو یہ جواب دیا کہ ان کے فن میں ترقی سے ابتداء تعلق تھا
ظہر ہے کہ انکو حسنِ فن و اجازت دینا تو اپنی ذمہ داری میں ہی رہا مگر اس کے پاس بھی نہ یک
ان کے فن کے بعد ان کی یہ کہ اس سے ملے یا ہاں گاہ پھر ہر حال یہ ذکر کرنا چاہیے تھا کہ
نئی بنات خود ہی تیار کرنا ہی ہے یہ فیصلہ ہر حال میں اس کو دینا چاہیے تھا کہ
کہیں ذکر کیا۔ بلکہ شہرے و حویلی کی کتاب میں نے آپ بتلائے۔ دیکھ لیں تو حیران ہو کر
لا یہ اثر ہو گا کہ ہر فن کا سابق ترقی سے ایک تمام مکمل کتاب کا فن چر ثابت
ہو گیا اور نہ صرف چھ بلکہ کئی آپ بھی کہ ایک اور جھوٹ ہیں کتاب میں شائع
کیا اور کتاب میں لکھا مگر یہ میری تالیف ہے مگر ان کی تالیف نہیں۔ کیوں پیری اب
ابہت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ اَللّٰهُ عَلٰی الْکٰذِبِیْنَ۔ وہ انکو حسنِ پس
ہے نہ کہ وہ مرتبہ اس لئے اس کی نسبت میں بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔
ان نے جھوٹ کی غجاست لکھ کر وہی غجاست پیر صاحب کے ہنہ
میں دکھ دی۔ میں نے کتاب اجازت سے اس کے سر پر بلکہ پیش گئی بیان کر دیا تھا کہ جو شخص اس

۴۴

نقد و مباحث

۴۴۱

۳۳

تجربہ سے جانیں گے پھر اگر تہہ دار رسالہ فصیح بلغیہ نبیوت جو اتو میرا تمام عربی باطل ہو جائیگا اور میں اب بھی تو فکر سمجھوں کہ بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تہہ داری تفسیر لفظ اور معنی اعلیٰ ثلثت عربی۔ تو اس وقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی ظلمی بلغیہ و میری تمام ذرا غلط غرض یہ کہ تہہ داری کے پہلے یہ ضروری ہے کہ مذکورہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرے۔ کیونکہ جس فن میں کوئی شخص دخل نہیں لکھتا اس فن میں اس کی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معمار معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور عمار عمار کی مگر ایک خاکہ بہ کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیاحت ہشتیائی میں بھی آپ نے چھ دی کے مال کو پناہ مال قرار دیا تو پھر اس بلاتکسر ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اسے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال ادنیٰ غلطی ہم سے باخبر و پیہلے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کا جواب دے گا۔ اصل یہ ہونا چاہیے کہ اس کے دس برس کا عمر صگر گیا کسی شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کہ اگر کیا تو یہ کہ کہ تہہ داری غلط لفظ میں غلط غلطی پر اور غلط فقرہ نہیں کتاب کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صحت ظاہر ہے کہ جب تک خود ناسی کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کہ کیا اس کی نکتہ چینی صحیح ہو لی ہائے کیا ممکن نہیں کہ خود غلطی کرتا ہو اور شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں ہو سکیں کہ کتاب میں بعض فقرے بطور مسودہ ہیں اگر مسودہ سے یا مر لکھیں ہے تو کیوں یہ مقابلہ نہیں کرتا اور نمبر ہی کی طرح بھاگتا پھرتا ہے۔ اسے ندادی اقل کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے پہلے عربی دانی ثابت کر پھر تفسیر کی نکتہ چینی ہی قابل توجہ ہو جائیگی۔ مذکورہ غیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کو نالہ کیوں مسودہ کا لازم دینا کہ کسی عربی غلطی کا۔ یہ صرف گوہر کا نام ہے۔ اسے ہائی بیجا اقل عربی بلغیہ فصیح میں کسی شوق کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق مال ہوگا میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسودہ قرار دے۔ جو شخص ہزار بار عربی بلغیہ فصیح کی لکھ چکا ہو نہ صرف بیحد علم پر بلکہ مصداق حقیقی کے بیان میں تو کیا صرف اشعار سے اس کا جواب ہو سکتا ہے یا جب تک کام کے مقابل پر کام نہ کرے یا جب تک صرف نیلی کی بک بک بخت نہ کرے یا اس بک لاس لیا بخت

وان كان هيناً او من الرجل اخر
 خود هين ہو یا کوئی اور نہ ہو
 وما كان شرك الناس شيئاً يغفر
 اور شرک کوئی ایسی چیز نہیں تھم جس کو بدل دیا جائے
 الام كفسيان الوغى تنمزل
 کب تک مرد ہی تک کی طرح چلے گا
 وذلك رأي لا يراه المفكر
 یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہو گی۔
 وان خلتها تخفى على الناس تظهر
 اور اگر خفیہ کیسے کہ وہ خفیہ ہے کہ تو ظہور ہو جائے
 ومن لا يوقر صادقاً لا يوقر
 اور جس شخص صادق کو نہ ہوگا کہ وہ خفیہ ہو جائے
 رأيت فاعرضتم وقلتم نحن رؤس
 تم نے دیکھا تو ہم نے انکار کیا کہ ہم رؤس ہیں
 لنكتب اشعاراً بما لا نرى
 ہم یہ ہندو شاعر ہیں کہ ہم نے دیکھا تو ہم نے انکار کیا
 وهذا هو الاقدام مني ففكر
 اور یہ میری طرف سے اقدام ہے تو فکرت ہے۔

على مشنها لم نطلع في مكرم
 ان تمام حسین کیسے کہ وہ شہید ہیں تو ہم نے ان کی فلاح
 ففكر اهدا اكله مكان باطلا
 پس سوچ کر کیا یہ تمام کاہرہ وانی باطل نہیں
 الا لا شئ عار النساء ابا الوفا
 لے عورتوں کے عار النساء ابا الوفا
 اردت الهوى من بعد ستين حجة
 کیا میں نے سادھو میں کی عمو کے بعد ہوا پھر تو کو الفیہ
 اريتك ايات فلا عذر بعد ها
 ہم تجھے دیکھ کر کہتا ہوں اے عمو کہ تو خدا کی ذمہ داری
 اردت بصدي ذلت فرأيتها
 تو نے عدم تم میں میری فلاح کہ وہ ہیں خفیہ خفیہ
 وكأين من الايات قد ذكرها
 اور بہت سے نشان ہیں عمو کا ہم نے ذکر کیا ہے
 فحق لنا بعد التجارب حيلة
 پس ہمارے لئے بہت چال ہے جو ایک حیلہ ظہور ہے
 فلهذا هو التبيكيت من فطر السما
 لہذا ہے تہذیبیہ تہذیبیہ خداوند کرنا چاہتا ہے۔

لے ہو کتاب سے کہ لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل تو عروہ ہوا۔ ہم تجھے کوئی ایک نشان
 دیکھتے ہیں۔ (عز)

چہ يستعمل لفظ لای کما يستعمل لای فی لسان العرب۔ منہ

ومن المعترضين المذكورين - شيخ منل بطاوى - وجار غوثي - يقال له
 دیکھو وہ بھی کتب میں شیخ گروہ ساکن ہلال است کہ ہمسایہ گروہ است۔ ورا
 محمد حسنین - وقد سبق لكل في الكذب والمكين - وانه ابل
 محمد بن یوسف گوید - والاہم یہ دہریہ واداسیہ ہفت ہمسایہ است۔ واداسیہ کہ
 دستگیر وانشاع الکبر واطہر حق قیل انہ امام المستکبرین - وراہیں
 دیگر نمبر۔ ویکبر وانشاع کہ دہریہ ہفت ہمسایہ کہ ہلال مستکبرین است۔ وراہیں
 المعتدین - وراہیں الغلوین - والذی کفر فی قبل ان یکفر الاخرین - واعترض
 تہذیب کتب - وراہیں است - اوہ بھی ہفت ہمسایہ کہ ہلال مستکبرین است۔ وراہیں
 علی کتب واطہر حوالہ المکنون - فقال ان تلك كتب مشحونة بيمين الاغلاط
 من حرجہ کہ وہ بھی نمبر نمبر۔ پس گفت کہ ای کتب ہا از عقلی و پیر ہستند و ہر
 و ساقطہ فی وحل الاغلاط - وليست كما زعمين - وان هذا الرجل من
 اهل فساد و فساد اند۔ وراہیں آب صافی نیست۔ وراہیں ہفت ہمسایہ است
 للجاهلین - وکما يوجد في كتبه من جملها وقياسها - فليس قريحته حجر
 و ہر کلمات صحیحہ و فانیہ و ہر کلام ہر کلمہ صحیحہ - پس آن بھڑا واد
 اثافها بل تلك كالم عرجت من اقلام الآخرين -
 رنگ جیت نہایت بڑی کلمات نہ گہرا نہ درجانی برآمدہ اند۔
 فقلت يا شيخ النوكي - وهذا للعقل والنهي - ان كتيبت بقرعة متا
 پر کلمہ کہ نہ شیخ اصحاب و دہریہ عقل و دانش - بہ تحقیق کتب ہمسایہ آخہ کہ ہر کلمہ
 زعمت و قرعة حافظت بالاسماء و الکتابین - و زعم القلم بتغافل و غی
 ہمسایہ - و آخہ زعم تستمر ہمسایہ کہ ہر کتب ہمسایہ ہمسایہ نہ عقل و دانش

.....

۲۴۲

بجہل الجاہلین۔ فان قلت استلیمت فیہا غلار الخذہ فی حد ام کل لفظ غلط

ہیں مگر یہ میدانی کہ میں کتابی غرض ثابت کرتی ہوں میں بقابلہ ہر غلطی یا سہ کی

دیتا ہوں۔ واجمع عوفیاً ونضاراً۔ وکن من المتمولین۔ وھذا صلاۃ تلامہ ہواک۔ و

وسیم وھذا جمع کن۔ وازادہا من بشو۔ وایں توں طماق امت کہ نہ بل خوش

تقریبہ عیناک۔ وستمیج بہ رحلاک۔ فتنبو من السفر الدائم۔ ولاحقہ کالتفکد

کست۔ ویدریم کو شک خواہ شد۔ وروپے تو ازین آدم خواہند گرفت ہیں نہ صرف تو ہی ہوں

اللہام۔ و تقعد کالمندعین۔ و تغوی بہ عن معائل لغری۔ و مکانی فحق۔ و اشاعہ

فہم سرگاہوں تودہ تو ہی کہ یہ سن سناں غرا ہی کشت۔ و ہوں مال تو منوہی آؤں غریب کا گناہ

عدیۃ السنۃ۔ و وعظ الدجل والفریۃ۔ و تعیش کالمستویحین۔

و اشاعہ ہنہ کہ مال حدقا لسانت واندلی و فریب پختہ تو ہی شہر آدم ہاں ہنہ تو ہی گدائی

میدانی تو ریڈیاں اری قبلہ ریا فسادک و اشاہد ریح بلاعتک۔ و اذہم

مگر ایں امت کہ می خواہم کہ قبل ازیں امر غریبہ فصاحت ترا نیم و بونے بلافت تو مشاہدہ کن۔

انک من علما و خذاہ الصناجۃ۔ و من اهل تلك القولۃ۔ و لست

تا بہ نیم کہ تو از علما ہیں صاحت پستی۔ و از آملین پستی کہ اہل ایں علم ہستند۔ و از

من الجاہلین المعجوبین العماہین۔

ماکان و محبوبان و تائیدایں پستی۔

فانلق لوشل حظلہ المنعوس۔ و نکد طالعه المموس۔ انه ما قبل

ہیں بامشکم نصیبی۔ و بستی طالع مموس او ایں انکلی انداک کہ او ایں طالعہ را قبل تکو

ھذا الصلاۃ۔ و ما صتی نفسہ لیقبل ھذا الشریطۃ۔ و خشی الذلۃ

و خشیۃ ہر بختی اندکی نیامد تا شہدہ ادا قبل کرد۔ و از ذلک در میان



۴۔ اگرچہ کہیں کہیں شواہد ملتے ہیں مگر یہ شواہد اس قدر کم ہیں کہ ان سے اس کی تردید ہوتی ہے۔

۱۳۳

بیزار نہ ہو جاتے تو کوئی بھی پٹنت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو ہوا صاحب ایسی پٹنتوں کی فکر میں کہہ بھی نہیں دیکھ سکے کھنڈ جو ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے میں آوے تو بُدھ مان لوگ جو کہ ہنسی دہ گہے نہیں وے سب سمجھ دای والے بید مت میں آجاتے ہیں۔ یعنی تاک و فیو اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں؟ سُنے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقلند متعصب نہیں وہ فنا اپنی ٹھگ بیا چھوڑ کر دیکھ بھارت میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پٹنت صاحب کا مطلب صوف اتنا ہے کہ ہوا تاک صاحب ہوا اُن کے پیرو ٹھگ ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو بچ دیا۔ مگر چہ چہ یہ تو سچ ہے کہ ہوا تاک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طور پر کھائی پٹنت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹھگ اور متکار اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتھ میں درج ہیں اور مخالفت وید میں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابلے وید کی تعلیمیں درج کرتے جو عقلند خود مغولہ کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کو کسی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ صوف گالیاں دینے سے کام نہیں لکھتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا مغلوں اور کینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ تاک جی بڑے دھنڈا اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرتو اُن کے چیلوں نے تاک چند و ہوا جنم سا کی و فیو میں بڑے ہتھ اور بڑے بڑے شرح ملے کھے ہیں۔ تاک جی ہوتا اسی سے لے بڑی بلست حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ تاک جی کے عداہ میں گھوڑے۔ راتے ہاتھی سونا چاندی موتی پنا اسی رتنوں سے جڑے ہوئے پاد اور نتا کھا ہے۔ جسٹ ہے گیوٹے نہیں تو کیا ہے۔ یعنی تاک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے پوتھی تاک چند و دی ہوا جنم سا کی و فیو میں بڑے دھنڈا اور ہولکت کے کھا ہے

۲۱

انکھو کے ہیں جھگڑے سب ماجرا ہی ہے
 دیوانہ موت کہو تم عقل رسا یہی ہے
 مت کہہ کہ کئی تکرانی تجھے بجا یہی ہے
 عاشق جہاں پر مرتے وہ کرنا یہی ہے
 طاقت بھی ہے لہو دہی ہم پر بجا یہی ہے
 ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
 پر تو ہے فضل داگ ہم پر کھہ یہی ہے
 کہتے ہیں جس کو مدح وہ جہاں گنا یہی ہے
 سینہ پر دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
 قلم جو حق کا دشمن وہ مہر چٹا یہی ہے
 جو ہستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
 سب خشک ہو گئے ہیں پتھر پتھر یہی ہے
 نور سے معرفت کی ایک سرمد سا یہی ہے
 سب جو ہرول کو دکھا دل میں چھا یہی ہے
 فنا ہے جس سے سونا نہ کیا یہی ہے
 وہ گالیوں پر اترے دل میں پڑا یہی ہے
 جس دل میں ہے نجات بیت الخلاء یہی ہے

اس ماہ میں اپنے قصے تم کو ملی کیا مستحق
 دل کر کے پارہ پارہ ہا ہول میں ایک نظام
 لے میرے یاد جانی کر خود ہی ہوسر جانی
 فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاگنی ہے
 تیری وفا چاہوں ہی ہم میں ہے عیب نقدی
 تجھ میں وفا ہے پیکر ہے میں چہرہ سائے
 ہم نے نہ چھوڑا یاری میں رخنہ لانا
 لے میرے دل کے صحن پر لگا کر تیرا صداں
 یک دہی کی آفتیں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
 کیونکر تیرے ہمدردے کیلا کر فنا ہووے
 ایسا نانا آیا جس نے غنیمت کھلایا
 شادی و طاعت میں دیں کی کیا کہوں میں
 آنکھیں ہر ایک دیں کی بے قسم نے پائیں
 فعل میں بھی دیکھے تیرے دل میں بھی دیکھے
 نکھڑ کر کہیں سے پھٹاؤ گے بہت تم
 پر کریوں کی آنکھیں اندھ سی ہوئیں میں ایسی
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو جناب ہے

شک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اُس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے
لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ مثالوی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت ایک نکل جائیگا
تو خدا نے تعالیٰ اُس کی جگہ میں لائیگا اور اس آیت پر غور کریں فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر صاحب علی صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۷ء
میں مخالفانہ طرز پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترک ادب اور تحقیر کے الفاظ سے
بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ
ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اُس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے۔
اول یہ کہ میر صاحب کے دل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ جم گیا ہے۔
سویس و سو سو کے دور کرنے کے لئے میرا یہی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اس
کو غور سے پڑھیں ۝

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر قاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ
گو یا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکادی اور نبوت کا
معی اور انبیاء علیہم السلام کی امانت کرنے والا اور عتایا سلام سے منہ پھیرنے والا۔ سو
ان ادماہ کے دُور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اس بارہ میں
رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔ اگر میر صاحب توجہ سے اس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرط توفیق
انہی اپنی بے بنیاد ادبے اصل بدظنیوں سے سخت ندامت اٹھائیں گے ۝
سوم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اُس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ
گو یا انکو رسولِ نجات کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ
اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں
اور پھر یا تو مجھ کو رسولِ کریم کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میں
زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرا دوں گا۔ میر صاحب کی اس تحریر نے نہ صرف مجھے
بہت تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقعہ حال سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں

کرائی بھی اور بٹالوی کی کوئی بدگونی میاں صاحب کو مکروہ معلوم نہ ہوئی اور میاں صاحب کے مکان میں بیٹھ کر ایک اور اشتہار نگینہ کا بھرا ہوا بٹالوی نے لکھا۔ آئیں اس عاجز کی نسبت یہ فقرہ مندرجہ تھا کہ یہ میرا شکار ہے کہ جس طرح سے پھر وہی میں میرے قبضہ میں آ گیا اور میں خوش قسمت ہوں کہ بھاگا ہوا شکار پھر مجھے مل گیا۔ ناظرین! انصاف کا کہو کہ یہ کیسے سفاک پن کی باتیں ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے مہذب آدم اور نقال بھی تصورِ بہت عیاں کو کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلی میں ایسا کینگی لکھتی ہے بھرا ہوا نگینہ اپنے حقیقت شناس کے سامنے نہ پانچ پر نہیں دیتے۔ اگر میں بٹالوی صاحب کا شکار ہوتا تو اس کے استاد کو دہلی میں کہیں جا کر پکڑتا کہ کیا شکارو استاد سے بڑا ہے۔ جب استاد ہی چڑیا کی طرح میرے پنجہ میں گرفتار ہو گیا تو پھر ناظرین سمجھ لیں کہ کیا میں بٹالوی کا شکار ہوا یا بٹالوی میرے شکار کا شکار۔ بٹالوی کی شوخیوں پر ہتھکڑیاں لگی ہیں اور اس کی کھوپری میں ایک کٹڑا ہے جسکو ضرور ایک طنز خدائے تعالیٰ نکال دینا انہوں نے کہ آج کل ہمارے مخالفوں کا جھوٹ اور بہانوں پر ہی گزارہ ہوا اور فرحونی رنگ کے نگینے اپنی عزت بتانی چاہتے ہیں۔ فرحونی اس روز تک جو وعدہ اپنی لشکر کے غرق ہو گیا یہی سمجھا رہا کہ ٹوٹے اس کا شکار ہو اور وہ نیل نے دکھا دیا کہ واقعی طور پر کون شکار تھا۔ میں تادم ہوں کہ تا اہل عرب کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے ورشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس قدر ہے کہ کوئی تلخ بات سننے پر لافوں میں کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا مگر بٹالوی اور اس کے استاد نے مجھے بلایا۔ اب بھی بٹالوی کیلئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیں اور منہ کو لگام دیں ورنہ ملن وول کو رو رو کے یاد کر گیا۔ باندو کشاں ہر کہ در افتاد و افتاد و ما علینا الا البلاغ المبین

از مکاتبات علی خاں مشو

گندم از گندم برودید جو ز جو

جو لوگ ان جھوٹے اشتہارات پر خوش ہوئے ہیں جن میں میاں نذیر حسین کی مصنوعی فخر کا ذکر ہے میں خالصاً ابتداً کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس دعوے کوئی میں ناسخ کا گناہ اپنے ذمہ نہ لیں۔ میں سہا کو بریل کے اشتہار میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ میاں صاحب ہی بحث کرنے کو گریز کر گئے یہ کیا شرافت اور بے حیائی کا بہتان ہے کہ میری نسبت اڑایا گیا ہے کہ گویا میں میاں نذیر حسین سے ڈر گیا انھوں نے ہر گز ان سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا میں اس بصیرت کے

ممن افقونی علی اللہ کذابا۔ تنزیل من اللہ العزیز الرحیم۔ لتتذکر قوماً
ما انتذروا لہم ولتدعو قوماً اخرین۔ عسی اللہ ان یجعل
بینکم و بین الذین عادیتم مودۃً۔ ینحزرون علی الذقان معجداً ربنا
اغفر لنا لانا کنا خاطئین۔ لا تغریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم۔ و
هو ارحم الراحمین۔ انی انا اللہ فاعبدنی ولا تلحقوا بالمشکین واجتہد ان
تصلونی واسئل ربک وکن مستولاً۔ اللہ ولیّ حقان۔ علم القران۔ فیما
حدیث بعدہ تمکمون۔ نزلنا علیٰ ہذا العبد رحمةً۔ و ما
ینطق عن الہوی۔ ان هو الا وحی یوحی۔ دنی فتدنی فکان قاب
قومین لو ادنی۔ ذہنی والمکذبین لانی مع الرسول اقوم۔ ان یوحی
لفعل عظیم۔ و انت علی صراط مستقیم۔ و انا نریک بعض الذی
نعد ہم لو نتوفینک۔ و انی راضک الی۔ و یاتیک نصرتی۔ انی
انا اللہ ذو السلطان۔ ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص
دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہ اگر یہ امر خدا کی طرف
سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس
کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی
اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ
ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو
پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ
نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا
ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور
تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افتر کیا ہے تو

میرے مٹنے سے ہوا کال بھلے روگ و بار
 زبردستی کو بتاتا ہے وہ اب مثل شتاو
 دیں تو خود کہنے سے دل مثل ریت میں عداو
 لاشا سے دیں کی ماکہ جو اٹھا تھا ایک خداد
 حسی سے ہل شرمند جو اس دم پر کرتے ہیں ہلا
 دشتیں میں دیں کو سیلانہ کیا شکل تھا کد
 سخی رازِ نبوت سے یہی ہے آشکار
 قوم حسی میں اگر یہ لہجے کیا جئے عار
 کہ مٹے دم کی سرکے یا از رنگبار
 وہ اگر سیوا میں بدو تم جو شک متار
 چکے چکے کرتا ہے پیدا وہ سالن مار
 چیز کیا ہیں اس کے تگے رستم و اسفندیار
 کہ کو کلمات جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
 چھوٹے فن کو کہ چھوٹے ہیں یہ ایسے شہسار
 دم نہادو گرہ ہاں بعد کر دیں حال زار
 شدت گری کا ہے عتاق بدلیں بہار
 یہ خیال اٹھا کو کس قصہ ہے تابکار
 جنگ بھی تھا اس کی ریت گدھی سے فزار
 اب تو انھیں دین میں دیکھینگے پھر انجا مکار

بدھ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
 وہ تھا جس نے نبی کو تھا زید خالص دیا
 وہ دکھا تھا کہ میں میں کچھ نہیں بکراہ و حیر
 پس یہی ہے دینِ حقیقی نے کیا منج بڑ چار
 تا کہ کھلے شکوہ کو دیں کی ذاتی غریباں
 کہتے ہیں یہ بچے نادان یہ نبی کال نہیں
 پر بتانا آدمی وحشی کو ہے ایک بھڑہ
 نہ لہے آسوں سے خود بھی وہ اک نہوتے
 لاشا میں ہر زبان کی بھلا کیا فرق ہو
 اے مرے پیارے فیکٹ ممبر کی طاعت کرو
 نفس کو لہو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
 جس نے نفس میں کو رحمت کر کے زیر پا کیا
 لہاں شکر کا دوا دہا کے دکھ تمام وہ
 تم نہ کہو اگر وہ گالیوں دیں ہر گھڑی
 چہم ہوتے دیکھ کر ان کے سالن میں رستم
 دیکھ کر لگوں کا ہوش غنیمت کچھ غم کرو
 خزانوں کی نگاہوں میں ہمایا کلم ہے
 غیر غریبوں کی غلوں کیا ہم نے جگر
 ہاتھ لہہ لگاتی ہے یہ شہوت کا نشان

۱۹ جنوری ۱۹۰۲ء

خائف ہو گایاں دیتے ہیں اللہ گنہگار پاک و شہداء شائع
خائفانہ تحریریں دل کا جواب کہتے ہیں۔ ہم کو ان کا جواب گایوں سے کہیں دینا نہیں چاہیے۔
 ہم کو سخت دہائی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت دہائی سے برکت جاتی رہتی ہے، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی
 برکت کو کم کریں۔ اہل کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں، یہ لوگ بھائے غور و واجب الرفع ہیں۔ اہل منزل
 باتوں کو محض کرنا کسی معقول اعتراض کا جواب تمام کو دھوکہ دے بھانسنے کے لیے دیا جاوے تو نامناسب نہیں۔
 اگر ہم اہل کے مقابل پر سخت ذہال کا استعمال کریں تو یہ ترتیب کا بھی تعلق ہے مگر ہمیں کوئی سخت نقطہ استعمال
 کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی مصلحت ہے جو خدا کے وعدے پر ہے جس کی بغیر انجیل اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی
 ہے۔ یہیں اللہ تعالیٰ کو بنا جیاد کا کام نہیں، ہم تو وہی ہوتے ہیں جو آسمان پر کھانا کھا رہے کسی کے عالم ہمارے کچھ
 سے کیا بنا ہے۔ ترسیل آسمان کا کفر خالص ہو جاتا ہے اور آسمانی نام یاد جاتے ہیں پس دنیا کے کٹر لوگوں کے ہاں
 کیا کیا پیدا و اس میں کچھ نہ ہو کہ ان پر نیک لکھا جاوے۔

سچ کے دو بند چاندوں میں تزلزل لند چاندوں سے خود انہی جو جلد سے خائف ہیں
 کہ یہ تو میرا مہمند ہو گینا کہ سچ میں بدلا ہوا تیرا
 کیا ہو۔ اہل میں خدا کی چادر پہنے ایک حق رکھتے ہیں وہی جو خدا تعالیٰ نے ہم پر کھوسے ہوئے ہیں
 کہ خدا چاندوں سے لڑو نہ چھوڑے ہیں جو بچے لائق مہل ہیں۔

آداب تبلیغ دنیا میں دین قسم کے کوئی ہوتا ہے۔ تمام شتم و طعن کے اقتدار عام ہونا
 کہ ہم جانتے ہیں۔ ان کی کچھ مٹی بڑی ہے اس لیے ان کو بھانا بہت ہی مشکل
 ہے کہ اسے اُلوہ کے پلے سمجھا بھی سکتا ہے۔ یہ لوگ وہ لوگ ہوتے ہیں اللہ جل جلالہ نے ان کو خدا کا
 حکم نہ توئی اللہ ہی مستبد ہوتی ہے اس لیے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ اللہ کے وعدے
 کے مطابق ان سے کلام نہ کرے۔ حق تعالیٰ نے ان کو حق تعالیٰ کے کلام کو تبلیغ کرنے
 کے لیے مقرر کیا ہے۔ ان کو تبلیغ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے کلام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ان کو تبلیغ کے لیے
 اللہ تعالیٰ نے ان کو تبلیغ کے لیے مقرر کیا ہے۔ ان کو تبلیغ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو تبلیغ کے لیے مقرر کیا ہے۔

اور کچھ نصاب بھی اللہ تعالیٰ سمجھائے بہکوں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصر اعلان کر دوں۔

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا پیغامیوں کی بد زبانی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق طانی نے تہذیب اور شرارت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت ہی فہرست ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتانا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوح کا بیٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوح کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت بلو جہود حضرت نوح کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قتل نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بدھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام جو تک خدا تعالیٰ نے نوح رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوح کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کو تو ابراہیم بھی کہا گیا ہے جن کا بیٹا اسماعیل تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے کذاب ہے مغتری ہے خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے خدا سے دور ہے پوپ ہے دغیرہ دغیرہ۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گہرا ہٹ نہیں اور میرا دل ذرا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب انسان دلائل سے گھست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کرتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی گھست کو ثابت کرتا ہے۔ آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ ایک کزور بعض بار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو اب جو کچھ ہم ان کو گھست پر گھست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر از آتے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر ل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے

بکریاں برکت حاصل ہوتی ہیں اور مسیح کو خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اسی وقت جلا وقت ہو مزار
 اسی پر نہیں تو ہم پر لعنت اور عذاب ہو جائے اور ہماری ہمارے جیسا کہ خداوند تعالیٰ قسم نہ کھائے یا قسم کی سزا
 کے اندر رکھے تو ہم پر عذاب الہام سچا۔ پھر بھی اگر کوئی حکم سے بدوئی کو سب کو ہے اور اس میں
 کی طرف متوجہ نہ ہو اور حق پکائی پر نہ ہو تو چاہے توبہ شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات
 نہیں ہو گا کہ خواہ غلام حق سے رو کر فالان ہوتا ہے اور جی شیطنت سے کشمکش کرتا ہے
 کہ بچے جھوٹے ہو جائیں۔

اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہو گا کہ ہم دو گلوں کے مولیٰ میں خود سوچ سہیں
 جا کر دھرم دہرہ دیتے ہیں۔ مسٹر عدنا تم اگر حقیقت مجھے کا وہب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ
 ایک تہہ وہی اس لئے وہی حکمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بوقت جہالت تک وہ ہلا کے ہوتی
 اتوار کے سے گا کہ وہ تہہ اپنے تجربے سے جان چکا کہ میں جو مہیوں اللہ مسیح کی حکمت کو اس لئے مشاہدہ
 کر رہا ہوں مقابلہ سے اس کو کیا تخت ہے کیا پسینہ پھیل رہا ہے زندہ تھا اور مسٹر عدنا
 ہتم کی مٹا کر سکتا تھا اور اب سب کر گیا ہے اس لئے نہیں کر سکتا جبکہ عیسائیوں نے اپنے ہتھار میں
 ایک کے ہلال ہوا ہے کہ خود مسیح نے مسٹر عدنا تم کی باپ پائی تو ہر وہب ہی خداوند مسیح ۱۶
 پہلے گا کہ وہ معلوم نہیں ہوئی کہ اب مسیح کے خداوند ہونے کی نسبت مسٹر عدنا تم کو شک
 اور تہہ پیدا ہو جائے ہو وہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت قریب پہنچے ہیں کہ اس کی خداوندی اور
 کتب کا جو ہو چکا اس میں وہ مسٹر عدنا تم کا چہرہ۔ لیکن اور کہ مسٹر عدنا تم پہلے میں
 وہ ہتھار کے سب میں جھوٹے ہیں کہ اس کو مسیح نے پیدا ہو خود چکا کہ کس کو چاہئے کہ وہ
 مرگاہہ کا کہ وہ مسٹر عدنا تم کی تہہ کہ وہ کال خدا کے تخت سے اس کو پکایا اب
 وہ ان میں ایک کی تحریک سے جیسا کہ بہت سے کہ تو پھر ہی کال خدا کی طرف صیقل کا خرہ چکے
 گھر میں سب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف بات بتادی اور جو اس سے کے شک ایک سیاہی کرید
 اب وہ جس میں صاف فیصلہ کے یہ خاص خود خداوند کی راہ سے کہاں کرے گا اور ان کی طرف
 سے اور اس کے گا کہ صیقل کی تحریک میں اور کہ مسٹر عدنا تم کو کہ نہیں لائے گا وہ پھر اس کے ہوتے
 اس صیقل کی صاف صاف کی وہ سے وہ ہے کہ وہ ان زبان قدرتی سے اور نہیں آئے گا
 اور ہمارے حق کا خیال نہیں ہو گا کہ اب بھی ہوتے گا کہ اس کو دلہا لکھ رہے ہیں کا شوق ہے
 اس صیقل وہ نہیں پس صیقل نہ وہ ہے کہ لکھنا جب یہ تھا کہ اگر وہ بچے جو ہتھار ہے اور

ومنع لی من التعلل الظاہرۃ والباطنۃ وجعلنی من المجذوبین۔ وکنت شاباً
وقد شغمت وما استقصیت باباً الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت
وما استکشف من امر الا کشفتم۔ وما ابتللت فی دعاہ الا اجیبتم۔
وکل ذلک من حبی بالقرآن وحب سیدی واما می سید المرسلین۔ اللہم
صل وسلم علیہ بعدد نجوم السموات وذرات الارضین ومن اجل هذا المحب
الذی کان فی فطرتی کان اللہ معی من اول امری حین ولدت وحين کنت
خریما عند ظہری وحين کنت اقرئ فی المتعلمین۔ وقد حبیب الی منذ ذنوت
العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراہمة والقسیسین۔ وقد الفت
فی هذه المناظرات مصنفات عديدة۔ ومؤلفات مفيدة منها کتابی
البراہین۔ کتاب نادر مانع علی منوالہ فی ايام خالية فلیقرء من کان
من اشرتابین۔ قد سللت فیہ صوارم الحجیر القطیعة علی اقوال الملحدين۔
ورمیت بشبهها الشیاطین الباطنین۔ قد خفض عام کل معاند بذالک
السيف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمقول۔ وبن
المصنفین۔ فیہ دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصریحة و
الکشف المجلد ومواردها۔ ومن کل ما یجلی ذرر معارف الدین المتین ولی
کتب اخری تشابهہ فی الکمال۔ منها الکمل والتوضیح والازالة ونسخ الاسلام
وکتب اخر سبق کلها الفتح فی هذه الايام اسعد آفح الوسادس هو نافع جداً
لذین یریدون ان یرزقوا بحسن الاسلام۔ یرکفون افواه المخالفین۔ تلک کتب
ینظر الیہا کل مسلم بعین المحبة والمودة ینتفع من معارفہا ویقبل فی یصدق

دعوتی۔ الاخریۃ البغایا الذین ختم الله علی قلوبهم فهم لا یقبلون۔ ولما
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنۃ جاء قنن نسیم الوسی بریا عنایات
 ربی لایزید معی لقی و یقیض و یرتفع جہی و اکون من المستیقنین فاوئل ما
 فتح علی بابہ هو الرؤیا الصالحة فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق
 الصبح وانی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحة صادقة قریبا من القیین او
 اکثر من ذالک۔ منها محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منها نسیتها۔ ولعل
 الله یکررها فی وقت آخر ونحن من الآملین۔ ورايت فی علواء شبابی
 وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفيه حفدی وخدمی فقلت
 طهروا فراشی فلان وقتی قد جاء ثم استیقظت وخطیت علی نفسی
 وذهب وعلی الی انی من المائتین۔ ورايت ذات لیلة وانا فلام
 حدیث السنن کانی فی بیت لطیف نظیف یدکر فیہا رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم فقلت ایہا الناس این رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاشاروا
 الی حجرۃ قد دخلت مع الداخلیین۔ فوشی بی حین واقوتہ۔ و حیاتی باحسن
 ما حییتہ وما انسی حسنه وجمالہ وملاحته وجملته الی یومی هذا شغفی
 حبک وحب ذبی یوجہ حسین قال ما هذا بیحینک یا احمد فنظرت فاذا
 کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول الله
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرة اخرى
 وانا کالمتحیرین۔ فوجدته یشابه کتابا کان فی دار کتبی واسمہ
 قطبی قلت یا رسول الله اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

خطبہ الہامیہ

۴۹

الْزَيْنَاتِ ۖ وَافْنَاءَ الْيَوْمِ كُلِّهِ فِي الْخَزَائِنَاتِ ۖ

زینت اور آفتاب کے روزگار کے ہر لمحہ میں ان کے ہونے والے کاموں میں

وَالْحَدَايَا مِنَ الْقَلَايَا ۖ وَالتَّفَانِخُ بِحُومِ الْبَقَرَاتِ

اور ہدایت کے گلابوں میں اور بقرات کے دھڑکے ہوئے گوشتوں میں

وَالْجَدَايَا ۖ وَالْأَفْرَاجُ وَالْمَرَاۤءُ ۖ وَالْجَدَبَاتِ ۖ

اور گدھوں میں اور غریبوں میں اور عورتوں میں اور بھڑکے ہوئے غنوں میں

الْجَمَارِ ۖ وَالطِّحَالُ وَالْقَهْقَرَةُ ۖ يَأْتِدَاءُ النَّوَاجِذِ

اور لکڑیوں میں اور پیٹوں میں اور بھڑکے ہوئے بچوں میں اور نوجوانوں میں

وَالشَّيَا ۖ وَالشَّوْقُ إِلَى رَقِصِ الْبَغَايَا ۖ وَيُوسِفُ

اور شہنشاہ میں اور شوق کے ساتھ بھڑکے ہوئے بچوں کے ساتھ اور یوسف

وَعِنَّا قَهْرٌ ۖ وَبَعْدَ هَذَا نَطَاقُهُنَّ ۖ فَإِنَّا لِلَّهِ عَلَى

اور ہم پر ہے قہر اور بعد میں ان کے بولنے کا وقت ہے کہ ہم اللہ کے سامنے

مَصَائِبَ الْإِسْلَامِ ۖ وَأَنْقِلَابُ الْأَيَّامِ ۖ مَا تَبِ الْقُلُوبُ

مصائب اسلام میں اور اسی کے روزگار میں اور اسی کے روزگار میں اور اسی کے روزگار میں

۵۳

کے لئے محکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور
وہ احکم الحاکمین ہے۔

۵

ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے مرعوب
اور رتبہ اور منزل سے میں بے فہمی اور غفلت ہے۔
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے ماحول کی یہی قیادت
ہو گئی ہے یعنی دنیا پر جاہلی اور ہمارے محبت کی زمین کو
لکھنا ہے کہ یہ دنیا پر چلتے ہیں۔ گرم اس منہ کی طرف
تھک گئے ہیں جو خوش پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔
ہم اپنے بیک کے من سے تھک چکے ہیں ایسے کہ جو شاعر
شعرات نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے متحد ہو گیا
دشمن ہمارا یا بالوں کے غمزے ہو گئے۔ اور ان کی
عدیل کھیل سے بڑھ گئی ہیں۔

اقوم لدھقا الاثام - وفعل ما شاء و
هو احکم الحاکمین - وانشع عظم ما فی قلبی
ولا یطیر احد من الطالین سے
حب لنا لمحبته فقیت
وحن للنازل والمراتب نرفیت
الارضی لادنیا وبلدہ اعلیٰ
جدیت وارون وحادفا لاجدب
یتاملون علی التعم ورائنا
ملنا الی وجہ یسرو یطرب
لما تعلقنا بنور حبیبنا
حق استار لنا الذی لا یخشب
ات العاصم راخا نیر الغلا
ونساهم من ذنوب الاکاب

انہذا نصرت کہ کہ احکم الحاکمین است و خامی دانہ آنچہ مدلی من است و غیر او ازین آگاہ نہ۔
اشعار

لما جویہ است کہ از حب اور ہی باشیم۔ ولا مرتب و منصب بلکہ فراخ دلیم۔
مگر خیم دنیا میں طلائش و قطرات چید شدہ۔ مگر زمین مکتی ہمیں سر نیز خدایود۔
مگر رہنمائی دنیا میں فرود آمدہ اند۔ لیکن مایل سوئے دے تھکیم کہ شادی و خدی خشد۔
دوست و ان دوست خود نہ ایم از میں بعد است کہ از مشا و شش شاد و بیت مانگہ شش گریہ است۔
دشمن اختر را شہ یا با شہ اند۔ و دشمن آنہا سگ سرور را مد پس انداختہ اند۔

کلمۃ فیصل

جلد ۳

۱۱۰

جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں
تفریق کریں یعنی اللہ پر ایمان لجاتے ہیں مگر اللہ کے رسولوں کو نہ انیس یا کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے
ہیں مگر کسی کو نہیں مانتے۔ اللہ چاہتے ہیں کہ کوئی میندین کی سادہ نکالیں یہی لوگ بچے کافر ہیں۔
اللہ نے کافروں کے لئے ذلیل کرنا وہاں عذاب جو رکھتا ہے آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمۃ
الافتاء میں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تمام رسولوں کا انکار کر دیا انہیں نہیں سمجھتے۔ پس ہر آیت
کے ماتحت ہر ایک ایسا شخص جو رسول کو تو مانتا ہو مگر کسی کو نہیں مانتا یا کسی کو مانتا ہو مگر اللہ کو نہیں مانتا اور
آئندہ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۃ اسلام سے
خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے
کلام میں ایسے لوگوں کے لئے اولیٰ لکھا ہم الکافرون حقائقاً پر۔ فقہ تبرعا

اور اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں تو صرف رسول پر ایمان دینے کا سوال ہے
مسیح موعود کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ایک عظیم ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں
مسیح موعود کے متعلق ایسی جگہ بنی اللہ رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ
فرمایا ”دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا“ یا جیسے فرمایا یا ایہا النبی
اطعوا البصائع واملحش یا میں طوع فرمایا انی مع الہ رسول اقوم مع ربکم
نے ابھی اپنی کتابوں میں اپنی دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ
بیان کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ نبی ہیں“ اور دیکھو
۱۔ ہر شخص کو ہم (یا جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ) میں خدا کے حکم کے موافق نہی ہوں اور ان میں
اس سے انکار کر دیا تو میرا گناہ ہو گا۔ اس میں حالت میں خدا پر ایمان نہی رکھتا ہے تو میں کیونکر
اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ جس دنیا سے گزر جاؤں۔
دیکھو خط حضرت مسیح موعود بہت لطیف اور خفاہ عام اور ہر ایک خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات
میں تین دن پہلے یعنی ۲۳ مئی سن ۱۸۹۸ء کو لکھا اور آپ کا یوم وصال ۲۶ مئی سن ۱۸۹۸ء کو خیر
طرح میں شائع ہوا۔ پھر اسی پر اس نہیں کہ مسیح موعود نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ نبیوں کے
سر میں خود کو مسیح موعود کے لئے مسیح کا نام نہیں لیا اللہ رکھا جیسا کہ مسیح سلم ہے

کلمہ الفصل

جلد ۱۴

۱۴۶

ھی الجھاحۃ - یعنی میری امت تشریف فرما ہوتی ہے جو جانی دے سب ذریعہ دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ اور معادہ سے مراد ایسا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ بشارت دوزخ میں پڑی گئے اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ جنت میں جانے والا جماعت کا فرقہ ہوگا۔ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا ماننا جو وایمان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں مسیح موعود کی جماعت جنت میں جائیگی اور مسیح موعود کے منکر بقول نبی کریم فی ان رہوئے۔ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ بات جس پر نجات کا واسطہ ہے جو وایمان ہوتی ہے کیونکہ نجات کا پہلا قہیدہ ایمان ہے پس اگر مسیح موعود پر ایمان لانا جو وایمان نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہے اور کیوں مسلمانوں کے بشارت دوزخ میں ڈالے جا دیں گے؟ اور یہ حدیث میں آتا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبارجل مسلم اکھراً رجلاً فان کان کافراً واکلاً کان کافراً (ابوداؤد) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کسی کافر کو کافر کہا پس اگر وہ کافر نہیں تو وہ خود کافر ہو جائیگا۔ اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کو کافر قرار دینے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ اب جن لوگوں نے مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے ہم انکو کس طرح من جان سکتے ہیں۔ اظہار ہے کہ ہر ایک وہ شخص جو مسیح موعود کو سچا نہیں جانتا وہ آپ کو کافر قرار دیتا ہے کیونکہ اگر مسیح موعود سچا نہیں ہے تو خود باللہ منقہ علی اللہ ہے اور منقہ علی اللہ ذلّٰل شریف کی مد سے کافر ہوتا ہے پس اس حدیث سے پتہ لگتا کہ صرف وہ لوگ کافر ہیں جو صاف طور پر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ ہر ایک شخص جو مسیح موعود کو نہیں جانتا وہ آپ کو کافر قرار دیکر جو جب حدیث مسیح موعود کافر ہو جاتا ہے۔ نتیجہاً ہر ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا جس کے معنی میں کہ مسیح موعود کوئی انگریز نہیں ہے۔ کہ وہ میری ہوں جو بروز یطوریٰ طور پر دنیا میں آئے گا اور حدیث مذکورہ کے معنی اپنے اپنی طرف سے نہیں کہتے کہ خود حضرت مسیح موعود نے اس کی ہی تشریح فرمائی ہے عندہ ہو گشتی فرج منورہ۔ اب معادہ صاف ہے کہ نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے لگے کہ نبی کریم نہیں

۱۴۷

رولو آف ریفرنس

نمبر ۳

بلکہ ہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں بلکہ
یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں جولو
حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اتنی ادسا کل ادسا شد ہے آپ کا انکار کفر ہو۔

باب چہم

اس باب میں حضرت خلیفہ اول کے فتاویٰ مد بارہ مسند کفر و اسلام سے کئے جائیں گے
تا اس بات کا پتہ لگے کہ ہمدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے دعویٰ میں کون پہلے ہوا کس کا دعویٰ
نفاق اور مصلحت وقت پر مبنی ہے۔

سوداغ ہو کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے سوال پیش ہوا کہ جو غلامی مسلمان ہے
پہچھے کہ ہماری بات تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔ فرمایا "لا الہ الا اللہ کے
ماننے کے نیچے خدا کے سامنے ماسود دل کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا ہی حکم ہے کہ
اسکے سامنے حکموں کو مانا جاوے۔ اہم سامنے ماسود دل کو ماننا لا الہ الا اللہ کے معنوں
میں داخل ہے حضرت آدم۔ حضرت دبراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح۔ ان سب کا ماننا ہی
لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہے حلاکہ انکا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے۔ قرآن مجید کا ماننا سینا
حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان ہانستے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم
میں داخل ہے اور جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ
اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
ومن اعطى من مافترى على الله كذبا او كذب بالحق لما جاءه۔ دجیا
میں سے بڑھ کر کلام دہی میں ہا یک جہو اللہ ہا فتر کہے۔ دوم چون کی کذیب کہے۔ پس
یہ کہنا کہ مرزا نیک سم اور دعاوی میں جھوٹا گویا اور ظلمت کو جمع کرنا ہی
جہنم ممکن ہے۔ یہ مضمون چھپ چکا ہے دو یکھو بد نمبر ۱۹ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔

یہ عذاب دیتا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہوا اور جس کو یہیں چھوڑتا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔

(۱) در جلد ۲، نمبر ۱۳، مورد ۲۹، باید متن ۱۱ صفر ۱- الحکم جلد ۱۰، نمبر ۱۱، مورد ۳۶، باید متن ۱۱ صفر ۱-)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء "اَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَى وَقْتٍ مُّسَمًّى"

فرمایا۔ چھوٹے ذلے کو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت دلازد جو کہنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈال گئی ہے مگر نہیں کہہ سکے کہ تاخیر کتنی ہے۔

(جدید جلد ۲ نمبر ۱۱ سورۃ مدثر کی شانہ ص ۲۰۰ - جدید جلد ۲ نمبر ۱۱ سورۃ مدثر کی شانہ ص ۲۰۰ -
الحکم جلد ۲ نمبر ۱۱ سورۃ مدثر کی شانہ ص ۲۰۰)

۱۶، رابع ۱۹۰۶ء ”میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دہکڑوں کا“

(جلد ۲ نمبر ۳) مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۔

مارچ ۱۹۰۹ء - چھ دفعہ ہجرت کے یہ امام ہو ا تھا۔

إِنَّا نَبِيُّكَ بِخَلَامٍ نَافِلَةٍ لَكَ.

مکمل ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ نمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ تفسیر پڑتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک ہو وقت ہو:

(جدید نمبر ۱۲، صفحہ ۷ پر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم علیہ ۴ نمبر ۱۲، صفحہ ۵۸، اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء " خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ امر کہا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے

لے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤمن ہے۔

مکتوب بنام دکتر عبدالحکیم ترکانی در خصوص سلسله الحکام فی الجیم - نمبر ۲۲ - مشرق - دکتر عبدالحکیم ترکانی - ۱۳۳۵
نمبر ۸ - مؤلف: محمد علی قزوینی - ۱۳۳۵ (مؤلفه)

۱۔ ترجمہ قرآن (مفہوم قرآن) نے اس میں غیر ذیل کے ہے وقت مقرب ملک۔

۱۔ اگرچہ یہ غلطی "نیم پورس پاسٹ" سے ہوئی ہوگی۔

۷۔ ازبک (اسم) "ہمیک کے کچھ بڑے دوستوں کے ساتھ ہوا: (خیر الیٰ مطرہ۔

۱۹۹۹

نمبر ۳

ریویا فتیہ مجنز

۱۲۳

اس امام کی شریعت میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا خیر انھیں مسلمانوں کو قرار دیا ہے
 فتیردا۔ پھر حضرت صاحب کا یہ امام بھی چسپ چک ہے کہ۔ یریدون لیسطفوا
 نور اللہ باخوانہم واللہ متعم نورا و لو کمال کافرون۔ اس لہام
 میں تو صریح کافرو کا لفظ موجود ہے۔ یہ امام بھی حضرت مسیح موعودؑ کو بہت دفعہ ہوا کہ۔
 وامتازوا الیوم ایہا الجرمون یعنی اسے مجرمو! تم بہت مدت سے اسلام کو منام
 کر رہے ہو آج کے دن سے تم کو الگ کر دیا جائے۔ پھر ایک اور لہام ہے جس میں بھڑکی
 گنجائش باقی رہتی ہی نہیں سوائے اسکے کہ اللہ کا انکار کر دیا جاوے اور وہ اللہ امام ہے
 قل یا ایہا الکفار انی من الضد قین (دیکھو حقیقتہ الہی ص ۹۲) اب
 کہاں ہیں وہ لوگ جن کا یہ قول۔ بے شک مسیح موعودؑ کو ماننا جزو ایمان نہیں وہ دیکھیں کتنا کج
 موعودؑ کو حکم دیتا ہے کہ تو کہ اسے کافروں میں صادقین میں سے ہوں۔ بات تو صاف ظاہر ہے
 کہ اس امام میں مخاطب ہر ایک ایسا شخص ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو صادق نہیں سمجھتا کیونکہ
 فقرہ انی من الضد قین اس کی طرف صاف طعنہ اشارہ کر رہا ہے۔ پس ثابت ہوا
 کہ ہر ایک جو آپ کو صادق نہیں جانتا اس کے عادی ہمایان نہیں وادادہ کافر ہے پھر صک
 ساتھ یہ امام بھی قابل خوب ہے کہ قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔ ہمیں حضرت
 مسیح موعودؑ کے منکروں کو قوم لا یؤمنون کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پھر حقیقتہ الہی ص ۹۲
 ۱۰۰ پر حضرت صاحب کا یہ امام درج ہے کہ۔

چودہ در خسروی آقا ز کردند مسلمان با مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسند کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے
 اس میں خدا نے خیر انھیں کہ مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے مسلمان
 تو اس پتہ لگا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارتے جلتے ہیں اور جب تک اپنے ہمتی
 نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون کون سا کفر و اسلام کا سیلچہ انکار کیا گیا ہے کہ
 وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ کفر و کفر ہے کہ انکو پھر نے سر سے مسلمان
 کیا جاوے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور لہام ہے جہاں آپ کو اپنی وفات سے چند دن پہلے

باب اول

ان غلط واقعات کی تردید میں جو مولوی محمد علی صاحب نے اختلاف سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کا تبدیلی عقیدہ مسیحیوں سے غلط طور پر ہماری مشابہت بتانے کے متعلق مجھ پر بے جا الزام کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اختلافات کی ایک تاریخ بیان کی ہے جس میں انہوں نے اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بعض واقعات سے متاثر ہو کر میں نے اپنی اس عاجزانہ اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

تعداد عقائد یہ تبدیلی عقیدہ مولوی صاحب مین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (صفت : ۷) کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہر سہ عقائد کا بیان میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۳ء یا اس سے تین چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار کئے ہیں بلکہ جیسا کہ میں آگے ثابت کروں گا۔ ان میں سے اول الذکر اور آخر الذکر حضرت مسیح موعودؑ کے وقت سے ہیں۔ اور ثانی الذکر عقیدہ جیسا کہ خود میں نے اپنے لکچروں میں بیان کیا ہے جو تحفہ بھی چکے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت استاذی المکرم خلیفۃ المسیح الاول سے گفتگو اور ان کی تسلیم کا نتیجہ ہے۔

۲۸۰

۱۸۹۹ء " جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا
مناعت ہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جنس ہے۔
(از غلام حضرت اقدس بنام بابا غوث بخش صاحب ۱۲ جون ۱۸۹۹ء مجملہ اشتدات جلد ۲ صفحہ ۷۰، تبلیغ رسالت
جلد نہم صفحہ ۲۷)

۱۸۹۹ء " ۲۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ نام ہوا،
پہلے بیہوشی - پھر خشی - پھر موت
ساتھ ہی اس کے تقسیم ہوئی کہ یہ نام ایک شخص دوست کی لبت ہے جس کی موت سے میں درخنی بننے لگا چنانچہ
اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ نام سنایا گیا اور انکم نمبر ۲۲ جلد ۲۲ جون ۱۸۹۹ء میں ص ۷۷ ہو کر شائع
کیا گیا۔
پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک خلیفہ مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوٹے خاں باسٹنٹ سرجن ایک
ناگمان موت سے قصور میں گزر گئے اول بیہوش رہے پھر بخیر غرض خش طاری ہو گئی پھر اس نا پائیدار دنیا سے تپا گیا
اور ان کی موت اور اس نام میں موت میں بائیں دن کا فرق تھا؟
(حقیقہ اموی صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۲۲، ۱۲۲۳)

۱۸۹۹ء " صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت علامہ قیصر ہند سلمہ قدس تعالیٰ گویا حضرت اقدس
کے گھر میں دعائیہ افروز ہوئی ہیں حضرت اقدس رؤیا میں عاجز و قائم جدا کریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس
بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم نہ فرما ہوئی ہیں ہندو مذہب میں
ہے ہاں کا کوئی شکر تیری ادا کرنا چاہیے اس رؤیا کی تفسیر تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرت الٰہی شامل ہو چکی
ہے۔ (از غلام ابراہیم صاحب خاندانہ نمبر ۲۲ جلد ۲۲ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۲۲۲)

لہ اس ہفتہ میں سب سے عجیب و غریب پست جودا ہے اور..... ایک عجیبی حالت کے نام کا افسانہ ہے
ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ کمال آباد ملک کمال کے علاقہ میں یذاست بنی کا چوتھ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ
۷۰ ہزار برس ہوئے کہ یہی شام سے ہی آیا تھا اور سکوا کالی کی طرف سے کہ جاگیر کی اس چوڑے کے نام ہے۔
..... اس خط سے حضرت اقدس بنام قدس بخش ہوئے کہ فرمایا " اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کہیں کہ
لا دین تو میں کبھی اتنا خوش رہتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔..... خدا کا علم اور قدرت دیکھئے عجب کائنات

۳۲۶

کرتی تھی کہ دن لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگا۔ بعد ازاں اس طرح
ہوساں ہو کر روح الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا
ہے۔ سو حقیقت یہی ہو۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دلائل کو خاک میں ملادیا۔ اور ایسے ظہر میں
ڈاکہ گویا نہ مہ گئے اور سخت غمت میں پڑ گئے اور وہاں میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا
تعالیٰ اس ہنگامہ میں تاخیر فرماتا۔ جیسا کہ آئندہ کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر فرمائی۔ ہم عربی مکتوب میں کہہ
چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وہ جس کی پیشگوئی بغیر
شرط کے بھی مخالف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ رفس کی پیشگوئی میں ہوا۔

سو چاہیے تھا کہ ہمارے تاجان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی ہر گہری
ظاہر کرتے۔ بعد ازاں جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ الحق مخالف جیتے ہی
رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تکرار سے محضے محضے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو
کو کوئی ہلگنے کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جلنے کی حدود ات
کے سیاہ دماغ ان کے مخوس چہروں کو بندوں اور سوں کی طرح کریں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! اگر میری
پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک
یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک لیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں
کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے
ساتھ نہ مریں۔ کیا رفس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ یہ کمرہ خطاب ملی گیا۔ جس میں کوئی شمشاد بھی نہ تھی۔
اس جگہ شطیں مچھوئیں۔ احمد بیگ کے اکل حادث جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اس کے
مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے لیکر دے تھے اور پیشگوئی کی افیت
دیکھ کر اس شخص کے تمام موصفت کا پ اٹھتے تھے اور وہ میں جن میں مدد کرتی تھیں کہ اے وہ باتیں
کا نہیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور غمت میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان کی مہیا گند گئی
پس اس تاخیر کو ہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہفت کے خاتمہ میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو کوئی قوی

کرتی تھی کہ دن لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگا۔ بعد ازاں اس طرح ہوساں ہو کر روح الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو حقیقت یہی ہو۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دلائل کو خاک میں ملادیا۔ اور ایسے ظہر میں ڈاکہ گویا نہ مہ گئے اور سخت غمت میں پڑ گئے اور وہاں میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس ہنگامہ میں تاخیر فرماتا۔ جیسا کہ آئندہ کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر فرمائی۔ ہم عربی مکتوب میں کہہ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وہ جس کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی مخالف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ رفس کی پیشگوئی میں ہوا۔ سو چاہیے تھا کہ ہمارے تاجان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی ہر گہری ظاہر کرتے۔ بعد ازاں جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ الحق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تکرار سے محضے محضے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو کو کوئی ہلگنے کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جلنے کی حدود ات کے سیاہ دماغ ان کے مخوس چہروں کو بندوں اور سوں کی طرح کریں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! اگر میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک لیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا رفس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ یہ کمرہ خطاب ملی گیا۔ جس میں کوئی شمشاد بھی نہ تھی۔ اس جگہ شطیں مچھوئیں۔ احمد بیگ کے اکل حادث جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے لیکر دے تھے اور پیشگوئی کی افیت دیکھ کر اس شخص کے تمام موصفت کا پ اٹھتے تھے اور وہ میں جن میں مدد کرتی تھیں کہ اے وہ باتیں کا نہیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور غمت میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان کی مہیا گند گئی پس اس تاخیر کو ہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہفت کے خاتمہ میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو کوئی قوی

سہا بل کے بعد میری بددعا کے شے سے ایک بھی حال بد تو میں اقرار کر چکا گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت نہ پہنچے یا ہمیں کوئی واقعی حرج حاصل نہ ہو جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کر چکا گا۔
 سو اس کے بعد سہا بل کی حقیقت میری حفاظت سے نہیں بچا اور نہ میرا اس سے مدد تھا بلکہ کچھ
 پہنچا کر ان احقر نے سہا بل کے بارے میں کسی بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اشتہار غیبی ہے
 کہ میں نے کسی جملہ حق پر بددعا نہیں کی اور اپنے دل کے پھوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن
 اس قابل مولویوں کا تسلیم تیار ہے کہ کیا۔ اس لئے میں آسانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک
 شخص سے سہا بل کی درخواست کا ہول۔ اور اس لئے کہ بعد میں شہادت پیدا نہ ہوں۔
 نے یہ واقعی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ سہا بل کے لئے چلے گئے ہیں کم سے کم پندرہ دن
 میں سے سہا بل کی حفاظت کریں تاخیر کی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ کہ یہ سہا بل کی حفاظت نہیں
 اتنا کوئی بعد میں ہے شک کہ کتابی پر صوت ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی نصیبت آگئی۔
 بعض نصیبت طبع مولوی ہو یہ ہریت کا غیر لپٹا ہوا ہے۔ پہلی پر بددعا کرنے کے لئے یہ بھی کہا
 کہ میں اس کو گزشتہ سہا بل میں جو ملحق کو فتح ہوئی۔ کہ جو آتم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس
 میں آتم نہیں مرا۔ مگر دل کے مجھدم اور اسٹوم کے دشمن یہ نہیں جانتے کہ کب اور کسی
 وقت یہ سہا بل ہر کیا گیا تھا کہ آتم ضرور صدار کے اندر رہے گا اور کس اشتہار یا کتاب
 میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بغیر کسی شرط کے آتم کی نسبت موت کا حکم ہے دنیا میں
 ہمارے سہا بل پر اور کراہت کے لائق خیر ہے مگر خیر سے زیادہ پلیدہ لوگ ہیں جو
 اپنے نفسانی خوش کے لئے حق اور ہدایت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اسے نواز اور مولوی۔ اور
 گندی رو۔ جو ہر قسم کے تم نے یہ مصداق کے لئے اسٹوم کی بھی گواہی کو چھپایا۔ اسے
 اندھیرے کے کیڑے تم پہلی کی تیر شاخوں کو کچھ چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور تھا کہ خدا اس
 پیشگوئی میں اپنی شر و ناخدا نکلتا ہے وہاں وہ فصاحت سے بددعا دے گا کہ کیا اس
 پیشگوئی میں کوئی ایسی شرط تھی جس پر قدم نہ لگتا آتم کا اس کی موت میں تاخیر ڈالی سکتا تھا۔
 مگر تم جھوٹ مت بولو اور وہ خواست لکھا کہ جو پیشگوئی نے نکالی۔
 انکو کھل کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام جگہوں کے ساتھ پوری ہو گئی ہے۔ اس
 پیشگوئی کو تک یہ پیشگوئی نہ کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئی نہیں ہوئی۔ اپنے وقت پر کھڑی ہو گئی۔
 وہ اقل یہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے سطور ۲۴۱ میں صاف ہے۔ جس نے آج سے پندرہ برس

کہتے ہیں کہ ہر عیساہ صاحب المیر میں اُسے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا
 لعنت کیے تھے اُن کا کیا علاج کرے۔ میرا دل فیصلہ کے لئے صدمہ ہے۔ ایک زمانہ
 گزرا گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ میں لوگوں میں سے کوئی راستی
 اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل
 سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اُس اذنی کی طرح
 جو کچھ جتنے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش
 میں میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش میں میں سے کوئی رشید ہو جس بصیرت
 سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر پھر دوسرے کے میرا انکار کر رہے ہیں
 اور کئی کئی چیزیں بھی عرض ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے
 قائم ہے۔ تم خدا سے مت ڈرو۔ تم اس کو باوجود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے
 ہاتھ میں کیا ہے۔ بحر میں چند حدیثوں کے جو تہتر فرقہ نے بولی بولی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں
 مذہب حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے کذب ہو کیا منہ نہ تھا کہ خدا کا حکم یعنی
 فیصلہ کر لو جو تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس
 وقت ہوا۔ وہ خلق حکم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں ماننا جلتا اور کوئی بات نہ کہے اپنے
 فتنہ پر تم سے کہ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری مدوح کیلئے
 پیا ہوا ہے۔ تمہارے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کچھ دیکھا ہے کہ وہ کچھ دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھ نہ تھا تو
 یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفسری ایسی جلدی چاک ہو جاتا کہ اب اسکی
 پلیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کا عیار میں نظر ثانی کر دو کم سے کم یہ تو سوچو
 کہ کاش کہ خلی پہلی ہو وہ شاید یہ لڑائی تمہاری خطا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ
 الزام لگاتے ہو کہ میں میں اس کا مدعی کیا گیا ہے۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے
 + خلی الخلی صاحب نے جوئے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی بجائے

ہلکا ہلکا ایک جگہ بیٹھ کر زبان عربی میں میرے مقابل میں سات آیت قرآنی کی تفسیر کھیں، دھیا ایک سال تک

ابن قسام واقعات سے مطلع ہوا دے تا اس کی بے خبری اس کی قطع نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھا دے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طوطی نہیں اور جھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وہاں سے نہ ہا نہ ہو جائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کہے کہ بتائیں کہ اس مصیبت میں میں اقرار کروں گا کہ میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرے تو یہی قسم کھا دے اور اگر حسین بھالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا شاد اللہ امرتسری ایسا ہی کہے رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ اہم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور جیسا میں نے کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ دوسرا یہ کہے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سہائی کو چھپا دیا۔ ۵۰۰ میں اس قسم کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر کھڑے ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے، ہرگز نہیں، کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتنے کی طرح جھوٹ کا مرقا دکھا رہے ہیں۔

ابہر کوئی یہ سوال کہے کہ اگرچہ عبدالحق کے مقابل میں اس حرف سے کسی پر دُعا کا اعلان نہ کیا گیا۔ مگر جو صادق کے سامنے مقابلہ کئے لے آیا ہو۔ کسی قدر تو بعد میں اپنے امور کا پایا جانا چاہیے جن پر خود گرنے سے اس کی ذات کو تباہی پائی ہائے اسی اپنی عزت دکھائی دے۔ سو جاننا چاہیے کہ وہ امور تفصیل میں ہیں جو حکم الحاقیۃ للتحقیق بہری عزت کے موجب ہوئے۔ اول۔ اہم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے لئے پوری ہو گئی۔ حدیث میں وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ ۵۰۰ پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۴۱ میں لکھی گئی تھی۔ اہم ہلکے شاد اللہ امرتسری کے مطابق مر گیا۔ اور تمام جانوروں کا منہ کالا ہوا۔ اور ان کی تمام چوٹیں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکو سدا دلیں کا کفر و کمانہ ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور جنہوں نے ان کو دیکھا ہے وہ لعنت پرستی پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ دوسرا یہ امر جو مقابلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہاں عربی سالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور ہادیوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھا

۱۶۳

وَأَشْهَدُ الْأَحْرَارَ وَالْأَسَارَى أَنِّي أَضْعُجُ الْبَرَكَةَ وَاللَّعْنَةَ أَمَامَ النَّصَارَى
 اے مسلمانوں اور غلاموں کو کہہ دو کہ تمہارے پاس ہے بکات اور لعنت خدا کی آگے رکھنا ہیں
 اَمَّا الْبَرَكَةُ فَيُنَالُهَا بِرُكَّةِ الدُّنْيَا عِنْدَ مُقَابَلَةِ الْكِتَابِ وَيُنَالُونَ أَنْعَامًا كَثِيرًا
 بکات سے مٹاؤ دنیا کی بکات سے کہ مقابلہ کے وقت تم کو حاصل ہوگی آمدنی بہت سالانہ
 مع الْفَتْحِ وَالْخِلَافِ أَوْ يُنَالُهَا بِرُكَّةِ الْآخِرَةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ وَتَرْكِ تَوَهُّبِي
 مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا بکات سے مٹاؤ آخرت کی بکات سے کہ توبہ اور ترک توہین توہین
 الْقُرْآنِ وَتَرْكِ صِفَةِ الْمَرْحُومِ وَأَمَّا اللَّعْنَةُ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمُ إِلَّا عِنْدَ
 عِنْدَ كَيْفِ كَرِهْتُمْ نَبِيَّكُمْ مِنْ مَوَالِيكُمْ وَدَلَّوْهُمُ كَرِهَ بِالْمُقَابَلَةِ سَالِدًا زَيْنًا سَكِينًا
 اَعْرَاهُمْ عَنِ الْجَوَابِ وَمَعَ ذَلِكَ عَدَمِ امْتِنَانِهِمْ عَنِ الشُّقْمِ وَالْمُسْتِ
 اے باوجود اس کے

وَالْقُدْحِ فِي كِتَابِ رَبِّ الْأَرْبَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آؤ۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ ذُلِّ الْحِلَالِ وَلَيْسَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْبَغَايَا
 اے جانتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ذل الحلال سے ہے اور غراب عورتوں

وَنَسْلُ الدُّجَالِ فَيَفْعَلُ أَمْرًا مِنْ أَمْرِي أَمَا كُنْتَ أَلَسَاكَ بَعْدَ تَرْكِ
 اے دجال کی نسل میں سے نہیں ہو کہ وہ باقی میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد کے بعد مگر
 الْأَفْئِدَةِ وَالْمَلِيحِ وَأَمَّا تَالَيْفُ الرِّسَالَةِ كَرِسَالَتِنَا وَتَرْصِيعُ الْمَقَالَةِ كَمَقَالَتِنَا
 اے افترائے باز آجئے گا یا ہم سے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

وَأَكْبَرُ الَّذِي مَّا أَرَدَ جَرَمُ الْقُدْحِ فِي بِلَاغَةِ الْقُرْآنِ وَمَا امْتَنَعَ مِنَ الْأَنْكَارِ
 مگر شخص کہ میں نے نہ توہین نہ رسالہ جیسا رسالہ بنا کر نہ قرآن کریم کی جمع دفعہ سے باز آیا
 مِنَ فُسَاخَةِ الْفِرْقَانِ فَعَلِيهِ كَلَمًا قَلْنَا وَكَتَبْنَا فِي هَذَا الْقُرْطَاسِ عَلَيْهِ
 اور نہ فصاحت قرآن پر حملہ بیکر نے سے اپنے نہیں روکا پس اُس پر وہ سب باتیں مدد دیں گی جو ہم اس پر

۱۶۳

ایک دوسرے کا تشدد کریں۔ اور یا مبالغہ کر لیں۔ چشم۔ اسی طرح ان باتوں میں سے کوئی بھی تحریر آج سے

کیا تم میں سے ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سمجھ کر کہ تم میں سے ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھ کر۔ زمین نے عزت دی اس کے لئے عزت دی اور قباحت پھیل گئی۔

پانچواں امر جو مبالغہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں تمام جہت سے میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا جہد الحق کا گروہ اور کیا اہل لای کا گروہ۔ غرض سب کو ہندوستان سے اس بات کے لئے یہ جو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی حماقت پر جو تمام وقتوں کی جڑ ہے انہوں نے ٹھہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مبالغہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامت الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ کہہ سکا۔ تو کیا اب تک جہد الحق اور اس کی جماعت قلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مبالغہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مبالغہ کے بعد میری عزت اور جہد الحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ جہد الحق نے مبالغہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ یہ اشتہار انہوں کو لا سم میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے وہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں توڑا کر پیدا ہو گیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پانچ دنوں کی عمر رکھتا ہے۔ اب جہد الحق کو ضرور پوچھنا چاہیے۔ کہ اس کا وہ مبالغہ کی برکت کا ٹوکا کہاں گیا۔ کیا اندھی اغیار میں قلیل پا گیا یا پھر رجعت قبری کے نطفہ بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے اہم سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ حیا و حق میں بھی اسی ٹوکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مبالغہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستہ باز بندوں کا وہ عکسائے بخش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے مکہ کیا۔ مجھے کسی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکریہ ادا کر سکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مبالغہ کے بعد میرے عہد حال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں کبھی نہ

نثر

۴۴۴

حقیقۃ الہی

۱۳۰
 نہ اٹھایا مگر پاؤں کی اطاعت کا جو آٹھالیا۔ پس ان معنوں کے دوسے بھی وہ اُتر ٹھیرا پھر
 جیسا کہ بیان کر چکا ہوں ان معنوں کے دوسے بھی اُتر ہوا کہ اُس وقت جسو اسکی نسبت خدا
 تعالیٰ نے فرمایا کہ اِن شانِ شانِکِ ہوا الا بتو گویا اُسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے رحم پر
 مہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ اب دوست کے دن تک تیرے گھر
 میں اولاد نہ ہوگی اور نہ اُسکے سلسلہ اولاد کا پھلے گا اور یقیناً اُسکی اس الہام کو توڑنے کے لئے
 اولاد حاصل کرنے کی غرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع گئی۔ آخر نامراد مراد۔
 اور ابتر کے ہر ایک معنی اُسپر صادق آگئے۔ اور دوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بددعا میں
 کرتا تھا کہ شخص مغتری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مرنے کی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اس کا
 نتیجہ یہ تھا کہ اس الہام کے بعد یعنی الہام اِن شانِ شانِکِ ہوا الا بتو کے بعد تین لڑکے میرے
 گھر میں پیدا ہوئے اور تین لڑکے سے زیادہ جماعت ہو گئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور
 ہندو میری رحمت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور
 یہ کہنا کہ سدا شد کے لڑکے کی عبد الرحیم کی دختر سے نسبت ہو گئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور
 اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے جو ہنسی کے لائق ہے اور اس کا
 جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے تل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیے کہ
 جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایمان داری کا یہ تقاضا ہے کہ اس بات
 کو غور سے سوچیں کہ جیسا کہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِن شانِ شانِکِ ہوا الا بتو

۱۳۱
 حاشیہ۔ یہ مہر کی میری جیسا کہ الحق عزوجل نے مہر تیری نے مبارک کے بعد اپنی نسبت مبارک کا
 اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میری مرنے کا جو خاصا کی پوری نہیں نے نکاح کیا جو اور اسکو مل ہو گیا اور اب اسکو لڑکا
 پیدا ہوا گا اور وہ مبارک کا اثر سمجھا جائیگا مگر اس عمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ عرصے بعد انہما ادا اب تک وہ باوجود
 گنہگار ہوئے مگر سدا شد کی ذات کی زندگی بھلا رہا جو وہ برخلات اسکے مبارک کے بعد میرے گھر میں کئی لڑکے
 پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کا ادائیگی لاکھ روپیہ آیا اور دنیا کے کائنات تک حیرت کے ساتھ میری شہرت
 ہو گئی اور اکثر دشمن مبارک کے بعد مر گئے اور ان نشان آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ منہ

Marfat.com

۱۳۳

پر زور نہ دے جلتے تو کوئی بھی بدلتا اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو ہوا صاحب اپنی بدلتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں دیکھ کے مکتب پر ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے میں آوے تو بُدھ مان لوگ جو کہ ہٹی وہ گہے نہیں دے سب سمجھو ای والے ہیدمت میں آجاتے ہیں یعنی تاک۔ دخیو اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں سُنے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقائد متعصب نہیں وہ فنا اپنی ٹھگ بیا چھوڑ کر دیکھنا ہوتا ہے میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے بدلت صاحب کا مطلب صوف آتا ہے کہ ہاتھک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں انہوں نے نہ دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر چونکہ یہ تو سچ ہے کہ ہاتھک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے کا ملاطفت رکھا۔ لیکن بدلت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹھگ اور متکوران کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتہ میں درج ہیں اور مخالفت وید میں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر وید کی تعلیمیں درج کرتے یا عقائد خود عقائد کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے کبھی تعلیم کو کسی معلوم ہوتی ہے ظاہر ہے کہ صوف گاہیاں دینے سے کام نہیں لگتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور اس حق گاہیاں دینا مغلوں اور کھینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ ہنگوی بڑے دھنڈا اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرتواؤں کے چیلوں نے ہانگ چند و بھیم ساکی دخیو میں بڑے ہتھ اور بڑے بڑے شرح بدلے کئے ہیں۔ ہانگ جی پرنا اوی سے بڑے بڑے بات حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ ہانگ جی کے دواہ میں گھومتے۔ رتھ ہاتھی سونا چاندی سونے پرنا اوی رتھوں سے بڑے ہتھ پرنا اوی تھا لکھا ہے۔ بھیم ساکی گپوٹ سے نہیں تو کیا ہے بیٹے ہانگ جی کریں کے دواہ اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے ہاتھی ہانگ چند و بھیم ساکی دخیو میں بڑے دھنڈا اور بھیم ساکی کے لکھا ہے

۲۱

خلق و عالم مخلوق شہداء و شواہد و مقام و مقام
چشم و گوش و دل و زوکی و ضیاء
غرض خداوند قادر و قدوس میری ہر بات پر قادر ہے کہ میں چاہوں تو اس کو
مومن میں لایاں نہیں دینا چاہتا کہ وہ کہے کہ یہ باتیں ایک ہی ہے جو کہ ایک شخص کو ملے
تو وہی ہی بات کو بہت دفعہ دہرائے کہ اس کو اس بات پر قادر نہ سمجھ کر جو پاس ہے کہ وہ
جس کو پاس ہے مگر کہہ کر کہ یہ باتیں اس سے بڑھ سکتی ہیں یا کم نہ ہو کہ اس کو حق پہنچا
ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اس طبع
دوسرے کو عطا کرے اور ایک کے رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دے اور ایک کے دم کو دوسرے
کو دوسرے کر دے۔ اگر انسان کو بخواتین کی طرح قدرت پر میں پہنچا دوں تو ان باتوں کو جو اب تک
میں بلاشبہ جانتا ہر ایک بات پر قادر ہوں اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئوں کو جس طرح اور طریقہ میں
پیرایہ سے چاہے کر سکتا ہے۔ ناظرین تم کہیں سوچو کہ کیا آسمان کے غائب کی نسبت کسی جگہ بھی
لکھا تھا کہ وہ اسل دوسری آسمانی ہستی صاحب عقل ہو گا بلکہ بخاری میں جو یہ لکھا تھا اس
الکتاب کہلاتی ہے بجائے میں باتوں کے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کی
شہادت دی ہے کہ انکس میں دیکھے منصف و سچ کر جواب دے کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا
کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیب پر لٹے گا اور وہی کوئی کرے گا اور وہی غور کیا گیا کہ
وہ نے وہاں قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کر دیا اور اگر اس آیت مائتہ و اثنی عشر لکھ
دینا تھا اور آیت کشی یسوع بنی یسوع منسوخ منسوخ ہو جائیگی اور وہی قرآن کریم میں
خط نسخ کتب دیکھی۔ اسے لوگوں نے مسلمانوں کی ذریت کہنے لگا وہ دشمن قرآن نہ ہو اور غلام انبیاء کے
بعد وہی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرے اور اس خلائے شرم کر جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور پھر
میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میں باتوں پر حضرت مولیٰ مزید میں صاحب اور انکی جامع
نے حکم کیا تو وہی دیا ہے اور میرا نام کا فراموش نہ ہو کہ اسے وہ گالیوں دی ہیں کہ کوئی جہذب
آئی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا اور یہ بھی کیا ہو کہ گویا یہ باتیں میری کتاب
تو قیصر مرآۃ الاموال و احوال میں دے دی ہیں۔ میں انشاء اللہ القدر و مقرب ایک مستقل جلد

طہ ۱۰ : ۱۹ : ۲۰

بدی حاجت کو مناسب گنہ اخلاقی ترقی کریں
 بدی حاجت کو مناسب گنہ اخلاقی ترقی کریں
 بدی حاجت کو مناسب گنہ اخلاقی ترقی کریں

[illegible]

جامعہ امتیازیہ کیلئے بٹلہ شریف

۲۵۸

تذہیب کے گہرے لہجے

اے عہد میں اپنے قصے کو غم کیا سناؤں
 دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں ایک ننگا
 لے میرے لیے جانی کر خود ہی ہر سہیلی
 فرقت بھی کیا بنی ہر دم میں جاگتی ہے
 تیری دعا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوستی
 تجھ میں وفا ہے پیکر ہے جس میں عہد سائے
 ہم نے نہ عہد پانا یا رہی میں رخنہ لگا
 اے میرے دل کے گھر میں کون سا تیرا ہے
 ایک دیں کی آفتاب کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
 کیونکر تیرے عہد سے کیونکر فنا ہووے
 ایسا نانا آگیا جس نے غصہ کیا دکھایا
 شادی و طلاق میں کی کیا کہوں میں
 ابھی ہر ایک میں کی ہے قسم نے ہائیں
 نعلین میں بھی دیکھے تیرے حق بھی دیکھے
 نکلا کر کہیں سے پھینکاؤ گے بہت تم
 پر کریوں کی تانیں ماندھی ہوئیں میں ایسی
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد نہیں ہے

نکمہ کے میں جھگڑے سب ہاں ہیں
 طواغیت کہو تم عقل رسا ہیں
 ست کہ کہ کن بکریاں تھے سب ہاں ہیں
 عاشق میں پر مرتے وہ کر رہا ہیں
 طاعت بھی ہے عہد کی ہم پر ہاں ہیں
 ہم جا پڑے کنارے جائے بکا ہیں
 پر تو ہے فضل ملا ہم پر کھڑے ہیں
 کہتے ہیں میں کہ غدا وہ جوں گے ہیں
 سینہ پر دشمنی کے پتھر پڑا ہیں
 قلم جو حق کا دشمن وہ سوچتا ہیں
 جہستی ہے دیں کو وہ آسنا ہیں
 سب خشک ہو گئے ہیں پتھر پتھر ہیں
 نمرود سے معرفت کیا ہر مرد ہاں ہیں
 سب جو ہوں کو دیکھا دل میں گما ہیں
 فنا ہے جس سے سنا وہ کیا ہیں
 وہ گایوں پر آتے ہیں طلی پڑا ہیں
 جس دل میں ہے نجات بیت اللہ ہیں

۲۶

جس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے ملنے والوں (خواہ حقیقی طور پر پیرو ہوں یا ہائے نام) کا جب
کبھی منکران مسیح سے مقابلہ ہوتا۔ تو متعلقین مسیح ان منکران مسیح پر غالب رہے۔ اور حقیقت
جیسا کہ مسیح کے پیرو نہیں بلکہ صرف مسیحی طور پر اس کی طرف منسوب ہیں، اگر پیشگوئی کا تعلق از
حقیقی متبعین سے ہوتا تو عیسائیوں کا غلبہ ہرگز نہ ہوتا۔ پس برائے نام پیروں کا غلبہ ثبوت
ہے اس بات کا کہ پیشگوئی کا تعلق اسم سے ہوتا ہے اس لئے جب تک موجودہ دعیان اسلام ہی
اور سے مسلمان کہلاتے ہیں نامہ عیسائیوں اور پیروں میں مل نہیں جاتے اس وقت تک اگر وہ
کہ دین پر کا بعض میں قہر پیشگوئی کے حد تک پر کوئی شخص لازم نہیں آتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض
تو غیر ملکیوں کی طرف سے ہو سکتا ہے خلافت کے منکرین کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خلافت
کے منکرین کے لئے تو اتنا سوچنا ہی کافی ہے کہ دین کے مطابق اس کی طرف سے مسیح موجود پر کفر کا
فتویٰ تک چکے ہیں وہ تکفیر کی وجہ سے کافر ہیں چکے ہیں اور تکفیر کا مسئلہ منکرین خلافت
کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ قند بردا

گیا ر حوالہ کا عشر شمس یہ پیش کیا جلتا ہے کہ اچھا اگر حضرت مسیح موعود واقعی نہ
منکران کو کاڑھتے تھے تو کیوں آپ نے ان سے وہ سلوک روا رکھا جو کافروں سے جائز
نہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا اعتراض کہنا مستر من کی ادا قہیت ہدایت کرتا ہے
کہ نہ کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر ملکیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز
رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر ملکیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لایاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے
خانہ سے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر رکھتے ہیں حد
قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دینی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ
عبادت کا ادا کرنا ہوتا ہے اور دینی تعلقات کا بخاری ذریعہ رشتہ واطہ ہے سو یہ
ہمارے بچے حرام قرار دے گئے۔ اگر کہ ہم ان کی لایاں دینے کی اجازت ہے تو نہیں
کتاہوں نصاریٰ کی لایاں دینے کی بھی اجازت ہے۔ اس لئے کہ وہ کہ غیر ملکیوں کی قسم

کلیات تفصیل

جلد ۱۰

۱۷۰

کیونکہ جانتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صورت سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے ہاں شاید مخالفین کو حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں سلام نہیں کیا۔ لہذا نہ انکو سلام کہنا جائز ہے غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعودؑ نے غیروں سے انکس کیا ہے اور اب کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور ہم ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔ اس لئے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر بات ہے تو کیوں؟ ایسی احمدی صورت امکان فتح نہیں قرار دیا جاتا جس کا خاوند غیر احمدی ہے یا کیوں ایک احمدی باپ کا ورثہ غیر احمدی بیٹے کو جاتا ہے حالانکہ مسلمان کا کافر وراثت نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے احکام مذکورہ قسم کے ہیں ایک ہر ایک انسان کے لئے ہیں اور ایک وہ جو غیر حکومت کے لئے ہیں مثلاً غار پڑھنا ہر ایک کا فرض ہے لیکن چار کے ہاتھ کاٹنا ہر ایک کا فرض نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے اسی طرح روزہ رکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے مگر زانی کو سنگسار کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض نہیں بلکہ صرف اسلامی حکومت کا فرض ہے اب اگر اس مسئلہ کے تحت غیر احمدیوں اور احمدیوں کے تعلقات پر نظر ڈال جاوے تو سارے جھگڑے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس طرح کہ چونکہ ہمارا ملک کرنے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اس لئے اس پر عمل نہ آئے گا حکم دیا گیا یہی حال جنازوں اور رشتے ہونا ملوں کا ہے لیکن وراثت اور نکاح فتح ہو جانے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا مگر آپ کو حکومت دی جاتی تو آپ اپنے متعلق بھی حکم جاری فرماتے ہیں مسئلہ وراثت کے متعلق نہ پر کوئی اعتراض نہیں ہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے جو حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق فیصلہ نہیں فرمایا تو اسکو پیش کیا جاوے گا نہ یہ کہنا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ بعض مسائل سدوک جائز رکھے گئے ہیں ایک دعویٰ ہے جسکی کوئی بھی دلیل نہیں۔ فقہاء بار حواا اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو عہد انیکم کو خط لکھا ہے اس میں آپ نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جسکو تیری دعوت پہنچی ہے وہ اس سے منہ قبل نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ کم از کم وہ لوگ کافر

۱۲۸

أُولُوا الْقَرْبَىٰ. إِلَّا إِلَهُا مُنْتَهَىٰ مَعَ اللَّهِ يُبَيِّتُ حُبًّا جَنًّا. حُبًّا مِّنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ
عَظَمًا غَيْرَ مَجْدُودٍ. وَفِي اللَّهِ أَجْرُكَ وَيَرْحَمُ عَنكَ رَبُّكَ وَسِتْرُ اسْتِكَ. وَعَسَى
أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ قُدْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہمارے تکفیر نامہ پر غور گام سے کا تو بڑا قند
برپا ہو گا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔۔۔۔۔ یہ قند خدا کی طرف سے قند ہو گا اور وہ تجھ سے بہت
محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی اور خدا میں تیرا جو ہے خدا تجھ سے دائمی ہو گا اور تیرے
نام کو پورا کرے گا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے بھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم
نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے بھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(اربعین نمبر صفحہ ۲۹۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۴: صفحہ ۲۱۸۳۲۱۰ و تفسیر خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۹۵۱۳۔)

روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۹۵۵۱

۱۹۰۰ "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرم ہے اور قلعہ حرم ہے کہ کسی مکر اور مکر بیاہتر
کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا دل نام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک چلو میں
اشارہ ہے کہ اِنَّمَا مَكْرٌ مِّنْكُمْ ۝ (اربعین نمبر صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۲۱۸۳۲۱۰)

۱۹۰۰ "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. أَنْتَ الْقَيُّمُ الْمَسِيحُ
الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقَتُهُ. كَيْفَ لَكَ دُرٌّ وَلَا يُضَاعُ؟

یعنی خدا کی سب شے جس نے تمہیں ایسا ہی بنا دیا تو وہ کس چیز سے کم ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا
جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا۔

"لَتَجِيبَنَّكَ حِينُودٌ طَيِّبَةٌ تَسْمَعِينَ حَوْلًا أَوْ قَرِيبًا مِّنَ ذَاكَ. وَتَوَى نَسْلًا طَيِّبًا.

۱۔ چو کوئی خوش کنی تمہیں کہے کہ تمہاری حالت ہو چکی ہو اس لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا
لاظ نہیں ہو ایک ترتیب فہم کے مطابق آسانی ہے۔ (اربعین نمبر صفحہ ۲۸ مشہد روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۲۱۸۳۲۱۰)

۲۔ مَعْنَى مَقْرَدٍ مِّنَ الْمَكْدَرِ وَالْمَكْنَبِ - (مقرب)

ہے یہ درکنہ ہے قوائس کی فہمی عابدہ

بہر فردی مسئلہ

استغفار ایک شخص نے قرض کے واسطے دھماکے سے عرصہ کی فرمایا :

”استغفار بہت بڑا کارہ“

تیسرے کے لئے مشتق فرمایا :

عربی تفسیر کے لیے غیبی قوت

”طی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اب تو ہم اس طرح جلدی دیکھتے

ہیں۔ جیسے تھوڑے جتن جاتی ہے بلکہ کئی دھڑ تو قلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا بلکہ ہے ہیں۔“

کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے ٹریڈ نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے

غیروں کے پیچھے نماز

آپ نے اپنے ٹریڈوں کو کیوں منع فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا :

”جی لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدعتی کر کے اس جلدی کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، بد کر دیا ہے۔

اور اس قدر تشویش کی پیدا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے بڑا پڑا ہے۔ ہیں۔ ان لوگوں نے

تغویٰ سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: اَلَمْ يَأْتِ الْفَسَادَ اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي الْغَالِطِينَ (الغالب)

خدا صوفی تو لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہ اگلی ہے کہ اپنے آدمی کے پیچھے نماز پڑھو جس کی نماز خود

بقدرت کے دم تک پہنچنے والی نہیں۔“

”قدیم ہے بزرگان دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی

سیح موعود کو نہ ماننے کا نتیجہ

حالات کرتا ہے اس کا سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو غیر

مسلک اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کالہ ہے مگر جو مہدی القیام کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جائے گا۔

انجام تک ہی ہے۔ پہلے حق الٹ ہو گیا ہے پھر حقیقت پھر عداوت پھر فساد اور آخر کار سلب ایمان ہو جاتا ہے۔“

۱۔ التحکیم جلد ۵ نمبر ۹ ص ۱۰۰ پرچہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

۲۔ التحکیم جلد ۵ نمبر ۱۰ پرچہ ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء

نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں یہ نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے صحیح یعقوب علی صاحب باغی کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں یہ سکرہ حیران سا ہو گیا۔ لیکن جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ آپ جس کج کے آنے کے بھڑ ہیں اس کے سکروں کو کیا کہتے ہیں۔ تو کہنے لگاہں بس میں سمجھ گیا بے شک آپ کا حق ہے کہ ہم کو کافر سمجھیں۔

پس تم لوگ دین کو اپنی جگہ پر رکھو اور دنیا کو اپنی جگہ پر۔ اور جہاں دین کا معاملہ آئے وہاں فوراً الگ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو اس بات سے چڑتے ہیں کہ ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ ان سے پوچھو کہ جب تمہارا کج آئے گا اور جو لوگ اسے نہیں مانیں گے ان کو کیا کہو گے۔ یہی تا کہ ان کی گردن اڑا دو۔ لیکن ہم تو کسی کی گردن نہیں اڑاتے ہم تو شریعت کا تقویٰ استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کہو اگر تمہارے خیال میں ہم ایک جھوٹے کج کو مانتے ہیں تو پھر ہمارے جنازہ پڑھنے سے تمہارے سروہ کو فائدہ کیا ہو گا کیا جس صورت میں کہ ہم مسلمان ہی نہیں ہماری دعا سے آپ کاموں بھٹکا جاسکتا ہے۔ پس اگر ان باتوں پر کوئی غور کرے تو کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔

اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ خیر احمدی تو حضرت کج موعودؑ کے مکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی خیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے۔ تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو کج موعودؑ کا کفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کلمہ بھرتا ہے شریعت ہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس خیر احمدی کا بچہ بھی خیر احمدی ہی ہوتا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کتابوں بچہ تو کونہر نہیں ہوتا اس کو جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ خیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سنا جاتا ہے لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی یا احمدیت کے حلقہ غور کر رہا ہے اور اسی حالت میں مر گیا ہے اس کو ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی

سے ہو گا۔

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے جہادی فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نزدیکی مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے ناز پڑہ لیتے تھے اسی طرح یا ہی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی اپنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر ۱۹۷۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی ہو کے ساتھ نہ بیاہی جاوے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں عکت یہ تھی کہ بیٹا اور والدین کا ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خود اسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن ہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علوہ اذیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے بدبختوں کی اجازت دینے کے یہ سننے بھی جتنے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے پہرہ کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی دھمکات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گویا حضرت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔ لیکن جو لڑکیاں اس ہدایت سے پہلے غیر احمدیوں کے نکاح میں آچکی تھیں ان کے متعلق آپ نے یہ ہدایت نہیں دی کہ ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں کیونکہ اول تو اس کا کلی اصول اپنے اختیار میں نہیں تھا دوسرے اس قسم کے حکم سے ختموں اور پیچیدگیوں کے پیدا ہونے کا احتمال تھا جس سے ہر صورت پرنا لازم ہے۔

۱۔ تمیز کو ایضاً۔ ۲۔ اشتداد عند مرعہ ۳۔

یہ حوالہ صفحہ 364، 365 پر درج ہے

سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 ص 84 جز اول مرزا بشیر احمد ایم اے ماسٹر مرزا قادیانی

ہیں۔ اور ہمیں اس وقت تک کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے جب تک کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہو جائے اور ہم میں شامل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے مأمور ایک ہی چیز ہوتے ہیں جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ خدا کی نظر میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر احمدی ایسے ہوں گے جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود کو صادق نہیں مانتے اس لئے قبول نہیں کرتے۔ لیکن ہم بھی مجبور ہیں کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ خواہ کسی وجہ سے سہی وہ حق کے منکر ہیں۔ غیر احمدیوں کا اس بات پر چڑنا کہ ہم ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ایک لغو امر ہے۔ وہ غیر احمدی جو یہ سمجھتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں وہ ہم کو مسلمان کیونکر سمجھتا ہے اور کیوں اس بات کا خواہاں ہے کہ ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارا اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ غیر احمدیوں سے ہم دیگر دنیاوی اور تمدنی تعلقات کو منقطع کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ پس جب باوجود اس قدر اختلاف کے دین میں ایک دوسرے کو مذہبی سوچیں ہم پہنچانے کا حکم ہے تو دنیاوی تعلقات کو ترک کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ دوسروں سے محبت کرنا اور ان کی مصیبت کے وقت ان کے کام آؤ، بیمار کا علاج کرو، بھوکے کو روٹی کلاؤ، بچے کو کپڑا پہناؤ، ان باتوں کا ہمیں ضرور ثواب ملے گا۔ لیکن دین کے معاملہ میں تم ان کو اپنا امام نہیں بنا سکتے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے منقطع بار بار حکم دیا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو۔ اور سختی سے اس پر عملدرآمد کرو۔

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا

پھر ایک سوال غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے حعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ شکل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک خط بھی ملتا ہے جس پر غور کیا جائے مگر لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف

ہے چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹپکتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرما بیرواری رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درو سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا حالانکہ وہ انکا فرما بیرواری تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اس نے طلاق لگہ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو طالب جو آنحضرت ﷺ کے چچا تھے فوت ہوئے گئے (بعض نے تو ان کو مسلمان لکھا ہے لیکن اصل بات یہی ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ چچا ایک دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ د تاکہ میں آپ کی شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کر سکوں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ کیا کروں جو کچھ تم کہتے ہو۔ اس کو دل تو مانا ہے مگر زبان پر اس لئے نہیں لاسکتا کہ لوگ کہیں گے مرنے کے وقت ڈر گیا ہے۔ اسی حالت میں وہ فوت ہو گئے (السیدۃ الشہداء ۷۸۱ مشاہیرہ رحمہم معلومہ از مؤسسہ علوم القرآن حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چوتھے والد تھے اس لئے وہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے متعلق کچھ فیض حاصل کریں۔ مگر ساتھ ہی ڈرتے تھے کہ یہ چوتھے مسلمان نہیں ہوئے اس لئے رسول کریم ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے والد کے مرنے کی خبر رسول کریم ﷺ کو ان الفاظ میں پہنچائی کہ یا رسول اللہ آپ کا گمراہ بڑا چچا مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر ان کو غسل دو لیکن آپ نے ان کا جنازہ نہ پڑھا۔ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن چھٹی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ پھر خیر احمدی کا جنازہ پڑھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

یہ دین کی باتیں ہیں۔ ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے معاملات میں ہم دو سروں کے ساتھ ایک ہیں لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے اس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اور سمجھدار آدمی اس کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ لکن ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس

سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا تقویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کے حلق بھی مکی کرنا چاہئے کہ اس کا جائزہ نہ پڑھیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اولؑ نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے کہا تھا کہ اگر آپ نے اپنے بعد عمرؓ کو جانشین مقرر کیا تو بڑا غصہ ہو گا کیونکہ یہ بہت خبیث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کا غصہ اسی وقت تک گری دکھاتا ہے جب تک کہ میں نرم ہوں۔ اور جب میں نہ رہوں گا تو یہ خود نرم ہو جائیں گے۔ اسی طرح میرا غصہ تھا جو یہ کہتا تھا کہ اگر کوئی ذرا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے خلاف کرے تو اسے بہت سخت سزا دی جائے لیکن اب تو پکلا گیا ہے اور بہت نرمی کرنی پڑتی ہے۔ تاہم میں اس بات سے خوش ہوں کہ دس ہی بچے احمدی ہوں لیکن اس بات سے سخت ناخوش ہوں کہ دس کروڑ ایسے احمدی ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کا حکم نہ ماننے والے ہوں پس وہ لوگ جو ایسے ہیں وہ سن لیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے اس لئے اس پر ضرور عمل در آمد ہونا چاہئے۔ میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔ بعد میں اس نے بہت توبہ کی اور معافی مانگی لیکن میں نے کہا کہ تمہارا یہ اظہار بعد از جنگ باؤ آتا ہے۔ اس لئے ہر کلمہ خود ہاتھ درد کے مطابق اپنے سر پر مارو۔ ہمیں دیکھنا لوگوں کی ضرورت ہے۔ میں

(۳۶۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن مسائل اس سے کہ آپ کو واقعی محنت اور شہانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی مصیبتیں علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرنے کے یکنواختی، ہوجانا چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہونا، گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلا ہے یا کسی شے کا جو یا بعض اوقات زیادہ تر صول میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ۔ یہ عموماً کی شکایت اس پریشان کی علامات ہیں اور ہسٹیریا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور اپنی منوں میں حضرت صاحب کو ہسٹیریا یا مراقب ہی تھا۔ غرض کہ عرض کرتا ہے کہ دوسری جگہ جو مریض غیر علی تھا کی مدد میں میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ جو بعض انبیاء کے متعلق لکھا کا خیال ہے کہ ان کو ہسٹیریا تھا۔ ان کی غلطی ہے بلکہ حق ہے کہ جس کی تیزی کی وجہ سے ان کے اندر بعض علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو ہسٹیریا کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن لوگ غلطی سے اسے ہسٹیریا کہنے لگ جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب جو کسی کو بھی یہ فرما رہے تھے کہ مجھے ہسٹیریا ہے یہ اسی عام محاذ کے مطابق تھا اور آپ علی طہ پر تھے کہ مجھے ہسٹیریا نہیں بلکہ اس سے ملتی جلتی علامات ہیں جو ذکاوت حس یا شدت کا کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک بہت قابل اور مخلص ڈاکٹر ہیں۔ چنانچہ ہسٹیریا نامہ مریضوں میں بھی وہ ہمیشہ اعلیٰ فیروں میں کامیاب ہوتے تھے اور ڈاکٹری کے کافی اچھے نتائج میں تمام صوبہ پنجاب میں قبول نہر پہنچے تھے اور ایام ملازمت میں بھی ان کی لیاقت و قابلیت ستھرتی ہے۔ اور چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت قریبی دوست و مدد ہونے کے من کا حضرت صاحب کی صحبت و مرآۃ آپ کے علاج و معالجہ کا بھی بہت کافی موقع ملتا رہتا تھا اس لئے ان کو اس سے اس میں ایک خاص مدد ملتی رہتی ہے جو دوسری کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔

(۳۷۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں گھر کے بچے کبھی شب بات وغیرہ کے موقع پر بچہ کو بیل تفریح کے

۱۸۹۱ء "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذمہ داری سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے آئے گا اور زمین والوں کی ماہر سی پی کرے گا۔ وہ امیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شہادت کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزندِ رحیم گرامی آرہے۔ مظهر الحق والعلو۔ کائنات اللہ شہزادہ صفت الشکر۔"

(الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء "چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو لایک بتدقیق ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیسویں صدی کے اخیر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کئی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد و صورت کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ تیسویں صدی کے آخر میں ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔"

غلام آجیب احمد قادیانی

اس نام کے چند پورے حیرتوں میں اور اس قبیضہ قادیانی میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا فہم احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت میں اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر مقامات اشد چاری ہے کہ وہ شہداء بعض اعداد و صورت تھے میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء (۱) "ایک دفعہ میں نے آدم کے نبی پیدائش کی طرف توجہ کی کہ اشلہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ احقر کے تحت ہیں چنانچہ ان میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔"

(الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

(ب) "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ احقر کے اعداد سے بحساب ایجو ملوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہِ مبارک جو حدیثِ نبوت ہے یعنی قیامت میں برسی کا نام و کمال نام و کمال وقت گذشتہ زمانہ کے ساتھ مل کر ۳۹۰۰ برسی ابتداءً دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے (توجہ اندر توجہ) فرزندِ رحیم۔ بنیادِ اہلِ حق اور رحمت کا ستارہ گویا خدا آسمان سے اتارا ہے۔

پیشانی صوفیہ طریقیہ

۱۲۷

۹۷

اسے سرے پیکر سرے سخن سرے پرند گار
 وہ زبان لادل کہنگ میں سے ہو یہ کاغذ
 کر دیا دشمن کو ایک علم سے مغلوب اور خود
 بھگے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بلبل
 کس گل پر بھگہ کوئی ہے غلبت قریب و جوار
 ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عدا
 صد ملک میں تیری کچھ کم نہ تھے مذمت کو
 پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اسے میرے ساتھ
 میں ہے تو میرے ۲ بھگہ نہیں بھگہ میں بھگہ
 پھر خدا جانے کہیں یہ عینک کی ہانی خیار
 میں نہیں پتا کہ بھگہ سا کوئی کرتا ہو یہ
 گو میں تیری رانی مثل طفل شیر خوار
 تیرے ہیں دیکھا نہیں کوئی بھی یا غمگسار
 میں تو ملائق بھی ہو کر یا گیا ملک میں بد
 جس کا شکل ہے کہ تا بعد قیامت ہو شمار
 چاند نہ صبح ہے میرے لئے ایک دگر
 کدہ پھر ہوں نکل جویں پانی کا دار
 ساری تدبیروں کا خاکہ ادا کیا مثل خیار
 عین بھگہ بقی کا اک دم میں ہر جا انتشار

لے خواہے کار ساز و جیب پوش و کرد گار
 کس طرح تیرا گدے سے ذرا ملن شکر و سپاس
 بگنوں سے بچایا مجھ کو خودی کر گاہ
 کام جو کرتے ہیں تیری نام میں پاتے ہیں جزا
 تیرے کاوٹ بھگے جو سنگ لے میرے کریم
 کرم عالی ہیں سرے پایاے ذاکم زانو ہوں
 یہ سر ہر فضل و احسان کہ میں آیا پسند
 دست کا دم جو بھرتے تھے وہ سب میں بھگے
 اے سرے یار مگانہ اے مری ہیں کی بہ نہ
 میں تو مرکز خاک ہوتا گردن ہوتا تیرا لطف
 اے خدا ہو تیری ماہ میں میرا جسم جہن رسول
 ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں تیروں کٹے
 نسل انسان میں نہیں دیکھی دنا جو بھگہ میں ہے
 لوگ کہتے ہیں کہ ملائق نہیں ہوتا قبول
 میں قد مجھ پر ہوش تیری عنایات و کرم
 آسمان میرے لئے تو نے بتایا ایک گواہ
 تو نے مہوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
 ہو گئے یکدم سب جیلے جب آئی وہ
 سرزمین ہند میں ایسی ہے شہوت بھگہ کو دی

۱۶۲

نماز جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضور میرے لئے بھی دعا کریں۔ فرمایا۔ میں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے۔ مراد یہ تھی کہ جتنے لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے، ان سب کے لئے نماز جنازہ کے اندر حضرت صاحب نے دعائیں کر دی تھیں۔

بنیادی اینٹ

بعض نئی عمارتوں کے بننے کے وقت جب حضرت صاحب سے درخواست کی جاتی کہ حضرت تبرکاً بنیادی اینٹ رکھ دیں۔ تو حضرت صاحب فرمایا کرتے کہ ایک اینٹ لے آؤ۔ میں اسپرڈ مار کر دوں گا۔ چنانچہ ایک اینٹ لائی جاتی۔ اور حضور اس اینٹ کو اپنی گودی میں رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ اور پھر اسپرڈ مار کر کے۔ دے دیتے کہ جاؤ لگاؤ۔

غم دور کرنے کا ذریعہ

حاجو راقم کا اور اکثر احباب کا یہ تجربہ تھا کہ جب کبھی طبیعت میں کسی وجہ سے کوئی غم پیدا ہو۔ تو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں جا بیٹھتے۔ تو غم دور ہو جاتا۔ اور طبیعت میں بشاشت اور فرحت پیدا ہو جاتی۔

پیر گئے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ گئے بہت ہو گئے۔ اہل ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سرانی الحق صاحب نے بہت سے گتوں کو زہر دیکر مار ڈالا۔ اسپرڈ مار کوں نے پیر صاحب کو چڑا دیا۔ واسطے ان کا نام پیر گئے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں شاکر ہوئے کہ لوگ مجھے گئے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام ”سعد مار“ رکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل العنزور۔

ذکر حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی

یہ علامہ صفحہ 374 پر درج ہے

تو کوشتا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر کہ کیا کادانی ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قیوم قانون پر عمل کرو۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس نانا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا مومن مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منکر ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کے لئے بھیجا ہے جیسا ہی تم ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کہیں اور میں عرصہ میں رہے گا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان لوگوں کے لئے نہ کرنے کے لئے جس سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ننگ میں ہیں جیسا ہی لایہ کرشن کے ننگ میں بھی ہیں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا ہیں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے لئے میں جڑی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جہاں مسلمان اس کو شن کہتی تھیں کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں سکتا کہ آج یہ پہلا دلی ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو فراموش کیا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی دلت کو نہ ملے گی دوست نہیں ہوتے۔

مب واضح ہو کہ لایہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک عیسائی کال خلیف تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی دلتی نہ ہوگا۔ میں نہیں پانی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار مسیح نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے صریح اعلان ہوا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نحمدہ اور باقیال تھا جس نے فیہ دوست کی زمین کو پارہ سے

آکودہ ہیں اور یا سر سے موضوع ہیں۔ (غیر تحریر گورنر مشیہ صفحہ ۱۰۰ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰)

۱۹۰۰ (الف) "کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا کہ گویا وہ منکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ یہ حکم سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ "ہے رُودر گوپال تیری استغث گیتا میں لکھی ہے"

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رُودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے فتنوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں حقیقتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سُودوں کو ماننے والا اور گائیوں کی مخالفت کرنے والا۔ اور وہ نہیں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ دور میں، یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے شکنجے میں لکھے ہیں مگر وہ تمام تمام استعداد کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک حقیقت ہے۔ (تحریر گورنر مشیہ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱)

(ب) "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بابا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گندرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتا کا منظر دیکھتے ہیں کہ ہم معنی ہے اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک آقا آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بعد ہوگا اور جسے ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہیں ہوں۔ کرشن کی مذہبیت میں ایک رُودر یعنی ہندوؤں اور سُودوں کو قتل کرنے والا یعنی مائل اور نشانوں سے دور سے گویا کہ گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انھاس سے بچوں کا معیار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہ دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ (تحریر گورنر مشیہ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱)

(ج) وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۸)

(د) اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُودر القدس آرتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے مقرر اور باقبال

حقیقۃ الہی

۵۲۱

نقشہ

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرورت تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھاؤں اور کافر اور طغویٰ اور بد تعالٰیٰ کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم چونا پہلا لازمی تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کس نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھ بیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ با ابن احمد یہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بر و تری طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیروں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہ پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کہ صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا وہ مسیح وقت میں مسیح اسکو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ سو منہ عیسوی کی جیتوڑی صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی بیٹے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھئے فنا کر نیوالا احمد پرورش کر نیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

تحقیقۃ الہی

۵۲۲

نہ

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو یہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی روحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں چوں دہلی کے ایک اشتہار کو بجا لکند نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے بعد ترجمہ حاشیہ میں لکھا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ اگر یہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ ہی قرار دیتے ہیں اور اس زمانہ میں اس کے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

شری نیشکنک بھگوان کا اوتار (شری ہنومان جی کی ہے)

سنساری پوتوں کو ورت ہو کہ اسکل جیہ جیہاہ پردہ ہما کے دیش میں ہوئے ہیں وہ سب کو معلوم ہے کہ شری ہنومان کا بیڑہ ہوتا اور ساتھ ہی ان بڑی باتوں کا بھی ہوتا ہے کہ تیرے سہا سہا ہوا کہ گئی اور قلعہ دیو کا اس قدر گراں ہوا کہ وہ اس کے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں پہلے آید ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ میں کا ذکر کیا ہے؟ یہ کہ لوگوں کو بدہوش ہو کر جلاقت آپ کے پناہ دانا میں تھی وہ سب تک میں کہاں۔ اور آپ میں جو صلاحیت و بدھ ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے بلکہ آئندہ بدھ ہونے کی امید ہو۔ بس اے ہنومان اگر آپ لوگوں کو اس مہاکش سے چھٹنے کی خواہش ہو اور ناکہ دسا کہ کی ایگنا اور بدھ مانا میں رہیں اور جگتی بھگت کی خدمت میں شری نیشکنک جی مہاراج کا مندر شروع دھیان کیجئے کیونکہ اگر ایشور پر ماترا ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بھگتوں کو سکھ دینے کی یہی چھاپا میں خواہش رہتی ہے کہ ضرور بھگت ہر کر مال میں ہیں سب اویہ دون اور دشتوں کو ناس کریں گے مگر کسی تہی کو یہ خیال ہوئے کہ ابھی کلہک کلہم چریں ہی جاہ ہمارا ہی کا جنم کلہک کے انت میں لکھا ہے تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ کیا کلہک پریت ہوگا کہ ستریاں پہنے نہیں کو چھوڑ کر وہ سونے پانگہ رکھیں۔ اور ناہ لاو اپنے طالبین کے وہ قادری میں نہ رہیں ہمارے طالبین اپنی ہمارے کو اس کی طرح دیکھیں۔ یہاں تک کہ اسکل سب ہی چریں ہی اپنے اپنے دھرموں سے پھر آئی ہوئی ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دھارا

كِتَابُ التَّوْبَةِ لِلْفَقَائِرِ عَلَيْهِ

[illegible]

نید بیضا کہ با او تابدہ باز با ذو الفقار سے پیغم

یعنی اُس کا وہ دشمن ہاتھ ہر تمام کے تحت کی رو سے تلوار کی طرح پھٹتا ہے پھر میں اُس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں لیکن ایک زمانہ ذوالفقار کا توفیق نہ گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اُس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چکنے والا ہاتھ وہ کام کر گیا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کر کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہو گا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہو گا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہ اس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے اب اس وقت سے دست بردار پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کتاب الولی ذوالفقار علی۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بنا پر بار بار اس عاجز کا نام مکاشفات میں قاری رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازی دوستِ ار دشمن کش ہدم و یارِ غار سے پیغم

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے وہ ستون کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

صورتِ میر شمسِ پیغمبر علم و علمش شمس سے پیغم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند کہتا ہے اور شاہانِ نبوت اُس میں نمایاں ہے اور علم اور علم اُسکا شعار ہے مراد یہ کہ باوصف اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیوت اُسکو حاصل ہو گئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کے ہاتھ میں براہین میں چھپ

۴۴

بعض العلماء و کفر و فی کالجہلاء فما بالیتم بعد تفہم الحق و انکشاف
بعض علماء کے غیبناک ہونے کا وجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کافر ٹھہرا سو میں حق کے سمجھنے کے بعد وہ جانتے
طریق الہتد اور آیت ابن ہذا هو الحق فیستہادوا لو کان قومی کا رہیں
کارستہ کچھنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروا نہ کی اور نہ دیکھا کہ یہ حق ہو سو میں نے پہلی کو دیا اگر میری قوم کا
فانذا اثبت خلوصی الی ہذا المقدار ویرہنت علیہ بقدر کاف لا اول الہبصار
کہا رہی۔ یہی جبکہ میرا خلوص اس گزشتہ سو استد ثابت ہو گا میں استد لائل ہو سکتا ہے کہ یہاں لائل
فمن یظن ظن المسوء فی امر ما بعد الا الذی خبت عنہ کالفجار و تدب
کچھنے کا فی ہر پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمان کرے ایسا آدمی جو ناپاک فطرت اور بیزاری شخص کے جسکی ماد میں
بالشر و المدغ و الا بر و سیر الا شرار و ترک سیر الصالحین۔
میش زنی اور شراب و داخل ہوا کہ جو حقیقت یہی کلام ہو جو خربت کہتے کہ اس شخص کو دہا کہ چھوٹا ہے۔
وما کان تألیفی فی العربیۃ الا مثل هذه الاغراض العظیمة ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تألیف کرنا تو انہیں عظیم شاہان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عربی لوگوں کو
یخل تنساب العربیین کتب حق و ثبت فیہم آثار التاثر و جاہ فی
برابر ہے اور یہ پہنچتا رہی۔ یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشانات پائے اور بعض
بعض منہم وراہنی بعض و بعضہم ہتھوڑا و بعضہم صلحوا و
عہد میرے پاس آئے اور بعض نے خود کتابت کا اور بعض نے دیکھ کر اور بعض مصیبت پر آگئے
واقفا کا مستور شدین۔

اور موافق ہو گئے جیسک حق کے طالبوں کا کام ہو۔

و انی صرفت زمانا طویلا فی هذه الامداد ات حتی مضت علی
اور میں نے ان امداد میں ایک زمانہ طویل صرف کیا۔ یہاں تک کہ گیارہ برس

احدی عشر سنة فی شغل الاشاعات وما کنت من القاصرین۔ فل
انہی اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

۴۵

اَنْ اَدْعِي التَّغَرُّدَ فِي هَذِهِ الْمَخْدَمَاتِ وَلِي اِنْ اَقُولُ اَنْتَ وَحِيدٌ فِي هَذِهِ
 دعوئی کہ کتاب میں کئی ایسی خدمات ہیں جو کہ کتاب میں
 کہیں ان

التَّائِيدَاتِ وَلِي اِنْ اَقُولُ اَنْتَ حَرَزْتُ لَهَا وَحَصْنٌ حَافِظٌ مِنَ الْاَوَاقَاتِ وَ

تائیدات میں بچاؤ ہیں اور میں کہ کتاب میں اس کو نہ نکالنے کیلئے بطور ایک تحریک کے ہیں اور بعد ایک پتہ

بشریٰ فی ربی وَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَلَيْسَ بِاللّٰهِ دَلَّةُ نَقْلِی

کہ میں جو آفتوں سے بچاؤ اور خدا نے مجھ پر مشلتہ دیا کہ کہہ کہ خدا ایسا نہیں کرتا کہ وہ پہنچاؤ اور تو میں جو۔ پس

وَمَثَلٌ فِي نَصْرِي وَعَوْنِي وَسَتَعْلَمُ اللّٰهُ وَلَهُ اِنْ كَانَتْ مِنَ الْمُتَوَسِّلِينَ۔

کہ نہ شک نہ خواہی اور مدد میری کوئی اور شمس میری نظیر نہیں ہے اور حق یہ کہ نہ شک نہ ہو گی اگر وہ شمس کا اسمیٰ اللہ ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ دَخَلُوا فِي الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ تَارِكِينَ دِينَ الْاِسْلَامِ وَ

کہہ لوگ جو مسلمان دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو

يَا عِدِّيْنَ عَنْ ظُلْمٍ خَيْرٌ اَلَا تَامَ فَمَا نَجِدُكُمْ قَائِمِينَ لَخَدْمَةِ الدُّلَّةِ وَالْمَخَالِصِ

ایچہ نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہیں یا مخلص ہیں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ

لِهَذِهِ الْحَضْرَةِ بَلْ نَجِدُكُمْ مِنْ اَهْلَانِ مَنَافِقٍ۔ وَمَا دَخَلُوا اَكْثَرَهُمْ فِي دِينِهِمْ

ماہر اند فتناء سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر وہ دین جیسائی میں مفسد اور سلسلہ داخل ہوئے ہیں اور

اَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْجُوعَ وَيَصْعَقُوْنَ كَاسَ الْوَلُوحِ فَسَيَنْتَشِرُوْنَ ذَاتَ

وہ کہ سسکا کا علاج کریں اور اپنے عرصہ کمریالوں کو لہالب بھریں سو کسو صبی یہ لوگ تخریر و نشر

بَكْرَةٌ اِذَا سَمِعُوا اَنَّهُمْ اَخْرَجُوا مِنْ رَوْحِ الرُّقُوعِ وَيَعْبُدُونَ النَّاسَ

جو ہائیں گے۔ جب دیکھیں گے کہ ان کو سے نکالے گئے اور لوگوں کو کھنڈہ جڑ پڑنے

مِنْ وَشَاكِ الْجُوعِ وَنَحْنُ نَرَاهُمْ مِنْ اَعْوَامٍ مَنَاجِيْنٍ لِّلْاِخْفَارِ كَلَامٍ وَلَا

تے ہمیں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہب ہی قول و اثر توڑنے کو تیار

نَجِدُ فِيهِمْ شَيْئًا مِنَ الْاَوْصَافِ الْاَخْشَقِ الضَّعْفِ وَالْعَمَا وَالْفَالِجِيَّةِ

ہیں اور ہم ان میں کچھ ایسی چیزیں نہیں پاتے کہ مثلاً وہ غرض وہ کہانوں کے پیاؤں میں بھرے ہوئے ہوں

۴۵

۱۸۸۳ء

اَلْقِسْمَةُ هُنَا قَاضِيَةٌ كَمَا صَبَّرَ اَوْ لَوْ اَلْعَذْمِ

اس جگہ ایک فرقہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجل کرے گا تو اسیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الْوَحْيِ يَسْبِقُ اِلٰهُ الْعَمَلِ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غن مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَا يَتَرَقَّى اَقْبَدُ فِيهِ يَسْنِي الْاَقْبَالِ

یعنی جدا شدہ ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موبہت خاص طلبہ گوششوں سے حاصل

نہیں ہو سکتا۔

يَا اَدَاؤُهُ عَامِلٌ يَا اَبَسِي رِفْعًا وَرِخْسًا وَرَادَا اَحْيَيْتُمْ بِحَيَاتِهِ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ

مِنْهَا وَاقْبَانِيْعِيَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ - رُمُوشُ دُورِهَا اَسَى لَوْ لَوْ كُنْتُ تَمَّ كَوْنُ كَرَامَاتِهِ

جو میں نے فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَآتْ خَيْرَ بَيْتِي - اِنَّكَ الْيَوْمَ لَتَقْضِيَنَّ عَلَيْنَا

اِنَّكَ مُعَذِّبُكَ اَللّٰهُ - فَيَا مَادَّةَ قَانِدِيَّةَ

اُسے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے

اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر بیشی نعمت کا شکر کر کہ تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ اُنَّ

تَجِبَ عِلْمُ عِلْمٍ هُوَ كَوْنُهُ اَللّٰهُ هُوَ جَمْعٌ مِنْ مَادَّةٍ قَانِدِيَّةٍ

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ - اِنَّكَ الْيَوْمَ لَتَذِيْنًا مَكِيْنًا اَمِيْنًا - وَتَعْظِيْلًا مَبِيْنًا -

حَبُّ اَللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاِنْسَانِ اَللّٰهُ اَسَدُ اَللّٰهِ وَتَسْتَقِيْلُ مَعَهُ - مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى -

اَلَمْ تَشْرَوْا لَكَ مَدْرَكَ اَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ مَعُوْنَةً رِّقٌّ اَمِيْرٌ - بَيْنَ الْفِكَرِ

وَبَيْنَ الْبَذْرِ - وَتَسْتَقِيْلُ مَعَهُ كَمَا اَمِيْنًا -

تیرے پر سلام ہے اسے ابلا رسم اگر آج ہماری نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی عقل

ہے اور دوست فلا ہے خلیل اللہ ہے - اللہ اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اس کی کرم کی ثابت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے لئے کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناامان ہے۔ کیا اہم نے تیرے میں نہیں

You must do what I told you.

مَن يُقَامِرْ وَتَكُنْ لَكَ يَدَايَاكَ بَيْنَ يَدَيْهِ. قُلْ جَاءَكُمُ الْوَحْيُ مِنَ اللَّهِ
 لَقَدْ كَلَّمْنَا إِبْرَاهِيمَ نَكُتُكُمُ الْمُرْسَلِينَ. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَسُوا عَنْ رَبِّهِمْ لَئِنْ رَأَوْا
 تَجَلُّدَ مَن قَامِرٍ فَكَلِمَةُ اللَّهِ تَعْلَمُ أَنَّ الْوَحْيَ دُونَ الْقَارِعِينَ. تَكُونُ الْوَحْيُ مَعْلُومًا
 بِالْحُرِّيَّاتِ لَمْ يَكُنْ دُونََهُ يَحْيَى وَكَانَ تَعْلَمُ كَأَنَّ الْوَحْيَ مَعْلُومًا قَوْلَهُمْ
 (أَوْ أَوَّلُ) إِنَّ الْوَحْيَ كَرِيمًا مِنَ الْقَادِرِينَ. وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ. وَكَانَ أَمْرُهُمْ مَعْرُوفًا. قُلْ الْحَقُّ الَّذِي فِيهِ تَمْتَرُونَ. وَكَانُوا
 لَوْلَا يُقُولُ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَظِيمٍ. رَكَعًا لَّوْثًا هَذَا الْمَكْرُ مَكْرُومٌ فِي عَيْنَيْهِ
 يَكْفُرُهُ الْإِلَاحُ وَمَنْ لَا يَصِيرُ ذَلِكَ. الْبُحْرَانُ عِلْمُ الْقُرْآنِ. وَكَانَ يَكْفُرُهُ
 يَا قَبْلَ الْقَادِرِينَ مَعَكَ. وَكَانَ الْوَحْيُ لَدَيْكَ يَكُونُ وَهْنٌ. وَكَانَ عَلَيْكَ رَحِيمٌ فِي ذَلِكَ
 وَالْوَحْيُ. وَكَانَ مِنَ الْمُتَكْوِنِينَ. وَكَانَ فِي ذَلِكَ وَالْوَحْيُ مِنَ الْمُتَكْوِنِينَ. إِنَّ
 بَدَلَهُ السَّلَامُ. أَكُنْ مَخْبِيًا لَتَكُنْ فِيهِ مَن كَانَ لَدُنْكَ الْوَحْيُ. وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ
 يَحْيَى لَيْسَتْ عَلَى عَيْنِهِ. يَحْيَى اللَّهُ وَبَيْنَهُ الْوَحْيُ. خَلَقَ أَمْرًا كَرِيمًا. جِئْتُكَ اللَّهُ
 فِي حُسْنِ الْإِنْبِيَاءِ. وَكَانَ رَأْيُ مَن تَعْلَمُ لَوْلَا مَعْلُومٌ. الَّذِي كَفَرَ
 أَوْ كَفَرَ يَا قَامِرٌ لَيْسَ الْوَحْيُ عَلَى رَأْيِ مَن كَانَ لَدُنْكَ الْوَحْيُ مِنَ الْقَادِرِينَ. بَدَلَتْ
 أَيْنَ لَقِبَ وَتَب. مَا كَانَ لَكَ أَنْ تَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا. وَكَانَ أَصَابَكَ فِيهِ اللَّهُ. الْوَحْيُ
 هَذَا كَمَا مَسَّرَ أَوْلَاهُ لَعَلَّكُمْ. قَالَهُ مُؤْمِنٌ لَدَى الْكَافِرِينَ. أَلَا الْوَحْيُ عَلَى اللَّهِ
 يَجِبُ جَاءَ جَاءَ. جَاءَ مِنَ اللَّهِ الْوَحْيُ الْوَحْيُ. عِلْمُهُمْ مَعْلُومٌ وَكَانَ لَدُنْكَ الْوَحْيُ
 فَاجْتَبَاهُ أَنْ أَخَذَ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا كَانَ مَعَكُمْ فَتَقَاتَلْنَا هَكَذَا وَكَانَ يَكْفُرُهُ ذَلِكَ
 لَوْلَا مَعْلُومٌ. الَّذِي بَيْنَ اللَّهِ. قُلْ إِنَّكُمْ أَتَابْتُمْ وَلَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْوَحْيُ
 إِلَهُ قَابِضٌ وَالتَّحْقِيقُ فِي الْوَحْيِ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ
 بَدَلَتْ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ
 الَّذِينَ الْجَمْعُ لَوْ أَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَئِنْ تَوَلَّوْا فَيَكُونُ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَشَعْلَةٌ
 مِنَ الْآخِرِينَ. مَن لَمْ يَكُنْ مَعَكُمْ كَلَامًا كَلَامًا تَدْرِي نَمَاءً سَعَةً كَرِيمًا
 كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ كَرِيمٌ

ۛ بلوچ صحیحہ چاندی، مکرھور و شیشہ خیر پڑیا علیہ اس طرح سے ہے کتاب کفرینہ
آذنی : (مترقب)

۷۰

علیہ السلام

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ ۖ وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۖ

نبوت ختم گردیدہ ۔ وہ خاتم الانبیاء است
نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہے ۔

وَأَنْتُمْ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ ۖ لَا وَلِيَ بَعْدِي ۖ إِلَّا الَّذِي هُوَ

وہی خاتم اولیاء ۔ جس کے بعد کوئی نہیں ہوگا ۔ مگر وہ جو
میرے بعد کوئی دل نہیں ہوگا ۔ مگر وہ جو

مِنِّي وَعَلَى عَهْدِي ۖ وَإِنِّي أَرْسِلْتُ مِنْ رَجُلٍ بِكُلِّ

میں سے اور میرے عہد پر ۔ میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر
جگہ سے بھیجا ہے میرے عہد پر ۔

قُوَّةٍ وَبِرَكَّةٍ وَعِزَّةٍ ۖ وَإِنِّي قَدْ مَنَعْتُ هَذِهِ عَلَى

قوت و بیکت و عزت فرستادہ شدہ ام ۔ میں نے یہ تمام یہاں
قوت و بیکت و عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں ۔

مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رَفْعَةٍ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

خدا است کہ یہ بندہ ہی ختم گردیدہ ۔ میں نے اسے جو انہیں
تعمیر کیا ہے وہ ایک بندہ ہی ختم کر گیا ہے ۔

الْفِتْيَانِ ۖ وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

ختم شدہ ۔ اور بشناسید و اطاعت میں کنسید ۔ اور تم کو جاننا
میں سے جاننا ۔ اور تم کو پہچاننا ۔ اور تم کو اطاعت کرنا ۔

بِالْعِصْيَانِ ۖ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۖ وَحَانَ أَنْ

نہ میرے ۔ وہ قریب زمانہ نزدیک رسید ۔ وہ ان وقت
میں سے ۔ وہ زمانہ نزدیک آگیا ہے ۔ وہ وہ وقت

خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا۔ اور خود تجھے
 عالی نسب اور شریف خاندان بتایا۔ یہ تو ہم بھی بیان کیجے ہیں مگر میں سادگان
 خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی۔ وہ تمام دہلی کے سادات میں سے
 سندھ کی سید ہونے میں اقل درجہ پر ہیں۔ اور علاوہ اپنی آبائی زندگی کے خواجہ
 میر درد کے نیرو ہیں اور اب جنگ دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متعقد ہو کر
 خواجہ محمد صالح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے۔ مگر خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا
 نہ تھا۔ یہی وارث ہیں جو انکی لڑکی کی اولاد ہیں۔ اور ان کی سیادت ہندوستان
 میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے۔ بلکہ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ ان کا
 خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے برتر ہے۔ کیونکہ خواجہ میر درد
 نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں
 یہ خیال ایسا بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے
 تھے۔ اور خواجہ میر درد یا خدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چنتائی سے
 ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دنیوی حیثیت کے دوسرے ایک نواب کا منصب
 رکھتے تھے۔ اور پھر انکی وفات کے بعد وہ جاگیر کا بیٹا انہی میں تقسیم ہو جاتا۔
 اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میر سے الہامات میں میں قدس بات کی
 تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سیاحہ بنی قاسم ہیں۔ یہ ایک خاص فخر کا مقام
 ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان
 بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف
 ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر انکی تعظیم کی ہو۔ بلکہ خدا نے
 اپنی خاص کلام کو انہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو انکے خاندان کا
 حال ہے۔ اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ کچھ چکا ہوں کہ وہ ایک

شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی قاطرہ کے خون سے ایکسکون مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سادات سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی قاطرہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الہی کے کواثرات مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

۵۔ ایک دفع میں کو قریباً اکیس برس کا حصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی و شیت حدیثی اناک الیوم لذو حظ عظیم۔ ترجمہ میری نعمت کا شکر کر۔ تو نے میری خدمت کو پایا آج تو ایک حق عظیم کا مالک ہے۔

بماہرنا صفر ۵۵۸۔ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکو و ثبٹ یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔

یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بیٹا لوی ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو بھی سنا دیا گیا تھا لیکن الہام مذکورہ بالا میں میں خدمت کے پاتے کا وہ حصہ ہے۔ بماہرنا صفر ۵۵۸ میں درج ہے کہ نہ صرف محمد حسین بلکہ انھوں نے انسانیوں میں اشاعت پکارتا تھا۔ اہل شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے۔ کیونکہ اُس نے بماہرنا صفر کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان مصنفات کی ایک بکوبیو کا وہ حصہ دیا گیا ہے جو خدمت کی اولاد میں سے ہیں سید ہوگی۔ جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے۔

کہ تو میرا شکر اس لئے کہ تو نے خدمت کو پایا یعنی تو نے خدمت کی اولاد کو پائے گا۔

اس کی تائید میں وہ الہام ہے جو بماہرنا صفر کے صفحہ ۲۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۲۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اردو معانی اختلاف فیہ لفظ آدم۔

۲۱۰

ایک لفظ سے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہو یعنی عبرانی میں اس لفظ کو تالی کہتے ہیں اور
 یہ لفظ تالی سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی
 کیلئے شامع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف مومنین کے لئے ہے جس کے ذریعہ سے اللہ غیبیہ
 کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے
 پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پتہ ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول
 کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے
 ہیں۔ تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس
 خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر الہام کرنا لکھا ہے کہ اس نے
 مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان
 رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک فرقہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں
 جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھلی گئی ہے۔ اور میں
 بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے
 وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور
 آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ
 ہوں۔ مگر دیشگوئیں کے مطابق ضرور تھا کہ اللہ بھی کیا ہوتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر
 پد سے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ
 ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ظہر کرے۔ کیونکہ
 خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور میں جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار
 کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں
 ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول محمد اسو

یاد ہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد و سب داخل ہیں۔ مگر جو ملک
اور شاہ اور دایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دیتے گئے۔ وہ گویا
ہوئے اچال ہیں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال بالآخر اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عالم
مسلمانوں اصنام بدل اور خواب بخواب اور ہوس کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف خیر قرار دیا گیا ہو۔ سو
نہیں اس وقت ہے دیکھ کر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

امام الزمان میں ہوں

میں نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے
مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گزرنے گئے۔ اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں
کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف کو خالی نہ تھا۔
ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں
بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی نہ تھا۔ اور کوئی
جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی برہمنی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں انکو آئندہ تھا
اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ
ہندوستان میں آئیں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے
حکمران کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں نہیں۔ میں بدو عالمی طور پر کسر علیہ کے لئے آمد نہیں
اختلافات کے اُرد کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ میں ہی دونوں اصول سے تقاضا کیا کہ میں بھیجا ہوں
میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اصل دلیل پیش کروں کہ ضرورت خود دلیل
ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشانی ظاہر کئے ہیں۔ اور میں جیسا کہ اختصار
میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم میں ہوں۔ ایسا ہی وہ ذات حیات کے جھگڑے میں بھی حکم میں

اردبین نمبر ۳

۴۱۳

تو تو میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اور یہ لوگ مکر کر گئے اور خدا بھی مکر کر رہا گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے۔ اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے۔ ادا ان میں سے ہے جس کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں دانتی۔ اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد! اپنے نفع کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے آدم! اپنے نفع کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گودہ تیری جوی

یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قہر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک خدا کی عظمت باقی نہ رہے اور اس کے جو میری نسبت کلام الہی میں رسول خدا نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ اصل اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست لکھتا ہے اور بعض طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اور رسول یا نبی کا لفظ بولتا ہے خداوند نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے اس وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب میں رسول یا نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ بعض نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بلکہ استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے نہ ملائکہ نبی نہیں کتاب میں میرا نام بکائی رکھا ہے اور عربی میں بعض معنی میکانیک میں خدا کی مانند۔ یہ گویا اس مقام کے مطابق ہے جو براہین احمدی میں ہے اختصار معنی بنو لہ توحید ہی و تفریق کا خلاصہ تعلق و تفریق بین الناس۔ یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی مجھ سے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفریق کو۔ سو جیسا کہ میں اپنی توحید اور تفریق چاہتا ہوں ایسا ہی تجھ دنیا میں مشہور کرونگا اور ہر ایک جگہ جو میرا نام چاہیگا میرا نام بھی ساتھ ہوگا۔ منہ

۲۲۲

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مطلقہ کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری پاس مہنگی بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے جو اس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی شفیع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اُسے عیسائی مشنری: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک
جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا بھی ہے
کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہو اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا
ظلی جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یہی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
تیبہ و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو بخش کر دیا ہونے
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانیں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشدہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدایہو جو آج کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

۱۴

میں تو بدباد ہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ تھے برس سے شعلانی بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اہل حقیقت خود
کھل دے گا۔ میں کچھ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام ہیں کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا ٹکڑا کرتے ہیں زندہ ہوں، ان کو ان کے
مخت پر ادبی ظاہر کریں۔

جب یہ ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے دنیا اقرض کیا، جس کا جواب نہ آیا اور پھر
بعض واقعات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہمیں بائبل کی کیا پڑھا کر سکتے ہیں۔ ہم کو وہ کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔
اس لیے یاد رکھو کہ پڑائی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت دو۔ ایک زعمہ علی کم میں موجود ہے اس
کو چھوڑنے پر آمادہ ہوو، علی کی نکاحیں کرتے ہو۔

۸۔ ردِ میر تقی میرؒ

فرمایا اگلے سات پیری منگل کے پہلے میں زندہ تھا اللہ اس
شدت کے ساتھ زندہ تھا کہ بھنیلا کیا تھا کہ بات کیونکر بسر
ہوگی۔ آخر غنا سی خفگی ہوئی اور الہام ہوا۔ کوئی بعداً دیکھتا۔ اللہ سلاشا کا غنا ابھی ختم نہ ہونے پایا
تھا کہ مشافہہ جاگ رہا ایسا کہ کہیں ہوا ہی نہیں تھا۔
نیز فرمایا کہ :

۱۰۔ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر دی کے اندر تامل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرت یقین
ہے کہ یہ شاہد میں کھڑا کہ جس آبرم کا چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا
انکار کروں، یا وہم ہی کرے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو سنا کافر ہو جائے گا۔

۱۳۔ ردِ میر تقی میرؒ

نصرت الہی فیصلہ کن قاضی ہے
اپنی بخش لاہوری طالع کی کتاب حصے دوسری تمام کمال
پڑھ کر حضرت اقدسؒ نے فرمایا :
۱۰۔ اللہ تعالیٰ بہانہ ہے کہ اس کی ضروریات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن میں

۱۰۔ التحکیم جلد ۴، فیروہ ص ۱۰۰، صفحہ ۱۰۰، ردِ میر تقی میرؒ

۱۱۔ التحکیم جلد ۴، فیروہ ص ۱۰۰، صفحہ ۱۰۰، ردِ میر تقی میرؒ

مگر خطا ان جہتوں سے اپنے بندہ کو بھی کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں گے۔ اور یہ بات ابتدا سے مقتدر تھی اور ایسا ہی ہوتا تھا۔ یہ عیسیٰ بن مریم ہے۔ جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین اس حیرت انگیز عبادت سے۔ اور یہ الہام حاصل میں کیا تو قرآنی میں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی مل کے متعلق ہیں۔ یہی آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے۔ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی شانکار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہیں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آسمان پر تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا ہی ہے۔ اور شک محض ناہمی سے ہے۔ جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں آتی۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم نشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اَلْهُدٰی نَا الْبَصِرَ لَمْ یَسْتَقِمْ سِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ اِنَّہُمْ عَلٰی سِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِہِمْ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ دَعَا مِیْنِ رَّسُوْلِیْ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ دَعَا مِیْنِ خَدَا تَعَالٰی عَنْہُمْ تَامَمْتُ فِیْہِمْ دَعَا مِیْنِ رَّسُوْلِیْ وَ دَعَا مِیْنِ خَدَا تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ اس دعا میں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئی تھی۔ یہ مقابلہ محال نظر آتا ہے۔ اور جو طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا ساغالی بہت کچھ مل گیا ہے۔ اسی طرح یہ قرآنی دعا اس شخصیت علی اللہ علیہ السلام کے ذریعہ قبول ہو کر اختیار ابراہیم علیہ السلام بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث شہرائے گئے اور حاصل مسیح و کلاس امت میں سے پیدا ہوتا ہے یہی دعا و حکم قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی اس طرح اختیار و ابراہیم نے انبیاء بنی اسرائیل کی امت کو دیا۔ کہتے تھے کہ بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ میں روضہ ہونے کی گئی تھی تو ان کو خبر دی تو ان کو بہت غصہ۔ اور کہہ رہے تھے کہ صاحب بہت اچھا آدمی تھے۔ مگر انھیں کس پر پیدا ہوا؟ ان کا آپ تو نیک مزاج اور خیر امکے کس سے تھے اور سیدھا اور صاف بل شلمان تھا۔ ایسا ہی پتہ ہے کہ کچھ تعلق تھا کہ وہ دعا کو دے گا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ۔

۵۲

کشتہ فوج

تقویت الایمان

کیا جانتے کہ ہمیں کیوں مہینہ کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے ہمارے
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر
 نقل پینا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بنانا کہ چلے ڈانکی مریم
 کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ پر اہل احمدیہ میں
 لکھ دینا کہ اب میں مریم مریم عیسیٰ بن گیا ہوں عزیز و غور کرو اور خدا سے ڈرو ہر گز یہ فساد
 کا عمل نہیں یہ ہدایت اور دقتیں ممکنات انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہین احمدیہ
 کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں
 اس پر براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح اہل مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔
 سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس بحث پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے کہ
 انہوں نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے
 ظاہر ہے دو برس تک صفت مریتیت میں میں نے پردہ مل پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا ہوں۔
 پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۴۹ میں دیکھو کہ مریم
 کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں فلح کی گئی اور استعداد کے رنگ میں مجھے حاکم شہلا لگایا اور
 آخر کی عینہ کے بعد جو دس حصے سے زیادہ نہیں بزرگوار اس الہام کے جو سب سے آخر
 براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے جسے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس
 سے میں اہل مریم شہلا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس بستر عظمیٰ کی مجھے خبر نہ دی۔
 حالانکہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پرنازل ہوئی اور براہین میں درج
 ہوئی۔ مگر مجھے اس کے مستند اور ترتیب پر اطلاع نہ ہوئی۔ اسی واسطے کہ میں نے مسلمانوں کی
 حقیندہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تاہم یہی سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ عیسا لکھنا
 براہین احمدیہ میں تھا جس رسم قبل مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کہ اگر مجھے خود بخود غیب کا
 دعویٰ نہیں ہے بلکہ کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ بھلا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا

۲۴۰

کہتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکام مل سچے ہیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مردہ اور ناقص کلام ہے۔ پھر زبردہ کہہ کر وہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب کے ہماری کوئی اصلح نہیں وہ سب کا سب ردی اور باطل ہے اور کج آسمانی کچھ بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ اس سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صریح ہے جو اس کے صفحہ ۲۲۱ میں پانچواں حصہ ہے:۔ ولینترضی عنک الیہود ظالمین صریحاً وخرقوا لہ بنین و بنات بغیر غلام قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد۔ ویمکرت ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ما فتننا فاصبر کما صبر اهلوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحتہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہوں گے نصاریٰ سے مراد پادری اور انجیلیوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانے کہ ہیں مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا پہلے تو بیٹے ایسی مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد شریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا نبیوں نے شہر جہار کھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور وجاہت کے زور سے واحد شریک ہے۔ اب خدا بتلا تا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثبوت پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد سے ہے یعنی احمد کا غلام۔

زعمی بخش جام احمد ہے	کیلیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکہ جہل انبیاء مگر بخدا	سب سے بڑھکر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے بھل کھایا	میرا دستل کلام احمد ہے
ہی مریم کے ذکر کو چھوڑو	اس سے بہتر کلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ حقیقی ہیں اہل کفر کے نفس خدا کی تائید مسیح ایسی مریم سے

۲۴۱

۲۱۱

باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پکڑاؤں کے واسطے سے خدا کی طرف سے
علم خیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں گوئیے کسی جہد شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے
نہیں نے کسی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اپنی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔
سو اب بھی میں اپنی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول
”من یستم رسول و نیاہ وہ ام کتاب“

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ بلکہ بات بھی ضرور
یاد رکھنی چاہیے اور ہرگز قراؤش نہیں کرنی چاہیے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے
پکھڑے ہانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض و کلام میرے سے پر
نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک و عود ہے جس کا روحانی اقاہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی
محمّد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطے کہ طوطا رکھ کر اور اس میں ہو کر اور ایسے
نام محمد اور احمد سے مستی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی جیسا کہ اچھا
خدا سے خیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طوطے سے خاتم النبیین کی خبر محفوظ رہی۔
کیونکہ میں نے اللہ کا ہی اور ظالی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی
شخص اس وحی الہیہ پر تاراض ہو کر کہیں خاتما لے لے میرا نام نبی اور رسول کہلے تو یہ کسی
حققت سے ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی خبر نہیں لڑی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ
جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی

یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی طرف کوئی اور آواز آسکا۔ لہذا وہ
معلوم نہ ہو کہ جو لایطواری طور پر اللہ کے مطلق ہر محوم سے جو صورت میں کہ وہ اپنے
سے جوئی نہ ہو کہ اس سے جو سو برس پہلے قریب چلے۔ اس کا کہہ بات نہیں ہو کہ اور کت
خاتم النبیین کی خبری گزیر ہو سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہر صورت میں خدا کی گواہی نہیں ہے۔
سو گواہوں ہیں۔ و سیدھا الذین ظلموا اہی مظاہر و مناقب

لے الجن: ۲۷ الشراء: ۲۲۸

۱۳۳

بدین خطاب مرا هرگز التفات نبود
 بتلج و تخت زین آرزو نمیدارم
 مرا بس است که ملک ساجد است آید
 حوالتم بملک کرده اند و ز نخست
 مرا که خست طاعت مسکن و مادی
 اگر جهان همه تحقیر من کند چه خست
 منم مسیح ز ملایم و منم کلیم شد
 ز طبع است که بدتر ز بلغم کس نولد
 از ان قلوس پریدم بعد که دنیا نام
 مرا بگلشی رضوانی شدت گذر
 کمال یکی صدق صفا گم شده بود
 مرغ از منم ایکه صفت به خبری
 کسیکه گم شده از غنای حق پرست
 نیادم ز پند بخت که زار و جبار
 بملک زلت لعل کسان و خدا و اویم
 در حق من که پر از محبت قدیست
 بجز امیری عشق و عشق بهانی نیست
 عنایت و کرمش پرورد مرا هر دم
 بکار خاد قدوت هزار دانش اند
 بیایم که در صدق را در بخشش انم
 بیایم که در علم و دانش بخشیم

چه بخرم من چه بخش حکم از خدا باشد
 نه شوقی افسر شاهی بلل مرا باشد
 که ملک ملک ز من با بکا کجا باشد
 کنون نظر بتلج زین جدا باشد
 چرا بمنزله این نشیب مرا باشد
 که با من ست خدای که در اقل باشد
 منم محمد و احمد که مجتبی باشد
 که جنگ او بکلیم حق از بها باشد
 کند بخت عرش جلالت را باشد
 مقام من عین قدس و سلطان باشد
 دو باره از طمع و حظ من بپا باشد
 که در سنگ گفته ام از وی گریا باشد
 بر آنچه از دینش بشتی بکا باشد
 عرض ز آه من در کس افتاب باشد
 بدین عرض که ز منستی بکا باشد
 که در زبان خلایق از و حیا باشد
 بدو او همه امراض را دوا باشد
 به بینش بگرتد به بخشش او باشد
 که شوقی ز من بکشتش او باشد
 بدستش بر ما آنرا که پادشاه باشد
 بملک نیز نمایم که در سا باشد

۲۰۷

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اُتے۔
 جبریل علیہ السلام نے حلال الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیل کے حلال میں (دیکھو براہین صحیحہ
 ص ۲۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکار کے قریب ہی یہ وحی اُتے محمد رسول اللہ
 والذین معہ اشداء علی الکفار وجاء بینہم (اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اُتے جو ص ۲۰۵ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نیا
 کیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نیا آیا۔ اسی طرح براہین صحیحہ میں
 یہ کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نیا ہوا پڑتا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں آتے دیکھتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی
 مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہتا اور زمانہ آنحضرتؐ
 صل اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جاتا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
 محضیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لا نبی
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر تجاہد کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
 ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک بیشک کوئی ہے جس کی
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرتؐ
 صل اللہ علیہ وسلم کے بعد بیشک کوئی کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میری صدیق
 کی کھلی ہے یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

کے الاحزاب : ۴۱

خطبہ الہامیہ

۵۳

وَلَكِنْ تَحْدِيثٌ لِّنَعْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَازِسٌ لِّفَنَاءِ

مگر شکر خست اپنے کس خداست کہ لایں فوہمال و نشاندہ است
مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جو نے اس فوہمال کو نکایا ہے۔

الْغَرَّاسِ ۚ وَإِنِّي غَسَلْتُ بِمَاءِ الثَّوْرِ وَطَهَّرْتُ بِعَيْنِ

وہں آب نور غسل دلوہ شدم دیشم

مہر میں نہ کے ہاتھ کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں مہر الہی پاکیزگی کے مہر

الْقُدُّوسِ مِنَ الْأَوْسَافِ وَالْأَدْنَاۓ ۚ وَمَسَّابِي رِيّٰ

پاکیزگی الہی پاکیزہ کردہ شدم ازبیک و کعبہ تار و نام میں رب میں

میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کعبہ تار سے۔ اور میرے رتبے میرا نام

أَحْمَدَ فَلَحْمَدُوتِي وَلَا تَشْفِمْوَنِي وَلَا تُوَصِّلُوا أَمْرَكُمْ

مہر خدا۔ میں سبکدوشی میں کہنہ و مرا دشنام مہر و امر خود را کا جہد

مہر نکاح میں میری تعریف کرو مہر ہے دشنام مت دو اور اپنے امر کو تائید کی

إِلَى الْأَبْلَاسِ ۚ وَمَنْ حَمِدَنِي وَمَا غَادَرَهُ مِنْ نُّوعٍ

لہدی ہوا نہ دہر کہ سبکدوشی میں کرد دہے اسے کٹ بجلاشت

وہم تک مت پہنچو وہ میں نے میری تعریف کی وہ کوئی قسم کوہیت کی نہ چھوڑی

حَمْدًا قَمَامًا ۚ وَمَنْ كَذَّبَ هَذَا الْبَيَانَ فَقَدْ

پہر او مدح و گفت و رنگب کذب نشد و ہر کہ کذب میں بیان کرد پس او

کو اس نے کذاب اور جھوٹ کا رنگب دکایا۔ اور جس نے اس بیان کو چھوڑا پس اس نے جھوٹ

مَكَانَ ۚ وَأَغْضَبَ الرَّحْمَنَ ۚ قَوْلِي لِلَّذِي مَثَلَتْ

معاذ کفہ مت و فلا نے خود ماہ غضب آمد وہ ہیں ہاں غصہ و عصب مت کہ شک کرد

پہر ہے وہ اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس اسوں میں ہدی پر میرے شک کی۔

اِنَّكَ بِمَعْنٰی بِمَنْزِلَةٍ تَوْحِيدِیِّ وَ تَقْرِیْبِیِّ فَحَاقَ اَنْ تَعْلَمَ وَ تَعْرِفَ بَعِیْنِ النَّاسِ۔
ترجمہ: ایسا ہے جیسا میری توحید اور تقریب منجانبہ وقت آگیا جو قریبی مدد کی جائے اور ترجمہ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

عَلَّمَ اَلٰی حَدِّ الْاِقْتَابِ جَعَلَ مَعَهُ الْفَرْقَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّا لَوْ رَدَّ
کیلا انسان پر معنی ترجمہ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی ترجمہ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کس شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔
یہ سب شے مخلوقات و اسماء کا واسطہ ہے تاہم حق کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نئے شجرے
شَبَعَاتُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی رَاٰ مَجْدَكَ۔ يَنْقِطُ اَبَاؤُكَ وَ يَبْدُوْكَ مِنْكَ۔
سب پائیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس لئے تیرے بعد کو زیادہ کیلئے تیرے آباء کا
نام اور ذکر مستطیع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔
تُعِزُّوْا بِالْمَرْغِبِ وَ تُخِیِّتُ بِالْبَقِيَّةِ اَيُّهَا الْبَقِيَّةُ نَقِيٌّ۔ تُعِزُّوْا رَاٰ الْوَلَايَتِ جَعَلَ مَعَكُمْ
تو رغب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زکوٰۃ کی گواہی عطا کی۔ ترجمہ کیا گیا اور مخلصوں کے لئے کائنات میں
کی جگہ نہیں یعنی امداد الہی نہیں مدد تک پہنچ جائے گی کہ مخلصوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور ان کے دلوں پر پانی پھول
ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ يَسْتَرْحِقَكَ حَقٌّ يَّبِيْزُ الْبَقِيَّةِ مَعَ الْغَيْبِ
لَا خُفَا اِيَّا نَحْنُ ہے جو ترجمہ چھوڑ دے جب تک وہ غیبت اور غیب میں مرتبہ فرق نہ کرے۔
وَاللّٰهُ حَالٌ حَقٌّ اَحَدٌ وَلَكِنْ اَلْاَلَمَانَا كَسِي لَا يَعْلَمُوْنَ
اللہ خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۔ "فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ شخص بزرگ توحید کے ساتھ ہے جو کہ ایسے نمازیں آوتے ہیں توحید کی وحدت کو
بہ عزت و بھاری ہوتی ہے اور شرک کی حالت اور نفس کا جانی ہر اس شخص یا مرد شدہ کو توحید کہہ دیا اس میں لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے
مراعات اور محاسن ایک طرف رکھ کر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک بہتم توحید پر جالتا ہے اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور رک
اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی ہوائے گی اور اس کی ہوائی ہے کہ ان میں لوگوں نے اپنے اپنے مقام کو بتھاڑ رکھا ہے
موجب تک خدا کیسے کہے سوزو گمانا ان کے واسطے دنگے جب تک نہیں لگا سکتا جیسے لوگ اپنے راہ اپنی دوسری طرف
کے لئے پتہ راہ لے رہے ہیں لیکن جو کشتیاں کر رہے ہیں اس طرح وہ توحید کے لئے پتہ راہ لے رہے ہیں کہ خدا کی خواہشات میں کی
توحید اور وحدت اور جلال غالب آوریں اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَلْكَوْبِيَّةُ بِمَنْزِلَةٍ تَوْحِيدِیَّةٍ وَ تَقْرِیْبِیَّةٍ
(الہدویۃ فی توحید ص ۱۹۷ و ۱۹۸ ص ۱۹۹ و ۲۰۰ ص ۲۰۱ و ۲۰۲)

وقت ہے

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سنتِ ماشاءِ سی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک
ہوتے ہیں ان کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دلائل ہیں۔ اسی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان
اور تعلق بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔ (الحکم جلد ۱۲، مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۷۳ء صفحہ ۱)

214.7

”پھر سن لیا کہ اس کے بعد مٹا ہوا ہے کہ

ایک محدث قرآنی پٹھہ بھی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ

غفور رحيم

میں نے سمجھا کہ یہ حالت کے لئے ہے۔^{۱۱}

(۱) جلد ۲ نمبر ۱۹، ص ۳۴ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۹۔ الحکم جلد نمبر ۱۲ مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔
باختلاف اتفاق)

۲۰ اپریل ۱۹۰۳ء

۲۰۔ اِیْمَنْ بِمَنْزِلَةِ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِیْنِ بِمَنْزِلَةِ

مفتی

(الحکم جلد ۱، نمبر ۱۷، صفحہ ۲۲، اپریل و یکم ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸، حکم جلد ۱، نمبر ۱۷، صفحہ ۲۲، اپریل و یکم ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸)

”حوش پر آپ نے فرمایا کہ یہ خط اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظهر عرش ہے اور وسیع موعود اتم مظهر صفات جمالیہ کہ ہے جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لئے کل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے کل صفات کا منظر تمام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفات فیضی و محبت برابر کام میں نمود سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مرنے لگے ہیں۔ چنانچہ ان تمام میں خدا کی صفات اپنی پوری شکل سے کام کر رہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے حوش کیا گیا ہے۔“

(الہد و جلد ۲ نمبر ۲۱ ص ۱۷۲ سورہ ۲۴ اپریل و یکم ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۸)

۱۔ کاپی الہامات صلی ۲۶ پر ان الہامات کی ترتیب تلفظ ہے۔ (ترتیب)

۷۔ (ترجمہ، مرتب) : اُمید سے نزدیک وہ تمام رکات ہے جس سے تمام حقوق و ادا افس ہے تو میرے نزدیک منزلِ عرش کہ ہے۔

۴ فروری ۱۹۰۵ء سلام قولائین رب رحیم۔ وامتازو الیوم ایہا المؤمنون۔
سلام قولائین رب رحیم۔ وامتازو الیوم ایہا المؤمنون۔
(کالی اہمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

فروری ۱۹۰۵ء (الف) "دُعا" ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطروں فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے۔ مطلب میں کایہ سجہ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔
(البد و جلد ۴ نمبر ۴ صفحہ ۴، فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱۰، المکمل جلد ۹ نمبر ۴ صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱۰)
(ب) "ایک دُعا دیکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے۔ اس کا مطلب یہ سجہ میں آیا کہ گویا کوئی میراث نام لے کر کتاب ہے کہ دو سو تیس روپیہ انہیں دیا جائے۔
(ریور آف د ٹیبلز جلد ۴ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء)

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء "اِنَّكَ اَمْرٌ اِذَا ارَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهُ اَنْ يَكُوْنُ"
 (المائدہ جلد ۲ نمبر ۱ سورہ مائدہ ص ۲۹۰) - (مجموعہ نمبر ۲ سورہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)
 ترجمہ: تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔
 (حقیقۃ الہی صفحہ ۱۰۵ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

۲۰ فروری ۱۹۵۹ء حضور کی طبیعت نامناسب تھی۔ حاجت کشتی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا:-
 خاکسار میر منٹ
 (الحکم جلد ۹ نمبر ۳، صفحہ ۳۲ فروری ۱۹۵۹ء صفحہ ۱۲۔ ریلوی آف دلیغیر، لاہور ۱۹۵۹ء صفحہ ۱۳۰)

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کشف و کھیا کہ دھناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے
ترجمہ و تفسیر کے لیے نوٹس دیئے گئے ہیں جس سے میں نے فائدہ کر کے اپنے لئے لیا۔
۱۔ (ترجمہ ازرقب) سائنس ہورٹریس کی طرف سے کیا ہے اور اس کے ہر مواضع میں ہر جگہ سائنس
سہولت کی طرف سے یہ بات ہے کہ اے عمر کو آج تم ملے ہو جلا۔
۲۔ (نوٹس ازرقب) یہ شور قیامت برپا ہے کہ سائنس و ادب کا جرم اپنی مشق کے صحیح کائنات سے پر آیا۔

غلیہ الیہ

۵۵

النِّسَاءَ وَالرِّجَالَ ۱۹۰ فَجَعَلَنِي مَظْهَرِ الْمَسِيحِ عَيْنِي

نہیں ہم کہہ آید پس مرا جانے نور سے

مذہب کو کہہ آئے میں کو کہہ آئے

ابن مَرْيَمَ لَدَفَعَ الضَّرَّ وَابَادَةَ مَوَازِ الْخَوَايَةِ ۱۹۱

ہم سے کہہ آئے نہ نہ کہہ آئے نہ

بہترم کا مظہر بنایا تاکہ درد نہ گریہ کے دواں کو

وَجَعَلَنِي مَظْهَرِ النَّبِيِّ الْمُهَدِّي أَحْمَدًا أَخْرَمَ

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

لِقَاضِيَةِ الْخَيْرِ وَاعَادَةَ عَهْدِ الدِّرَايَةِ وَالْهَدَايَةِ ۱۹۲

کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

تاکہ دواں کو فائدہ پہنچا دے

وَتَطْهِيرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجِنَايَةِ ۱۹۳

دہم یا نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

فَجِئْتُ فِي الْحَلَّتَيْنِ الْمَهْزُودَتَيْنِ الْمُصَبَّغَتَيْنِ

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

بِصَبْغِ الْجَلَالِ وَصَبْغِ الْجَمَالِ ۱۹۴ وَأَعْطَيْتُ صِفَةً

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

لِإِفْكَارِ الْإِحْيَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَالِ ۱۹۵ فَأَمَّا الْجَلَالُ

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے نہ کہہ آئے

۱۶۲

ٹپا لے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس حق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے بغیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس حق بھی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بگایا کہ دیکھتے ہی چلے آؤں۔ اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے۔۔۔ تب مجھے اس تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنْ كُنْتَ كُنَّ عَظِيمًا

یعنی اسے عورتوں اتنا سے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک غلط واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ مدظلہ کو جو میرا نوکر تھا ٹپا لے روانہ کیا جس نے واپس آکر یہی کیا کہ اس حق اس کی والدہ ہر وہ زندہ موجود ہیں۔ (نقل المسیح ص ۲۳۴-۲۳۵ بحال خزان جلد ۱۵ صفحہ ۶۱۱-۶۱۰)

۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء

فَلَمَّا تَبَيَّنَ الْإِسْلَامُ - هَذَا يَوْمُ عَصِيْبٍ - يَوْمَكَ لَكَ الْوَلَدُ وَبَدَأَ فِي مِثْلِكَ
الْفَضْلِ - إِنَّ نَوَافِلَ كَرِيْبٍ - أَيَسْمِيَّائِيْنَ حَضَرَةَ الْوُثُوْبِ

اور مترق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۰

۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء

عَقَاظُهُ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ تَلْمُزَ يَكُنَا آمُرَكَ إِذَا أَرَدْتَ يَشْنُو أَنْ
تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي - يَكُنَا آمُرَكَ إِذَا أَرَدْتَ يَشْنُو أَنْ تَقُولَ لَهُ
كُنْ فَيَكُونُ - أَيَّتُكَ هَذَا جَلَدُكَ رَبُّكَ الْأَعْلَى - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي - يَكُنَا آمُرَكَ إِذَا أَرَدْتَ
يَشْنُو أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي -
يَكُنَا آمُرَكَ إِذَا أَرَدْتَ يَشْنُو أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي - أَنْتَ بِمَا مَلِكِي -

۱۔ از جبرائیل قرب (۱) انکاد کے بغیر سے تخت صاف ہے جسے ایک بیٹا ملا ہو گا اور فضل تیرے نزدیک ہو گا بیشک وہ
قریب سے نہیں جا پ بارہی سے آتا ہوں۔

۲۔ از جبرائیل قرب (۲) اللہ تعالیٰ صحت کے ان کو کرنے کیوں اہانت دے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو
اسے کہہ کر ہوا تو ہو جائے گی۔ تو تم سے ملنے والا ہے تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے
ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا
ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا
کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا

سلسلہ ۱۹۰۰ میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ نظر پیش کیا تھا کہ آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** میں صوفی حضرت علیؑ علیہ السلام کا طبع ہیں۔ اس سے کہہ کر جو سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا۔۔۔۔۔ جس بات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اس بات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وہی اللہ کے وقت سے گزر رہا رہتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھایا گیا اور پھر وہاں ہوا۔

قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهَدَىٰ

یعنی خدا نے جو چاہا اس آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنی صحیح ہیں۔

(ابن عربیہ ج ۲ صفحہ ۵۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۸)

سہر و کبریت سلسلہ ۱۹۰۰ "منشی اعلیٰ بخش اکوٹھٹ کی کتاب مصنائے مولیٰ محمد کوئی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض سووے تین سے سو و خدا کی بعض نعمی اور پاک پیشگوئیں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے ہیں۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں سے چھوئی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی اعلیٰ بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلِمَاتِ اللَّهِ فَيَقُولُوا قَوْلًا لَّا يَأْتِي بِهَا بَيِّنَاتٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَتْهُم بَيِّنَاتٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولُنَّ كَذِبٌ عَرَبِيٌّ فَاصْحَحُوا لَهُ أَعْرَابِيٌّ ۚ وَقَدْ جَاءَهُم بَيِّنَاتٌ مِّنَ اللَّهِ فَكَيْفَ يُفَكِّهُونَ ۚ

۱۔ میں نے وہیں صاحب افغان کی سعادت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی محمد صاحب تھے۔ دیکھئے مصائب محمد جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۳۔ (مرب)

۲۔ الحاقہ: ۲۵

۳۔ میں نے اگر کوئی شخص بلوچ خزانہ کے تحت اس امر میں الجھنے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ (ابن عربیہ ج ۲ صفحہ ۵۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۸)

۴۔ بخیر الہام جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۱۔ میری کتاب مصائب اکوٹھٹ کی نسبت لکھا ہے کہ۔

"آپ نے میری کتاب لکھی کہ ان بات کو اعلیٰ بخش صاحب اکوٹھٹ کی کتاب کے آگے کا نشانہ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر الہام ہوا۔۔۔۔۔"

اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ میرا الہام ہے اے ایک ملکہ بنو عسنادیہ لکھا ہے جو اللہ کے فضل سے اور اس کے فضل

۲۲۹

ترجمہ :- یہ لوگ خوی غصہ میں دھنکنا چاہتے ہیں۔ یعنی ناپاکی اور طہیاری اور خباثت کی تلاش میں ہیں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیس سے کم ہیں دکھا دے اور خوی غصہ سے تجھے کیونکر شایستہ ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک نصیحت نے اس خوی کو خوبصورت لڑکا بنایا۔ اور وہ لڑکا جو اس خوی سے بنایا گیا ہے پتہ ہوا اس لئے تو مجھ سے بڑا ملا دے ہے یعنی گوشت پختہ پوست خوی غصہ سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خوی غصہ کی طرح ناپاک نہیں کھلا سکتے اس طرح تو بھی انسان کی فطرت ناپاک سے جو آدم بشریت ہے اور خوی غصہ سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اب اس پاک لڑکے میں خوی غصہ کی تلاش کتنا حق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام نکلی گیا اور اس کے لئے بڑا ملا دے ہو گیا۔ اور خدا تیرا توتلی اور تیرا پروردگار ہے اس لئے خاص طور پر پدہی مشابہت دریاں ہے جس آگ کو اس کتب حصے ہوئی سے بڑا پایا ہے ہم نے اس کو بچا دیا ہے۔ خدا پر ہر مگروں کے ساتھ ہے جو ایک کاموں کو پدہی خوی غصہ کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔

(انجیل نمبر ۱۹ صفحہ ۱۰ حاشیہ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۲)

۸ دسمبر ۱۹۰۰ء "میر دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری آنکھ کے پرٹھے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخری رات میں غنودگی ہوئی اور اللہ مہربان ہوا۔
کوئی بندہ اذیت نہ کھائے
اور سلام کا لفظ بھی ختم نہ ہونے پلایا تھا کہ خداوند جانا دیا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا
(الحکم جلد ۱ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۲ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۹)

۱۱ دسمبر ۱۹۰۰ء (۱) "میں ہر وقت میں نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے تیروں جب تک کہ میرا قادر خدا بقیہ حاشیہ :-

میں اذیت دینی کے تحت میں کیا گیا ہے کیا مطلب کہ یہ مطلب کہ تو ایک ناپاک اور دوسرے کہتے ہیں ماحول ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ آنت میں متاثر ہو اذیت دینی۔ خیر یہ ہے کہ میں بشر اللہ سے ملتا ہوں جو علیہ السلام کا انجیل ہے خیر خیر کے فرزند کے ہاتھ میں ملتا ہوں معلوم ہوتا ہے۔
۱۲ "میں آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر دے گا کہ فیضان الہی ہوتا ہے اس قدر حق اور اللہ وہ البصیرت نہیں ہے کہ نیت اللہ میں کھلا کر کہ میں قسم کی چاہوں قسم سے وہ جو کبیرے تو یقین میں ملک ہے کہ اگر فیما بین بات کا انکار کر دیا تو ہمیں کہیں کر دینا خدا کی طرف سے نہیں تو مٹا کر فرما دیتا۔
(الحکم جلد ۱ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۲ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۹)

புதுச்சேரி

ظاہر ہے کہ بچے انجیل فی سم انجیلا اشد سے کے طہرہ ہے۔ اور دراصل اس سے
ایک درجے کی خلافت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود
علیہ السلام نے ایک مکتوبہ اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عودت میں۔ اور اللہ تعالیٰ نے
روحانیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
پس جن لوگوں کو سیرادہ رتھو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت
میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
نکرا آئے ہیں۔ اپنے ایمان کی نگر کریں اور قرآن کے الفاظ قلیت حکاف مقام
دو جنتن ومن دلدھا جنتن پٹ کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں یہاں
اللہ تعالیٰ نے دے دے کو مدحیت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی
تعریف وہ بیانی فقرات ہیں۔ بچنے اون میں چٹے ہو گئے۔ لوو اور مرجان ہو گئے
سراٹے ہو گئے دینرو دینرو افریں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے وہے دو
جنت اور بھی ہیں چپے چپے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی
اسی دلی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حدی اعلیٰ تھو
فی الاخرۃ اعلیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میں صاحب اور مولوی محمد حسنی صاحب ہر بانی فزا کر کھول کر کہیں کہ
 اُن کو دہشت کو ن سے حاصل ہیں۔ یہ ہنی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
 خود کسی صنعت کے موصوف چکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر ادن جواہروں
 اور کشکولوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگی کوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں
 ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی
 مسلمان بادشاہ کی چیر چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا مگر تاہم میں نے

۱۸۹۱ء

”چونکہ میری توجہ پہلے ارشاد ہو چکا ہے کہ

أَذْعُوْنِيْ أَسْتَجِیْبُ لَّكُمْ

اس مجھے نہیں دلیا گیا ہے کہ اگر آپ تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی کریں گے اور اہیت نہ لگائیں کہ
 یہ جملہ کو نظر انداز کریں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا گھلا گھلا اثر پڑے گا جو دوسروں
 کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔

(از اشتہار عدد ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۸۔ مجبور اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۳۹)

نومبر ۱۸۹۱ء

وَأَيُّكُمْ فِي الْمَنَاصِقِ اللَّهُ وَتَيَقَّنْتُ أَنِّي هُوَ وَلَمْ يَنْقُلْ لِي إِزَادَةً وَلَا خُفْرَةً
 وَلَا حَسَلَ وَلَا حَقِيقَةً تَفِيضِي وَبِزَّتْ كَأَنَّهُ مُنْشَلِمٌ بَلْ كَشَفِي بِكَ بَطْلُهُ عَلَى دُخْرٍ وَأَخْفَا فِي تَفْهِيمِ
 حَتَّى مَا لَيْكِنْ مِنْهُ أَكْرَمٌ وَلَا ذَائِعَةٌ وَمَا رَمَا لَمْ يَكُوْدِيْنَ-

وَأَفِيضِي بِعَيْنِي إِلَيْهِ فَبُجُوعَ الظُّلِّ إِلَى أَصْلِهِ وَتَحْسِبُ بَوْبَةً فِيهِ كَمَا يَجْعَلِي مِثْلُ هَذِهِ الْحَالَاتِ
 فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَلَى الْمُحِبِّينَ. وَتَفْهِيمُكَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْ نِظَامِ الْخَيْرِ جَعَلَنِي
 مِنْ تَجَلِّيَاتِهِ الَّتِي بِمَنْزِلَةِ مَحَبَّتِهِ وَحُلُمِهِ وَجَوَابِهِ وَتَوْحِيدِهِ وَتَقْرِيدِهِ لَا تَمَاسٍ
 مَعَاوِدٍ وَتَفْهِيمُكَ مَوَاجِدِهِ كَمَا جَرَّ خُفَاةً بِالْأَبْدَالِ وَالْأَقْطَابِ وَالْوَسْطِ يَتَقَيَّنَ-

* (مضمون بالا کا مضمون یہاں آمد حضور کے الفاظ میں)

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی اور اور کوئی
 خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سو مانع و مہربان کی طرح ہو گیا ہوں یا اُس نے کی طرح جسے کسی دوسری نے
 نے اپنی شکل میں رہا یا ہر اور اُسے اپنے اندر بالکل غفلت کر لیا ہو یا اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔
 اس باتوں میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر ستوں ہو کر اپنے وجود میں مجھے

لے لیا ہے یہ سب کچھ وہ قرب ہے جس میں ایک شخص کو ہر شے کا اندازہ مل جاتا ہے اور وہ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔
 مجھے کہہ سکتے ہیں کہ میں اس کے ساتھ ہوں جس کے ساتھ میں ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے ہیں۔

اشتہار عدد ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۸۔ مجبور اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۳۹

مے خواب میں آکر کہہ دیکھ کہ وہ خدا ہیں یا ہے تو اس کی تائید ہوگی۔ ”وَأَفْهَمْنِي دَالِي الْوَسْطِ الْوَسْطِيَّةِ“ (تفسیر کامل
 تفسیر و تفسیر باب الف الذی یسیر ص ۱۵۲) اگر کسی شخص کو سید کی آمد کی طرف دلالت ملے۔ (مرب)

کہ میں آپ کے افتراء کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالیش نہیں کروں گا۔ سو
میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالیش کروں گا بلکہ میں خدا کی عدالت میں
بھی نالیش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابلِ شرم الزام میرے پر لگائے
ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دکھ دیے ہیں اسلئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے
پہلے مڑوں جب تک کہ میرا قاور خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپ کے کاذب
ہونا ثابت نہ کرے۔ اَلَا لَئِنْ لَقِيتُ اللَّهَ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقین
طرح پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۷۲ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

یہ مقام فلک شدہ یارب اگر امید سے وہم دار مجھ۔ بعد ۱۱۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا
جو آپ کو سخت شرمندہ کرے گا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک
ہو سکتے ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے۔

اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۹ میں باب الہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے
میریدون من یروامنک واللہ یرید ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترة۔
انت من بمنزلة اولادی۔ واللہ ولیک وربک فقلنا یا نارکونی برؤدا۔
یعنی باب الہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی طیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ
تجھے اپنے انعامات و کلمات کا جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ تجھے ہو گیا ہے لہذا
تجھے جو بمنزلہ الطفال اللہ ہے۔ یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر تجھے کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔
اسی طرح جب انسانی خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی امکان ہوتا ہے جو انسانی فطرت
کو لگا ہوا ہوتا ہے اسی سے ایک روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمٹ انسانی ترقیت کا
غیر ہے۔ اسی بناء پر صوفیہ کا قیل ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کر سکتا۔ آدم کی
ترقیات کا بھی یہی موجب ہوا۔ اسی وجہ سے ہر ایک نبی معنی کزور ہیں پر نظر کر کے متحضر

اسلامی قربانی

۱۳

ظاہر ہے کہ بچے اہل فی سہ انھی طائفتوں کے طہرہ ہے۔ اور درجہ میں سے ایک درجہ کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت پر ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بیچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ ہو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل فکر آگیا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ قلیک حکاف مقام دو جنت من و من و نہما جنت پٹہ کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے واسطے کو دو جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف درمیان فقرات ہیں۔ بیچنے والوں میں چٹے ہو گئے۔ لوہو اور مرجان ہو گئے سرانے ہو گئے وغیرہ وغیرہ میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ذرے دو جنت اور بھی ہیں بیچنے والے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی دلی زندگی میں ہی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حدی اعلم انہو فی الاخرۃ اعلمی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی، صاحب ہربانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ اپنی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طہرہ اون بواہوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگی کوئی ظاہر ہو سکتا ہوئے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چیل چال ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا مگر تاہم میں نے

برہین احمدیہ صحیفہ

۸۱

میرے ملک کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کر یا اپنی کیا تو ایسے
انسان کو اپنا خلیفہ بنانے گا کہ جو ایک منصف آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا
ہے اور علماء کے سلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ
تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے جو کج پر نازل ہوا اور حقیقت میرے لئے میرے خدا
کے مابین ایسے اور ایک راہ میں جن کو دنیا نہیں جانتی بلکہ خدا کے ایک بنائی مخلوق ہے
جو قابل بیان نہیں۔ وہ اس زمانہ کے لوگ جس سے بے خبر ہیں۔ پس یہی معنی ہیں اس
دی بقی کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تفسیر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا قرب کمال پاسی نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بعض
مخلوق کے لئے انکی عرفت متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ
دو قوموں میں درمیان ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس مابین مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ
کرے گا اور شریعت کو قائم کر دے گا۔ یعنی بعض خطیوں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق
الخصرت علیٰ منہ عیدہ وسلم کی طرف ان خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب خطیوں
کو ایک حکمران کے منصب پر چکر لگ کر دے گا۔ اور شریعت کو عیدہ کہ امتداد میں
سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھاتا دے گا۔

پھر ہنری ٹیگونیوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں ابھی ابھی یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ نَعْرَتٌ وَقَالُوا لَا تَحِينَ مَنَاصُ۔ اور يقولون نحن جميع
ملتصرون۔ سیکھو ہم الجمع و يقولون الدبر۔ دین یروا آیتہ یعرضوا ویقولوا
مصر مستمر۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحسب کمالہ۔ واعلموا
ان الله یحب الی من بعد موتہا۔ ومن کان لله کان الله له۔ قل ان
افتوتہ فطع ابیرام شدیداً۔ یا احمدی انت مرادی ومعنی غرمت
کہ امتات بیدی۔ اکان مللتاس مجباً۔ قل هو الله مجیب لا یشکل

۱۴

تقریرت الامام

۵۰

کشتہ

کیا جلتے کہ تمہیں کہیں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے جگہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اقل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بنانا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ پر امین احمدیہ میں یہ لکھ دیا کہ اب میں مریم میں عیسیٰ ہی گیا۔ اسے عزیز و خود کرنا اور خدا سے ڈرو ہر گز یہ انسان کامل نہیں یہ ہدیک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہی احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہی احمدیہ میں یہ کہیں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سوچو کہ خدا جاننا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے کہ اس نے براہی احمدیہ کے تیسرے صفحہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہی احمدیہ سے ظاہر ہے وہ بھی تک صفت مروتیت میں نے پرور مل پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہی احمدیہ کے صفحہ چہارم صفحہ ۴۶۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حائل ٹھہرایا گیا اور آخر کی ہمد کے بعد جس پیچھے سے زیادہ نہیں بڑا یہ اس الہام کے جو سب سے آخر بنا امین احمدیہ کے صفحہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا ہے اس طے سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہی احمدیہ کے وقت میں اس پر ستر غنمی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہیہ میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اس کے منہ لعلی قریب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی رہی حقیقت براہی احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں بلکہ کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ بھادے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہاں

تقریرت الامان

۵۱

کشتن

تقاضا تھا کہ براہین حدیث کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے۔ مگر جب وقت گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دینی مسیح وجود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی دینی ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تصریح کیا گیا ہے۔ انجیل کے الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی سالک یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صد ہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفع روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجامعنا الخاضعین الخ الخلة قالت یا لیتن مت قبل هذا وکنت نسیا منسیا۔ یعنی پھر مریم کو پھر اس الخلة قالت یا لیتن مت قبل هذا وکنت نسیا منسیا۔ یعنی پھر مریم کو پھر اس عاجز سے ہے۔ درود زہرہ تنجید کی طرف لے آئی یہی معبود الناس اور جابلوں اور بے سحر علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایسے کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توبہ کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس کے پہلے مرعاتی اور میرا تمام نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بہ نسبت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو براہین حدیث کے اور مجھے ہر ایک جگہ سنا نہیں تھا۔ تب اس وقت جبکہ اہل قلع و ناگھل کا شور و طغیان کھڑا ہو رہا تھا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا۔ اہل اسکے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ قرآن حکیم کا کون ابوبکر امراء تنوہ و ما کانت اُممک ابعث۔ اور پھر اسکے ساتھ کا الہام ہمارے احمیہ کے صفحہ ۵۱ میں موجود ہے۔ امدہ ویر۔ اکیس ایلہ یگانہ جندنا۔ و افسکنا ایتہ لکنا من ورحمة قنا وکافا امر اقصیٰ۔ قول الحق الذی فیہ تکرر و کرم ویکسیر۔ امین احمدیہ صفحہ ۵۱ سطر ۱۳ اور ۱۴۔ ترجمہ اللہ لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا کر دیا اور قابلِ فخری کام دکھلایا جو راستی سے خدا ہے۔ تیرا آپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یوں ایک شاعر نے غزل لکھی ہے جو یہ ہے ملاحظہ فرمائیے

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کہ چونکہ صبیحہ تحریم میں مریح طواف
 پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس بات کا نام مریح رکھا گیا ہے اور پھر یہی اتباع شریعت
 کی وجہ سے اس مریح میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نعم نمودی گئی اور نعمت کے بعد اس مریح
 میں پیدا ہو گیا۔ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریح رکھا کیونکہ ایک ذات عیسیٰ
 پر صرف مریحی حالت کا گذارنا اور پھر جب وہ مریحی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر بھی اس
 میں کی طرف سے ایک نعم نمودی گئی اس نعم نمود کے بعد مریحی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ
 بن گیا۔ جیسا کہ میری کتاب براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں مفصل اس بات کا ذکر موجود ہے۔ کیونکہ
 براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں اصل میرا نام مریح رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مریح اسکن
 انت دونجاء الجنة۔ یعنی اے مریح تو اسی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر یہی طبرستان احمدیہ میں مجھے مریح کا خطاب دیکر فرمایا کہ نفخت فیہ من روح الصدق
 یعنی اے مریح! میں نے تجھ میں صدق کی نعم نمودی۔ پس استعمال کے رنگ میں نعم نمود کا پتہ لگنا
 اس میں سے مشابہ تھا جو مریح صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس عمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ
 رکھ دیا۔ جیسا کہ قرآنیکہ یا عیسیٰ الیٰ ستوفیاء و اذفاح لیل۔ یعنی اے عیسیٰ میں نے تجھے
 وفات دینا کا وعدہ کی طبع میں تجھے اپنی طرف اشارہ کیا۔ اور اس طرح پوری خدا کی کتاب
 میں عیسیٰ بن مریح کہلایا۔ چونکہ مریح ایک اتنی فوہ ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریح اور
 عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں اتنی ہی ہوں اور نبی بھی۔ مگر یہ نبی جو اتباع کی برکت سے
 علیٰ خود پر خدا تعالیٰ کے نزدیک آتی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریح ہونا ہی اس لیے جس پر نادانی اعتراض
 کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریح رکھا گیا ہے۔ مگر شخص تو ایسی عیسیٰ
 نہیں ہے۔ بلکہ اس کی والدہ کا نام مریح نہ تھا۔ اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ صبیحہ تحریم میں وعدہ
 تھا میرا نام عیسیٰ بن مریح رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں فتح نمود کیا۔ یعنی اپنی ایک شخصیت عیسیٰ
 اس مریحی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

ایمان صالح

۴۰۷

ہو کر مانا پڑے گا۔ تین بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ مذہب کی بہت سی باتیں ہیں کہ عام عیسوی برکتیں اور
 محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ تین خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر اس بات کو جانتا ہوں
 کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔
 اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لازم بلاغت اور فصاحت کے ہیں مکمل
 سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں مکمل سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے
 آوے تو مجھے غالب پائے گی۔ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل
 میرا ہی پتہ بھائی ہو گا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ امانت
 اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مستر اور محدث کہہ سکتے ہیں اور قرآن کے معارف اور
 حقائق جاننے کی مدد میں اور بلاغت اور فصاحت کا کام دیتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں
 جو فقر و کسالت میں جیستہ جیستہ اور قادی اور نقش بند اور مہر و حکا و خیر و نامل سے اپنے
 تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت تک کہ میرے مقابلہ پر لڑو۔ پس اگر میں اس دعوے
 میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شاخیں یعنی شان عیسوی اور شان محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر میں
 جھوٹا ہوں میں یہ دونوں شاخیں جمع ہونگے اور خدا البوزین ہو گا تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو
 جاؤں گا ورنہ غالب آ جاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ میں شان عیسوی
 کی طرز سے دینی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں۔ یا شان محمدی کی طرز سے حقائق و
 معارف اور نکات اور اسرار و شریعت بیان کر دوں اور میدان بلاغت میں قوت و طاقت کا
 گھوڑا دوڑاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اُنسی کے

۴۰۷
 + ہوتو کبھی بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر لڑو۔ منہ
 بہر شان عیسوی کے متعلق جو نشان میں یعنی دینی برکات کے نشان وہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر رکھے
 کئے ہیں جن کی میں اپنی بعض کتابوں میں تصدیق کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو بھی نہیں لکھے گئے مگر خدا
 کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر کسی کے طالب میں ہوں تو ہزاروں نشان کا ہر پوچھ سکتے ہیں۔ منہ

۱۸۱

۵۲۶

”مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت
اس کی جگہ رہے گی، نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر
آفت آئے گی۔“ (اشتہاد الدعوت ص ۱۰۱ پریمیل مشن ۱۹۰۵ء)

”کوئی شخص یہ اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرو۔ مگر وہ نہیں کرتا
اتنے میں ایک شخص آیا وہ اس شخص کی بھر کر دیے مجھے دئے ہیں۔ اس کے
بعد ایک شخص آیا۔ بھائی کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ
علوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ دونوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال
دئے ہیں۔ تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے
اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا۔
کہ میرا نام ہے ٹیچی۔ میں نے بہت سا مل دیکھ کہ دل میں کہہ کہ فلاں حاجت مند
کو کچھ دے دوں گا۔ وہ ایک حاجت مند دکھایا گیا۔ خستہ حال قابل رحم۔“

(انکم جلد نمبر ۱۰۰ ص ۱۰۰ پریمیل مشن ۱۹۰۵ء)

”تھوڑی سی غنودگی ہوئی۔ تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان جو اب بن رہا ہے۔
جس کا اشتہار کشتی لوح میں دیا گیا تھا اس نے آگیا ہے۔ اس پر ایک معمار

و بقیہ حاشیہ: یہ ایک قیامت ہے۔ جو ملک قیامت کے ملکہ ہیں۔ وہ اب دیکھیں کہ کس طرح ایک ہی
سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔ اور فرمایا۔ ہم مسیح ہی مضمون لکھ رہے تھے۔ اور
اس پیام پر پہنچے تھے۔ جو باہرین ائمہ میں صحیح تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
نیک خدا سے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے
کہ اس کے پورا ہونے کے ثبوت کے لئے کچھ کرنے کو تھے کہ یہ فوج زلزلہ ہوا۔ ایک زور آور حملہ ہے۔ اور
پہلگوئی میں حملوں کا لفظ صحیح ہے۔ جو حملوں میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور
زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے؟ ہماری سچائی کے ثبوت۔ کہ واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر
فرمایا ہے۔ (البتدر سلسلہ ہدیہ جلد نمبر ۱۰ ص ۱۰۰ پریمیل مشن ۱۹۰۵ء)

”یہی عجیبہ بلن میں وقت معرہ کو کہتے ہیں۔ یعنی میں منہ ہنگ وقت آنے والا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۲)
”اس سے وہ ملکی مراد ہے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے۔ (مرتب)

۲۲

آنحضرت ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے۔ اسی لیے آسمان پر ایک خاص فضل کا ابروہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا ہوں کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وہاں کا سلسلہ جاری ہو گیا وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام کمال میری صلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسانی کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غازی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھینچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد رفیع صفی اللہ ان کے بھائی محمد یعقوب نے بھی بیان کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آگئی۔

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھا بعضی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں جسے دلوں کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اسے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا ان کے شریعہ یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار دے۔ مجھے غالب کہ اور مان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے من کے یہ نقطہ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے کامل کی تلواریں گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو آئندہ رکھتا تھا کہ ریسالہ انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔

(نزدول کرب صفر ۱۳۳۱-۱۳۳۲ طبع اول۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفر ۱۳۱۲-۱۳۱۳)

۱۸۷۸ء (تھینا) ”اور اچھے دنوں میں شاید اس بات سے اول یا اس بات کے بعد میں نے کشتی صحت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی

ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ شاکر میری آنکھیں کھلی ہیں اس بات کی ہیں اور میں اور کہ وہ اس میں سے پیٹک دی اور ہر ایک جلدی اور کوتاہ بینی کا وہ شکل دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بس مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور میں عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب غازی کی وفات بروز منگل ۱۷ صفر ۱۳۱۲ء مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوئی۔ دیکھئے اشاعت السنۃ نمبر ۲۱ جلد ۴ (مرقب)

۲۔ یہ خواب حقیقی الحکوب صفر ۱۳۱۲ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفر ۱۳۱۲ء میں لکھا ہے۔ (مرقب)

۳۔ یعنی جب مذکورہ کہہ بالا دیکھا تھا۔ (مرقب)

وہی اختیار ہے۔

[illegible]

۱۸۱۸ء - جب مروی محمد بن عباس نے ہند کے گزرا تو وہی را اور لوگوں کو بڑھایا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں کے
جاتے مدت خیر اور ان کو مسلمان کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اس وقت چوہدری کنول دھڑوت
بڑھ گئی تو ہم کو یہ خبر ہو گئی اس وقت میں نے کشن صاحب میں دیکھا کہ میرے بٹے بھائی مرزا غلام قادر حرم کی
شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فرما سلیم کیا یا کہ یہ فرشتہ ہے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے

جِبْتٌ مِنْ حَفَرَةِ الْوَبْرِ

نیربہ چاہی سے کیا ہوں میں نے کہا اگر کہیں اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری
صداقت میں ریشہ پڑتے ہو تو میں یہ پتہ نہ دیتا ہوں۔ میں نے اس کی انگلی پر کرکٹ بات کہی پتا ہی۔ جب وہ الگ
ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو؟ اُس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے
ساتھ ہیں۔ مسکیر کر صاف کشف اس پر چلائی یہی۔

(۱) اگرچہ بغیر سند کے جوئی ۱۹۳۶ء سنہ ۹-۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ء جنوری ۱۹۳۴ء میں

الحمد لله رب العالمين

کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو پیسے سر پہی رہنے دیا اسکا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔
(آیت کا آیت: ۲۹۴-۲۹۵) ۲۹۴-۲۹۵

۱۸۷۷ء (تھیں) ایک پڑاواں کو تیس سال کا جو پہلے محض حضرت نے کھن دھڑا دیا ہے اور آج پھر شایا

فَارْتَدَّ عَلَيَّ أَقْدَامُهُمَا وَوَجِبَتْ لِي الْجَنَّةُ
 اے میں میں طاقیت بالا اس کو کچھن کرے گئی
 یہود اسکر یوٹی۔

[illegible]

سورة (قريش) - مِثْرَمُ الْجَمْعِ وَيَكُونُ الذُّبُرُ

یعنی آریہ مذہب کا انجمن یہ ہو گا کہ خدا ان کی شکت دے گا اور آخر آریہ مذہب سے بنائیں گے اور
پٹنہ پھر اس کے اور آخر کا عدم ہو جائیں گے یہ تمام مدت دروازہ کا جس پر قریباً تین سو سالوں کا دروازہ ہے
اس جگہ کے ایک آریہ یعنی لاہور شہر کو ملاحظہ کیجئے تو تقریباً چار سو سالوں کا دروازہ ہے اور

۱۸۷۸ء (قریباً) - دوسرے قریب چھ برس کا گروہ ہے کہ مجھے گوسا پور میں ایک روڈ یا ہڈا گزری ایک پادری پڑی تھا
 اہل اللہ اسکا پادری پائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب خزانہ روح پیٹھے تھے۔ اتنے میں میرے دل کی حرکت پڑی تھی
 کہ میں مولوی صاحب دھرم کو پادری سے نیچے آکر مولوی بن جائوں گا۔ اس نے ان کی طرف کھسکا شروع کیا یہاں تک کہ وہ
 پادری سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں میں فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا خزانہ
 تھا وہ تینوں میں سے ایک پر بیٹھ گئے۔ مولوی عبداللہ صاحب نے ان پر تھے اور میں پادری پر بیٹھا۔ تب میں نے ان صاحب سے
 کہا کہ میں ہڈا گزری ہوں تو یہ کہیں کہیں نہیں ہے یہ وہاں۔

رَبِّ اَذِيبْ عَلَيَّ الرَّجْسَ وَطَهِّرْ قَطْمِيًّا

اس ناپا ترینوں فرشتوں اور مہرور جہانگیر نے اس کی بے پرواہی فرشتے اور مہرور جہانگیر
آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آواز کھل گئی۔

۱۔ (ترجمہ از قرآن) پیوہ د نول پچھپاؤں میں ہیں دے گئے ہیں اس کو ختم کرنا ہے۔

ۛ (ترجمہ) (مترقب) ان سے یہ عبتوں سے ہوا کہ کھڑے ہو کر ہاتھ پیرا کرے۔

ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔
میں نے ان کے واسطے دعا کی تھی۔ دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے
بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔

فرمایا، ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر دونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طیب کا رفا ہوگا
صاحب کی صحت کی نشانت ہے۔

(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)
(ب) "ایک خواب میں اُن کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔۔۔
.... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب
میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے۔"
(تمہ حقیقۃ الہی صفحہ ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کو کھولنے کا ارادہ
ہے۔"

فرمایا۔ اس میں شدہ عمل مشکلات کی طرف ہے۔
(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱ اگست ۱۹۰۵ء "ایک عورت مر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔"
(کافی الامانات حضور کے صحابہ سے روایت علیہ السلام صفحہ ۴۱)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء "نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ العصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں
خون ہو گیا کہ سورۃ العصر کی جگہ پڑے سورۃ الزلزلہ پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوئی،
اِذَا ابْجَآءُ نَعْرَآئِلَہِ وَالْفَجَّارِ۔"

(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا۔ "لصف مات سے لڑکے مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی

لہ یمن مولوی محمد امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مرتب)

